وما ارسلناک الا رحمة للعلمین

الحمد للہ کہ دریں ایام نیک فرجام کتاب معجزات رسالتمآب

مصنفہ جناب قاضی غلام علی صاحب مہری اعظمی

مصباح المجالس

ECKED 1995

باہتمام علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی لمیٹڈ

تاجران کتب و مالکان مطبع محمدی گنپاؤ ڈرو ڈ مجگاؤں بمبئی ۱۰

دکان نمبر ۳۷۳ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳

مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

کروں پہلے ثنا[1] جاں آفریں کی
ثنا اوس کی نگار[2] ہر سخن ہے
ہے اِس سے مہر[3] دل کو تابداری
نہ جس میں جلوہ گر حق کی صفت ہے
ہے نام اُس کا چراغ خانۂ دل
تعالیٰ اللہ[4] عجب ہے ذاتِ معبود
فلک کو بے ستون[5] قائم کیا ہے
عطا اوس کو کیا گردش[6] ہمیشہ
کیا ہے مہر و مہ سے اوس کو پُرنور
وہ الحق[7] ہے یقیں معبود سب کا
مُبرّا[8] ذات اُس کی ریب[9] سے ہے
ہے نافذ[10] حکم اُس کا سب جہاں میں

دکھائی جس نے سب کو راہ دیں کی
بہارِ گلشن نو[11] کہن[12] ہے
زباں کی تیغ کو ہے آبداری
سخن گر دُر[13] ہے وہ بے کیفیت ہے
منوّر اُس سے ہے دُر دانۂ دل
کیا ہے جس نے سب عالم کو موجود
زمیں کو آب پر دائم[14] رکھا ہے
رکھا ہے اس کو بے جنبش[15] ہمیشہ
کیا ہے انس[16] و جاں[17] سے اسکو معمور
نہیں ہے مثل و ثانی کوئی رب کا
منزّہ[18] تر تمامی عیب سے ہے
زمین و آسمان روح و رواں[19] میں

۱؎ یعنی تعریف ۲؎ یعنی زیبائش ۳؎ یعنی ثبات ۴؎ یعنی چمکتا ۵؎ یعنی سورج ۶؎ یعنی کلمہ تعریف موتی ۷؎ یعنی کھمبا ۸؎ یعنی ہمیشہ ۹؎ یعنی چکر یعنی ہمیشہ ۱۰؎ یعنی بنا ۱۱؎ یعنی ۱۲؎ یعنی جن ۱۳؎ آدمی ۱۴؎ یعنی پاک یعنی سچ ۱۵؎ یعنی ۱۶؎ یعنی شک ۱۷؎ یعنی پاک ۱۸؎ یعنی جاری ۱۹؎ یعنی جان۔

کہیں رحمت کے کھولا اُس نے سب باب[1] — ضلالت[2] کا کہیں بھیجا ہے اسباب
کسی کا دل کیا ایماں سے پُر نور — کسی کا شرک سے دل مثل دیجور[3]
کہیں صبح ہدایت جلوہ گر ہے — کہیں شام ضلالت کا اثر ہے
کہیں گل کی نزاکت سے ہے ہستی[4] — کہیں سُنبل ہے محو[5] مے پرستی
کہیں نرگس[6] کی مخموری کا ہے دور — کہیں لالہ[7] کی خونخواری کا ہے طور
سبھی اُس بے نشاں کا یہ نشاں ہے — گواہی ذات کی اُس کے عیاں ہے
دکھا صنعت یہ گوناگوں[8] اُسی نے — کیا بیچوں[9] سے ظاہر چوں اُسی نے
جہاں تک ہے سفیدی اور سیاہی — یہ سب ہے اُس کی قدرت کی گواہی
جہاں گر متفق ہو جاوے یکسر — نہ طاقت پاوے بازوے مگس[10] پر
کہو پھر سب یہ قدرت کا تماشا — کہاں کوئی کر سکے کلّا[11] و حاشا
عجب قدرت کا دکھلا اُس نے یہ ڈھنگ — کیا ہے لعل کو ایجاد[12] از سنگ[13]
درِ حکمت دکھایا کر کے مفتوح[14] — دیا صنعت سے مشت[15] خاک کو روح
گرا کر ابر سے یک قطرۂ آب — صدف[16] میں کر دکھایا گوہر[17] ناب
گرا کر صُلب[18] سے یک قطرۂ خوں — رحم[19] میں کر دکھایا ماہِ گلگوں[20]
اسی دریائے حکمت میں جہاں تاب — ہے نیلوفر[21] فلک نیلوفر آب
تعالی اللہ عجب ہے وہ توانا[22] — نہ ہے حکمت سے اُس کے کوئی دانا
دیا سب کو توانائی اُسی نے — یہ بینائی[23] و دانائی اُسی نے
سوا اُس کے کہاں کس میں رسائی[24] — کہ پاوے معرفت[25] سے آشنائی
خرد[26] دور ہووے دانائی سے اُس کی — لگاوے دل شناسائی[27] سے اُسکی
سبھی یہ اُس کی خواہش پر ہے موقوف — تصرف[28] اُس کا ہے اور سب ہے مصروف
جسے چاہے پلاوے جامِ مستی — جسے چاہے دکھاوے دامِ ہستی
یہ سب ہے کھیل قدرت کا اُسی کے — یہ سب ہے رازِ حکمت کا اُسی کے
عیاں گرچہ اُلوہیت[29] ہے اُس کی — وہ بے کیف[30] ماہیت[31] ہے اُس کی

۱ یعنی دروازہ ۲ یعنی گمراہی ۳ یعنی اندھیری رات ۴ یعنی موجودگی ۵ یعنی مشغول ۶ ایک پھول کا نام جو آنکھ سے مشابہ ہوتا ہے ۷ ایک سرخ رنگ کے پھول کا نام ۸ یعنی طرح طرح کی ۹ یعنی بے مثل ۱۰ یعنی مکھی ۱۱ یعنی ہرگز نہیں ۱۲ یعنی پیدا ۱۳ یعنی پتھر



باقی

۱۴ یعنی کھولا گیا ۱۵ یعنی مٹھی ۱۶ یعنی سیپ ۱۷ یعنی موتی ۱۸ یعنی پیٹھ ۱۹ یعنی بچہ دان ۲۰ یعنی پھول سرخ رنگ کا ۲۱ یعنی نام ہے ایک قسم کے پھول کا اور نیلوفر یعنی آسمانی اور نیلے رنگ ۲۲ یعنی قوی ۲۳ یعنی نظر آنا ۲۴ یعنی پہنچنا ۲۵ یعنی پہچان ۲۶ یعنی عقلمند ۲۷ یعنی پہچاننا ۲۸ یعنی قبضہ ۲۹ یعنی

نہ واقف ہے کوئی اوس کی صفت سے — نہ آگہ اُس کی کُنہ[1] معرفت سے
خیال و وہم بیشک خام ہیں سب — یہاں خیلِ[2] خرد گمنام ہیں سب
تفکر کا یہاں میدان ہے تنگ — ہے پائے بخردی اس راہ میں لنگ
کہاں ادراک[3] کی پروانگی ہے — رسائی عقل کی دیوانگی ہے
خموشی عین یہ اُس کی ثنا ہے — عدم[4] ہونے میں حاصل مدّعا ہے
نبیؐ نے رکھ یہاں چہرے کو بر خاک — کہے ہیں عاجزی سے ما عرفناک[5]

مُناجات[6] بدرگاہِ قاضی[7] الحاجات جلّ جلالہٗ و عزّ کمالہٗ

الٰہی کھول غنچہ میرے دل کا — مُصفّا کر یہ گلشن آب و گِل[9] کا
بھرے ہیں اس میں خارِ معصیت[10] سب — خسِ[11] ظلمت سے ہے بے کیفیت سب
نہالِ[12] بندگی افسردہ تر ہیں — سبھی نخلِ[13] سعادت بے ثمر ہیں
ہوا ویران یہ گلشن سربسر اب — طراوت[14] کا نہ باقی ہے اثر اب
کر اس میں بحرِ[15] رحمت سے رواں[16] آب — کہ تا یہ باغ پھر ہو جاوے سیراب
خس و خارِ معاصی ہو ویں سب دور — گُلِ اُمّید سے ہو جاوے معمور
نہ دے شیطاں کو مسکن اسکے در پر — مُسلّط[17] نفس کو مت کر تُو سر پر
کِھلا غنچہ تو اس میں معرفت کا — شگفتہ کر شگوفہ[18] مغفرت کا
کہ تا ہر دم نسیم[19] حق پرستی — مشامِ[20] جاں کو بخشے بوئے مستی
محبت کا ترے کر جامِ نوش — غمِ دنیا کروں دل سے فراموش
غمِ دُنیا بلائے جان و دل ہے — بلا میں پڑ دل و جاں منفعل[21] ہے
کروں تیرے سوا فریاد کس سے — کہوں جا حالتِ بیداد کس سے
نہ کر مقہور[22] مجھ کو یا الٰہی — نہ دے خجلت[23] مجھ کو روسیاہی
جفا کاروں[24] کے رکھ اشرار[25] سے دور — ستمگاروں[26] کو کر ہر بار مقہور
میرے پر اہل دل کو مہرباں کر — بدوں کی ہر گھڑی کوتہ زباں کر

[1] یعنی بھید [2] یعنی لشکر [3] یعنی سمجھ [4] یعنی نہیں [5] یعنی نہیں پہچانا ہم نے تجکو [6] یعنی دعا [7] یعنی ڈیوڑھی [8] یعنی اُمیدوں کو پوری کرنے والا [9] یعنی مٹی [10] یعنی گناہ [11] یعنی گھاس [12] یعنی پودہ [13] یعنی جھاڑ



[14] یعنی تازگی [15] یعنی دریا [16] یعنی جاری [17] یعنی غالب [18] یعنی کلی [19] یعنی ٹھنڈی ہوا [20] یعنی دماغ [21] یعنی شرمندہ [22] یعنی گرایا گیا [23] یعنی شرمندگی [24] یعنی ظالموں [25] یعنی فتنہ [26] یعنی ظالموں — ۱۲

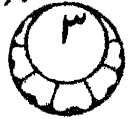
نگہ رکھ حاسدوں[۱] کی چشم بد سے | سدا محفوظ رکھ اُن کے حسد سے
کرے جو مجھ سے دُنیا میں بھلائی | بھلائی اُس سے کر تو یا الٰہی
اُسے دے سُرخ روئی دو جہاں میں | سدا آفت سے رکھ اُس کو اماں میں
مجھے دُشمن پہ فیروزی[۲] عطا کر | دَمادم غیب سے روزی عطا کر
دے اپنے خوانِ نعمت سے نوالہ | نہ دے غیروں کے مطبخ[۳] کا حوالہ
برکت دے میرے اکل[۴] و غذا میں | رکھ اپنی ہر گھڑی قائم رضا میں
نہ دے منت کسو کی شرمساری | گرا ہوں خاک پر دے مجھ کو یاری[۵]
نہ کر رُسوا مجھے دونوں جہاں میں | فضیحت سے رکھ اپنے تو اماں میں
رکھ عزت میری قائم تا قیامت | نہ دے دل کو مرے داغ ندامت[۶]
میرے ناموس[۷] کو ہر دم نگہ رکھ | زن[۸] و فرزند کو بے غم نگہ رکھ
تواضع سے مجھے دے سربلندی | عطا کر عاجزی اور حق پسندی
عنایت کر توکل[۹] سے حضوری | جہالت[۱۰] سے نہ دے سر میں غروری
مرے دل کو ہمیشہ سادگی دے | فریب و مکر سے آزادگی دے
مرا کینہ سے رکھ تو صاف سینہ | نہ دے کس سے عداوت اور کینہ
نہ حاسد[۱۱] کر مجھے تو کس بشر کا | نہ کر بدخواہ کس کے مال و زر کا
مرا دل مو بمو از پائے تا فرق[۱۲] | ہزاروں عیب کے دریا میں ہے غرق[۱۳]
سبھی یہ عیب کے دریا میں خونخوار | میری کشتی تو ان دریا سے کر پار
مرے تو عیب کی کر پردہ داری | نہ دے مجھ کو جہاں میں شرمساری
میرے پر یک کرم کی تو نظر کر | جہاں میں عیب کو میرے ہنر کر
ہیں یارب غرق دریائے گنہ ہوں | تبہ احوال ہوں اور روسیہ ہوں
دکھا مت مجھ کو شامت اس گنہ کی | عفو کر سب علامت اس گنہ کی
تیری رحمت کے دریا بے حصر[۱۴] ہیں | خروشاں اور جوشاں سر بسر ہیں
نہ کر مایوس[۱۵] مجھ کو اپنے در سے | نہ کر محروم رحمت کی نظر سے

۱ یعنی دشمنوں
۲ یعنی فتحمندی
۳ یعنی باورچی خانہ
۴ یعنی خوراک
۵ یعنی مدد
۶ یعنی شرمندگی
۷ یعنی عزت
۸ یعنی عورت اور بچے
۹ یعنی اللہ پر بھروسا کرنا
۱۰ یعنی نادانی
۱۱ یعنی دشمن
۱۲ یعنی سر
۱۳ یعنی ڈوبا ہوا
۱۴ یعنی بے انتہا
۱۵ یعنی ناامید

۳ باقی

دعا کو کر میری مقبول یا رب — اجابت کا دعا میں دے اثر اب
طفیل اس مصطفےٰ کے یا الٰہی — گنہ کی دھو میرے دل سے سیاہی
سخن میرا نہایت دل کشا کر — قبولِ بارگاہِ مصطفےٰ کر
دے ہر اک کو اسے پڑھنے کا تو شوق — ہر اک سامع کو دے سننے کا تو ذوق
فصاحت دے میری شیریں زباں میں — ملاحت دے میرے رنگیں بیاں میں
رواج اس کا جہاں میں رکھ حشر تک — اسے مقبول کر بعث و نشر تک
مہرباں کر سخن فہماں کو ہر دم — زباں کر بند بدگویاں کی محکم
اگر بن جو اس سخن میں عیب جوئی — دے ان کو دو جہاں میں زرد روئی
رکھ اس گلشن کو تو سیراب دائم — گلوں کو اس کے رکھ شاداب دائم
معطر کر مشام اس سے جہاں کا — کر اس گل کو حمائل سب کی جاں کا
ارادہ سب کا قائم اسپہ رکھ تو — عقیدہ سب کا دائم اسپہ رکھ تو
دکھا فیض اس کا مجھ کو دو جہاں میں — ہر اک آفت سے رکھ امن و اماں میں
میرے ماں باپ کے مرقد میں دے نور — کر ان کی روح کو رحمت سے مسرور
میرے فرزند کی بھی عمر کر طول — کر اس کو دو جہاں میں اپنا مقبول
کر اس کو علم اور دانش سے معمور — اسے رکھ ہر گھڑی عالم میں مسرور
مرے بھی دوستوں کو شادماں رکھ — سلامت ان کا ایماں در جہاں رکھ
مرے دشمن کو کر مقہور ہر دم — عداوت سے رکھ ان کو دور ہر دم
اماں دے ہر بلا سے جاں کو میرے — سلامت رکھ سدا ایماں کو میرے
قبول اس دم میری یا رب دعا کر — میری مقبول ہر دم التجا کر
نہ ہووے رہزن شیطان میرا — نہ غارت کر سکے ایمان میرا
اجل کی جب میری آوے گی نوبت — دکھا تو اس گھڑی آثارِ رحمت
میری مشکل وہاں آسان کر تو — میرے ہمراہ میرا ایمان کر تو
میری کر قبر کو رحمت سے معمور — منور کر اسے جوں مشعلِ نور

۱ یعنی قیامت ۲ یعنی برا کہنے والے ۳ یعنی مضبوط ۴ یعنی ترو تازہ ۵ یعنی پھول ۶ یعنی ہار



۷ یعنی قبر ۸ یعنی عقل ۹ یعنی ... ۱۰ یعنی لٹانے والا ۱۱ یعنی روشن

قیامت جس گھڑی ہووے گی قائم ۔ نہ کر سب میں مجھے رُسوا و نادم
مجھے داخل کر اُمّت میں نبیؐ کی ۔ وہاں رکھ ظلِّ رافت میں نبیؐ کی
شفاعت سے نہ کر حضرت کی محروم ۔ جوار و قرب سے کر اُن کے موسوم
دکھا رحمت سے تو گلزار اپنا ۔ عنایت کر وہاں دیدار اپنا
الٰہی گرچہ ہوں میں پر علائق ۔ نہیں اس شان کے ہرگز ہوں لائق
وسیلہ ہے نبیؐ کا خاص مادام ۔ طفیل اُن کے دعا پاوے یہ اتمام

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

زباں مداح ہے ہر دم نبیؐ کی ۔ ثنا ہے روح سے ہمدم نبیؐ کی
نبی مجھ کو بتا اب کون ہیں وہ ۔ محمدؐ آفتاب کون ہیں وہ
ثنا قرآں میں جن کی عیاں ہے ۔ ثنا گو خالق ہر دو جہاں ہے
وہ ہیں ختمِ رُسُل سالارِ اُمّت ۔ شفیع المذنبیں غمخوارِ اُمّت
امام الانبیا والمرسلیں ہیں ۔ مقرر رحمۃ للعالمیں ہیں
ملا لولاک کا خوش تاج اُن کو ۔ ہوئی ہے عرش پر معراج اُن کو
ہدایت جن سے پائی ہے جہاں سب ۔ قبائے بزمِ ہستی انس و جاں سب
نہال قُمْ فَاَنْذِرْ جن کا قامت ۔ لَعَمْرُکَ جن کی ہے شانِ کرامت
جبیں ہے وَالضُّحیٰ وَاللَّیل گیسو ۔ مقوّس قابَ قوسین اُن کی ابرو
ہے وَالشَّمس اُن کے رخسار کی تعریف ۔ اَلَمْ نَشْرَح میں ہے سینے کی توصیف
ہیں مَا زَاغَ الْبَصَر چشمِ جہاں میں ۔ دلیلِ اِذْ دَنیٰ دستِ گہرچیں
ہے سُبْحَانَ الَّذِی اَسْریٰ سواری ۔ وَمَا اَوْحیٰ ہے تختِ نامداری
ہے خلوت گاہ بزمِ لِی مَعَ اللہ ۔ ہے جلوت گاہ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللہ
ہیں رضی اللہ عنہم چاکرِ در ۔ ہیں اُمّ المومنیں فراش بستر
عَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم اُن کی صفت ہے ۔ وَمَا یَنْطِقُ زباں کی کیفیت ہے

۲۳ وقت الخ حدیث ۲۴ حدیث شریف آیا ہے لو ترا اللہ ۲۵ اشارہ طرف اصحاب رسول صلعم کے ۲۶ ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

غرض جن کا ہے یہ مظہر و یہ شان ثنا اُن کی کرے کس میں ہے امکان
ثنا اُن کی ہے سب قرآں میں ظاہر بیاں اُن کا ہے اوّل تا بہ آخر
سوائے حق کے کوئی تعریف اُن کی نہ ممکن کر سکے توصیف[۱] اُن کی
ثنا گوئی کہاں کس سے ادا ہو وہی جانے جو عالَم کا خدا ہو
ثنا گوئی کا دعویٰ سب غلط ہے یہ شوخی اور گستاخی فقط ہے
ہے اقرارِ قصوری میں حضوری ثنا ہے محض اقرارِ قصوری

دُوسری مُناجات درجناب سیّد[۲] کائنات

اے رحمت کے عجب دریائے موّاج[۳] رموز آگاہ خلوت گاہِ معراج
اے عالی گوہرِ دُرجِ[۴] بلاغت معلّٰی نیّرِ[۵] برجِ شفاعت
اے حامیِ[۶] سب گنہگاروں کے نامی وسیلے عاصیوں کے بس گرامی
میں ہوں فدوی تمہارا سخت عاصی سراپا غرق دریائے معاصی[۹]
کرو آسان سب مشکل کو میرے کشش بخشو تمہاری دل کو میرے
تمہارا مجھ کو ہے دائم وسیلہ سدا اپنا رکھو قائم وسیلہ
بچاؤ سب پریشانی سے مجھ کو گرفتاری و حیرانی سے مجھ کو
مجھے دو سُرخ روئی دو جہاں میں فضیحت مت کرو سب انس و جاں میں
وسیلہ بس تمہارا مجھ کو ہے آج کرو مت اور کا کب مجھ کو محتاج
جوار و قرب میں اپنے مکاں دو مجھے بدخواہ[۱۰] کے شر سے اماں دو
مددگاری کرو للہ میری حمایت یا رسول اللہ میری
قیامت میں شفاعت کرکے یکبار لجا جنّت میں بخشو حق کا دیدار
کرو مت اپنی اس دولت سے محروم جوار و قرب کی دولت سے محروم
بحقِّ چار اصحابِ گرامی کہ جو حضرت کے ہیں احباب[۱۱] نامی
بحقِّ آل و ازواجِ مطہّر دعا مقبول یہ ہو جاوے یکسر

۱ یعنی تعریف ۲ یعنی سردار دونوں جہاں کے ۳ یعنی موج مارنے والے ۴ یعنی موتی رکھنے کا ڈبہ ۵ یعنی ستارا



۶ یعنی سہارے کے ۷ ... کا مقام ۸ ... ۹ یعنی گناہوں ۱۰ یعنی دشمن ۱۱ یعنی دوستوں

سببِ تالیفِ مجالس

سخن گنجینۂ[1] رازِ نہاں ہے　　سخن آئینۂ حُسنِ جہاں ہے
سخن کا ہے عجب گلزار دلکش[2]　　سخن کا ہے عجب چشمہ[3] رواں بخش
سخن ہو اور مدحِ مصطفےٰ ہو　　یہ بُلبُل اور وہ گل دلکشا ہو
پھر اُس کی کیفیت بس ہے نوادر　　سخن وے ہیں یقیں رشکِ جواہر
ہر ایک مدّاح مدحِ احمدیؐ سے　　ہوا محفوظ فیضِ سرمدی سے
خصوصاً عم میرے مقبولِ باری　　قیامت تک ہے اُن کا فیض جاری
ہیں بارہ[12] مجلسیں جو اُن سے تصنیف　　کروں اُس شعر کی کس منہ سے تعریف
ہے احوال اُس میں سُلطانِ ہُدیٰ کا　　محمّد مصطفےٰ بدرُالدُّجےٰ کا
فصاحت[4] کا ہے وہ دریا گہر[5] خیز　　لطافت کا ہے گلشن راحت انگیز
تلازم میں ہیں موتی بے بہا سب　　مسلسل آبدار و دلربا سب
صفائی اور مٹھاس اسمیں عجب ہے　　سخن وہ سربسر مقبولِ رب ہے
کرے پُر نور حق مرقد کو اُن کے　　منوّر تربتِ امجد کو اُن کے
مقامِ قُرب[6] سے کر اُن کو مسرور[9]　　کرے رحمت سے اُن کی روح معمور
نبیؐ کی ذات سے وہ فیض پاویں　　وے بارہ[12] مجلسیں جنّت میں جاویں
سوا اُن مجلسوں کے اور وافر[10]　　بیاں حضرت کی ہے عظمت کا نادر
سیَر کی ہے کتابوں میں وہ مرقوم　　نہیں ہے عام وہ ہر اک کو معلوم
سوا اس باعث یہ فدوی خاکپانے　　غلامِ بارگاہِ مصطفےٰ نے
کتابوں سے تمامی منتخب کر　　جمع احوال پُر اجلال سب کر
کیا بارہ[12] مجالس اور منظوم　　کیا نادر ہر اک میں حال مرقوم
بزرگی کا بیاں حضرت کی سب ہے　　نوادر[11] قیل و قال اسمیں عجب ہے
نہیں ہے شعر میرا گرچہ پُختہ　　وے مضمون ہے اس کا نُجستہ[12]

ا؎ یعنی خزانہ ۲؎ یعنی دل کو کھینچنے والا ۳؎ یعنی جان بخشنے والا ۴؎ یعنی خوش بیانی ۵؎ یعنی موتی اچھالنے والا ۶؎ یعنی بہت نزدیکی

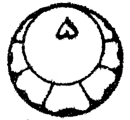


یعنی سلسلہ وار ۸؎ یعنی نزدیکی ۹؎ یعنی خوش ۱۰؎ یعنی زیادہ ۱۱؎ جمع نادر کی یعنی عجب باتیں ۱۲؎ یعنی مبارک ۱۲

نہ مطلب مجکو ہے کچھ شاعری سے ... نہ مقصد خلق میں نام آوری سے
محض یہ ہے کہ حضرت کی کمالت ... کریں معلوم سب شانِ جلالت
نہیں ہے اس میں فرمائش کسو کی ... نہ ہے منظور بھی خواہش کسو کی
کیا ہوں دل میں رکھ حضرت سے اخلاص ... ہے خوشنودی نبیؐ کی مقصد خاص
کتابوں سے جمع کر سب یہ مذکور ... کیا ہوں ایک مجمل شعلۂ نور
کتابیں سب سِیَر کی معتبر ہیں ... صداقت اور بزرگی میں نشر ہیں
نبوت[1] سے ہے یک منسوب نادر ... ہے نام اس کا معارج سب میں ظاہر
دگر بھی ہے نبوت سے وہ موسوم ... مسمّیٰ ہے مدارج[2] سب کو معلوم
ہے ثالث بھی نبوت سے وہ مشتق ... شواہد[3] ہے گرامی تر وہ الحق
ہے جامع معجزاتِ باہرہ[4] ایک ... کتاب معتبر موصوف ہے نیک
سوادِ دیدۂ اصحاب پنجم ... مسمّیٰ روضۃ الاحباب[5] پنجم
ہے ششم بس نوادر شرح مشکوٰۃ[6] ... حدیثِ مصطفےؐ جس میں ہیں یک ذات
ہے بعضے مثنوی[7] سے بھی روایت ... لکھے ہیں مولوی نے جو حکایت
روایت تحفۃ[8] الخلان سے ایک ... لکھی جو ہے نوادر تر بہت نیک
ہر ایک سے ہر روایت بر محل بے ... لکھا ہوں سب حکایت بے بدل بے
لکھا ہوں سعی[9] اور محنت سے اس کو ... کیا ہوں صرف طاعت ہر نفس[10] کو
خدا سے ہر گھڑی رکھتا ہوں امّید ... کہ مجھ کو فیض دکھلا اس کا جاوید
رکھے دونوں جہاں میں میری عزت ... عطا بھی قرب کی فرماوے دولت
میرے مقبول کر یا رب یہ اشعار ... بحقِ مصطفےؐ سلطان[11]ِ ابرار
قبولیت پہ کر موقوف یہ بات ... پڑھوں روحِ نبیؐ پہ دل سے صلوات

پہلی مجلس بیان میں فضیلتیں اور بزرگیاں آں سرور کی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمانے سے

[1] معارج النبوۃ
[2] مدارج النبوۃ
[3] شواہد النبوۃ
[4] [illegible] روشن
[5] نام ہے کتاب کا
[6] نام کتاب کا



[7] مثنوی مولانا روم
[8] نام کتاب
[9] کوشش
[10] دم
[11] بادشاہ نیک لوگوں کا

قلم مخمور ہو جامِ ازل سے / چلا قرطاس پر اب سر کے بل سے
سعادت اس کو حاصل دمبدم ہے / کمالات اور بزرگی ہم قدم ہے
لکھے تا مجلس اوّل ادب سے / جہاں میں بہرہ ور ہوں فضل ربّ سے
بیاں ایجاد کا ہے اس میں شمّہ / جلالت کا ہے باقی سب کرشمہ
روایت اس میں ساری معتبر ہیں / حکایت سربسر سب نامور ہیں
بیاں ہے بادشاہِ سرمدی کا / ہے جلوہ نورِ ذاتِ احمدی کا
ظہورِ کائنات اُس نور سے ہے / شہودِ عین ذات اُس نور سے ہے
ہوئی اُس نور سے ظاہر خدائی / عدم ہستی سے پایا آشنائی
عجب ہے ذاتِ احمد مظہرِ جود / کیا جس کے سبب سب حق نے موجود
دکھایا اپنی قدرت کا تماشا / کیا ایجاد صنعت کا تماشا
دراں خلوت کہ ہستی بے نشاں بود / بکنجِ نیستی عالم نہاں بود
وجودے بود از نقشِ دوئی دور / زگفت وگوے مائی وتوئی دور
جمالِ مطلق از قیدِ مظاہر / بنورِ خویش ہم بر خویش ظاہر
یہ چاہا اُس نے تب صنعت کو اپنی / دکھاوے عظمت و قدرت کو اپنی
کرے موجود بیشک جزو و کل سب / کرے ہر شے سے ہر شے کو مرتب
کیا ہے پہلے نورِ احمد کا پیدا / سرافرازی اُسے بخشا ہو پیدا
حجاب اُس کے لئے پھر سب بناکر / حجابوں میں رکھا ہے اُس کو لاکر
لگا وہ نور تب کرنے کو تسبیح / لگا ہے دمبدم پڑھنے کو تسبیح
اسی اذکار کے کرنے سے ہر بار / ہوئے انفاس جو اُس سے نمودار
بنایا روح اُس سے مرسلوں کی / ملایک اور سب روشن دلوں کی
کئی اقسام کر اُس نور سے پھر / ہر ایک اشیا کیا ہے اُس سے ظاہر
بنایا عرش و کرسی اور افلاک / کواکب مہر و مہ اور عالمِ خاک
بنایا اُس سے ہر یک جزو و کل کو / کیا ایجاد ہر یک خار و گل کو

۱۲ باقی

خمیر۱ اُس نور کو پھر خاک سے کر ... معطر کر بآبِ جوئے کوثر
رکھا پھر اُس کو لا عرشِ بریں پہ ... مثالِ نقشِ خاتم اس نگیں پر
رکھا اُس نور کے پھر چار جانب ... بنا کر نور قدرت سے عجائب
وہ چاروں نور اقطابِ جلی تھے ... ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ تھے
تھا ساکن۲ نور وہ عرشِ علا میں ... ہزاروں سال تسبیح و دعا میں
ملایک۳ سربسر قربان تھے اُس پر ... ہر اِک ساعت بلا گرداں تھے اُس پر
کیا ہے حق نے تب آدمؑ کو موجود ... رکھا اُن کی جبیں میں نورِ محمود
ہوا آدمؑ کا تب چہرہ درخشاں ... نظر آنے لگا جوں بدرِ رخشاں
کئے آدمؑ نے پھر اِک دن شکرِ خواب ... خدا کے حکم سے نورِ جہاں تاب
نکل آیا ہے آدم کی جبیں سے ... رہی انگشتری خالی نگیں سے
فرشتوں نے لیجا اُس نور کو تب ... بحورِ۴ مغفرت میں با مؤدّب
دیئے ہیں غسل با تعظیم یکسر ... جبیں میں پھر رکھے آدمؑ کی لا کر
ہوا آدمؑ سے پھر وہ نور راہی ... ہوا ہے شیثؑ پر فضلِ الٰہی
وہاں سے نور وہ پھر ہو کے سایہ۵ ... انوشِ پاک کو پہنچا ہے ظاہر
عرض کُرسی بہ کُرسی دَور۶ در دَور ... ہر ایک کو نور نے دکھلا عجب طور
پھر عبد اللہ تک پہنچا ہے آ کر ... ہوئے پیدا نبیؐ اُن سے مقرر
یہاں اس بات کو کر مختصر اب ... لکھوں اجلالِ احمدؐ سربسر اب
جو پیدایش میں ہیں اُنکے بشارت ... کئے ہیں مرسلوں نے جو اشارت
ہر ایک نے شان جو ظاہر کئے ہیں ... خبر حضرت کے آنے کی دیئے ہیں
بھی حق نے احمدؐ مرسل کا احوال ... بزرگی کا بیاں با جاہ و اجلال
کیا جو مرسلوں سے اپنے ظاہر ... وہ سب احوال بیشک ہے نوادر
سو اس باعث بیاں کر اس کو شمہ ... جلالت کا کیا ظاہر کرشمہ
کہ تا حضرت کی سُن توصیف۷ سارے ... کریں معلوم اُس رُتبے کو بارے

۱؎ گوندھی ہوئی مٹی ۲؎ ساکن یعنی آرام پانے والا ۳؎ فرشتے



۴؎ بحور جمع بحر کی یعنی مغفرت کے دریا ۵؎ سایہ ۶؎ زمانہ ۷؎ تعریف

رہیں واقف ہو شانِ احمدیؐ سے
روایت ہے یہ سب اہلِ سیر سے
کہ حق نے جو کتاب اللہ بھیجی
ہر اک میں نعت احمدؐ کی نشر تھی
بھی ہر ایک انبیا اور مرسلین سب
ثنا خواں سب تھے اس ماہِ ہدیٰ کے
بھی حق حضرت کا تھا ہر دم ثنا گو
ادا تعریف اُن کی کس بشر سے
بنایا حق نے اُن کو اپنا محبوب
اولو العزمؑ اور پیغمبر تمامی
سبھی حیراں تھے دیکھ اُن کی جلالت
روایت ایک یہاں لکھتے ہیں نادر
کہے ہیں شیثؑ نے آدمؑ سے یک روز
کرو شمہ بیاں کچھ مصطفیٰؐ کا
کہے آدمؑ نے اے فرزند والا
کروں اوصاف اُن کے کس زباں سے
کیا ہوں سیر فردوسِ بریں کا
لکھا تھا نام احمدؐ ہر مکاں پر
نہیں خالی کوئی دیوار و در ہے
گیا ہوں عرش کے سائے میں جس دم
نہ دیکھا ہوں وہاں خالی مکاں ایک
ہوا ہوں تب جنابِ حق میں سائل
محمدؐ ہے مبارک نام کس کا

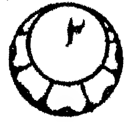
جلال بادشاہِ سرمدی سے
تمامی راویانِ معتبر سے
دیا ہے بھیج سارے مرسلوں پر
بزرگی اور عظمت کی خبر تھی
جہاں میں جو ہوئے پیدا الیقیں سب
محمدؐ مصطفیٰ بدر الدجیٰ کے
نشہ جن کی ہے یہ تعریف دلجو
کہو پھر ہو سکے عزّ و قدر سے
وا ہی واقف صفت سے انکی ہی خوب
کیا ہے حق نے جن کو جگ میں نامی
نہ کوئی کہہ سکا اُن کی کمالت
بزرگی ہے نبیؐ کی جس میں ظاہر
کہ اے مقبولِ حق ماہِ دل افروز
محمدؐ صاحبِ تاج و لوا کا
نہیں توصیف کا اُن کے ہے یارا
ثنا اُن کی ہے خارج ہر بیاں سے
ہر ایک محل و مقامِ دل نشیں کا
ہر ایک اوراق و برگ بوستاں پر
ثنا اُن کی ہر اک جا منتشر ہے
کیا ہوں جب نظر بر عرشِ اعظم
نشاں سے اُن کے خالی کوئی نشاں ایک
کہ اے خلاقِ پاک وحی کا رب
یہ ہے بس اسمِ با اکرام کس کا

۱ یعنی رو در ارکان ۲ یعنی پھیلی ہوئی ۳ یعنی صاحب عزم ۴ پیغمبران خدا
کہ جنہوں نے حق تعالیٰ کے کاموں میں بڑی کوشش کی اور تکالیف و بلا پر صابر رہے اور وہ پانچ ہیں
نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام
۵ پیدا کرنے والے

۱۱ باقی

ہوا آواز اُس دم کبریا سے　جنابِ خالقِ ارض و سما سے
کہ یہ میرا ہے بیشک خاص محبوب　بزرگی اُس کی ہے عالم میں مطلوب
بنایا نور سے اُن کے دو عالم　تمامی جُزو و کل تا عرشِ اعظم
وہی مقصود ہے دونوں جہاں کا　وہی باعث ہے سب کون و مکاں کا
نہ کرتا نور کو گر اُس کے روشن　نہ کوئی دیکھتا قدرت کا گلشن
تجھے موجود کر اُس کے سبب سے　کیا مخلوق میں ممتاز[۱] سب سے
کروں اُس کی مبارک ذات ظاہر　تیری اولاد سے عالم میں ظاہر
سبھی اولاد تیری اُس سے ہر دم　اُٹھاوے فیض اور ہووے مکرم[۲]
روایت بھی دگر ہے یوں دل افروز　کہ حضرت شیثؑ نے آدمؑ سے ایک روز
کہے ہیں اے بنی[۳] آدم کے سردار　نبیِ افضل و مقبولِ جبار
شرف یہ حق نے بس تم کو دیا ہے　سبھوں سے پیشتر پیدا کیا ہے
کیا اوّل نبی تم کو جہاں میں　رکھا عزت سے جنت کے مکاں میں
کیا قبلہ ملک کا تم کو یکسر　ہو مسجودِ ملایک تم مُعتبر
محمدؐ کو کرے آخر زماں کا　نبی بیشک مقرّب دو جہاں کا
تمھارے ہیں زیادہ تر مراتب　دیا رتبہ ہے اُن کا تم پہ غالب
یہ سُن آدمؑ نے تب اُن سے یہ تقریر　لگے ہیں بولنے با عزّ[۴] و توقیر[۵]
کہ اے آرام جاں نور[۶] البصائر　میں جد[۷] سب کا ہوں بیشک حسبِ ظاہر
محمدؐ ہیں وے مظہر[۸] جہاں کے　خلاصہ ہیں سبھی کون و مکاں کے
ہوا ہے نور سے سب اُن کے پیدا　زمیں تا عرش سب عالم ہویدا[۹]
بنا کر حق نے اُن کو سب سے افضل[۱۰]　کیا ہے نور اُن کا سب سے اوّل
کیا پھر نور سے اُن کے ہر اک شئے　سبھی اُس نور سے پیدا ہوا ہے
تجھے بھی کر سبب سے اُن کے موجود　دکھایا ہے یقیں نابود[۱۱] سے بود
جبیں[۱۲] میں ہے جب میری آیا ہے وہ نور　ملک کو تب کیا ہے حق نے مامور[۱۳]

[۱] یعنی سردار ۱۲
[۲] یعنی عزت دیا گیا
[۳] یعنی تمام انسان
[۴] یعنی عزت ۱۲
[۵] یعنی عزت وقدر
[۶] یعنی روشنی آنکھوں کی
[۷] یعنی دادا ۱۲



[۸] یعنی جائے ظہور
[۹] یعنی ظاہر ۱۲
[۱۰] یعنی بزرگ
[۱۱] یعنی نیستی بعد ہستی
[۱۲] یعنی پیشانی
[۱۳] یعنی مقرر ۱۲

کریں سجدہ سبھی میری طرف ہو
نہ وہ سجدہ حقیقت میں مرا تھا
سبب اُس نور کے دارالبقا[۳] میں
ہوا مجھ سے گنہ جب ایک صادر[۴]
ہوا تھا اُس خطا کرنے سے یکبار
محمدؐ کا لیا ہوں نام جس دم
مراتب کو نہیں کچھ اُن کے حد ہے
جناب حق میں اُمت اُن کی یکسر
خدائے پاک بالطف[۱۱] و عنایت
عطا[۱۲] اُن کو کرے چھ کام نادر[۱۳]
ہے پہلا طور بس یہ اون کا نامی
کہ مجھ سے یک ہوئی تقصیر[۱۴] صادر
نکالا ہے مقرر جنتوں سے
وے اُمت محمد کی ہمیشہ
رہے دائم گنہگاری سے مشغول
وے اعلیٰ مرتبہ ہر ایک سے پاویں
نہ شامت سے گناہوں کی وے پھیر
دُوّیم حق نے گنہ کو میرے عام
میرا ایک عیب مشہور جہاں کر
کتاب[۱۹] اللہ میں لا اُس کا مذکور
وے اُمت کا اُن کی بدعمل دیکھ
کرے نیں فاش[۲۱] اس کو ایک باری
فضیحت[۲۲] سے رکھے اُن کو دور ہر دم

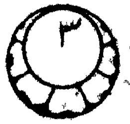
کہ تا اُس نور سے مجھ کو شرف[۱] ہو
کرشمہ[۲] وہ یقیں اُس نور کا تھا
رکھا ہے مجھ کو فردوسِ علا[۵] میں
نکالا مجھ کو تب جنت سے باہر
یقیں میں قہرِ[۶] حق میں تب گرفتار
وسیلہ سے ہوا ہوں اُنکے بے غم
فضیلت اور کمالات بے عدد[۸] ہے
گرامی[۹] اور اعلے[۱۰] ہے مقرر
کرم کی کر نظر اُن پہ نہایت
خلاف اُس سے میرے ہیں کام ظاہر
مخالف میرے واقع سے تمامی
سوا اس باعث خدا نے مجھ کو ظاہر
کیا محروم[۱۵] اپنی نعمتوں سے
گناہوں کو سمجھ کر اپنا پیشہ
شقاوت[۱۶] اور بدکاری سے مشغول
قیامت میں سبھی جنت میں جاویں
رہیں محروم اُس نعمت سے ہو کر
رکھا اُس روز سے عاصی[۱۷] میرا نام
رکھا نیں اس کو مستور[۱۸] و نہاں کر
عصٰی[۱۹] آدم کرے ہر بار مشہور
گنہ اُن کی نہایت پُر خلل[۲۰] دیکھ
کرے رحمت سے اپنی پردہ داری
کرے عیب اُن کے سب مستور ہر دم

۱ یعنی بزرگی ۲ یعنی ہمیشگی ۳ یعنی بہشت ۴ یعنی ظاہر ۵ یعنی بلند ۶ یعنی غصہ ۷ یعنی بے شمار ۸ یعنی بزرگ ۹ یعنی بلند ۱۰ یعنی مہربانی ۱۱ یعنی بخشش ۱۲ یعنی عجیب ۱۳ یعنی قصور ۱۴

۱۵ یعنی بے نصیب ۱۶ یعنی بدبختی ۱۷ یعنی گنہگار ۱۸ یعنی پوشیدہ ۱۹ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید ۲۰ عصٰی آدم اشارہ ہے آیت قرآن مجید کا ۲۱ یعنی نقصان ۲۲ یعنی ظاہر ۲۳ یعنی رسوائی

گناہوں کی نہ دکھلا اُن کو شامت — کرے رُسوا نہ اُن کو تا قیامت
سیوم مجھ سے ہوا ایک کام صادر — سو اس باعث خدا نے مجھ کو ظاہر
دکھا کر اُس کی شامت سخت یکبار — کیا حوّا کی فرقت میں گرفتار
جدائی میں میں اُس کی مبتلا ہو — رہا ہوں سو برس اُس سے جدا ہو
وے اُمت ہمیشہ اُن کی ظاہر — کرے گی معصیت ہر دم کبائر
نہ حق شومی سے اُس کے مبتلا کر — رکھے اُن کو عزیزوں سے جدا کر
جُدائی کی نہ دیکھیں کچھ وہ آفات — رہیں ہر دم زن و فرزند کے ساتھ
چہارم یک گنہ سے ہو میں نادم — کیا ہوں عذر خواہی اُس کی دائم
رہا مشغول توبہ تین سو سال — سدا روتا تھا ہو کر خستہ احوال
پذیرا حق نے کر تب عذر خواہی — گنہ کی میرے دھویا ہے سیاہی
وے اُن کو نہ اس محنت سے حاجت — گنہ کر دل میں گر لاویں ندامت
گنہ اُن کے عفو اُس دم کرے حق — کرے مقبول توبہ اُن کی مُطلق
ہے پنجم یہ کہ میری یک خطا پر — کیا حق نے برہنہ مجھ کو یکسر
میں دُنیا میں کھلے عورت سے آیا — نہایت شرم اور ذلت سے آیا
وے لاکھوں گنہ ہر دم کریں وہ — برہنہ ہو نہ یک ساعت رہیں وہ
گناہاں دیکھ حق اُن کے مستّر — نہ کھولے ستر اُن کے تن سے یکسر
ششم عرفات پر جب میں گیا ہوں — وہاں رو رو کے جب توبہ کیا ہوں
گنہ میرے وہاں بخشا خدا نے — حکیم پاک بے چون و چرا نے
وے اُن کو نہ اُس محنت سے حاجت — نہ نکلیں گھر سے باہر ایک ساعت
فقط گھر میں کریں توبہ اگر وے — گنہ بخشا دیں اپنے سر بسر وے
کہیں گر حق سے وے، ہم ہیں گنہگار — کہے حق میں تمہارا بس ہوں غفار
محمد شافع اُمت ہے محکم — نہ اُمت کو کسی یک شے کا ہے غم
خدا کے پاس با اعزاز و حرمت — سبب اُن کے عزیزاں کی ہے اُمت

۱ یعنی گناہ ۲ جمع کبیرہ کی یعنی بڑے گناہ ۳ یعنی آفتوں ۴ یعنی عورت ۵ یعنی پشیمان ۶ یعنی ہمیشہ ۷ یعنی پریشان



۸ یعنی میں وہ ۹ یعنی معاف ۱۰ یعنی رسوائی ۱۱ عرفات ایک پہاڑ ہے جہاں حج ۱۲ یعنی بخشنے والا ۱۳ یعنی سفارش کرنے والا ۱۴ یعنی عزت

دگر ہے معجزہ بس بے نوادر — لکھا ہے اس طرح راوی نے ظاہر
کہ ہے روضہ جہاں آدمؑ کا پُر نور — وہ ہے مشرق کی سرحد جائے معمور[۱]
سرہانے اُس مزار دلکشا کے — مُبارک روضۂ والا صفا[۲] کے
خدا کی قدرتِ کامل سے یک جھاڑ — نہایت خوبصورت ہے قدم گاڑ
ہر ایک سال اُس شجر[۳] پر دو مراتب — بہت سے پھول آتے ہیں عجائب
ہر ایک اُس پھول میں ہیں ہفت اوراق[۴] — ہر ایک اوراق ہے خوشبو سے وہ طاق
ہر ایک پر نام ہے سلطانِ دین کا — محمد مصطفےٰ ماہِ[۶] یقیں کا
وہاں جو بادشہ ہوتے ہیں دائم — نگہباں اُس پہ وے رکھتے ہیں قائم
سبھی اُس پھول کو اُس دم جمع کر — خزانہ میں لجا رکھتے ہیں یکسر
خواص اُس پھول میں ظاہر عجب ہیں — دلیلِ صنعت[۷] افضالِ رب ہیں
جہاں تک ہیں مریض و سخت بیمار — دوا جن کی حکیموں سے ہے دشوار
سبھی اُس پھول کے کھانے سے اُس دم — شفا[۸] پاتے ہیں با فیضِ[۹] مکرم[۱۰]
مرض ہوتا ہے بس نابود سارا — یہ خوبی نام کی ہے آشکارا[۱۱]
لگاوے پھول گر آنکھوں کو اعمیٰ[۱۲] — اُسے کرتا ہے حق قدرت سے بینا[۱۳]
عجب اُس نام کی برکت ہے ظاہر — زباں اُس کے بیاں سے بس ہے قاصر[۱۴]
دگر عظمت[۱۵] لکھوں اس نام کی اب — مُبارک اِسم[۱۶] با اکرام کی اب
کہ جس دم ساتھ لے سب اپنے دیندار — ہوئے ہیں نوحؑ آ کشتی پہ اسوار
ہوا ہے اُس گھڑی طوفاں کو جوش — کئے ہیں نوحؑ نے کشتی کو سرپوش
پڑا یکبار تب کشتی میں ظلمات[۱۷] — نہیں معلوم کچھ ہوتا تھا دن رات
نہیں کچھ چیز آتی تھی نظر تب — ہوئے ہیں لوگ گویا بے بصر سب
کہے ہیں نوحؑ نے تب یا الٰہی — عجب کشتی میں وارد ہے سیاہی
برابر اُس میں ہیں سب شام و سحر[۱۸] ہے — مکاں پہ بس نمودار قبر ہے
طبیعت اس اندھیرے سے ہے بے چین — ہیں قاصر سب کے اس دم نورِ عینین[۱۹]



۱؎ یعنی آباد و معمور
۲؎ یعنی صفا کی
۳؎ یعنی درخت
۴؎ یعنی ورق کی [illegible]
جمع ورق
۶؎ یعنی [illegible] ۱۲
۷؎ یعنی [illegible] ۱۲
۸؎ یعنی [illegible]
۹؎ یعنی [illegible]
۱۰؎ یعنی [illegible]
۱۱؎ یعنی ظاہر ۱۲
۱۲؎ یعنی اندھا
۱۳؎ یعنی دیکھنے والا
۱۴؎ تعبیر کرنے والی
۱۵؎ یعنی بزرگی ۱۲
۱۶؎ یعنی نام ۱۲
۱۷؎ یعنی اندھیرا ۱۲
۱۸؎ یعنی صبح ظاہر
۱۹؎ یعنی آنکھیں ۱۲

عطا کشتی میں کر اب روشنائی
کریں معلوم تا وقتِ عبادت
ہوا ہے نوحؑ کو اُس دم یہ الہام
لکھو کشتی میں ایک جانب منوّر
دگر جانب محمدؐ کا لکھو نام
برکت سے یہ دو ناموں کی بس اب
اندھیرا اس گھڑی سب ہووے گا دُور
یہ سن کر نوحؑ نے حکمِ الٰہی
اِدھر کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سارا
پڑا کشتی میں تب دو نام کا نور
شعاع اُس طرف مثلِ مہرِ تاباں
کریں معلوم تا سب اُس سے دل سات
عجب یہ نام ہے بس راحتِ روح
ہوئے ہیں اہلِ کشتی شاد اُس دم
یہ عظمت اُس مبارک نام کی دیکھ
کہے اس نام کو جب یہ شرف ہے
کرے حق اُن کو جب عالم میں پیدا
منوّر کس قدر ہووے جہاں سب
یہ کہہ مشتاق ہو سلطانِ دیں کے
لگے پڑھنے درود اُس نام پر تب
روایت کا دگر گنجینہ نورا
کہ ابراہیمؑ کو جب دے نبوت
سو یک شب گھر میں وہ ماہِ جہاں تاب

دفع سب کی نظر سے کر سیاہی
نہ ہووے کام اُن کا بے سعادت
کہ گر ہے روشنی درکار مدام
میں کر اس نام کو با ہیبت و شرم
ادب کے ساتھ با تعظیم و اکرام
یہ کشتی نور سے ہووے لبالب
تجلّی سے سب اُس کی ہوویں مسرور
لکھے ہیں اُس مطابق بے سیاہی
اُدھر نام محمدؐ آشکارا
ہوئی ہے نور سے کشتی وہ معمور
دگر جانب شعاعِ مہ درخشاں
رہیں محظوظ ہو سب روشنی سان
ہوئی ہے جس سے روشن کشتیٔ نوحؑ
اندھیرے سے ہوئے آزاد اُس دم
لطافت اسم با اکرام کی دیکھ
منوّر اس سے کشتی ہر طرف ہے
پھر اُن کی ذاتِ اکمل سے ہویدا
سبھی آفاق اور کون و مکاں سب
محمدؐ رحمۃٌ للعالمیں کے
ثنا خواں سب ہوئے ہیں پاک مذہب
جلالت سے نبیؐ کی ہے یہ معمور
کیا حق نے عطا تشریف خلّت
حضورِ دل سے تھے محوِ شکر خواب

یکایک خواب میں فردوس پُر نور
لگے تب سیر کرنے اُس مکاں کا
لگے ہیں دیکھنے تب دار و در کو
لکھا تھا نام ہر ایک پر نبی کا
قصوروں پر بھی فردوس بریں کے
لکھا تھا آپ کی اُمت کا بس نام
یہ عظمت دیکھ ختم المرسلیں کی
خلیل اللہ ہوئے بیدار اُس دم
پھر اپنے دوستوں سے حالتِ شب
کہ دیکھا میں نے شب کو جائے فردوس
بھی دیکھا ہوں ہر اک دیوار و در پر
لکھا تھا نام بیشک مجتبےٰ کا
بھی اُن کا نام حوروں کی جبیں پر
یقیں فردوس کے اعلیٰ مکاں سب
کئے تب عرض سارے حاضروں نے
کہ بتلا دو محمد کس کا ہے نام
کہاں ہو ویں گے وے پیدا مقرر
کرامت اُن کو کس باعث یہ سب ہے
ہے کس صورت سے اُن کا سرو قامت
بیاں اُن کے کرو بعضے مراتب
کرو ظاہر محاسن اور فضائل
خلیل اللہ سے تب شاہِ دیں کی
نہیں کچھ ہو سکے اوصاف تقریر

نظر آیا ہے سب نعمت سے معمور
مُعلّےٰ گلشنِ عالی نشاں کا
ہر اک شاخ و درخت و برگِ تر کو
شہِ عالم رسولِ ہاشمی کا
ستوں پر ہر مکانِ دل نشیں کے
کہ حق بخشے فلانے کو یہ انعام
محمد مصطفےٰ سلطانِ دیں کی
ہوئے اس خواب کے ہونے سے خرم
لگے تقریر کرنے اس طرح تب
تمامی عظمت و نعمائے فردوس
ہر ایک برگ و گل و شاخ و شجر پر
محمد مصطفےٰ بدر الدجےٰ کا
مثال مہر ثابت تھا نگیں پر
ہیں اُمت کے لئے اُن کے مراتب
خلیل اللہ کے سب ناظروں نے
بزرگی اُن کو کس باعث ہے اتمام
یقیں وہ کون سی ہے جائے انور
بزرگی اُن کی اعلیٰ کس سبب ہے
شناسائی کی ہے پھر کیا علامت
بزرگی کے کہو روشن مناقب
بیانِ صورت و وصفِ شمائل
محمد مصطفےٰ ماہ یقیں کی
کہ تھے یہ دیکھ عظمت غرق تشویر

لہ بہشت ۲ع یعنی بلند ۳ع یعنی دروازہ ۴ع یعنی محل ۵ع یعنی گھر کی یعنی
یعنی نقش ۶ع یعنی کھمبا ۷ع یعنی اللہ کے ۸ع یعنی خوش ۹ع یعنی نعمتوں
لہ یعنی پھول ۱۱ع یعنی رات ۱۲ع یعنی درخت ۱۳ع یعنی چودھویں رات کا چاند

۸ باقی

یعنی اندھیری رات ۱۴ع یعنی ستانی ۱۵ع یعنی قائم ۱۶ع یعنی آراستہ ۱۷ع یعنی ابراہیم علیہ السلام ۱۸ع یعنی روشن ۱۹ع یعنی قد مبارک ۲۰ع یعنی اوصاف حمیدہ ۲۱ع یعنی بزرگی ۲۲ع یعنی خصلت ۲۳ع یعنی فکر ۱۲

جنابِ حق میں اُس دم سرنگوں ہو
ہوئے رُوح الامیں نازل اُسی دم
کہے اُس نیرِ اوجِ صفا کا
کرو ظاہر میرے سے حال شمہ
کہے جبرئیل نے ہیں مجھ کو یارا
گئے جبرئیل پھر عرش بریں پر
کہے یا رب خلیل اللہ نے اب
کہ ہے دل میں میرے بس شوق غالب
سنوں اب گوش دل سے اپنے ایکبار
تیری درگاہ سے اُمید اب ہے
ہوا ہے تب جنابِ حق سے آواز
کہ میرا ہے محمد دلبر خاص
کیا ہوں نور سے اُس کے دو عالم
بزرگی اُس کو موجودات پر ہے
دیا ہوں اُس کو ہر شئے پر بلندی
نہیں کوئی اُس کا ثانی ہے جہاں میں
سبب اُس کے کیا ہوں غیب ظاہر
کئی لاکھوں برس نور اُس کا آگے
تمامی کائنات اُس نور سے سب
لکھا ہوں عرش پر با صد کمالات
سبب اُس کے کیا آدم کو پیدا
کروں پیدا اُسے آخر زماں میں
ہے مولد گاہ اُس کا سنگ خارا

رہے مامول فضل بیچگوں ہو
کہے کس بات کا ہے دل اوپر غم
محمد مصطفےٰ نور الہدٰی کا
بیاں کر جاہ و عظمت کا کرشمہ
یہ عظمت دیکھ گم ہے ہوش سارا
سر اپنا رکھ ادب سے تربیں پر
کئے ہیں اس طرح سے عرض مطلب
کہ حضرت مصطفےٰ کے کچھ مناقب
کہ تا معلوم ہو ویں اُنکے آثار
فضیلت کے خلاصے کی طلب ہے
کہ اے جبرئیل کہہ جا اُس سے یہ راز
مجھے ہے اُس سے اُلفت اور اخلاص
زمین و آسماں اور جن و آدم
تمامی نوع مخلوقات پر ہے
یقیں سب پر ہے اُس کو ارجمندی
نہ ہمسر ہے کوئی کون و مکاں میں
تمامی قدرت لاریب ظاہر
کیا ہوں سب زمیں اور آسماں سے
کیا ہوں جزو و کل اُس سے مرتب
یقیں نام اُس کا میرے نام کے سات
دیا پیغمبری اُس کو ہو پیدا
دکھاؤں روشنی اُس کی جہاں میں
گہر در سنگ باشد آشکارا

۱ یعنی اُمیدوار
۲ یعنی جبرئیل
۳ نیر یعنی ستارہ، اوج یعنی بلند ۱۲
۴ یعنی نور ہدایت
۵ شمہ یعنی تھوڑا
۶ یعنی مدد کی
۷ یعنی درگاہ
۸ یعنی محبت
۹ یعنی قسم ۱۲



۱۰ یعنی مقصود ری
۱۱ لاریب یعنی بیشک
۱۲ یعنی مخلوقات
۱۳ یعنی آسمان
۱۴ یعنی شئے
۱۵ یعنی ظاہر
۱۶ پیدا ہونے کی جگہ
۱۷ سنگ خارا یعنی سخت پتھر ۱۲

کہ یعنے کر اُسے مکّے بیں پیدا
قد و قامت کو دے اُس کے کرامت
پھر اُسکا یتیمی کی صدف سے
محبّت اُس کی دے ہر جان و دل کو
محبّت جو کرے اُس نازنیں کی
قیامت میں سبھی اُمّت کو اُس کے
مراتب دے سرافرازی کا ہر دم
حشر میں انبیا اور مرسلیں سب
قسم مجھ کو خدائی کی ہے میری
محمّد سے نہ کوئی خوب تر ہے
کہے جبریلؑ نے تب آکے فی الحال
خلیل اللہ نے تب ہوکے خرّم
مجھے کر اُمّتِ احمد میں داخل
فضائل کے چمن سے اور اک پھول
کہ جب یوسفؑ کے سب اخوان ناگاہ
پڑا یوسفؑ پہ اُس دم کوہِ غم کا
لگے رونے تب اپنی بیکسی پر
ہوئے ہیں اُس گھڑی جبریل نازل
کہا ہے حق نے تم کو اے پیارے
اگر چہتا ہے اس غم سے رہائی
تو ہر دم نام لے تو مصطفےٰ کا
کر اُس کے نام کی تسبیح ہر بار
دیا ہوں میں نے اُس کے نام کو نور

کروں دیں اس کا عالم میں ہویدا
کروں بے سایہ اُس کا سرو قامت
کروں پیدا بزرگی اور شرف سے
سنواروں اُس سے ہر اک آب و گل کو
دکھاؤں سیر اُسے خلدِ بریں کی
تمامی بندۂ اُلفت کو اُس کے
کروں ہر ایک سے اُس کو مکرّم
رہیں محتاج ہو اس کے یقیں سب
قسم اس کبریائی کی ہے میری
میری درگاہ میں محبوب تر ہے
خلیل اللہ سے تسمیہ احوال
کہے اے کردگارِ ہر دو عالم
بزرگی میں کر اُس اُمّت کی شامل
نکالا ہوں عجب دلکش و مقبول
گئے ہیں ڈال کر یوسف کو در چاہ
ہوا دل تہ نشیں چاہِ الم کا
لگے ہیں آہ کرنے بے بسی پر
کہے اے غنچۂ باغِ فضائل
نہ کر آزردہ خاطر اپنا بارے
تمامی بھائیوں پر سر براہی
محمّد صاحبِ تاج و لوا کا
زباں کو اپنی کر اس سے گہربار
کیا تاثیر سے نام اُن کا معمور



۱ یعنے بزرگی
۲ یعنے سیپ
۳ یعنے بزرگی
۴ یعنے بزرگی
۵ یعنے بہشت
۶ یعنے محبت
۷ یعنے بلندی
۸ یعنے بزرگ
۹ یعنے قیامت
۱۰ یعنے خدائی
۱۱ یعنے ظہور
۱۲ یعنے خوشی
۱۳ یعنے باغ
۱۴ یعنے بھائیوں
۱۵ یعنے کنواں
۱۶ یعنے بیٹھا
۱۷ یعنے رنجیدہ
۱۸ یعنے جھنڈا
۱۹ یعنے موتی برسانے والی
۲۰ یعنے آبادی

بلا میں ہو وے جو ہر دم گرفتار — کرے گر نام اُس کا ذکر ہر بار
تو عظمت سے یقیں اس نام کی تب — بر آوے اس کی حاجت اور مطلب
وسیلہ اُس کا ہے عالم کو کامل — ہے اُس کا فیض ہر ذرے میں شامل
تو مت بھول اسم اُس عالی گہر کا — محمد تاجدار بحر و بر کا
یقیں اُس نام کی حرمت سے تجھ کو — کروں آزاد اس محنت سے تجھ کو
وسیلہ سے تو اُس کے فیض پاوے — مراتب اپنے اعلیٰ تر بناوے
تجھے اس غم سے بخشوں اب رہائی — عطا تجھ کو کروں فرمانروائی
ترے دشمن تیرے نزدیک آویں — سبھی خادم تیرے خود کو بناویں
کہے یوسفؑ نے ہے وہ نام کافی — میرے اس درد کو بیشک ہے شافی
وے چہتا ہوں عظمت اُس نبیؐ کی — دکھا دے مجھ کو صولت اُس نبیؐ کی
جلالت اُن کی بیشک کر نظر اب — یہ غم سب بھول جاؤں سر بسر اب
دُعا مقبول کر اُن کی خدا نے — اُسی دم خالقِ ارض و سما نے
اُٹھایا ہے حجابِ غیب سارا — دکھایا قدرت لاریب سارا
نگاہ یوسف نے کر دیکھے ہیں اُس دم — نظر اُن کے تب آیا عرشِ اعظم
نظر کر عرش پر دیکھے ہیں ناگاہ — ہزاروں ہیں ملک مقبولِ درگاہ
تمامی باندھ صف قائم ہیں باہم — نہیں تعداد سے کوئی اُن کے اعلم
سبھی پڑھتے ہیں حضرت مصطفےٰ پر — محمد تاجدار والضحےٰ پر
کئی اقسام سے ہر بار صلوات — نہیں اس کام سے فارغ ہیں دن رات
بھی دیکھے جنتوں کے سب منازل — ہر ایک اشیا پہ اُس کے با فضائل
لکھا ہے نام محبوب خدا کا — محمد مصطفےٰ مشکل کشا کا
یہ عظمت دیکھ یوسف شادماں ہو — نبیؐ کے نام سے گوہر فشاں ہو
لگے اُس نام کو کرنے تلاوت — وسیلے سے اُسی کے با حلاوت
لگے کرنے دعا درگاہِ حق میں — جناب پاک خلاق الخلق میں

۱؎ یعنی بزرگی ۱۲
۲؎ یعنی بخشش ۱۲
۳؎ بحر و بر یعنی جنگل و دریا
۴؎ یعنی عزت
۵؎ یعنی سعادت دینے والا
۶؎ یعنی دبدبہ ۱۲
۷؎ یعنی بزرگی
۸؎ یعنی زمین آسمان
۹؎ یعنی پردہ ۱۲
۱۰؎ یعنی بڑا ۱۲



۱۱؎ یعنی فرشتہ
۱۲؎ یعنی جاننے والا
۱۳؎ اشارہ ہے طرف آیت کے
۱۴؎ یعنی درود
۱۵؎ یعنی مرتبے والے
۱۶؎ یعنی خوش
۱۷؎ یعنی موتی جھاڑنے والے
۱۸؎ یعنی مزیدار
۱۹؎ یعنی پیدا کرنے والا ۱۲

کیا ہے حق نے تب یوسف پہ افضال — دکھایا ایک کرشمہ اور فی الحال
کہ یعنی چاہ میں پیدا ہوا تب — درخت خوشنما از صنعتِ رب
اُسی دم اُس پہ آیا پھول اور بار — ہوا ہے میوۂ شیریں نمودار
لکھا تھا برگ اور میوے پہ اُس دم — مبارک نامِ سلطانِ دو عالم
کرشمہ تھا یہ نورِ احمدی کا — جلال اُس بادشاہِ سرمدی کا
لگے کرنے ثنا ول اُس کو یوسف — ہوا دُور اُس سے سب غم اور تأسف
پھر آخر چاہ سے پائے رہائی — ملی ہے مصر کی پھر بادشاہی
فضیلت کے چمن کا پھول روشن — دگر ہے اس طرح سے رنگ گلشن
کہ حق نے حضرتِ موسیٰ کے تئیں جب — گیا درگاہ کا اپنے مقرب
بھی بخشا قربِ گاہِ طور اُن کو — کیا اُس نور سے معمور اُن کو
ہوا خطرہ تب اُن کے دل میں اس دم — کہ حق نے اب کیا مجھکو مکرم
نہیں ہے کوئی اب میرے موافق — نہ اس رتبے سے رتبہ کس کا فائق
ہوا تب غیب سے موسیٰ کو آواز — کہ اے بندے مرے رحمت سے ممتاز
اگر چہتا ہے میرا قرب دائم — زیادہ اس سے حرمت اور مکارم
تو رکھ دل میں محبت مصطفےٰ کی — میرے محبوبِ اکمل باوفا کی
نہ بھول اُس کی فضیلت کو تو یکسر — سدا رکھ دوستی اُس کی مقرر
یہی تیری بزرگی کا ہے حیلہ — میرے ہے قرب کا بس یہ وسیلہ
طفیل اس کے تو پاوے سرفرازی — زیادہ ہووے حاصل امتیازی
کئے تب عرض موسیٰ نے باخلاص — کہ وے ہیں کون تیرے دلبر خاص
مُقرب کس کی ہے یہ ذات نامی — تیری درگاہ میں مجھ سے گرامی
ہوا موسیٰ کو پھر آواز اُس دم — کہ اُس کی ذات ہے سب سے مکرم
کیا میں نے اُسے آخر زماں کا — پیمبر خاص ہادیِ دوجہاں کا
وہ ہے مقبول میرا خاص دلبر — نہ اُس سے کوئی اعلیٰ اور بہتر

کیا ہوں ہر دو عالم اُس کے باعث
کیا نور اُس کا میں نے سب سے اوّل
جسے ہووے محبت اُس کی کامل
رضا[2] میری اگر ہے تجھ کو مطلوب
درود اخلاص سے پڑھ اُس پہ مادام[3]
بھی اپنی اُمتوں سے کہہ تمامی
تری اُمت رکھے گر اُس سے اخلاص
جناب حق میں پھر موسیٰ نے یک روز
کہ یارب تو نے افضال و عنایت
کیا ہے سب سے عالی جاہ مجھ کو
بشارت[8] دے مجھے بر کوہ سینا
نہ یہ رتبہ دیا ہے کس کو آخر
سوال اب تجھ سے کرتا ہوں بالحاح[10]
کہ پیدا ہوویں جو آخر زماں میں
محبت تجھ کو ہے مجھ سے نہایت
زیادہ کون ان دونوں میں اب ہے
ہوا ہے اُس گھڑی موسیٰ کو آواز
کیا ہوں گرچہ عالی جاہ تجھ کو
نہ لے وہ ہے حبیب خاص میرا
کلیمی سے ہے گر تجھ کو بلندی
ہے ان لفظوں کی معنی میں تفاوت[18]
کلیمی میں رضا جوئی ہے مطلوب
تکلم[20] میں رضا جوئی احب ہے

تمامی جن و آدم اُس کے باعث
وہ ہے ختم رُسل[1] سلطان مرسل
وہ مقبولوں میں ہوگا میرے داخل
محبت اُس سے رکھتا ہووے محبوب
سمجھ تا آپ سے مت بھول یہ کام
پڑھیں اُس ذات پہ صلوٰۃ[4] نامی
میرے بیشک مقرب ہوویں سب خاص
کئے ہیں یوں سوال بہجت[5] افروز
کیا میرے پہ اُس دم ہے نہایت
لقب بخشا کلیم[6] اللہ مجھ کو
تجلی[7] سے کیا ہے اپنی بینا
نہ ثانی کوئی ہوا ہے میرے ظاہر
جواب اس کا کرم سے دے مجھے آج
محمد سرور[11] عالم جہاں میں
دیا اُن سے محبت ہے بعنایت[12]
تیرے دربار عالی میں احب[13] ہے
کہ اے میری عنایت سے سرافراز[14]
لقب بخشا کلیم[15] اللہ تجھ کو
یقیں محبوب[16] با اخلاص میرا
حبیبی کو ہے لیکن ارجمندی[17]
حبیبی کو زیادہ ہے حلاوت[19]
حبیبی ہے رضامندی محبوب
محبت میں رضا اُس کی طلب ہے

ف۱ یعنی رسولوں
ف۲ یعنی خوشنودی
ف۳ یعنی ہمیشہ ۱۲
ف۴ یعنی درود ۱۲
ف۵ یعنی خوشی
ف۶ یعنی اللہ سے بات کرنے والا ۱۲
ف۷ یعنی ...
ف۸ یعنی ...
ف۹ یعنی ...
ف۱۰ یعنی عاجزی سے
ف۱۱ تمام جہاں کا سردار ۱۲
ف۱۲ یعنی نہایت ۱۲
ف۱۳ یعنی دوست تر ۱۲
ف۱۴ یعنی ... ۱۲
ف۱۵ یعنی بات کرنے والا اللہ کے ساتھ
ف۱۶ یعنی دوست
ف۱۷ یعنی ...
ف۱۸ یعنی فرق
ف۱۹ یعنی مزہ
ف۲۰ یعنی کلام کرنا ۱۲

تو کر اس بات میں اب غور ظاہر
تجھے میری محبت سے ہے بس کام
رضا جوئی تجھے میری ہے درکار
تجھے معراج ہے فرش زمیں پر
بلایا تجھکو میں نے طور پر جب
کہ رہ چالیس دن تک ہوکے صائم[۳]
شب معراج کو بر بستر خواب[۵]
سو اس دم میں وہاں جبرئیل کے سات
کروں اس خواب راحت[۷] سے اُسے تب
بلاؤں بس اُسے عرش علا[۸] پر
تجھے ہے حکم فَاخْلَعْ اَنْتَ نَعْلَیْنْ
سنے موسیٰ نے جس دم یہ کمالات
درود اس دم لگے پڑھنے بہ اکرام
دگر لکھتے ہیں راوی نقل کامل
کہ ایک فاسق[۱۵] تھا موسیٰ کے زماں میں
نہایت بدخصالی میں علم[۱۶] تھا
سدا تھا ظلم و بدکاری میں مشغوف[۱۹]
دغا دیتا تھا سب لوگوں کو ہر طور
جہاں تک شہر میں تھے لوگ ساکن[۲۱]
یکایک اُس کی آپہنچی قضا تب
ہوئے مرنے سے اُسکے لوگ خوشحال
ہوئے جبرئیل اُس دم آکے نازل
کہا حق نے سلام اب تم کو فی الفور

تفاوت ہے یہ دو رتبے میں وافر[۱]
مجھے اُس کی محبت ہے سرانجام
میں اُس کا ہوں رضا جو آپ مختار[۲]
اُسے معراج ہے عرش بریں پر
کیا ہوں حکم تجھ کو اس طرح تب
بھی رہ چالیس شب بیدار[۴] دائم
میرا محبوب اکمل ہوئے در خواب
سواری بھیج با عزت[۶] و کمالات
ادب سے اُس گھڑی بیدار در شب
بٹھاؤں پھر سریر[۹] کبریا پر
پھرے نعلین[۱۰] سے وہ قاب[۱۱] قوسین
بزرگی[۱۳] اور حضرت کی جلالت
رسول خاص پر با شوق اتمام
کہ جو ہے نقل مشعر[۱۴] بر فضائل
فجور[۱۵] اُس کا تھا شائع[۱۷] سب جہاں میں
گناہوں سے نہ خالی ایک دم تھا
ستمگاری بھی اُس کی سب میں معروف
غریبوں پر تھا اُسکا ہر گھڑی جور[۲۰]
تھے بیزار اُس سے سارے رات اور دن
گیا دنیا سے وہ بدکار یک شب
اٹھا اُس کو نجاست میں دیئے ڈال
کہے موسیٰ کو اے سالار[۲۲] کامل
کہا ہے دوسرا پیغام اس طور

۱؎ یعنی بہت ۱۲
۲؎ یعنی اختیار کرنا
۳؎ یعنی روزہ دار
۴؎ یعنی جاگنا
۵؎ یعنی نیند
۶؎ یعنی عزت
۷؎ یعنی آرام
۸؎ یعنی بلند
۹؎ یعنی تخت
۱۰؎ جوتی

باقی ۵

۱۳؎ یعنی بزرگی ۱۲
۱۴؎ یعنی خبر دینے والا
۱۵؎ یعنی بدکار
۱۶؎ یعنی بدکاری
۱۷؎ یعنی مشہور
۱۸؎ یعنی مشہور
۱۹؎ یعنی وہ شخص جس کے دل کے پردے میں کچھ پہنچ گیا ہو
۲۰؎ یعنی ظلم
۲۱؎ یعنی رہنے والے
۲۲؎ یعنی سردار ۱۲

کہ سب کر دوستوں سے ایک کا دل
دیئے ہیں پھینک اُس کو دشمنوں نے
پڑا ہے وہ فلانے اب مکاں پہ
نجاست سے اٹھا اب اس کو طاہر
بنا دے کے بجا سب لائے فی الفور
ہی اُمت سے کہو سب اپنی اُس دم
دیکھ اس لاش کی جو دل سے عزت
ہوئی موسیٰ نے اُس دم حکم رب کا
ہوئے میت پہ سب لوگ اُس کی حاضر
کہ جو تھا فسق میں دو سو برس تک
نہ خوبی کا کیا ہے اُس نے یک کام
بڑے حیرت میں سارے لوگ اُس دم
کئے آداب سے جا اُس کو مدفون
ہوئی موسیٰ کو حیرت سخت غالب
کئے ہیں عرض اس دم کبریا سے
کہ اے دانائے اسرار ضمائر
تجھے ظاہر ہے اس فاسق کا احوال
ولے حرمت کا اُس کیا سبب ہے
ہوئی ہے وحی تب موسیٰ پہ صادر
کبھی نیکی کا اس نے نہیں کیا کام
ولے یک روز کھولا اُس نے تورات
دیکھا یک نام حضرت مصطفےٰ کا
نظر اُس کے پڑا شانِ جلال

ہوا ہے آج از رحمت سے واصل
نجاست میں تمامی بدظنوں نے
وہاں تعظیم سے تم جا کے یکسر
کرو دیوے غسل اس کی لاش طاہر
کرو لو پھر سے جا اس کو مدفون
رہیں حاضر سبھی سب پہ ہے غم
عطا اس کو کروں گلزارِ جنت
وہاں پہنچے طرف لے ادب کا
سو دیکھا سب نے وہ بیشک ہے فاجر
سراپا غرق اور مشغول بیشک
یہ اُس کا دیکھ نادر خیر انجام
ولے حکم خدا کو رکھ مقدم
بجا لائے ہیں سب احکام بیچون
یہ رُتبہ دیکھ فاسق کا عجائب
خدائے پاک بیچون و چرا سے
علیم نکتہ سنج سرِ مقادر
ہے روشن اُس کی بدکاری اعمال
یہ رُتبہ ہے اُس کا اعلیٰ تر عجب ہے
کہ اے موسیٰ یہ تھا لاریب فاجر
جہنم کے تھا لائق یہ سرانجام
لگا ہے دیکھنے سب اُس کی آیات
محمد صاحب تاج و لوا کا
بزرگی نام کی وہ دیکھ فی الحال

ا؎ یعنی شہر ۱۲
۲؎ یعنی گناہ ۱۲
۳؎ یعنی اُٹھا ۱۲
۴؎ یعنی قبر ۱۲
۵؎ یعنی دفن ۱۲
۶؎ یعنی باغ ۱۲
۷؎ یعنی ۱۲
۸؎ یعنی ۱۲
۹؎ یعنی بدکاری
۱۰؎ یعنی برائی ۱۲

۱۱؎ یعنی بھیدوں ۱۲
۱۲؎ یعنی دلوں ۱۲
۱۳؎ یعنی جاننے والا ۱۲
۱۴؎ یعنی باریکی ۱۲
۱۵؎ یعنی قدر ۱۲
۱۶؎ یعنی عزت ۱۲
۱۷؎ یعنی حکم خدا ۱۲
۱۸؎ یعنی ظاہر ۱۲
۱۹؎ یعنی بیشک ۲۰؎ یعنی بدکار ۱۲
۲۱؎ یعنی جھنڈا ۱۲
۲۲؎ یعنی بزرگی ۱۲

گرامی تر سمجھ وہ نام سب سے
محبت کے لبوں سے چوم اُس دم
میرے محبوب کا جب نام اُس نے
رکھا تعظیم سے آنکھوں پہ یکسر
کیا مقبول بیشک اپنے در کا
عمل سے گر گنہ اس کے سبھی رد
برکت یہ یقیں اسی نام کی ہے
محمد کا گرامی نام ہے خاص
رکھے اس نام کی جو کوئی حرمت
رہے مقبول ہو میرا ابد تک
سبھی اس نام کی برکت سے عاصی
کیا جب میں نے پیدا عرش اعظم
لکھا جب نام اُس پر شاہِ دیں کا
ہوا اس کی برکت سے وہ قائم
یہ رتبہ اُس کے ہے اسمِ معلا کا
کرے موسیٰ نے جب یہ راز کو گوش
روایت ہے دگر اس طور مذکور
کہ حق نے حضرت داؤد کو جب
کیا نازل زبورِ پاک اُن پر
نظر کر وہ کلام پُر حلاوت
کہیں آیت جو آئی تھی ثنا کی
اُسے داؤد بالحانِ خوشتر
وہاں تب غیب سے آتا تھا اک نور

اُٹھا کر اس کو تعظیم و ادب سے
رکھا آنکھوں پہ با توقیر اعظم
سمجھ با عزت و اکرام اُس نے
سو میں نے اس سبب اُس کو مقرر
دکھایا فیض اسمِ پُر قدر کا
کیا اس کو مقرب اور اسعد
یہ عظمت اسمِ با اکرام کی ہے
فضائل کے اُسے بخشا ہوں خصائص
ملے گی دو جہاں میں اُس کو عزت
گنہ اُس کے عفو ہو جائیں بیشک
عذابِ حشر سے پاویں خلاصی
تزلزل سے سبھی ہوتا تھا درہم
محمد زینتِ عرشِ بریں کا
رہا ہے اپنے پھر موقع پہ دائم
کرشمے ہے یہ نامِ پُر ضیا کا
کرے صلوات سے سینے کو پُر جوش
جلالِ احمدی سے ہے یہ معمور
دیا پیغمبری کا جاہ و منصب
نبی کی تھی ثنا اُس میں مقرر
سدا داؤد کرتے تھے تلاوت
ثنائے دل کشائے مصطفیٰ کی
تلاوت جس گھڑی کرتے تھے یکسر
مکاں ہوتا تھا اُس پر تو سے معمور

۱ یعنی عزت سے
۲ یعنی دروازہ
۳ یعنی عزت
۴ یعنی بہت بڑا
۵ یعنی خاصے ۱۲
۶ یعنی عزت ۱۲
۷ یعنی ہمیشہ ۱۲
۸ یعنی معاف
۹ یعنی گنہگار
۱۰ یعنی نجات

باب ۴

۱۱ یعنی چھٹکارا
۱۲ یعنی زلزلہ
۱۳ یعنی آرائش
۱۴ یعنی روشنی
۱۵ یعنی بھید
۱۶ یعنی رتبہ
۱۷ یعنی تعریف
۱۸ یعنی مقام زیادہ
۱۹ یعنی آواز ۱۲
۲۰ یعنی آباد

در و دیوار آ کر وجد[۱] میں تب ۔۔۔ ادب سے سر جھکاتے تھے وہاں تب
بھی کر شاخ و شجر[۲] اس نام کو گوش ۔۔۔ مکاں سے نقل کر ہوتے تھے مدہوش
عجب اس نام کا بس یہ شرف[۳] تھا ۔۔۔ کہ جلوہ اس کا ظاہر ہر طرف تھا
یہ عظمت نام کی تب دیکھ کامل ۔۔۔ ہوئے داؤد اس دم حق سے سائل[۴]
کہ یارب نام یہ ختم الرسل کا ۔۔۔ محمد آفتاب جزو و کل کا
تلاوت میں میری آتا ہے جس دم ۔۔۔ سو ہو کر جلوہ[۵] گر اک نور اعظم[۶]
دکھاتا ہے جلالت[۷] کا عجب طور ۔۔۔ کرشمے[۸] سے مقرر اس کے فی الفور
جھکا کر سر در و دیوار سارے ۔۔۔ ادب سے سرنگوں[۹] ہوتے ہیں یارب
یہ تاثیر اس میں ظاہر کس سبب ہے ۔۔۔ گرامی نام یہ کس کا عجب ہے
ہوا ہے غیب سے تب ان کو آواز ۔۔۔ کہ اے داؤد یہ ہے جلوۂ ناز
کرشمہ ہے یہ نور احمدی کا ۔۔۔ تجلی[۱۰] ہے ظہور احمدی کا
تو جب لیتا ہے اس کا نام طاہر[۱۱] ۔۔۔ وہی نور آ کے بس ہوتا ہے حاضر
اسے کرتے ہیں سجدہ دار و در سب ۔۔۔ بھی واجد[۱۲] اس سے ہوتے ہیں شجر سب
یہ جلوہ نور کے اسرار[۱۳] کا ہے ۔۔۔ کرشمہ سید ابرار[۱۴] کا ہے
یہ اس کے نام کی توقیر[۱۵] ہے سب ۔۔۔ نوادر اس میں یہ تاثیر[۱۶] ہے سب
کرے گر نام کو تو اس کے اوراد[۱۷] ۔۔۔ تو ہر شاخ و شجر جن و پری زاد[۱۸]
تیرے محکوم سب ہو جاویں یکسر ۔۔۔ تیرا ہو جاوے نافذ[۱۹] حکم ان پر
کرے شاہی تو بیشک اب جہاں میں ۔۔۔ تسلط[۲۰] ہووے تیرا انس و جاں میں
بھی ہوویں مرغ و ماہی[۲۱] تیرے محکوم ۔۔۔ کرے آہن[۲۲] کو اپنے ہاتھ سے موم
یہ سن داؤد نے اس نام کا فیض ۔۔۔ نبی کے اسم با اکرام کا فیض
مقرر ورد میں لائے اسے تب ۔۔۔ ہوئے محکوم[۲۳] ان کے اس گھڑی سب
ہوا ہے اقتدار[۲۴] ان کا عجائب ۔۔۔ ہر اک شے[۲۵] پر ہوا حکم ان کا غالب
بھی لکھتے ہیں سلیمان کی نگیں[۲۶] پر ۔۔۔ لکھا تھا نام حضرت کا مقرر

۱ یعنی بیہوش ہوا ۲ یعنی درخت ۳ یعنی بزرگی ۴ یعنی سوال کرنے والے ۵ یعنی روشن ۶ یعنی بزرگی ۷ یعنی بزرگی ۸ یعنی ناز ۹ یعنی اوندھا ۱۰ یعنی روشنی ۱۱ یعنی پاک ۱۲ یعنی وجد کرنے والا حال میں آیا ہوا

۱۳ یعنی بھیدوں ۱۴ یعنی سردار نیکوں کے ۱۵ یعنی عزت ۱۶ یعنی اثر ۱۷ یعنی وظیفہ ۱۸ یعنی پری کا جنا ہوا ۱۹ یعنی جاری ۲۰ یعنی غلبہ ۲۱ یعنی مچھلیاں ۲۲ یعنی لوہا ۲۳ یعنی تابعدار ۲۴ یعنی قدرت و عزت ۲۵ یعنی چیز ۲۶ یعنی نگینہ

سلیمانؑ اس سبب سے کامراں[۱] تھے
سبھی محکوم اُن کے انس و جاں تھے

غرض حضرت کے اسمائے[۲] علی کا
عجب ہے فیض نام مرتضیٰ[۳] کا

نہ بھول اس کو علی تو دل سے یک دم
لگا ہے ہاتھ تیرے اسم اعظم

طرب[۴] انگیز ہے دیگر روایت
نہایت روح پرور ہے حکایت

کہ ایک دن تخت پر حضرت سلیمانؑ
ہوا میں تھے رواں با عزت و شان[۵]

سو دیکھا آپ نے صحرائے[۶] پُرنور
یہاں شہر مدینہ اب ہے معمور[۷]

عجب صحرا تھا نامی رشک گلگشت[۸]
منور اُس کے تھے اجاڑ[۹] اور دشت[۱۰]

نہیں آبادی تھا وہ گرچہ اُس دم
وے تھا نور کا اک اُس میں عالم

زمیں سرسبز تر پُر کیفیت تھی
ہوائے سرد روحانی صفت[۱۱] تھی

درخت تازہ تر و پُر نور اُس میں
سبھی تھے نور سے معمور اس میں

سُلیمانؑ دیکھ وہ صحرائے انور
اُتر آئے ہوا سے تب زمیں پر

زیارت اُس کی حاصل سر بسر کر
پھر اپنی فوج کی جانب[۱۲] نظر کر

لگے تعریف کرنے پھر وہاں کی
درخشاں[۱۳] اور منور اُس مکاں کی

کہ ہے یہ سرزمیں ہر اک زمیں سے
مکرّم ہر بلادِ دل نشیں سے

عجب اُس خاک کے ہیں بخت روشن
فدا اُس خاک پر ہیں ہشت[۱۴] گلشن

مقابل اس زمیں کے عرش اعظم
مراتب میں ہے اس سے سر بسر کم

نبیؐ جو ہو دیں پیدا سب سے آخر
سبب جن کے بنا کونین[۱۵] ظاہر

محمدؐ نام ہے اُس پیشوا کا
چراغ بحر و بر[۱۶] بدر الدجےٰ[۱۷] کا

عجب ہے ذات اُنکی سب سے اعلی
مقرب[۱۸] ہے بقرب حق تعالیٰ

وے ہیں محبوب بیشک کبریا کے
ہیں نامی برگزیدے[۱۹] بس خدا کے

مقرر سب جہاں کے رہنما ہیں
تمامی مرسلوں کے پیشوا ہیں

بنا جن کے سبب آفاق[۲۰] و پستی
زمیں اور آسماں نے پائی ہستی[۲۱]

کریں آخر یہاں وے آئے ہجرت
قدم سے اپنے بخشیں اس کو زینت[۲۲]

۱ه یعنی مقصود ور ۱۲
۲ه یعنی بزرگ نام ۱۲
۳ه یعنی ہوا پر سواری کی
۴ه یعنی خوشی
۵ه یعنی اُٹھانے والا ۶ه یعنی
زیبائش ۷ه یعنی آباد
۸ه یعنی سیر
۹ه یعنی ٹھنڈک ۱۰ه
یعنی جنگل ۱۱ه یعنی طرف

۳

باقی

۱۳ه یعنی روشن ۱۴ه
یعنی آٹھ باغ مراد
بہشت ہے ۱۲ ۱۵ه یعنی
دونوں جہان ۱۲
۱۶ه یعنی دریا و جنگل
۱۷ه یعنی اندھیری رات
کے چاند ۱۸ه یعنی مقبول
۱۹ه یعنی زمین و آسمان
۲۰ه یعنی وجود ۱۲ ۲۱ه
یعنی پیدا ہوا ۱۲ ۲۲ه
یعنی آرائش ۱۲

مکاں سے اُن کے پاوے نور یہ خاک ۔ رہے گی حشر تک معمور یہ خاک

پھر آخر نقل فرما اس مکاں سے ۔ کریں گے رحلت مقرر اس جہاں سے

اسی منزل میں اُن کا جسم پُر نور ۔ رہے گا تا قیامت ہو کے مستور

تمامی خلق اس حرمت سے ظاہر ۔ کرے اس خاک کو کحل الجواہر

عجب طالع ہیں اُن لوگوں کے یاور ۔ ملے گا جن کو ایسا پاک ہمسر

ہر ایک دیں سے گرامی اُن کا دیں ہے ۔ فضیلت سے بھرا بیشک یقیں ہے

جو تابع اُن کے ہووے پاک دیں کا ۔ وہ پاوے قرب رب العالمیں کا

یہ کہہ اُس دم روانہ ہو سلیماںؑ ۔ چلے ہیں تخت پر با عزت و شاں

یکایک آ گئے مکے کے اطراف ۔ کرے قصدِ زیارت با دل صاف

سو دیکھا آپ نے کعبے کو اُس دم ۔ بتوں سے تھی بھری وہ جائے اکرم

تھے ساکن اُس مکاں میں سارے کافر ۔ نشر تھی بت پرستی اُن کی ظاہر

سبھی کعبہ و کعبے کے حوالی ۔ نہیں کوئی جائے تھی مورت سے خالی

بتوں سے لا سلیماںؑ نے کدورت ۔ ہوئے راہی وہاں سے بالضرورت

جناب حق میں تب کعبے نے زاری ۔ کیا ہے با نہایت خاکساری

کہا ہے عجز سے اے میرے معبود ۔ میرے میں بت سبھی رہتے ہیں موجود

ہوا ہے یہ مکاں سب پُر علائق ۔ نہیں ہے اب تری طاعت کے لائق

نبی تیرا سلیماںؑ سر بسر اب ۔ ہوا پر سے گیا ہے فوج لے سب

نہیں میری طرف آیا ہے اس دم ۔ نہیں مجھ کو کیا آنے سے خرم

ہوا میں اب تری طاعت سے محروم ۔ رہا ہوں ہو کے بس بدبخت مذموم

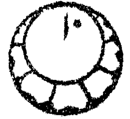
جناب حق سے تب آیا ہے آواز ۔ کہ اے کعبہ نہ ہو غم سے سر انداز

ترے ہیں بخت آخر سب سے نامی ۔ ترا انجام ہے سب سے گرامی

کروں پیدا یہاں میں سب سے آخر ۔ نبی سالارِ سب عالم کا ظاہر

وہ بیشک ہے نبی آخر زماں کا ۔ ہے ہادی اور رہبر سب جہاں کا

۱ یعنی قیامت ۲ یعنی کوچ ۳ یعنی پوشیدہ ۴ یعنی عزت ۵ یعنی جواہر کا سرمہ ۶ یعنی نصیب ۷ یعنی مددگار ۸ یعنی راہ پر لگانے والا ۹ یعنی فرمانبردار ۱۰ یعنی ملک ۱۱ یعنی شوکت



۱۲ یعنی ارادہ ۱۳ یعنی بزرگ ۱۴ یعنی اردگرد ۱۵ یعنی ... ۱۶ یعنی عاجزی ۱۷ یعنی لگاؤ جمع علاقہ کی ۱۸ یعنی آزردہ ۱۹ یعنی خوش ۲۰ یعنی بد نصیب ۲۱ یعنی عاجزی کرنے والا ۲۲ یعنی راستہ دکھانے والا

وہ سارے رسولوں کا تاج سر ہے
لقب جس کا ختم رسل خیر البشر ہے

کیا اُس کے سبب کون و مکاں کو
بنایا سب زمیں اور آسماں کو

کرے وہ رہنمائی سب جہاں کی
کرے وہ پیشوائی انس و جاں کی

قیامت تک رہے دین اُن کا ثالث
جہاں اُس دین کی سب ہووے گی طالب

بتوں سے یہ مکاں وہ کرکے خالی
دکھاوے تجھ کو فیض لایزالی

قیامت تک خلق آوے یہاں سب
لیے معمور طاعت سے مکاں سب

شرف پاوے تو اُس کی ذات سے بس
اماں پاوے ہر ایک آفات سے بس

بتوں کا گم یہاں سے نام ہوگا
تیرا خیر اُس سے سب انجام ہوگا

جہاں آوے زیارت کو تری سب
زیارت فرض تیری ہووے گی تب

سلیماںؑ پہ ہوئی پھر وحی نازل
کر اے پیغمبر و سالار کامل

گئے تم آج کعبے کی طرف سے
کئے محروم اُسے اپنے شرف سے

رہا ہے اُس سبب وہ ہو کے خستہ
کیا ہے یاس نے اُس کو شکستہ

کرو تم اُس کی جا اِس دم زیارت
اُسے دو خیر و خوبی کی بشارت

سلیماںؑ نے یہ سن حکم الٰہی
گئے کعبے ہیں با فوج و سپاہی

دیئے ہیں پھینک سارے توڑ اصنام
مناسک سب بجا لائے باکرام

سبھی پنجاہ سو اشتر تھے ہمراہ
بھی تھے پنجاہ سو گاواں و خرگاہ

کتے اشتر سے بھی تھے چار چنداں
کئے سب جانور ملکے ہیں قرباں

بلا کر اُس گھڑی اہل شرافت
پکا کھانا کئے سب کی ضیافت

جمع کر اُس گھڑی سب خاص و عام
بھی اپنے کر جمع سب خیل و احشام

لگے تعریف کرنے سب حرم کی
معلّٰی اس مقام محترم کی

کہے یہ مولد ختم رسل ہے
ولادت گاہ شاہ جزو کل ہے

ہے عزت اس زمیں کی ہر زمیں پر
تفاخر ہے اسے چرخ بریں پر

صدف یہ گوہر لولاک کا ہے
مکاں مہر فلک اور خاک کا ہے

۱ کون یعنی ہستی ۲ مکان یعنی دونوں جہان
۳ عوض یعنی امانت
۴ ... یعنی غلبہ
۵ شرف یعنی بزرگی
۶ ... یعنی ...
۷ آفات یعنی ...
۸ ... یعنی ...
۹ ... یعنی ...

۲ باقی

۱۰ آزردہ ۱۱ خستہ یعنی ...
۱۲ شکستہ یعنی ...
۱۳ اصنام یعنی صنم کی جمع
۱۴ مناسک یعنی ارکان حج
۱۵ اشتر یعنی اونٹ
۱۶ ... یعنی ...
۱۷ ضیافت یعنی دعوت
۱۸ خیل یعنی گروہ
۱۹ احشام یعنی ...
۲۰ تفاخر یعنی فخر کرنا
۲۱ چرخ بریں یعنی آسمان
۲۲ صدف یعنی سیپی
۲۳ مہر یعنی سورج ۲۴ فلک یعنی آسمان

حرم یہ اُن سے ہووے کانِ اسلام
عجب وے سرورِ عالی نسب ہیں
رموزِ نکتۂ تقویم ہیں وہ
ہیں اسمٰعیل کے گلشن کے وہ پھول
محمد نام ہے اُن کا منقول
خدا نے پہلے نور اُن کا بنایا
ہوئی پیدا جہاں سب اُنکے باعث
سبب سے اُن کے ہے آفاق و ہستی
ہے جرعہ سلسبیل اُن کے کرم کا
شفاعت کا عطا کر تاج اُن کو
بلاوے بے شبہ عرشِ بریں پر
رہے عالم میں اُن کی دینداری
مراتب اُن کی اُمت کا ہے عالی
عجب ایام ہیں وے فیضِ انجام
نبوت کے فلک پر ہو کے تاباں
تجلی سے تب اُن کی تختۂ خاک
گدائے در کو اُن کے سروروں پر
رکھے اُس ذات سے جو صدق خلاص
کریں جو بغض اُن سے اور عداوت
عجب اقبال ہیں اُن کے گرامی
محبت اُن کی ہووے جس کے دل میں
وہ لائق ہووے فردوس بریں کا
سلیماں سے کئے تب عرض سب نے

قوی ہووے یہاں ارکانِ اسلام
چراغِ کعبہ و شمعِ عرب ہیں
بہارِ باغِ ابراہیم ہیں وہ
کریں عدناں کی روشن چشمِ مکحول
ہیں سارے انبیا کے وہ افسر
جہاں ایجاد کر اُس سے دکھایا
زمین اور آسماں سب اُنکے باعث
طفیل اُن کے سبھوں نے پائی ہستی
ہے طائر جبرئیل ان کے حرم کا
کرے حق صاحبِ معراج اُنکو
شرف بخشے تمامی آفریں پر
قیامت تک ہمیشہ شہریاری
ہے سب کے سر پہ فضلِ لایزالی
کہ جس ایام میں وے ماہِ اتمام
کریں روشن جہاں میں علم و ایماں
رہے گا کفر کی ظلمت سے ہو پاک
بلندی ہے ہر ایک نام آوروں پر
یقیں مقبولِ حق ہو جاوے وہ خاص
وے ہیں مردود بیشک پُر شقاوت
کریں جو صدق سے اُن کی غلامی
بھری ہووے تمامی آب و گل میں
مقرب ہووے ربّ العالمیں کا
تمامی اہلِ دانش اور ادب نے

سلہ یعنی کھمبان سلہ یعنی
رکن سلہ بھید یعنی بھید
سلہ یعنی پاکیزگی سلہ
یعنی سرمگیں سلہ یعنی
تاج کے موتی سلہ
یعنی موجود سلہ یعنی
بلندی و سخی سلہ
یعنی کھجور سلہ یعنی
حضرت کی مہروں سے
ایک مہر کا نام ہے
سلہ یعنی داغ دیویں سے

۱۱

اجالا سلہ یعنی
ان کا سلہ یعنی ارواح
اہل جا یعنی کیا ہیں
مطہرات سلہ یعنی
کی جس جانے سلہ یعنی
سلہ یعنی روشنی سلہ یعنی
سلہ یعنی و سمی
سلہ یعنی بڑے بدبخت
سلہ یعنی نصیب سلہ یعنی
سلہ یعنی پانی و
مٹی سلہ یعنی جنت
سلہ یعنی نزدیک سلہ یعنی
عرض

که اے پیغمبرِ حق صاحبِ تاج　　نبی جو ہوویں آخر شاہِ معراج
مبارک اُن کا کب آوے زمانہ　　کہ جس میں ہے یہ فیضِ جاودانہ
تولد ہوویں آخر کس قرن میں　　بعثت فرماویں دُنیا کے چمن میں
جلالِ احمدی کا آوے کب دور　　جلالت کا درخشاں ہووے کب طور
کہے لاریب وہ ہفتم قرن ہے　　خلاف اس میں نہ واقع در سخن ہے
ہیں دس سو سال باقی اب مقرر　　پھر اُن کا دور ہووے سب میں اظہر
یہ کہہ لے ساتھ فوجِ خسروانہ　　ہوئے حضرت سلیماں تب روانہ
روایت دوسری نادر عجب ہے　　بیاں اجلال کا حضرت کے سب ہے
کہ عیسیٰ ایک ساعت گھر سے بارے　　گئے ہیں سیر کو دریا کنارے
وہاں حواریوں جا ملے ہیں　　سو دعوت دین پر اُن کو کئے ہیں
دکھا کر معجزہ ساروں کو یکسر　　مسلمانی میں لائے ہیں مقرر
ہو حواری اُسی دم اُن کے خادم　　رہے ہیں اُس گھڑی ہو کر ملازم
سو یک روز آپ کی خدمت میں سارے　　لگے ہیں پوچھنے اس طور بارے
کہ حق نے بس نبی تم کو کیا ہے　　بزرگی سارے عالم پر دیا ہے
گرامی آپ سے شاید جہاں میں　　کوئی نامی نبی نیں انس و جاں میں
یہ سُن حواریوں کی بات یکبار　　کہے عیسیٰ نے لب اپنے گہربار
کہ میرے بعد ہوویں ایک اکمل　　نبی پیدا جہاں میں سب سے افضل
مراتب اُن کا ہے سب سے گرامی　　نبی بیشک ہیں وے اعلیٰ و نامی
وے ہیں سُلطان سب پیغمبروں کے　　سپہ سالار ہیں سب رہبروں کے
ہے احمد نام اس سلطان دیں کا　　لقب اُمّی ہے ختمُ المرسلیں کا
وے سارے انبیا کے تاجِ سر ہیں　　میرے رُتبے سے اعلیٰ سر بسر ہیں
اگر میں کاش ہوتا اُس زماں میں　　مقرر ہم زماں اُن کا جہاں میں
جمع کر اُن کی ہر دم خاکِ نعلین　　بناتا اُسکو بیشک کحلِ عینین

ا یعنی پیغمبر ۲ یعنی زمانہ اور دور ۳ یعنی سو برس یا اسی یا ستر برس ۴ ایک سو بیس برس ۵ یعنی اجلال ۶ یعنی بیچ کے ۷ بیان مراد ہے بیچ ۸ یعنی ظاہر ۹ یعنی ابر ۱۰ یعنی بات ۱۱ یعنی بزرگی ۱۲ یعنی رہا ۱۳ یعنی ...



۹ یعنی ساتھیوں ۱۰ یعنی تابعدار ۱۱ یعنی بزرگی ۱۲ یعنی دنیا ۱۳ انسان و جنون ۱۴ یعنی اصحاب عیسیٰ علیہ السلام کے ۱۵ یعنی موتی برسانے والے ۱۶ یعنی بزرگی کا ۱۷ یعنی بلند ۱۸ یعنی جوتا ۱۹ یعنی سرمہ ۲۰ یعنی آنکھیں

مُقابل آپ کے میرے فضائل
ہے اُمّت اُن کی ہر اُمت سے عالی
جو ادنیٰ اُن کے در کا ہووے خادم[1]
ہے رُتبہ اُس کا عالی سب جہاں میں
دگر لکھتے ہیں یہ نادر روایت
کہ حق نے ایک دن عیسیٰ پہ ظاہر
کہ اے بندے مرے باصدق دل و جاں
بھی دے اُمّت کو اپنی حکم یکسر
کہ تا اُمّت تیری سب فیض[5] پاوے
میرے محبوب پر جو لاوے ایماں
حبیب[9] اُس کو یقیں اپنا کیا ہوں
وہ سارے مرسلوں[11] کا تاج سر ہے
کیا آدم کو پیدا اُس کے باعث
سبب اُس کے کیا بالا و پستی
بنایا عرش کو جب میں نے یکسر
لکھا جب اُس پہ نام اُسکا یقیں تب
یہ سُن عیسیٰ ہوئے قدوسی نبی کے
روایت دوسری اس طور نادر[16]
کہ جتنے ہوگئے ہیں مرسلیں[17] سب
سدا کرتے تھے اس صورت سے درخواست
کہ یارب دے بزرگی ہم کو کامل
وے کس کی خدا نے انتخابا یہ
مگر عیسیٰ کو کر حق نے سرافراز[20]

نہیں نعلین برداری کے قابل
سدا اُس پر ہے فضلِ لایزالی
میرے رُتبے سے وہ فائق[2] ہے دائم
گرامی ہے وہ سارے انس[3] و جاں میں
بزرگی پر سند ہے یہ حکایت
کیا ہے اس طرح سے حکم صادر[4]
محمدؐ پر تو لا اِک بار ایماں
کہ لاویں اُس پہ ایماں سب مقرر
مکرّم[6] اپنے رُتبے کو بنا دے
کروں اُس کو مقرب[7] اور ذیشاں[8]
بزرگی اُس کو عالم[10] پر دیا ہوں
چراغِ محفلِ جنّ و بشر[12] ہے
کیا قدرت ہویدا[13] اُس کے باعث
دکھایا سب جہاں کو نور ہستی
تھا لرزاں[14] اور جنباں وہ مقرر
میرا قائم ہوا عرشِ بریں[15] تب
ہوئے خادم رسولِ ہاشمی کے
کتابوں سے ہوئی ثابت یہ ظاہر
جنابِ کبریائی میں یقیں سب
مقرر با عقیدت بے کم و کاست[18]
محمدؐ کی تو کر اُمّت[19] میں داخل
اجابت کو نہ پہنچایا دعا یہ
دُعا کر اُن کی یہ مقبول و ممتاز

۱ یعنی نوکر ۱۲ ۲ یعنی ہمسر ۱۲ ۳ یعنی آدمیوں و جنوں ۱۲ ۴ یعنی ظاہر ۱۲ ۵ یعنی بخشش ۱۲ ۶ یعنی بزرگی ۱۲ ۷ یعنی نزدیک ۱۲ ۸ یعنی بڑا رتبہ ۱۲ ۹ یعنی دوست ۱۲ ۱۰ یعنی مخلوق ۱۲ ۱۱ یعنی پیغمبروں ۱۲



۱۲ یعنی آدمی ۱۲ ۱۳ یعنی ظاہر ۱۲ ۱۴ یعنی ہلنے والا ۱۲ ۱۵ یعنی بلند ۱۲ ۱۶ یعنی عجب ۱۲ ۱۷ یعنی رسولوں ۱۲ ۱۸ یعنی گھٹنا ۱۲ ۱۹ یعنی گروہ ۱۲ ۲۰ یعنی سربلند ۱۲

لیجاکر اُس گھڑی اُن کو فلک[1] پر ‌ ‌ رکھا ہے منزلِ مقصد میں یکسر
یقیں دُنیا میں بیشک پھر وے آویں ‌ ‌ نبی کے دین پر آ سر جھکادیں
نزول[2] اُن کا جہاں میں ہے مقرر[3] ‌ ‌ فلک سے وے زمیں پر آکے یکسر
رہیں تابع ہو اُس دینِ قوی[4] کے ‌ ‌ بجالاویں ہر اک رسم[9] پیروی کے
ہو ناصر[5] آپ کی ملت[6] کے ہردم ‌ ‌ رہیں غمخوار ہو اُمت کے ہردم
حقیقت اُن کے آنے کی نشر[7] ہے ‌ ‌ وہ سب احوال بس مشہور تر ہے
نہ گنجائش یہاں ہے اُس بیاں کا ‌ ‌ فقط ہے یہ اشارہ اُس نشاں کا
غرض حضرت کے دیں کے یہ مراتب ‌ ‌ عجب اعلیٰ[8] ہیں ہر اک دیں سے غالب
نبی جو ہوگئے دُنیا میں سارے ‌ ‌ تھی سب کو آرزو[10] اس دیں کی بارے
کہو اس دیں کی کیا عظمت[11] ہے نامی ‌ ‌ عجب ہے دینِ احمد بس گرامی
محض[12] فضلِ خدا یہ سربسر ہے ‌ ‌ محض رحمت یہ اُس کی جلوہ گر ہے
ہمارے بخت[13] کو کر جس نے کامل ‌ ‌ کیا ہے ہم کو اس اُمت میں داخل
گنہگاروں کو یہ رُتبہ دیا ہے ‌ ‌ نبی کی پیروی روزی کیا ہے
ادا یہ شکر ہووے کس زباں سے ‌ ‌ کریں حمد[15] و سپاس اُسکا کہاں سے
نہ تنہا سر بہ سجدہ دمبدم باد ‌ ‌ کہ ہر موئے[16] بہ تن در سجدہ خم باد
یہاں سے ختم کر مجلس اوّل ‌ ‌ درود و بیہا[17] صلوات[18] افضل
ارادت سے کر اپنا پاک پیشہ ‌ ‌ پڑھوں روحِ محمد پر ہمیشہ
پڑھو اے حاضرو صلوات ہردم ‌ ‌ کہ تا تم کو ملیں درجات[19] ہردم

مجلس دوسری[20]

قلم مشتاقِ مدح[21] مصطفیٰ ہو ‌ ‌ ثنا گوئے رسولِ کبریا ہو
چلا قرطاس[22] پر سر رکھ ادب سے ‌ ‌ لکھے تا مجلسِ دوم طرب[23] سے
بیاں اس میں عجب پر کیفیت ہے ‌ ‌ چراغ افروز[23] بزم[24] معرفت ہے



[1] یعنی آسمان ۱۲ [2] یعنی اُترنا ۱۲ [3] یعنی مضبوط [4] یعنی زبردست [5] یعنی مددگار [6] طریقہ [7] یعنی ظاہر [8] یعنی بلند [10] یعنی خواہش [11] یعنی بزرگی [12] ۱۲ یعنی خالص [13] یعنی نصیب [15] یعنی تعریف و شکر [16] یعنی بال [17] یعنی نہایت [18] یعنی رحمت کا بھیجنا [19] یعنی مرتبے [20] یعنی تعریف [21] یعنی کاغذ [22] یعنی خوشی [23] یعنی روشن [24] یعنی مجلس ۱۲

لجا کر اُس گھڑی اُن کو فلک پر
رکھا ہے منزلِ مقصد میں یکسر

یقیں دُنیا میں بیشک پھر وے آویں
نبی کے دین پر آ سر جھکا دیں

نزول اُن کا جہاں میں ہے مقرر
فلک سے وے زمیں پر آ کے یکسر

رہیں تابع ہو اُس دینِ قوی کے
بجا لا دیں مراسم پیروی کے

ہو ناصر آپ کی ملت کے ہر دم
رہیں غمخوار ہو اُمت کے ہر دم

حقیقت اُن کے آنے کی نشر ہے
وہ سب احوال بس مشہور تر ہے

نہ گنجایش یہاں ہے اُس بیاں کا
فقط ہے یہ اشارہ اُس نشاں کا

غرض حضرت کے دیں کے یہ مراتب
عجب اعلیٰ ہیں ہر اک دیں سے غالب

نبی جو ہو گئے دُنیا میں سارے
تھی سب کو آرزو اس دیں کی بارے

کہو اس دیں کی کیا عظمت ہے نامی
عجب ہے دینِ احمد بس گرامی

محض فضلِ خدا یہ سر بسر ہے
محض رحمت یہ اُس کی جلوہ گر ہے

ہمارے بخت کو کر جس نے کامل
کیا ہے ہم کو اس اُمت میں داخل

گنہگاروں کو یہ رُتبہ دیا ہے
نبی کی پیروی روزی کیا ہے

ادا یہ شکر ہووے کس زباں سے
کریں حمد و سپاس اُسکا کہاں سے

نہ تنہا سر بہ سجدہ دمبدم باد
کہ ہر موئے بہ تن در سجدہ خم باد

یہاں سے ختم کر مجلس اوّل
درود بے بہا صلوات افضل

ارادت سے کر اپنا پاک پیشہ
پڑھوں روحِ محمد پر ہمیشہ

پڑھو اے حاضرو صلوات ہر دم
کہ تا تم کو ملیں درجات ہر دم

مجلس دوسری

قلم مشتاقِ مدحِ مصطفےٰ ہو
ثنا گوئے رسولِ کبریا ہو

چلا قرطاس پر سر رکھ ادب سے
لکھے تا مجلسِ دویم طرب سے

بیاں اس میں عجب پُر کیفیت ہے
چراغ افروزِ بزمِ معرفت ہے

۱ یعنی آسمان ۱۲
۲ یعنی ... ۱۲
۳ یعنی مضبوط
۴ یعنی ...
۵ جمع رسم یعنی ...
۶ یعنی مددگار
۷ طرفداری ۸ یعنی مذہب ۱۲
۹ یعنی ظاہر
۱۰ یعنی ...
۱۱ یعنی ...
۱۲ یعنی بزرگ

۱۳ یعنی خالص ۱۴ یعنی نصیبہ ۱۵ یعنی تعریف و شکر ۱۶ یعنی بال ۱۷ یعنی ... ۱۸ یعنی ... ۱۹ یعنی رحمت کا ... ۲۰ یعنی ... ۲۱ یعنی کاغذ ۲۲ یعنی ... ۲۳ یعنی روشن ۲۴ یعنی مجلس ۱۲

بھرا ہے اس میں سب خوبی کا عالم
صبا نے بوئے گل سے لا کے پیغام
نقارہ دورِ احمد کا ازل سے
سدا کر گوش کو عالم کے پُر جوش
عجب چرخِ بریں کا ہے یہ دستور
پھر اُس کے بعد آ خورشیدِ خاور
اگرچہ صبح میں یہ روشنی ہے
نہ ہووے گر تہِ مشرق میں خورشید
دکھا خورشید پہلے اپنے آثار
اسی صورت سے مہرِ پُر ضیا نے
کہ ہیں یہ آفتابِ اوجِ لولاک
دکھا پہلے ظہور اپنے کرم کا
پھر آخر اپنا دکھلا نور سب کو
ولادت سے مقدم بیشتر سب
تھا شہرہ آپ کا سارے جہاں میں
قدم بوسی کا سب کو ذوق تھا بس
پڑا تھا عالمِ ہستی میں سب غل
وہ سب احوال نادر سر بسر ہے
مفصل گر وہ سب لکھنے میں آوے
ولے تھوڑا بیاں لکھ کر سناؤں
روایت ہے نہایت ایک نادر
کہ ایک دن بادشاہِ عرش معراج
نبی جن کے لئے آفاق و پستی

تعشق اور محبوبی کا عالم
کیا ہے بلبلوں کو مست مادام
بجا نوبت عطائے لم یزل سے
حشر تک ایک دم ہووے نہ خاموش
کہ دکھلاتا ہے پہلے صبح کا نور
جہاں کو نور سے کرتا ہے انور
ولے خورشید سے وہ روغنی ہے
کہاں سے صبح پاوے نورِ اُمید
جہاں میں پھر وہ ہوتا ہے نمودار
محمد مصطفےٰ شمس الہدیٰ نے
ہے ذرہ اُن کا بیشک نورِ افلاک
کرشمہ سب کو تشریفِ قدم کا
تجلی سے کئے معمور سب کو
ہوئے آثار اُن کے جلوہ گر سب
ولادت کی خبر تھی انس و جاں میں
تھے سارے منتظر آفاق و انفس
جہاں تھی منتظر جوں چشمِ بلبل
سماعت میں حلاوت جلوہ گر ہے
نہ بارہ مجلسوں میں پھر سماوے
کرشمہ اُس جلالت کا دکھاؤں
ہے جلوہ اس میں سب عظمت کا ظاہر
دُرِ بحرِ حقیقت شاہ و تاج
منور جن سے ہے ارکانِ ہستی

۱ یعنی عشق ۲ یعنی ہوا ۳ یعنی ہمیشہ ۴ یعنی ہمیشگی اور وہ زمانہ جس کا شروع نہ ہو ۵ یعنی بخشش ۶ مراد اللہ ہے ۷ یعنی کان ۸ یعنی آسمان بلند ۹ یعنی سورج ۱۰ مراد چمک ۱۱ یعنی مشرق ۱۲ یعنی روشنی و ظاہر

۱۳ یعنی روشنی ۱۴ یعنی ہدایت کے آفتاب ۱۵ یعنی بلندی ۱۶ یعنی ناز ۱۷ یعنی بزرگی ۱۸ یعنی پیدا ہونا ۱۹ یعنی جہاں اور لوگ ۲۰ یعنی جہاں کے لوگ ۲۱ یعنی انتظار کرنے والا ۲۲ یعنی مزہ ۲۳ یعنی موتی ۲۴ یعنی دریا ۲۵ یعنی ۲۶ یعنی زمین ۲۷ یعنی ستون

معلا مسجد عالی میں آکر — گئے ہیں نور سے مسجد کو انور
تھے گرداگرد حضرت کے سب اصحاب — ستاروں میں گویا بیٹھے تھے مہتاب
یقیں اُس مجلس عالی میں اس روز — ہوا اک مرد کامل جلوہ افروز
نہایت طول تھا بس اُس کا قامت — تھا چہرے پر عیاں نور کرامت
بدن اُس کا عجب گورا تھا پُرنور — تھے ہر ایک بال اُس کے رشک کافور
سو اس دم آ جناب مصطفےٰ میں — معلا بارگاہِ مجتبیٰ میں
سلام اُس دم کیا اُس نے ادب سے — نہایت خندہ رو ہو کر طرب سے
قدم بوسی سے کر تب ذوق حاصل — دو زانو آپ کے بیٹھا مقابل
جناب پاک میں با عزّ و توقیر — فصاحت سے لگا کرنے کو تقریر
کہ اے پیغمبروں کے دُرّ افسر — معلیٰ قلزم عظمت کے گوہر
سُنو احوال اس فدوی کا سارا — کہ ہے بیشک نوادر آشکارا
نوادر میں نے دیکھا ہے زمانہ — حقیقت ہے میری نادر فسانہ
میری ہے عمر طول اے ربّ کے مقبول — نہ ہوگی عمر کس کی اس قدر طول
برس میری ولادت کو ہوئے اب — مقرر دو ہزار اور ڈیڑھ سو سب
زیادہ سب سے میں طول العمر ہوں — تھی موسیٰ کا یقیں میں ہمعصر ہوں
تھی جبّارین کی جو قوم مشہور — خبر قرآں میں ہے جن کی مسطور
میں تھا اُس قوم کا سردار ظاہر — نہایت سخت دل تھا اور کافر
میرے تابع تھے جبّارین سارے — شجاعت اُن کی تھی مشہور بارے
دیا تھا حق نے قوت خوب اُن کو — نہ کب کس نے کیا مغلوب اُن کو
تھا شہرہ اُن کا ظاہر بحر و بر میں — نہ سبقت کس کو تھی اُن سے ظفر میں
وے وہ کافر و مقہور تھے سب — یقیں ایمان سے بے نور تھے سب
ہوئے مبعوث جب یوشع پیمبر — لگے دعوت وہ کرنے سب میں اظہر
ہوا اُمّت کو اُن کی حکم ایک بار — کہ جبّاروں پہ جاویں ہو کے قہار

۱ یعنی بلند ۱۲
۲ یعنی ظاہر ۱۲
۳ یعنی برگزیدہ ۱۲
۴ یعنی خوشی ۱۲
۵ یعنی خوش بیانی ۱۲
۶ یعنی معنی ۱۲
۷ یعنی دریا ۱۲
۸ یعنی موتی ۱۲
۹ یعنی ظاہر ۱۲
۱۰ یعنی قصہ ۱۲

۱۲ باقی

۱۲ یعنی ہم زمانہ ۱۲
۱۳ یعنی لکھی ہوئی
۱۴ یعنی جوانمردی
۱۵ یعنی عاجز ۱۲
۱۶ یعنی جنگل و دریا ۱۲
۱۷ یعنی فتح
۱۸ یعنی قہر کئے گئے
۱۹ یعنی پیدا و ظاہر
۲۰ یعنی ایک قوم
۲۱ یعنی غصہ ہو کر ۱۲

کئے تیار[1] تب یوشع نے اُس دم
لکھے ہیں نام سب پر شاہِ دیں کا
ہوئی یوشع کی اُمت سب سلح[3] پوش
لگے کرنے کو اُس دم سب مناجات
محمد کی یقیں عظمت[6] سے اُس دم
ظفر کفار پر بیشک عطا کر
دکھا عظمت و صولت[9] اُنکے دیں کی
کیا باعث سے اُن کے ارض و افلاک[10]
برکت اُن کے دکھلا نام کی اب
طفیل اُن کے عطا کر سربلندی
پھر آخر پڑھ نبی پر سب نے صلوات
ندا پھر یا رسول اللہ کر تب
عَلم سے تب ہوا نکلی ہے پُر زور
یقیں اُس نام کی ہیبت سے اُسدم
تزلزل[17] میں سب آئی ہیں عمارت
ہماری قوم پر اُس دم عجائب
ہوئی برباد اُس دم سب کی قوت
حصاروں کے اُسی دم کھل گئے باب[18]
ہوئے ہم اُس گھڑی مغلوب[20] سارے
مسلماں میں ہوا ہوں سب سے اوّل
ہوا یوشع کا اُس دم اُمتی خاص
کہ ہے جو اس عَلم پہ اسم انور
عجب اُس نام کی ہیبت ہے غالب

عَلم صد چار بھاری اور محکم[2]
محمد مصطفیٰ شاہ یقیں کا
مُعَلّیٰ وہ عَلم سب لے کے بر دوش
کہ اے ربُّ العُلا قاضیِ حاجات[5]
جلال و عزت و حرمت سے اسدم
فتح مندی سے حاصل مدعا[8] کر
جلالت رحمۃ للعالمیں کی
وُہ ہیں ختم رسل سلطان لولاک[11]
مُعَلّیٰ اسم[12] باکرام کی اب
دے کفاروں پہ اُس دم فتحمندی
بجا لا اُس گھڑی رسم تحیات[13]
اُٹھا سب نے ہلائے ہیں علم سب
پڑا ہیبت[15] کا سارے خلق میں شور
نہایت صولت و رفعت[16] سے اُسدم
پڑا ہے سب کے دل پر خوفِ غارت
ہوئی ہے خوف و دہشت اُس سے غالب
ہوئی وارد مقرر سخت ہیبت
ہوئے ہیں بن لڑے یوشع فتحیاب[19]
ہوئے بے عزت و معیوب[21] سارے
مقرر چھوڑ دے سب دین اوّل[22]
سو پوچھا اُن سے تب باصدق[23] خلاص
یہ ہے کس کا محمد نام اطہر[24]
بزرگی اور ہے عظمت عجائب

۱؎ یعنی مجبور ۲؎ یعنی مضبوط ۳؎ یعنی ہتھیار ۴؎ یعنی گڑگڑا کر ۵؎ یعنی حاجتوں کے پورا کرنے والے ۶؎ یعنی بزرگی ۷؎ یعنی بزرگی ۸؎ مطلب ۹؎ یعنی دبدبہ ۱۰؎ یعنی زمین و آسمان ۱۱؎ اشارہ ہے طرف حدیث کے



۱۲؎ یعنی نام ۱۳؎ یعنی بندگی ۱۴؎ یعنی آواز ۱۵؎ یعنی دہشت ۱۶؎ یعنی بلندی ۱۷؎ یعنی زلزلہ ۱۸؎ یعنی دروازہ ۱۹؎ یعنی فتح پانیوالے ۲۰؎ یعنی عاجز ۲۱؎ یعنی عیب دار ۲۲؎ یعنی پہلے ۲۳؎ یعنی سچائی ۲۴؎ یعنی ظاہر

کہے یوشعؑ نے وے محبوب رب ہیں　　شہنشاہِ جہاں ماہِ عرب[1] ہیں
کیا حق نے سبب سے اُن کے ظاہر　　زمین و آسماں اوّل و آخر
طفیل اُن کے ہوا سب خلق پیدا　　سبھی تحت الثرا[2] سے تا ثریا[3]
وہی مقصود ہیں کون و مکاں کے　　پیمبر[4] ہیں یقیں آخر زماں کے
ہیں سارے مرسلوں کے پیشوا وہ　　ہیں سارے رہبروں کے رہنما[5] وہ
خلیل اُس خوانِ نعمت کے ہیں مہماں　　ہیں موسیٰؑ اُس درِ دولت کے درباں[6]
کرے حق اُن کو پیدا سب سے آخر　　نبوّت ختم ہووے اُن پہ ظاہر
جہاں اُن کے قدم سے نور پاوے　　خدا دیں اُن کا غالب کر دکھاوے
زباں مقصور[7] ہے اُن کے بیاں سے　　صفت[8] خارج ہے اُن کی ہر زباں سے
ہے رتبہ اُن کا ہر رتبہ سے غالب　　شرف[9] ہے نام کو اُن کے عجائب
برکت سے یقیں اس نام کی اب　　مظفر[10] ہم ہوئے یکبارگی سب
مقرر یہ طفیل اُس نام کا ہے　　شرف اس اسمِ با اکرام کا ہے
یہ سن یوشعؑ[11] سے سب وصاف[12] و باج[13]　　ہوا دل شوق کے دریا کا موّاج[14]
ہوا حضرت کے تب دیدار کا شوق　　جمال و حسنِ پُر انوار کا شوق
غرض اس شوق سے میں خانماں[15] چھوڑ　　گیا صحرا[16] میں اُس دم سب مکاں چھوڑ
رہا ہوں اِک مکاں پر ہو کے ساکن[17]　　محبت آپ سے رکھ رات اور دن
محبّت آپ کی تھی دل میں غالب　　سبب سے اُس کے پایا ہوں مطالب
کیا ہے حق نے میری عمر کو طول　　ہوئی پوری یہ مقصد حسبِ[18] مسئول
بحمد اللہ جمالِ دلربا سے　　ہوا ہوں بہرہ[19] ور فیض و عطا سے
رہی دل میں نہ مطلب کوئی باقی　　ہوا سیراب[20] جانِ اشتیاقی
عجب ہے وہ بیاباں روح[21] پرور　　جہاں ساکن تھا یہ فدوی مقرر
درختِ پُر لطافت[22] ہے وہاں ایک　　جمال اور حسن اور خوبی میں ہے نیک
عجب اُس پر ہے ظاہر جلوۂ نور　　بیاباں اس کی ہے خوبی سے معمور

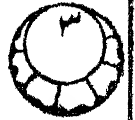
[1] یعنی عرب کا چاند ہے مراد حضرت سے ہے ۱۲
[2] یعنی زمین کے نیچے ۱۲
[3] ستارہ
[4] یعنی جو خبر پہنچاوے احکام کی
[5] یعنی راہ بتلانے والے
[6] یعنی نگہبان
[7] یعنی قاصر
[8] یعنی تعریف
[9] یعنی بزرگی ۱۲



[10] یعنی فتحمند ۱۲
[11] نام ایک پیغمبر کا ہے
[12] یعنی تعریف ۱۲
[13] یعنی روشن ۱۲
[14] یعنی موج مارنے والا ۱۲
[15] یعنی خاندان ۱۲
[16] یعنی جنگل ۱۲
[17] یعنی رہنے والے
[18] یعنی موافق سوال کے ۱۲
[19] یعنی نصیبہ ور
[20] یعنی سیر ہوا
[21] یعنی جان کا پالنے والا
[22] یعنی پاکیزگی ۱۲

نہ خوبی اُس شجر[1] کی کس بشر سے | ادا ہو وے یقیں عز و قدر[2] سے
تلے اُس کے کئی چشمے ہیں جاری | نجل[3] اُن سے ہے مہ کی آب[4] داری
بھرا ماء البقا[5] اُس میں ہے سارا | ہیں جنت کے وے چشمے آشکارا[6]
درخت اُن پر عجب ہے پرتوافگن[7] | ہیں چشمے نور سے سب اُس کے روشن
پہاڑ اُس کی بلندی کے مقابل | خجالت سے سوئے پستی ہے مائل[8]
نہایت برگ[9] اُس کے سبز تر ہیں | مقرر نور سے سب جلوہ گر ہیں
ہر ایک پتے پہ اُس کے باصد[10] اکرام | لکھا ہے آپ کی اُمت کا بس نام
ہوئے دُنیا میں اور جو ہو ویں پیدا | سبھوں کا نام ہے اس پر ہویدا[11]
بھی پیدا جو ہوئے دنیا میں مُرسل | غرض آدمؑ سے تا عیسیٰؑ سب اکمل[12]
کئے سب نے زیارت اُس شجر کی | مبارک اُس درختِ پُر قدر کی
کہا یہ ہر نبی نے اُس سے پیغام | کہ اے والا درختِ نیک انجام
تیرے اقبال یاور[13] تر ہیں بیشک | رہے گا تو یقیں آخر زماں تک
نبیؐ جو ہو ویں پیدا ختم مُرسل | محمدؐ مصطفےٰ سُلطان افضل[14]
ملے گا تو یقیں اُس شاہِ دیں سے | امام الانبیا والمرسلیں سے
ہمارا کہہ سلام اُس پاک تن کو | حبیبِ حق رسولؐ ذو المنن[15] کو
بھی کہہ روزِ جزا میں کر حمایت[16] | کریں ہر دم ہماری وے رعایت[17]
نہ بھولیں ہم کو وے روزِ جزا[18] میں | لیجاویں ساتھ بس دار البقا[19] میں
غرض وہ ہے شجر خارج[20] صفت سے | بھرا ہے سر بسر سب کیفیت[21] سے
رہا میں اُس کے دائم زیر سایہ | ملا ہے زندگی کا اُس سے مایہ[22]
جمالِ بے بہا کو دیکھ اُس دم | ہوا ہوں بس نہایت شاد و خرم[23]
کیا اُس مرد نے جب حال اظہار | یہ سُن حیرت میں سب آئے ہیں حُضار[24]
غرض حضرت نے کر اس بات کو گوش[25] | بشاشت[26] سے کئے ہیں دل کو پُر جوش
ہوا حضرت کو اُس دم شوق غالب | کہ دیکھیں وہ درختِ پُر مطالب

۱ یعنی درخت ۲ یعنی عزت ۳ یعنی شرمندہ ۴ یعنی رونق ۵ یعنی زندگی کا پانی ۶ یعنی ظاہر ۷ یعنی سایہ ڈالنے والا ۸ یعنی راغب ۱۲ ۹ یعنی پتے ۱۰ یعنی سو طرح کے ساتھ ۱۱ یعنی ظاہر ۱۲ یعنی کامل ۱۳ یعنی مددگار



۱۴ یعنی بزرگ ۱۲ ۱۵ یعنی صاحب احسان ۱۶ یعنی مدد ۱۷ یعنی نگہبانی ۱۸ یعنی قیامت ۱۹ یعنی ہمیشگی کا گھر ۲۰ یعنی باہر ۲۱ یعنی حالت ۲۲ یعنی پونجی ۲۳ یعنی خوش ۲۴ یعنی حاضر ۲۵ یعنی کان ۲۶ یعنی خوشی

اُسی ساعت بصد اجلال و تعجیل — جنابِ پاک میں آئے ہیں جبریل
لگے ہیں عرض کرنے تب ادب سے — شہنشاہِ جہاں محبوبِ رب سے
کہ اے بحرِ کرم دریائے رافت — سحابِ مکرمت مہرِ شرافت
کہا اس مرد نے جو بے کم و کاست — سخن اس کا مقرر ہے سبھی راست
کہ یعنی وہ شجر ہے بس نوادِر — اُسے حق نے بنا قدرت سے ظاہر
نشاں کر اُس کو جاہِ سرمدی کا — کیا منشورِ دورِ احمدی کا
میانجی سرورِ افضل کا ہے وہ — پیام آور ہر ایک مرسل کا ہے وہ
کہا ہے حق نے اے محبوبِ اقدس — چراغِ خانۂ آفاق و انفس
طبیعت آپ کی گر ہووے مائل — کہ دیکھیں وہ درخت پُر فضائل
تو ہے ہمراہ اپنے سب ملازم — کسی اونچے مکاں پر ہوویں قائم
اُٹھاوے حق اُسی دم پردۂ غیب — نظر آوے درخت حضرت کے لاریب
اگر دیویں اُسے آواز ظاہر — تو آ خدمت میں وہ ہو جاوے حاضر
یہ سُن حضرت نے اُس دم حق کا پیغام — اُٹھے ہیں اُس گھڑی باجاہ و اکرام
لے سارے حاضروں کو اپنے ہمراہ — گئے ہیں کوہ پر باعزت و جاہ
حجاب اُس دم اُٹھا حق نے نظر سے — کیا ہمچشم اُس روشن شجر سے
نظر کر آپ نے تب اس کی جانب — پکارے اُس گھڑی ہو کر مخاطب
اُسی دم حق تعالےٰ کے کرم سے — درخت اپنے مقامِ محترم سے
جھکا سر با نیاز و عذر خواہی — ہوا ہے آپ کی خدمت میں راہی
قدم رکھتا چلا ہے سر کے بل سے — ہو مستغرق حضورِ بے بدل سے
سو آ حضرت کے اُس ساعت مقابل — رکھا سجدے میں سر با شوقِ کامل
اُٹھا سر پھر ادب سے تب زباں کھول — گہر ریزی لگا کرنے کو بے مول
سلام علیک یا نورِ الٰہی — رموزِ ہر سفیدی و سیاہی
سلام علیک اے دریائے انوار — سلام علیک اے صحرائے اسرار

۱ یعنی جلدی ۱۲ ۲ یعنی بیان کرنے کے ۱۲ ۳ یعنی مہربانی ۱۲ ۴ یعنی بادل ۵ یعنی سورج ۶ یعنی بزرگی ۷ آزماب ... ۸ جمع نادر کی ۹ یعنی ہمیشگی ۱۰ یعنی فرمان ۱۱ آفاق مراد عالم ظاہر ہے اور انفس مراد عالم

۱۰ ق

اور واسطے کے باطنی ہے یعنی عالم جہان ظاہری و باطنی کے گھر کے چراغ ۱۲ ۱۱ یعنی بے شک ۱۲ ۱۲ یعنی مرتبہ ۱۳ یعنی پردہ ۱۴ بزرگی و عزت ۱۵ یعنی ڈوبا ہوا ۱۲ ۱۶ موتی بکھیرنا یہاں مراد ہے عمدہ گفتگو سے ۱۷ یعنی بھیدوں ۱۲

سلام علیک یا مصباح ارواح
یہ سن حضرت نے تب اُس کی زبانی
کہ اے موزوں درخت بے بہا اب
تجھے حق نے کیا ہے کس زماں میں
جواب اُس نے دیا حضرت کو اُس دم
کہ آدمؑ جس گھڑی جنت سے آئے
لگے رونے کو اُس دم دل حزیں کر
گرا قطرہ جو اوّل سب سے انور
کیا ہے حق نے مجھ کو اُس سے پیدا
کئے آدم نے جس دم یہ مناجات
گناہ میرے محمدؐ کے سبب سے
طفیل اُن کے مجھے حرمت عطا کر
کیا جن کے سبب سے تو نے موجود
بزرگی اُس محمدؐ کی دکھا اب
وسیلہ اُن کا لے آیا ترے پاس
لیا ہے آپ کا آدمؑ نے جب نام
برکت سے مقرر آپ کی تب
قبول اُن کی کیا حق نے دعا کو
ہوئی قوت اُسی دم مجھ کو حاصل
نظر آئے قدم بھی آپ کے اب
میرے اوراق پر دیکھو نظر کر
کہ جو لیوے محمدؐ کا سدا نام
کرے مقبول حق اُس کی دعا سب

سلام علیک یا مفتاح اشباح
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
بیاں ایجاد کا کر اپنے تو سب
کیا کس چیز سے پیدا جہاں میں
کہ اے ماہِ جہاں خورشیدِ عالم
یقیں دنیا میں جب تشریف لائے
گرے آنسو کے قطرے جو زمیں پر
میری ہستی کا وہ قطرہ ہے مظہر
ولے تھی ضعف کی حالت ہویدا
جناب حق میں اے قاضیِ حاجات
عفو کر اُن کی حرمت اور ادب سے
قبول اُن کی برکت سے دعا کر
زمین و آسماں تا ملکِ محمود
گنہ کو بخش کر لطف و عطا اب
نہ کر حرمت سے اُن کی مجھ کو بے آس
اُسی دم حق تعالیٰ نے با کرام
عفو اُن کے کیا بیشک گنہ سب
سُنا جب میں نے حضرت کی ثنا کو
دیا ہے حق نے یہ حسن و شمائل
ہوا حاصل میرے اب دل کا مطلب
مقرر مرتسم ہے سب یہ اظہر
وہ پاوے فیض سب عالم میں مادام
مبارک ہوویں اُس کے مدعا سب

ل یعنی چراغ ۱۲
۲ یعنی کنجی ۱۲ ۳ جمع شخص کی معنی جسم بدن ۱۲
۴ یعنی ضعیف ۱۲
۵ یعنی سورج ۱۲
۶ یعنی ظاہر کرنیوالا ۱۲
۷ یعنی ناتوانی ۱۲



۸ یعنی معاف ۱۲
۹ یعنی عزت ۱۲
۱۰ یعنی بزرگی ۱۲
۱۱ یعنی خوبی اور خوبصورتی ۱۲ جمع
۱۲ ورق کی یعنی پرے ۱۲
۱۳ نقش کیا گیا ۱۲
۱۴ یعنی ہمیشہ ۱۲

ہوئے جب انبیا اور مُرسلیں سب
سبھوں نے کر مبری حاصل زیارت
کہ تو دیکھے جمال اُس شاہِ دیں کا
تو جاوے جب حضوری میں نبیؐ کی
اُسی ساعت ہمارے تو طرف سے
یہ کہہ اُن سے کہ اے دریائے احساں
پیمبرؑ جو ہوئے دنیا میں سارے
سبھوں کے تم ہو بیشک دُرۃ التاج[4]
قیامت کی یقیں جب آوے ساعت
یہ سُن حضرت نے اُس سے حال سارا
پھر اُس دم اُس درخت باصفا کو
دیئے رخصت وہ جا اپنے مکاں پر
وہاں سے آپ پھر آئے مکاں میں
غرض سب یہ بیاں کر اُس گھڑی گوش
یہ دیکھو کیا جلالت[5] کا بیاں ہے
یہ کیا ہیں شان حضرت کی مکرّم
کہ حق نے آپ کو دی یہ جلالت
ولادت سے مقرر پیشتر سب
کہ تا یہ دیکھ حضرت کے فضائل
غرض دنیا میں یہ ہے شان اُنکی
پھر عقبےٰ میں کہو خوبی کا اُن کے
یہاں اس بات کو اب مختصر کر
روایت دل رُبا ہے ایک نادر

زیارت کو میرے آئے یقیں سب
دیئے اس طور سے مجھ کو بشارت[1]
محمدؐ پیشوائے مُرسلیں کا
حبیب حق رسولِ ہاشمی کی
درود دیے نہایت کہہ شرف[2] سے
دُرِ دُرجِ[3] ہدایت نورِ سبحان
تمہارا شوق سب رکھتے تھے بارے
پیمبرؑ سب تمہارے بس ہیں محتاج
طلب حق سے کرو سب کی شفاعت
رکئے شکرِ الٰہی آشکارا
گرامی شدہ[6] مہر و وفا[7] کو
ہوا ہے اس طرح سے قائم مقرر
مُبارک حجرۂ عالی نشاں میں
کمرواب باز[8] اپنے دیدۂ ہوش
بزرگی کا نبیؐ کے سب نشاں ہے
عجب رُتبہ ہے یہ اعلےٰ[9] و اعظم
بزرگی اور عظمت اور کمالت
رکھا سامان یہ تیار کر سب
یہاں یکسر سبھی ہو جاوے قائل
یہ عظمت ہے قوی برہان اُن کی
نشاں کیا ہووے محبوبی کا اُن کے
بیاں دیگر لکھوں رشک[10] گہر کر
کمالت کا نشاں ہے اُس میں ظاہر

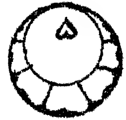
۱ یعنی خوشخبری
۲ یعنی بزرگی
۳ یعنی ڈبا
۴ یعنی تاج ہے
۵ درخت ہوئی جب تک یہاں مطلق

باقی ۹

درخت سے کہ معنی ہیں
۶ یعنی محبت
۷ یعنی کشادہ
۸ یعنی بزرگی
۹ یعنی بلند ۱۲
۱۰ یعنی موتی ۱۲

کہ تھا صدیق اکبر کا زمانہ — خلافت کا تھا اُن کے کارخانہ
تھے دانا دل صحابوں میں کوئی خاص — تھا نام اُن کا یقیں ہشام بن عاص
وہ ہو صدیق کی جانب سے محکوم — گئے پیغام لے کر جانبِ روم
کہ تا سلطاں کو دکھلا راہ دیں کی — سنا عزت امام المرسلیں کی
اُسے ایمان کے رستے پہ لاویں — ہدایت[1] کا طریقہ سب دکھاویں
گئے ہشام جس دم جانبِ روم — ہوئی سلطان کو یہ بات معلوم
تھا اُس کے گھر میں اُس دن عام دربار — تھے نامی سامنے سب اُس کے حضار[2]
بُلایا اُن کو اُس نے اُس گھڑی تب — کرے معلوم تا سب اُن کی مطلب[3]
سو آ دربار میں بیخوف و تاخیر[4] — پڑھے ہشام نے یکبار تکبیر
اُسی تکبیر[5] کے اجلال سے تب — ہلا ہے اُس کا ایواں اور محل سب
یہ صولت[6] دیں کی دیکھ اُسنے عجائب — ہوئی ہے اُس پہ ہیبت[7] سخت غالب
یہ رُتبہ دیکھ دینِ احمدی کا — مراتب بادشاہِ سرمدی[8] کا
کیا ہشام سے تب اُس نے تقریر — کہ اے ہشام دانا اہل توقیر[9]
کہو یہ ذکر کیا ہے دلرُبا سب — ہلا جس کے سبب سارا مکاں اب
کہے یہ دیں ہے سلطانِ ہُدیٰ[10] کا — رسولِ حق محمد مصطفٰے کا
لئے ہیں آپ کا جب نام اُس دم — لگے ہلنے کو پھر ایوان[11] محکم
دگر بار اُس نے دیکھا یہ تماشا — پڑی ہے اُس پہ ہیبت بے تحاشا
ادب سے اُن کی جانب ہو کے مائل — ہوا ہشام سے اس طور سائل[12]
کہ جب ہوتے ہو تم اپنے مکاں پر — وہاں یہ نام لیتے ہو زباں پر
مگر اس نام کی عزت سے سارا — مکاں ہلتا ہے ہر دم سب تمہارا
یہ ہے اس نام کا خاصہ و اختصاص[13] — ویا میرا مکاں اس سے ہلا خاص
کہے یہ ذکر ہم کرتے ہیں ہر بار — نہ دیکھی ہم نے ہلتی کوئی دیوار
سدا پڑھنے میں اس کے بالتفصیل — نظر آیا نہ کسں شئے میں تزلزل

[1] یعنی رہنمائی
[2] حاضرین یعنی اہل دربار
[3] یعنی مقصد
[4] یعنی دیر
[5] یعنی اللہ اکبر
[6] یعنی دبدبہ ۱۲
[7] یعنی دہشت



[8] یعنی ہمیشگی ۱۲
[9] یعنی عزت ۱۲
[10] یعنی ہدایت کرنے والا
[11] یعنی محل ۱۲
[12] یعنی سوال کرنے والا ۱۲
[13] یعنی خاص کرنا ۱۲

مگر حق نے مقرر تجھ کو یکبار
دکھایا ہے جلالِ دین مختار

ہلا اس نام کی ہیبت سے سارا
مکاں تیرا مقرر آشکارا[1]

نظر نا دیں کی کر جاہ و فضائل
مسلماں ہووے کر رتبے کو حاصل

یہ ہے ایک معجزہ دینِ نبیؐ کا
مبارک اُس رسولِ ہاشمی کا

یہ سُن ہشام کی سلطاں نے تقریر
ہو قائل یوں کہا با عزّ[2] و توقیر[3]

کہ الحق معجزہ یہ بے بہا ہے
یہ جاہ و صولتِ[4] دینِ عُلا ہے

اگر پڑھنے سے اس کے دار و دیوار
سدا جنبش میں آتے سخت ہر بار

تو ہوتا شعبدہ یا ساحری[5] یہ
یقیں منسوب[6] تھی بازی گری یہ

مگر یہ معجزہ حضرتؐ کا ہے بس
یہی ہے صولت دین مقدس[7]

پکڑ ہشام کا پھر ہاتھ ایکبار
گیا خلوت میں لیکر چھوڑ دربار

کہا دیکھا ہے تم نے شاہِ دیں کو
محمدؐ صاحبِ تاج و نگیں کو

مشرف[8] آپ کے دیدار سے تم
ہوئے ہو یا نہیں انوار سے تم

کہے فضلِ الٰہی بس ہے شامل
کیا ہوں قرب کو حضرتؐ کے حاصل

یہ سُن سلطاں نے ہو یکبار خوشنود
منگایا ایک صندوق زر اندود[9]

سنہری قفل تھا اس کو نوادر
لگے تھے چار گوشوں میں جواہر

ادب سے پھر کیا صندوق وہ باز[10]
عجب صندوق میں قدرت کا تھا راز

بنے ہے خانے خانے اُس میں موصوف
حریری خط تھا ہر ایک گھر میں ملفوف[11]

لگا تھا سب میں بیشک عطر و کافور
ہوا خوشبو سے گھر یکبار معمور

نکالا ایک ملفوف اُس نے باہر
جو پہلے گھر میں تھا اوّل وہ ظاہر

دیا ہے ہاتھ سے اپنے وہ تب کھول
نکل آئی ہے ایک تصویر بے مول

عجب منقوش تھی ایک شکل انور
تجلّی تھا جس کے آگے مہرِ خاور[12]

سیہ زلفِ معنبر دامِ شبگیر!
دلِ عالم کرے جو پل میں تسخیر[13]

عجب تھا سرو قامت رشک شمشاد
کرے جس کی غلامی سروِ آزاد

۱؎ یعنی ظاہر ۱۲
۲؎ یعنی عزت ۱۲
۳؎ یعنی قدر ۱۲
۴؎ یعنی دبدبہ ۱۲
۵؎ یعنی جادوگری
۶؎ یعنی [illegible]



۷؎ یعنی پاک ۱۲
۸؎ یعنی ترفیاب
۹؎ سونے کا ملمع کیا ہوا ۱۲
۱۰؎ یعنی کشادہ
۱۱؎ یعنی پیچیدہ ۱۲
۱۲؎ مشرق و مغرب
۱۳؎ یعنی قید ۱۲

مثالِ برگ گل[1] رخسار بے خار سیہ چشمان مست آہوے بیمار
خلافت کا جبیں[2] پر اس کی تھا نور تھا گندم[3] رنگ چہرہ غیرت حور
کہا سلطاں نے تم ہو اُس سے آگاہ یہ صورت کس کی ہے پُر نور دیجاہ
کہے ہشام نے یہ پاک تصویر نہ جانوں کس کی ہے با عزّ و توقیر
کہا سُلطاں نے یہ صورت نبی کی ہے بیشک بے تشبہ آدم صفی[4] کی
پھر اُس تصویر کو کر اُس نے ملفوف کیا ہے ایک صورت اور مکشوف[5]
سفید اُس پیکرِ نامی کا تھا رنگ مہابت[6] دار رُخ با ہوش و فرہنگ[7]
محاسن[8] تھی سیہ اور زلف مشکیں نہایت تھے سبھی خمدار و پرچیں
کہا یہ نوح کی صورت ہے نامی مہابت دار چہرہ ہے گرامی
کر اُس کو بند پھر اُس نے کیا باز عجب تصویر دیگر روح پرواز
نوادر تھا عجب چہرہ دلاویز تبسم سے تھے لب جن کے شکر ریز[9]
تھے دو رُخسار ابیض[10] اور پُر نور محاسن بھی منوّر مثل کافور
تھی پیشانی درخشاں اسکی جوں ماہ گویا ابرو تھے دو قوسِ سحرگاہ
کہا یہ شکل عالی جاہ کی ہے یقیں صورت خلیل اللہ کی ہے
غرض ہشام کو با جاہ و توقیر دکھایا ہر نبی کی اس نے تصویر
رہا ہے اس میں باقی ایک خانہ تھا جس میں نور وحدت کا خزانہ
ادب سے اُس نے کھولا اسکو اکبار ہوئی ہے صورتِ احمدؐ نمودار
جمال باکمالِ شاہِ لولاک چراغ بزم وحدت نور افلاک
لکھوں کیا چہرۂ انور کی تعریف جمالِ ساقیِ کوثر کی تعریف
صفت ہیں جن کی نازل والضحےٰ ہے ثناخواں خالق ارض[11] و سما[12] ہے
مکرم قبلۂ ایمانِ من اوست فدایش جانِ من جانانِ من اوست
غرض ہشام کے یکبار فی الحال ہوئے ہیں باز اُس دم چشم اقبال
نظر آئی ہے صورت مجتبےٰ کی محمد مصطفےٰ بدر[13] الدجےٰ[14] کی

[1] یعنی پھول کی پنکھڑی
[2] یعنی پیشانی۔
[3] یعنی گیہوں۔
[4] یعنی برگزیدہ
[5] یعنی ظاہر۔
[6] یعنی خوف
[7] یعنی عقل



[8] یعنی داڑھی
[9] یعنی شکر چھڑکنے والے
[10] یعنی سفید
[11] یعنی زمین
[12] یعنی آسمان
[13] یعنی چاند
[14] یعنی اندھیری

عجب تصویر تھی وہ پُر حلاوت | نہیں تھا بال بھر اس میں تفاوت
گویا آئے جہاں میں شاہِ ابرار | یقیں رحلت جہاں سے کر دگر بار
محبت نے کیا ہشام کی جوش | گرے ہیں خاک پر تب ہو کے بیہوش
جب آئے ہوش میں حضرت کو کر یاد | لگے رونے کو کر یکبار فریاد
نظر سلطاں نے کر اُن کا یہ احوال | یہ بیہوشی و رونا دیکھ فی الحال
لگا ہے پوچھنے تب اُن کو اس طور | کہ اے ہشام دانا صاحب غور
بیاں کر اس گھڑی بے وجہ تاخیر | یہ ہے کس آفتاب دین کی تصویر
تھا چہرہ اس طرح پُر نور کس کا | جمالِ پاک کس روشن نفس کا
کہے ہشام نے اے والیِ رُوم | ہے اس صورت کا مجھ کو حال معلوم
یہ چہرہ ہے رسولِ بحر و بر کا | محمد مصطفٰے عالی قدر کا
وہ بیشک سرورِ آخر زماں ہیں | مُعلّٰے آفتاب انس و جاں ہیں
یقیں وے گلشن وحدت کے ہیں گل | چراغِ بزم وحدت مظہر کل
عرب ہیں اور قریشی اصل جوہر | رسولِ ہاشمی عالم کے سرور
امام الانبیا والمرسلیں ہیں | مُقرّر رحمۃ للعالمیں ہیں
غرض اُن کی یہ ہے تصویر الحق | تفاوت کچھ نہیں ہے اس میں مطلق
یہ سُن ہشام سے تب قیصر روم | لگا کہنے کو ہو گریاں و مغموم
کہ اے ہشام اب آخر زماں کے | نبیؐ ہیں وہ مقرر انس و جاں کے
پیمبر ہیں یقیں از عالمِ غیب | نہیں اس میں تفاوت اور کچھ ریب
ہوئے ہشام پھر اس طور سائل | کہ اے سلطانِ دانا شاہِ عادل
یہ تصویرات جو ہیں مُرسلوں کی | مقرر خاص سارے مقبلوں کی
تمہارے ہاتھ یہ آئیں کہاں سے | ملا ہے یہ خزانہ کس مکاں سے
بیاں اس دم کر و صندوق کا حال | کہ حیرت نے کیا ہے مجھ کو پامال
لگا سلطان پھر کرنے کو ظاہر | عجب صندوق کا احوال نادر

۱ یعنی فرق ۱۲
۲ یعنی ... ۱۲
۳ یعنی ... ۱۲
۴ یعنی ...
۵ یعنی بلند



۶ یعنی محفل ۷ یعنی صبح
۸ یعنی رنجیدہ
۸ یعنی شک
۹ یعنی قبول کرا گیا
۱۰ عجیب و غریب ۱۲

کہ جب آدمؑ ہوئے دُنیا میں پیدا ۔۔۔ ہوا ہے شوق ان کو یہ ہو پیدا
کہ جو اولاد سے ہیں اُن کے بارے ۔۔۔ نبی دُنیا میں پیدا ہونے ہارے
کریں صورت کو اُن کے سب نظارا ۔۔۔ ہر ایک کا حُسن دیکھیں آشکارا
سو دل میں شوق رکھ حق سے دعا تب ۔۔۔ کئے ہیں اپنا ظاہر مدعا تب
اُسی ساعت فلک سے آئے جبریلؑ ۔۔۔ سبھی پیغمبروں کی دے تماثیل
یہ صورت مرسلوں کی دیکھ پُر نور ۔۔۔ خوشی سے دل ہوا آدمؑ کا معمور
پھر آدمؑ نے لیا تصویر وہ سب ۔۔۔ کئے مدفون خزانے میں اُسے تب
خزانہ اُن کا تھا مغرب کی جانب ۔۔۔ جہاں خورشید یہ ہوتا ہے غائب
سکندر کے ہوئے جب بخت عالی ۔۔۔ سو اس سرحد کے جا پہنچا حوالی
ہوا الہام سے تب اُن کو ظاہر ۔۔۔ خزانہ ہے یہاں آدمؑ کا نادر
نکالا ہے اُنھوں نے تب زمیں چیر ۔۔۔ یہ روشن مرسلوں کی سب تصاویر
وہاں تھے دانیالؑ اُس دم تو حاضر ۔۔۔ سکندر کا ہوا حکم اُس پہ صادر
اُنھوں نے اُس گھڑی سب کی تصاویر ۔۔۔ کئے ہیں یک بیک کاغذ پہ تحریر
کئے پھر اصل کو مدفون اُس جا ۔۔۔ یہ ہے اس کے مطابق نقل زیبا
نہ اصل و نقل میں ہے فرق یکسر ۔۔۔ یہ نادر نقل ہے اُس کی مقرر
حکیم دانیالؑ اُس کا ہے بانی ۔۔۔ سکندر کی ہے یہ نادر نشانی
پھر اُس نے قا خزانہ دیکے خلعت ۔۔۔ کیا ہشام کو یک بار رخصت
ملے صدیقؓ سے ہشام آ جب ۔۔۔ کئے ہیں ماجرا ظاہر وہاں سب
یہ سُن تصویر کا احوال یک بار ۔۔۔ لگے رونے کو صدیقؓ اور حضار
یقیں حضرتؐ کی کر رحلت کو تب یاد ۔۔۔ ہوئے غمناک اس دم اہل ارشاد
دگر ہے ابن مطعم سے روایت ۔۔۔ نہایت روح پرور با عنایت
کہ جس دم سرورِ دیں ختم رسل ۔۔۔ امام الانبیا سلطانِ اکمل
نبوت کی ہو دولت سے سرافراز ۔۔۔ لگے ہیں دیں کے دکھلانے اعجاز

له یعنی ظاہر ۱۲
له یعنی تصویریں
له یعنی بلند ۱۲
له یعنی گردا گرد
له یعنی ظاہر
ہوا له یعنی ظاہر



له یعنی بنانے والا
له یعنی عمدہ له یعنی
له یعنی جو لوگ موجود حاضر تھے
له یعنی وفات
له یعنی صاحب ارشاد
له یعنی سربلند ۱۲

سو اُس ایام میں کفار بارے
کمر بستہ عداوت سے تھے سارے

اُسی ایام میں میں جانب شام
مسافر ہو گیا ہوں لے کے کچھ کام

ملا ہے راہ میں تب مجھ کو ایک دیر[1]
عجب تھا خوش مکاں وہ لائقِ سیر

کئی راہب[2] تھے ساکن اُس مکاں میں
تھا اُن کے زہد کا شہرہ جہاں میں

تھا اُن کا پیشوا ایک زاہد[3] پیر
نہایت صاف باطن اہلِ توقیر

میری مہماں داری کر کے فی الحال
لگا ہے پوچھنے مکّے کا احوال

کہا میں نے نبیؐ کا حال سارا
نبوّت کا بیاں کر آشکارا

کہا واقف تو ہے صورت سے اُنکے
مبارک چہرۂ رافت[4] سے اُن کے

کہا میں نے کہ واقف ہوں مقرر
تمامی خال و خط سے اُن کے یکسر

میرا اُس نے پکڑ تب ہاتھ میں ہاتھ
گیا ہے دیر میں لیکر خوشی ساتھ

تھا حجرہ دیر میں نادر عجب ایک
تھیں دیوار و پہ تصویر اُس کے سب نیک

کہا اُس پیر نے سب ہیں یہ نادر
ہر ایک تصویر اعلا تر ہیں ظاہر

وے اس میں کوئی صورت مطابق
ہے حضرت کے مگر چہرے موافق

نظر کر میں نے دیکھا سب سراسر
نہ صورت تھی مشبّہ[5] کوئی برابر

کہا میں نے نہیں ہے کوئی صورت
موافق اُس نبیؐ کے در نظارت[6]

دگر حجرہ کا کھولا اس نے تب در[7]
گیا ہے مجھ کو لے کر اس کے بھیتر

تھا وہ حجرہ عجب خوبی سے معمور
سراپا تھیں تصاویر اس میں پُرنور

ہر ایک تھا شکل کا نادر عجب رنگ
مخجل تھا دیکھ جس کو نقش ارژنگ[8]

کہا ان صورتوں میں کر نظر خوب
کوئی آوے نکل تصویر مطلوب

نظر کر میں نے دیکھا تب چپ[9] و راست[10]
پڑی صورت نظر ایک بے کم و کاست

جمالِ مصطفےٰ کے تھی مطابق
تھی اعلیٰ سب تصاویروں سی فائق[11]

نہیں تھا کچھ تفاوت بال بمقدار
ہوا حیرت سے تب میں نقشِ دیوار

کہا اُس پیر سے تب میں نے خوش ہو
نبیؐ کی ہے یہی تصویر دیکھو

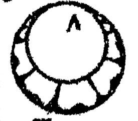
[1] یعنی بت خانہ
[2] یعنی بت پرست
[3] یعنی پرہیزگار
[4] یعنی مہربانی و پاکیزگی
[5] یعنی تشبیہ دیا گیا
[6] یعنی نقش و مثال

باقی

[7] یعنی دروازہ
[8] یعنی نام ایک نقاش کا ہے
[9] یعنی بائیں
[10] یعنی داہنے
[11] یعنی عمدہ و بالا تر ۱۲ منہ

کہا اُس پیر نے ہو شادماں تب | ثنا اور شکر سے کھولا زباں تب
کہ ہے شکر خدا آخر زماں کے | ہوئے پیدا نبی سب انس و جاں کے
مقرر وہ امام الانبیا ہیں | دو عالم کے یقیں وہ رہنما ہیں
دکھاویں اب جہاں کو راہ اسلام | مقرر ہوویں سب مردود اصنام
خدا کے وہ ہوئے مبعوث محبوب | وہ غالب اور کافر ہوویں مغلوب
کہو کلمہ پڑھا اُس نے مُقرّر | سعادت کی ہو دولت سے توانگر
غرض آدم سے تا سُلطان دیں تک | جو کامل ہوگئے دنیا میں بے شک
سبھوں کو اس طرح سے یہ خبر تھی | خبر یہ بس جہاں میں سب نشر تھی
کہ پیدا ہوویں سب مرسل کے آخر | رسولِ بحر و بر سُلطانِ فاخر
سبھی تھے منتظر سلطانِ دیں کے | حبیبِ حق شفیعُ المذنبیں کے
بزرگی اُن کی تھی ظاہر جہاں میں | مقرر بے شبہ سب انس و جاں میں
کہیں تصویر تھی حضرت کی مرقوم | کہیں تعریف تھی حضرت کی مرسوم
جلالت کا نبیؑ کی سب میں غل تھا | یقیں واقف تمامی جز و کل تھا
کہاں تک اُن کے اوصاف و ثنا کا | بیاں ہووے جمالِ دلربا کا
وے میں اُس گھڑی بر حسب مقدور | کروں اجلال شمہ ایک مسطور
روایت کا خزانہ کھول نادر | یہ دکھلاتا ہوں نادر ایک جواہر
کہ دس سو سال آگے شاہِ دیں کے | امام الاصفیا ماہِ یقیں کے
کوئی تھا بادشاہ سلطانِ افسر | ملک تبع تھا نام اُس کا مقرر
خزانہ اُس کا تھا دولت سے معمور | تھا عدل و داد سے عالم میں مشہور
سدا چالیس سو سب اہل تنجیم | حکیم نامور مشہور اقلیم
یقیں رہتے تھے سب خدمت میں اُسکے | ہمیشہ سایۂ رافت میں اُس کے
تھی عادت اُس کی اُس صورت سے نادر | کہ رہے سب ساتھ اپنی فوج قاہر
ہر ایک اقلیم کو با زورِ شمشیر | ہمیشہ فوج سے کرتا تھا تسخیر

سلہ یعنی تعریف ۱۲ سلہ یعنی راہ دکھلانے والے سلہ صنم کی جمع یعنی بت ... پیدا و ظاہر سلہ یعنی عاجز سلہ یعنی ظاہر سلہ یعنی جنگل و دریا سلہ یعنی شفاعت کرنے والے ۱۲



یعنی گنہگاروں کی ... یعنی تعریف ... یعنی تھوڑا ۱۲ ... یعنی برگزیدہ ... یعنی نجومی ۱۲ ... یعنی مہربانی ۱۲ ... یعنی فتح کرنے والی ... یعنی غالب ۱۲

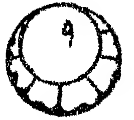
اسی صورت سے کرتا سیرِ آفاق[1] — چلا ملکِ عرب کا ہو کے مشتاق
سو آپہنچا ہے وہ ملکِ عرب میں — ہوا مشہور اور معروف[2] سب میں
زیارت کو غرض بیت الحرم[3] کی — مکانِ پاک و جائے محترم کی
ہوا ہے پھر وہاں سے وہ روانہ — لے ہمراہ فوج اور سب کارخانہ
سو آپہنچا ہے اِک صحرا[4] میں آکر — بیاباں نور سے تھا وہ منور
عجب تھا اُس مکاں میں عالمِ نور — تھا صحرا نور کے عالم سے معمور
وہ ظاہر گرچہ ویراں تھا در و دشت[5] — و لے تھا غیرتِ ہر باغ و گلگشت[6]
طراوت کے تھے ظاہر اُس میں آثار — طرب[7] افزا تھے نادر سب خس و خار
زمیں وہ نافۂ آہوئے چیں تھی — بھری خوشبو سے رشکِ یاسمیں تھی
فلک سے نور ہر دم آشکارا — اُترتا تھا زمیں پر آکے سارا
ملک تبّع وہ صحرا سربسر دیکھ — مقرر نور اُس میں جلوہ گر دیکھ
کیا تب عقل نے اُس کی سرایت[8] — ہو حیرتناک اُس دم بے نہایت
حکیموں سے لگا کہنے کو فی الفور — کہ اس صحرا کے نادر ہیں عجب طور
طرب افزا یہ صحرا سربسر ہے — مقرر نور اس میں جلوہ گر ہے
پھرا ہوں میں یقیں سارے جہانمیں — نہ دیکھا نور لیکن کس مکاں میں
منور یہ بیاباں کس سبب ہے — عبیر افشاں یہ کس باعث سے سب ہے
نہ آبادی ہے اُس میں گرچہ ظاہر — لطافت[9] ہے و لے اس میں نوادر
حکیموں نے اُسی دم دیکھ تنجیم[10] — بجا لا اُس گھڑی سب رسمِ تکریم
کیے ہیں عرض اس صورت سے تکسیر — کہ اے سلطانِ عالم شاہِ کشور[11]
مکرّم ہے یہ صحرا سب جہاں سے — مبارک ہے زمین و آسماں سے
یہ صحرا مہبطِ[12] نورِ خدا ہے — مقرر جلوہ گاہِ کبریا ہے
منور یہ زمیں ہے سب فلک سے — طراوت[13] بخش ہے مُلک مَلک سے
مُعلّٰی جو ہے رتبہ اُس زمیں کا — شدہ رتبہ ہے بس عرشِ بریں کا

۱ یعنی جہان ۱۲
۲ یعنی مشہور ۱۲
۳ یعنی خانہ کعبہ
۴ یعنی جنگل ۵
۵ یعنی بیابان ۶
۶ یعنی سب باغ ۷
۷ یعنی خوشی کا سبب
۸ یعنی جنبش ۱۲
۹ یعنی پاکیزگی
۱۰ یعنی جنتری و ستارہ
۱۱ یعنی ملک ۱۳
۱۲ یعنی جگہ اترنے کی ۱۲
۱۳ یعنی تازگی ۱۲

۵ باقی

نبیؐ جو ہوویں پیدا سب سے آخر — خدا کے برگزیدے خاص ظاہر
ہوا پیدا سبب سے جن کے عالم — زمین و آسماں تا عرشِ اعظم
زمیں یہ ان کی ہجرت گاہ بس ہے — سکونت کا مکاں دلخواہ بس ہے
شرف پاوے سبب سے اُنکے یہ خاک — نہیں ہے خاک یہ ہے عرصۂ پاک
ملک اُس خاک کے جاروب کش ہیں — فلک اُس سرزمیں کو دیکھ خوش ہیں
زمیں یہ مرجع جن و بشر ہے — زیارت گاہ عالی پُر قدر رہے
یہ ہووے سرزمیں آباد موصوف — مدینہ ہووے گا نام اُس کا معروف
یہاں روضہ نبیؐ کا ہووے معمور — بلا گرداں ہے اُس پر عالمِ نور
محمدؐ نام ہے اُس شاہِ دیں کا — رسولِ حق شفیع المذنبیں کا
وے ختم المرسلیں شاہِ جہاں ہیں — … عالمِ امامِ انس و جاں ہیں
مکرّم ہیں یقیں سب انبیا سے — گرامی ہیں تمامی رہنما سے
ہوئی ہے طور پر موسیٰؑ کو معراج — بلاوے اُن کو حق بر عرشِ وہاج
ملک تبعؑ نے سُن یہ حال سارا — لگا حیرت سے رونے آشکارا
کہا ہوتا اگر میں اُس زماں میں — سدا اس محل میں اور اُس مکاں میں
تصرف کر یہ سب ملک و خزانہ — فدا حضرت پہ کر سب کارخانہ
قدمبوسی سے کر حاصل سعادت — ادا کرتا میں خدمت بے نہایت
رہا کرتا سدا خدمت میں اُن کے — ہمیشہ سایۂ رحمت میں اُن کے
ہے صد افسوس و حسرت جاودانہ — ملا مجھ کو نہ آخر وہ زمانہ
رہا ہوں اس طرح سے ہو کے مغموم — جمالِ پاک سے حضرت کے محروم
حکیموں نے کئے پھر عرض اس طور — کہ اک درخواست ہے سارونکا فی الفور
رہے ہم ایک مدت آپ کے ساتھ — سدا مشغول تھے خدمت میں دن رات
ہمارا اس طرح سے ہے یہ مسئول — خوشی سے بس کریں یہ عرض مقبول
رضا دیویں کہ تا ہم اس مکاں میں — اسی ویرانۂ عالی نشاں میں

۱ ٹھہرنا یعنی رہنا ۲ یعنی جنگل و میدان ۳ یعنی جھاڑو دینے والے ۴ یعنی جگہ رجوع ہونے کی ۱۲



۵ یعنی روشن ۶ یعنی قبضہ ۷ یعنی بے نصیب ۸ یعنی تشنگی ۹ سوال ۱۰ اجازت و خوشنودی

سمجھ اپنی سعادت با دلِ شاد
سکونت کر مقرر اس زمیں پر
ہمارے بعد جو ہووے گی اولاد
ملیں شاید وہ سلطانِ زماں سے
سبب سے اُن کے پاکر فیض کامل
ملک تبّع کو بس تدبیر اُن کی
رضا اُس نے دیا کر صاف سینہ
منگا پھر ایک خط جاہ و طرب سے
کہ اے سلطانِ عالم شاہ لولاک
محمد مصطفےٰ سلطانِ کونین
ملک تبّع میں ہوں حضرت کا خادم
میں ہوں سیّاح بیشک سب جہاں میں
یہاں یہ نور کا جلوہ سبھی دیکھ
مسلماں بس ہوا ہوں غائبانہ
میری ہے عرض اب خدمت میں یکسر
مجھے داخل کر اپنی اُمّتوں میں
نہ بھولیں اپنے اس فدوی کو اُس روز
غرض لکھ اُس نے اپنے سب مطالب
درود اور نعت سے کر اُس کو اتمام
حکیموں کی لے اُس پر تب گواہی
بھی سرنامے پہ لکھ حضرت کا تب نام
مُہر کر پھر لکھا ہے اُس پہ سوگند
حکیموں میں تھا دانا ایک معقول

مدینہ پہ کریں پاکیزہ آباد
مکیں ہوویں مقام دل نشیں پر
رہے گی اِس مکان پر بادل شاد
مشرف ہوویں شاہِ دو جہاں سے
کریں روحیں ہماری فیض حاصل
پسند آئی عجب تقریر اُن کی
کریں آباد تا شہر مدینہ
لکھا ہے اس طرح اُس نے ادب سے
رسولِ حق چراغ ارض و افلاک
امام الانبیا شاہ و فریقین
ہوا فدوی آپ کے در کا ملازم
بس آیا سیر کرتا اس مکاں میں
کرامت اور اجلال نبیؐ دیکھ
ہوا فدوی مقرر بے بہانہ
کہ قائم جس گھڑی ہو جاوے محشر
شفقت سے لجاویں جنتوں میں
شفاعت کی کریں دولت سے فیروز
بیاں حضرت کے کر جاہ و مراتب
کیا ہے مہر اپنی اُس پہ انجام
کیا ملفوف باصد عذر خواہی
کیا ہے بند با تعظیم و اکرام
کہ پہنچا دیں یہ حضرت کو مُہر بند
تھا نام اُس پاک کا مشہور سامول

۱؎ یعنی اہل مکان ۱۲
۲؎ یعنی خوشی ۱۲
۳؎ یعنی زمین ۱۲
۴؎ یعنی آسمان ۱۲
۵؎ یعنی جن و انس ۱۲
۶؎ یعنی سیر کرنے والا ۱۲
۷؎ یعنی بزرگی ۱۲
۸؎ یعنی فتح مند ۱۲
۹؎ یعنی نقش ۱۲
۱۰؎ یعنی پیچیدہ لپٹا ہوا ۱۲
۱۱؎ یعنی قسم ۱۲

باقی

وصیت کر دیا ہے اُس کے در مُشت[1]
کیا تاکید اُس کو سخت کا مل
پھر اُس کو دے وہاں کی بادشاہی
غرض سامول نے وہ خط مُہر بند
اجل آئی اُسی دم دے پسر کو
اسی صورت سے وہ خط پشت در پشت
ملک تبّع کی یہ نادر امانت
حکیموں کی ہیں سب انصار[3] اولاد
جب آیا دور سلطانِ زمن[4] کا
کئے مکے سے ہجرت شاہِ دیں نے
ہوئے اہل مدینہ تب مسلمان
غرض وہ خط طرب افزائے انفاس
ابو ایوبؓ انصاری مقبول
ابو ایوبؓ وسامول انسے بارے
وہ خط تھا پاس اُن کے گرچہ حاضر
مسلمان ہو ابو ایوبؓ ایک دن
گئے خدمت میں شاہ دوجہانکی
کئے ہیں عرض تب اے شاہِ غالب
نبوّت کی کوئی دکھلا نشانی
وہیں حضرت نے کھول اپنے شکر لب
ملک تبّع کا جو ہے خط امانت
امانت کو ادا کر ہو کے بیباک
ابو ایوبؓ نے سُنکر خبر وہ

کہ تا پہنچاوے یہ خط پُشت در پشت
کہ تا اس کام سے رہوے نہ غافل
ہوا ہے دے روانہ سب سپاہی
رکھا ہے پاس اپنے اسکو یک چند
کیا تاکید اُس نور البصر[2] کو
چلا آیا امانت مُنت در مُشت
لگی اولاد رکھنے با دیانت
سبھی اہلِ مدینہ اہلِ ارشاد
حبیبِ حق رسولِ ذوالمنن[3] کا
مدینہ کی طرف ماہِ یقیں نے
یقیں با صدق دل لائے ہیں ایماں
ابو ایوبؓ انصاری کے تھا پاس
مقرر ہیں یہ بس اولاد سامول
ہوئے ہیں واسطے المنیٰں[5] سالے
نہیں تھی بات لیکن سب کو ظاہر
کر اپنے دل میں قائم شوق باطن
رسولِ حق امام انس وجاں کی
چراغ بزم ہستی مہر تاباں[6]
کریں فددی یہ اپنی مہربانی
کہے یہ بس نشانی خاص ہے اب
تمہارے پاس با مہر دیانت
کرو ذمّے کو اپنے اس گھڑی پاک
ادب سے لا کئے ہیں خط نذر وہ

ف۱ یعنی مٹھی میں ۱۲
ف۲ آنکھوں کی روشنی یعنی اپنے لڑکے کو ۱۲
ف۳ یعنی مددگار ۱۲



ف۴ یعنی زمانہ ۱۲
ف۵ یعنی صاحب ایمان
ف۶ یعنی روشن ۱۲

نبیؐ نے توڑ بیشک مہر اعزاز[۱]
غرض وہ خط کا سن مضمون سارا
کہ ہے تبع میرا بھائی مقرر
یقیں سب سے وہ سابق غائبانہ
قیامت میں کروں اُس کو شفاعت
وہ اقرب مجھ کو ہے اور سب سے افضل
اُٹھا پھر ہاتھ حضرت نے دعا تب
کہ اے پروردگار عالمِ غیب
نظر کر میں نے اُن سب کی محبت
ہوا ہوں شاد دل میں اُن سے یکبار
قبول اُن کی تو کر اب دین داری
سلام ان سب کو اب میری طرف سے
قیامت میں تو کر مسرور اُن کو
یہاں چشم بصارت[۶] کھول ایک بار
عقیدت کو سدا کحل البصر[۸] کر
کہ کیا رتبہ ہے اُس خیر الوریٰ[۹] کا
تھا آگے جن کا حضرت سے زمانہ
سعادت کی ملی ہے دولت اُن کو
یہ گمراہی ہماری بس عجب ہے
جو کہلاتے ہیں ہم اُمت نبیؐ کی
ہمیشہ نام سُن عالیِ ہمم کا
نہ کر صلوات سے سینے کو پُر جوش
کہو پھر کس طرح سلطانِ ارشاد

ملک تبع کا اس دم خط کئے باز
کئے ہیں دُر فشانی آشکارا[۲]
سبھوں سے ہے وہ اعلیٰ[۳] مجھ کو یکسر
مسلمانی کا پایا ہے خزانہ
دکھاؤں سربسر گلزارِ جنت
شفاعت اُس کی ہو قسمت میں اول
کئے ہیں حق میں اُن کے التجا تب
خدائے دو جہاں خلاق بے ریب
یہ شوق غائبانہ اور عقیدت[۴]
محبت کا یقیں کرتا ہوں اقرار
یہ ساری فدویت اور جاں نثاری
تو پہنچا اس گھڑی عز و شرف سے
شفاعت سے نہ کر مہجور[۵] اُن کو
کریں سب غور اب مجلس کے حضار[۷]
بزرگی دین کی دیکھیں نظر کر
تمامی انبیا کے پیشوا کا
مسلماں وے ہوئے ہیں غائبانہ
ہوئی ہے سب یہ حاصل عظمت اُن کو
ہماری رائگاں[۱۰] اوقات سب ہے
نہیں رکھتے ہیں کچھ اُلفت نبیؐ کی
محمد مصطفےٰ شاہِ اُمم کا
سدا رکھتے ہیں اپنے دل کو خاموش
رہیں ہو کر ہمارے کام سے شاد

۱ یعنے کھولنا وہ مہر ۱۲
۲ یعنے ظاہر ۱۲
۳ یعنے بیحد شرمندہ ۱۲
۴ یعنے اعتقاد ۱۲
۵ یعنے دور کر ۱۲

۳ باقی

۶ یعنے بینائی ۱۲
۷ یعنے حاضرین ۱۲
۸ یعنے سرمہ آنکھوں کا ۱۲
۹ یعنے بہترین مخلوقات ۱۲
۱۰ یعنے ضائع ۱۲

غرض یہ فدویت کا بل عجب ہے
جسے منظور ترقرب خدا ہو
خدا کے قرب کی بس یہ گلی ہے
کیا ہے حق نے اس معنی سے آگاہ
دگر بھی آیت حُبِّ نبیؐ ہے
جسے معنی میں ہو اُس کی رسائی
مقرر کاملوں کی ہے یہ منزل
و لے لازم ہے جو ہیں اہل ایمان
عزیزو ہے یہ دولت مفت ساری
نبیؐ کی دوستی ہو جس کو کامل
الٰہی جس طرح بخشا ہے تو قال
محبت دے نبیؐ کی اُسکے دل میں
طفیل مصطفےٰ اور فاطمہؓ تو
وسیلہ اُس نبیؐ کا مجھ کو بس ہے
یہاں اس بات کو کر مختصر اب
روایت کے ہیں جس کے پاس صد گنج
کہ سلطان سکندر سرور روم
کسی محفل میں خوش بیٹھا تھا ایک روز
حکیم اور اہل دانش سب تھے حاضر
عجب محفل میں اُس دم کیفیت تھی
تکلم بس سبھی کرتے تھے نادر
کئے ہیں جب سخن ہر ایک نشاں کا
کہے سب نے کہ ہوگا سب سے آخر

مُراد[1] اس کام میں ہر کو نصیب ہے
رہے وہ جاں نثار مصطفےٰ ہو
نبیؐ پر جو فدا ہے سو ولی ہے
کہ دیکھو آیت یُحبِبْکُمُ[2] اللہ
یُحِبّونی[3] فی حُبِّ اللہ یہی ہے
وہ بیشک پاوے بوئے آشنائی
فدا ہونا ہر ایک سے ہے یہ مشکل
فدا ہوویں نبیؐ پر با دل و جان
مقرر ہے یہ اصلِ دینداری
خدا کا قرب ہووے اسکو حاصل
علیؑ کا قال کے موجب تو کر حال
سدا رکھ اُس کے قائم آب و گل میں
شہادت پر میسر گر خاتمہ تو
سوا اُن کے نہ کوئی فریاد رس ہے
لکھوں دیگر بیانِ پُر شکر اب
ہوا ہے اس طرح سے وہ گہر سنج
جہانداری ہے جس کی سب کو معلوم
مہیّا تھا سب اسباب دل افروز
تمامی اہل دولت اور اکابر
بھری ہر اک سخن میں معرفت تھی
سخن کس کا تھا دُر کس کا جواہر
سو نکلا ذکر تب آخر زماں کا
مقرر ایک نبیؐ کا دین ظاہر

[1] یعنی مراد گویا ہوا و پید
[2] یعنی دوست رکھے گا تم کو اللہ تعالیٰ
[3] یعنی محبت میری واسطے محبت اللہ کی ہے۔



[4] یعنی گویا تھی ۱۲
[5] یعنی موجود تھے
[6] یعنی دل کا روشن کرنیوالا
[7] یعنی بہت گروں سے ۱۲
یعنی کلاں سر

مکرّم ہیں وہ سب اہلِ جہاں سے
ہوئے پیدا سبب سے اُن کے آدمؑ
وہ ہیں باعث زماں کے اور زمیں کے
محمدؐ نام ہے اُس پیشوا کا
نہ سایہ اُنکے ہے نازک بدن کو
قدم گاہ اُن کا گرچہ یہ زمیں ہے
یقیں قرآن ہووے اُن پہ نازل
ہے اُس میں فاتحہ کی ایک سورت
نہ یہ رتبہ کسے حق نے دیا ہے
یقیں سرور ہیں وہ سب رہبروں کے
بھی اُمّت اُن کی ساری اُمتوں سے
جو ہوگا اُن کے راہِ دیں کا سالک[۶]
غرض جنت میں وے جاویں نہ جبتک
بھی اُمت اُن کی جنت میں سبھوں سے
عجیب اُس قوم کے ہیں بخت اعلیٰ
جو خادم ہو ویں اُن کے پاک در کے
مراتب اُن کا اعلیٰ تر ہے سب سے
اگر ہم کاش ہوتے اُس زماں میں
درِ دولت پہ اُن کے جان و تن سب
قدمبوسی سے اُن کے فیض پاتے
وے عالی ہمارے ہیں نہ یہ بخت
غرض جس دم حکیموں نے جو یکبار
تھے خضر تب وہاں دو مہر انفاس[۹]

گرامی ہیں تمامی انس و جاں ہے
نہ آدمؑ بلکہ ہر ذراتِ عالم
وہ ہیں محبوب ربّ العالمیں کے
امام المرسلیں والانبیاء کا
صفائی[۱] ہے تمامی اُن کے تن کو
وے معراج گہ عرش بریں ہے
کلام حق مقرر ہے وہ کامل
بیاں اُس کی نہووے کس سے عظمت[۲]
نہ یہ سورت کہیں نازل کیا ہے
دُرِّ[۳] افسر ہیں سب پیغمبروں کے
نہایت ہے گرامی تر سبھوں سے
وہ ہے فردوس[۵] کے گلشن کا مالک
نہ ہووے کوئی داخل اسمیں بیشک
چلے گی پیشتر سب اُمتوں سے
کہ ہو ویں اُس زمانے میں جو پیدا
غلام اُن کے رہیں جو ہوکے گھر کے
مکاں جنت میں بالاتر[۶] ہے سب سے
نبیؐ کے ہمعصر[۸] بیشک جہاں میں
فدا کرتے ریاست اور وطن سب
سدا اُس خاک در پر سر جھکاتے
گدا ہے اُن کے در کا صاحب تخت
کئے مدح[۸] نبیؐ میں لب گہربار
ہے جن کا نام بیشک خضر و الیاس

[۱] یعنی پاکیزگی
[۲] یعنی بڑائی
[۳] یعنی تاج ہونا
[۴] یعنی راہ چلنے والا
[۵] یعنی جنت ۱۲
[۶] یعنی اونچا ۱۲
[۷] یعنی ہم زمانہ
[۸] یعنی تعریف
[۹] یعنی دم دسانس

۲ باقی

جیحوں کے کر اس اقوال کو گوش
ہوئے مشتاق تب وے مصطفٰے کے
مکاں پر اپنے آ اُس دم طرب سے
زمیں کر تر بہ آبِ دیدۂ ذوق
کہ اے پروردگارِ عالم الغیب
چراغ افروز بزمِ دور بیناں
تیرے محبوب کا حُسن وصف وہاج
محبت اُس جمالِ مصطفٰے کی
ہوئی ہے شعلہ افگن آب و گل میں
نہ ہم ہیں گرچہ اس دولت کے قابل
وے رحمت کا تیرے بحرِ پُر نور
ہیں اُس رحمت سے ہم آرزو مند
غرض جب دور آوے مصطفٰے کا
تو کھول ایک بار اپنی چشم اُمید
قدمبوسی سے کر حاصل سعادت
ہماری خاص یہ اُمید بس ہے
دکھا ہم کو برائے مصطفٰے تو
پلایا جس طرح اُلفت کا تو جام
غرض دونوں نے با صد خاکساری
قبول اُن کی ہوئی ہے بس دعا تب
کہ اے بندے میری رحمت سے ممتاز
طفیل اُس کے تمھاری التجا ہے
کرو مت اپنے دل کو تم پریشان

ہوئے ہیں شوق سے دل اُنکے پُر جوش
جمالِ حضرتِ خیر الوریٰ کے
سر اپنا رکھ زمیں پر تب ادب سے
لگے کرنے مناجات از سرِ شوق
خدائے بیچگوں خلاق بے عیب
انیسِ خاطرِ خلوت نشیناں
ہوا دل عشق کے دریا کا مواج
مُبارک چہرۂ نور الہدیٰ کی
ہوا ہے شوق غالب جان و دل میں
کہ دیکھیں وہ جمال پُر فضائل
دما دم موج زن ہے اور معمور
کہ دُنیا میں رہیں جاوید یک چند
چراغ و نورِ چشمِ پُر ضیا کا
کریں نظارۂ خورشید جاوید
بجا لادیں سب ارکان شہادت
سوا اس کے نہ کچھ دلمیں ہوس ہے
جمالِ دلربائے مصطفٰے تو
کر اُن کے وصل سے سرمست مادام
کئے ہیں جب دعا با اشکباری
ہوا الہام حسبِ مدعا تب
میرے محبوب کے مشتاق جانباز
لیا میں نے قبول اس دم دُعا یہ
کروں مشکل تمہاری سب یہ آسان

۱ یعنی بھریں ہوئے قاب
۲ یعنی غمخوار ۱۲
۳ یعنی روشن ۱۲
۴ یعنی ہوا ۵ یعنی پانی اور مٹی یہاں مراد جسم کی ہے
۶ دیدار

۱۲

۷ یعنی جمال پُر تجلی
۸ یعنی بہرہ ور
۹ یعنی روشنی
۱۰ یعنی رکن ۱۲
۱۱ یعنی ہمیشہ ۱۲
۱۲ یعنی عزت دار ۱۲

تمہاری عمر کو کر اس قدر طول
عطا تم کو کروں بس قرب مسئول[1]

شرف بخشوں جمالِ مصطفےٰ سے
بقائے مہر اوج[2] اصطفےٰ سے

وے ہو کر سکندر کے ملازم
رہو یک چند تم ساتھ اُس کے دائم

کرے گا جس گھڑی وہ قصد ظلمات[3]
کرو ظلمات کی تم سیر اُس سات

کہ تا سیراب ہو ماء البقا[4] سے
رہو بس ہو کے ایمن تم فنا سے

تمہارے ہو دیں حاصل اُس سے مطلوب
میسّر ہو وے تم کو روئے محبوب

غرض دونوں نے سُن مژدہ[5] یہ نادر
کئے شکرِ خدا ہو شاد خاطر

سکندر کے پھر آخر ہو مصاحب
گئے ظلمات[6] میں با شوق غالب

ملا اُن کو وہاں ایک چشمۂ نور
کہ تھی دولت بقا کی جس میں مستور[7]

پئے دونوں نے اُس دم آبِ حیواں
کیا ہے حق نے مشکل اُن کی آساں

غرض جب دور آیا شاہِ دیں کا
امام الانبیا و المرسلیں کا

تب آ خدمت میں حضرت مصطفےٰ کی
شہنشاہِ جہاں شمس[8] الضحےٰ کی

قدمبوسی سے کر حاصل سعادت
بجا لا اُس گھڑی رسم شہادت

بیاں کر حال سب جاہ[9] و طرب کا
زباں کھولے طریقے سے ادب کا

کئے ہیں عرض تب لے شاہِ کونین
چراغ بارگاہِ قاب قوسین

یہی دل میں ہمارے بس ہوس تھی
قدمبوسی کی یہ اُمید بس تھی

خدا کے لطف اور افضال سے اب
ہوئے حاصل ہمارے دل کے مطلب

نہ اب دُنیا میں رہنا مُدعا ہے
جنابِ پاک میں یہ التجا ہے

کریں حضرت دعا تا ہو کے دل شاد
گذر دُنیا سے ہو ویں سب آزاد

یہ سُن حضرت نے تب اُن کی زبانی
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی

کہ اے ہمراز میرے خیر اندیش
یہاں سے اب سفر مجھ کو ہے درپیش

میرے بعد از کوئی غمخوار اُمت
نہیں ہے تا کرے اُن کی حمایت

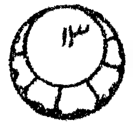
سوا اس باعث کرا اپنا تم کو نائب
کیا تفویض[10] تم کو یہ مطالب

[1] یعنی سوال کیا گیا ۱۲
[2] یعنی بلندی ۱۲
[3] یعنی تاریکی ۱۲
[4] یعنی زندگی کا پانی ۱۲
[5] یعنی خوشخبری

۱ باقی

[6] یعنی تاریکی ۱۲
[7] یعنی پوشیدہ
[8] یعنی آفتاب روشن
[9] یعنی مرتبہ عالی
[10] یعنی سپرد ۱۲

میری رحلت کے بعد اے پاک پیشہ ۔ نگہبانی کرو ان کی ہمیشہ
قیامت تک رہو دونوں سلامت ۔ رہو غمخوار اُمّت تا قیامت
غرض حضرت کا سن یہ قول اُقدم ۔ قبول اُس کو کئے دونوں نے محکم
یقیں دونوں یہ ہیں فرمانبری میں ۔ ہمیشہ ہیں سبھوں کی غمخوری میں
ہوئے ہیں ایک تو دریا کے مالک ۔ دگر خشکی کے ہیں لاریب سالک[۲]
غرض جو ہو گئے دنیا میں مُرسل ۔ دگر اہل سعادت مرد اکمل
سبھی حضرت پہ شیدا سر بسر تھے ۔ جمال پاک کے مشتاق تر تھے
بیاں اُن کا لکھا جاوے کہاں سے ۔ ادا تقریر ہو وے کب زباں سے
ہر ایک کا ایک دفتر ہے عجائب ۔ بیاں ہے سب نوادر اور غرائب
ولے شمّہ[۳] سنا جو تم نے فی الحال ۔ لکھا ہوں مختصر کر سب وہ احوال
اُسے تا دیکھ ہر مومن ہو خوش دل ۔ محبّت کا کریں قرب اس سے حاصل
رہیں دل سے فدائے مصطفیٰ ہو ۔ ہمیشہ خاک پائے مجتبیٰ ہو
ہے مشتاق نبیؐ جو دل سے ہر بار ۔ ہیں مشتاق اُسکے سب جنت کی گلزار
کروں مشتاقیت پر بات آخر ۔ درود بے عدد صلوات وافر
پڑھوں شمع شبستان[۱] ہوئے پر ۔ محمّد مصطفیٰ بدر الدجے پر
پڑھو اے حاضرو صلوات یکبار ۔ بروح شاہ دیں سلطان ابرار



سلہ یعنی کوچ ۱۲
سلہ یعنی راہ چلنے والا
سلہ یعنی ٹھنڈا ۱۲
سلہ یعنی ہمیشہ

سلہ یعنی خلوت خانہ سے
یعنی اندھیری رات سے
یعنی نیک
چاند سلہ یعنی تہجدی
گزار کرنے والا ۱۲

تیسری مجلس بیان میں نور منور حضرت خاتم الانبیا کے جو انبیائے عظام اور حضرت کے اجداد کرام سے پشت بہ پشت چلا آیا ہے اور ہر ایک نبی اُس نور پاک کی تعظیم و تکریم کرتے تھے

قلم مدح نبیؐ سے بہرہ ور ہو ۔ ثنا گوئی سے فائز سر بسر ہو
ادب سے صفحۂ کاغذ پہ رکھ سر ۔ چلا ہے مجلس سوّم میں یکسر

لکھے تا نورِ احمدؐ کی جلالت
ملا کر سلسلہ آدمؑ سے ظاہر
لطیفے مختصر سب اس میں لاوے
فضیلت کا کھلا ہے یہ عجب باب
ہر ایک سے منسلک انوار ہے یہ
فلک گر سلک انجم لے کے آوے
نظر کر انتظام اس کا یہ کامل
غرض نورِ نبیؐ کا یہ بیاں ہے
کہ جو اصلاب سے ارحام میں آ
ملا ہے آمنہؓ کو سب سے آخر
روایت یہ تمامی معتبر ہیں
یہ لکھتے ہیں کہ حق نے سب سے اوّل
بنا اُس نور سے پھر عرش و افلاک
رکھا تھا نور وہ عرش بریں پر
بنایا جس گھڑی آدمؑ کا قالب
خلافت کا رکھ اُن کے سر پہ افسر
شعارِ قابلیت دے کے یکبار
اُسی دم نور وہ شاہِ زماں کا
رکھا ہے لا جبیں میں اُن کے اُس دم
جبیں آدم کی از نورِ سمٰوات
ہوئے آدم کے اقبال اُس سے نادر
رہے جس برج میں اُبھر تاباں
جبیں سے اُن کی تب لامع ہوا نور

کرے مرقوم آثارِ کمالات
لکھے اصلاب کا احوال نادر
علامات حسب باقی سناوے
بیاں ہے رشک سلکِ گوہرِ ناب
نوادر سبحۃ الاحرار ہے یہ
یقیں اس سلسلہ سے گر ملاوے
اُسے بیشک خجالت ہووے حاصل
فضیلت میں عجب عالی نشاں ہے
چلا آیا دکھاتا در تجلے
ہوے بخت اُن کے عالی سب سے نادر
نشاط افزا و بس عالی قدر ہیں
کیا ایجاد نورِ ختمِ مرسل
تمامی عالمِ نور عالمِ خاک
وہاں تھا نور وہ ساکن مقرر
عطا کر روح با انوار ثاقب
کرامت کا عنایت کرکے زیور
ودیعت کا بنا اُن کو سزاوار
مکرم مظہر کون و مکاں کا
ہوئی آدم کی عزت اس سے اعظم
ہوئی تاباں بعظمت مثل مشکات
فضیلت کے ہوئے قابل عناصر
نہ ہووے کیوں وہ برج آخر درخشاں
ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے معمور

۱ یعنی بزرگی ۲ یعنی نشیب و ترتیب ۳ جمع صلب کی ۴ یعنی لڑی ۵ جمع رحم ۶ خالص ۷ جمع واں ۸ یعنی چمکنا ۹ یعنی روشنی ۱۰ یعنی خوشی ۱۱ یعنی روشن وجود

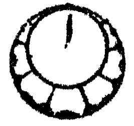
۱۵ باقی

۱۱ یعنی لباس ۱۲ امانت ۱۳ یعنی پیشانی ۱۴ یعنی آسمانوں ۱۵ وہ چوڑا طاق جس میں چراغ رکھتے ہیں ۱۶ جمع عنصر کی یعنی وجود کی اصل و بنیاد اور وہ چار چیزیں ہیں باد، آب، خاک، آتش ۱۷ یعنی چمکنے والا ۱۲

تجلّی نور کی یہ دیکھ نادر
جنابِ حق میں تب آدمؑ نے اسطور
کہ یارب یہ درخشاں نور عجب ہے
یہ کیا ہے نور اور کیا ہے تجلّے
ندا تب غیب سے آئی ہے یکبار
یہ نورِ سرورِ آخر زماں ہے
بنایا نور اُس کا سب سے اوّل
عجب ہے اُس کی نادر شان اعظم
بنایا اس کے باعث سر بسر سب
نہ کرتا نور کو گر اُس کے پیدا
طفیل اُس کے تجھے بھی کرکے موجود
تجھے مخلوق سے ممتاز کر اب
یہ سُن آدمؑ نے مژدہ باعنایت
ہوئے پھر نور کے سائے میں یکبار
عَلَم ہر ایک تھا با نورِ جاوید
کرشمہ نورِ احمدؐ کا یہ سب تھا
ملائک کو ہوا ہے غیب سے تب
کہ نور اُس سرورِ لولاک کا اب
ہوئے آدمؑ کے اے سدم بخت یاور
کرو تم اُس کی جا اس دم زیارت
سرِ پر جاہ و عزت پر ادب سے
دکھاؤ سب تماشا جنتوں کا
یہ سُن مژدہ طوائف سب ملک کے

ہوئی آدمؑ کو حیرت اُس سے ظاہر
کئے ہیں عرض اس صورت سے فی الفور
تجلّی سے منوّر اس کے سب ہے
جبیں اُس سے منوّر ہے ہویدا
کہ ہیں اُس نور کے نادر سب آثار
تجلّیِ شہِ کون و مکاں ہے
یہ ہووے بعد سب کے ختمِ مرسل
میرا ہے خاص محبوبِ مکرّم
زمیں و آسماں شمس و قمر سب
نہ قدرت اپنی سب کرتا ہویدا
بزرگی سے عطا کر خلعتِ جود
کیا تیری جبیں میں جلوہ گر اب
کئے شکرِ الٰہی بے نہایت
عَلَم ستّر ہزار اُس دم نمودار
تجلّی میں مقرّر رشکِ خورشید
اثر اُس کی تجلّی کا عجب تھا
یہ فرمان خلوتِ لاریب سے تب
رہا ہے مطلعِ آدمؑ میں آ اب
ہوئے اُس نور کے کامل وہ مظہر
بجا لاکر سبھی رسمِ سعادت
اُٹھا لاؤ اُس کو اب فرّ و طرب سے
میرے ممتاز ساری نعمتوں کا
یقیں ساکن سبھی ساتوں فلک کے

۱ یعنی ظاہر ۱۲
۲ یعنی نشان ۳ یعنی آفتاب ۴ یعنی ظاہر ۵ یعنی روشنی



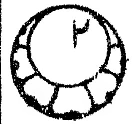
۶ یعنی بیشک ۱۲
۷ یعنی خوشی ۱۲
۸ یعنی عزت دار
۹ یعنی جماعتیں ۱۲

طبق لے نور کے ہاتھوں میں سارے / اُتر آئے زمیں پر سب وے بارے
بھی ہمراہ اُن کے تھا یک تخت نادر / یقیں تھا سر بسر غرق جواہر
ادب سے اُس گھڑی آدم کو اُس پر / بٹھا کر لے گئے جنت میں یکسر
ملی آدمؑ کو اُس دم جائے عزّت / لگے کرنے کو خوش ہو سیر جنّت
کیا ہے حق نے پھر حوّا کو پیدا / جمال و حسن پاکی دے ہویدا
قد و قامت کو اُن کے دلبری سے / مُرتب کر نزاکت پروری سے
رکھا آدمؑ کے لا اُن کو مقابل / نظر کر اُن کا یہ حسن و شمائل
ہوا آدمؑ کا دل یکبار راغب / اُسی ساعت نہایت ہو کے طالب
ہوئے آدم جناب حق میں یکبار / بصد اشواق حوّا کے طلب گار
اُسی دم بارگاہِ کبریا سے / ندا آئی ہے درگاہِ خدا سے
کہ اے آدمؑ ترے لائق یہیں ہے / تجھے گر اُس کی خواہش اور ہوس ہے
تو مہر اُس کی اُسی دم کر تو حاضر / یہ منکوحہ ملے تا تجھ کو آخر
کہے آدمؑ نے اُس کی مہر کیا ہے / دہ یا رب کون سی شئے بے بہا ہے
جواب آیا کہ اُس کی مہر ہیں اب / اُسی ساعت تو کر گو مہر فشاں لب
میرے محبوب کا لے اسم تا قب / درودیں پڑھ سُنا اب دس مراتب
یہی ہے مہر اُس حوّا کی نادر / یہ پاوے فیض اکمل اُس سے وافر
یہ مژدہ حضرت آدمؑ نے کر گوش / محمّد مصطفیٰؐ پر از سر جوش
پڑھے ہیں دس مراتب شادماں ہو / درودیں بے بہا گوہر فشاں ہو
یقیں عظمت سے اُس کی بیگماں تب / ہوئے حوّا سے آدمؑ کامراں تب
عجب فیض اسم با اکرام کا ہے / رسول اللہ کے اُس نام کا ہے
جناب کبریائی میں گرامی / درودوں کی عجب ہے قدر نامی
برکت سے اُسی کی ایک باری / ہوا پیوند کا رشتہ یہ جاری
رہی دونوں میں بس قائم محبت / رہی ہے ایکساں دائم محبت

۱ یعنی یک خصلت
۲ یعنی آواز ۱۲
۳ یعنی وہ نقد و جنس جو عقد نکاح کے وقت مرد کے دینے کرتے ہیں اور وہ شرعی ادا درم ہوتے ہیں ۱۲
۴ یعنی نکاح کی گئی ۱۲
۵ یعنی پاک
۶ دس مرتبہ
۷ یعنی بہت
۸ یعنی خوش خبری
۹ یعنی قرابت اور ناتا کے معنی بھی ہیں ۱۲

۱۴
باقی

یہ نادر فیض تھا اسمِ مُبیں کا　　مُبارک اس درودِ دلنشیں کا
اسی صورت سے جو ہیں ابن آدمؑ　　عروسی ہیں اگر وے اپنے ہر دم
پڑھیں صلوات دائم مصطفےٰؐ پر　　شہِ عالم رسولِ اکبرؐ یا پر
لگا اس رشتۂ اخلاص سے دل　　محبت سے رہیں حضرت کی بس مِل
تو حق ہر دم دکھا اُس کی برکت　　کرے جوڑے میں اُن کے دے محبت
سدا[1] دونوں کو بس اخلاص پیشہ　　رہے اُن کی وفاداری ہمیشہ
غرض صلوات[2] کی عظمت عجب ہے　　بزرگی بے محاصر[3] اس کی سب ہے
سخن یہ مختصر کر بس یہاں اب　　سُناتا ہوں وہ نادر تر بیاں اب
یہ لکھتے ہیں کہ جب آدمؑ نے کامل　　گئے اس نام سے یہ فیض حاصل
غرض جنت سے جب آئے زمیں پر　　مقرر نورِ احمدؐ تھا جبیں[4] پر
ملائک جو فلک کے بام[5] پر تھے　　فدا اُس نورِ با اکرام پر تھے
وے آدمؑ کی جدائی سے اَلم میں　　پڑے رہیں اسگھڑی سب درد و غم میں
خدائے دو جہاں نے سب کو ظاہر　　نہایت دیکھ تب آزردہ خاطر



دیا فرماں اُس ساعت مَلک کو　　تمامی ساکنانِ نُہ[9] فلک کو
کہ آدم کی کرو سب جا زیارت　　نظر کر نورِ سلطانِ رسالت[6]
سبھی آؤ یہاں پھر شاد ہو کر　　رہو اُس داغ سے آزاد ہو کر
یہ سُن سارے ملائک شادماں ہو　　اُتر آئے زمیں پر کامراں ہو
سو آدمؑ کے پاس اُس دم ادب سے　　لگے سب گرد پھرنے کو طرب سے
نظر آدمؑ نے تب کر اُن کی جانب　　ہوئے ہیں سب سے اُس ساعت مخاطب
کہ اے ساکن سبھی چرخِ علا[8] کے　　مقرب سب مقرب تر خدا کے
زمیں یہ بس یقیں دارالمحن[9] ہے　　تمامی عاصیوں کا یہ وطن ہے
نہ اس جا ہے گذر روحانیوں کا　　نہ یہ موقع ہے سب نورانیوں کا
وے آنا تمھارا کس سبب ہے　　مجھے اس بات سے حیرت عجب ہے

۱ یعنی ہمیشہ ۱۲
۲ یعنی درود
۳ یعنی بے انتہا
۴ یعنی پیشانی ۱۲

۵ یعنی کوٹھا
۶ یعنی پیغمبری
۷ یعنی بلند
۸ یعنی تکلیف کا مکان

سخن اُن کا ملک یہ سُن تمہاری ۔۔۔ لگے ہیں بولنے باشاد کاری
کہ اے گنجینۂ اسمائے اعظم ۔۔۔ مقرر حاملِ نورِ مکرم[1]
فلک سے اب زیارت کو تمہارے ۔۔۔ نہایت شوق سے اُترے ہیں بالے
تمہاری جو جبیں پر ہے درخشاں[2] ۔۔۔ یہ نورِ آفتابِ اوجِ اکوان[3]
سبھی اس نور کے عشاق ہیں ہم ۔۔۔ ہزاروں دل سے بس مشتاق ہیں ہم
ملی اس کے سبب پروانگی اب ۔۔۔ ہوئی زائل سبھی دیوانگی اب
غرض آدمؑ کی کر سب نے زیارت ۔۔۔ نظر کر نورِ سلطانِ رسالت[4]
گئے ہیں سب زمیں سے آسماں پر ۔۔۔ ہوئے قائم سبھی اپنے مکاں پر
غرض اس نور کی عظمت عجب ہے ۔۔۔ بزرگی اور یہ حرمت عجب ہے
ملائک جس کے سب مشتاق تر تھے ۔۔۔ یقیں مادام محوِ یک نظر تھے
سبب سے اس کے آدم کی قدر تھی ۔۔۔ یہ عزت اُن کی عالی سر بسر تھی
درخشاں اُن کے تھا مطلع سو یہ نور ۔۔۔ یقیں تھا قاف[5] تا قاف اُس سے معمور
نظر کر اُن کی جانب جزو کل سب ۔۔۔ سدا کرتے تھے سجدہ خار و گل سب
درخت و کوہ و اشجار[6] و بیاباں ۔۔۔ درندے اور پرندے اور حیواں
سبھی نورِ نبیؐ کو دے کے تعظیم ۔۔۔ یقیں آدمؑ کو سب کرتے تھے تسلیم
غرض نورِ شہنشاہِ کرامت ۔۔۔ تھا پاس آدمؑ کے یک چندیں امانت
ہوا پھر جس طرف وہ منتقل[7] نور ۔۔۔ ہوئے اقبال نامی اُس کے منصور
ہمیشہ اُس کی عالم میں قدر تھی ۔۔۔ یہی توقیر عالی سر بسر تھی
شرف پایا جو نورِ احمدی سے ۔۔۔ ہوا محظوظ جاہِ سرمدی سے
خدا نے ان سبھوں کو دی ہے عزت ۔۔۔ جلالت کی یقیں بخشا ہے دولت
رئیس اپنی ہوئے ہیں قوم کے سب ۔۔۔ کئی پیغمبری کا پائے منصب[9]
بھی بعضوں نے کئے ہیں شہریاری ۔۔۔ رہی دنیا میں سب کی نامداری
نہ طاقت کس کو تھی دے اُنکو ذلت[10] ۔۔۔ کرے اس طرف انگشت اہانت[11]

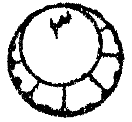
[1] یعنی سردار ۱۲
[2] یعنی روشن ۱۲
[3] جمع کون کی
[4] یعنی دو لوک جہاں
[5] یعنی پیغمبر ۱۲
...
[8] اور دنیا کے گرد واقع ہے
[9] جمع شجر کی
یعنی پھر
یعنی نقل کرنے والا
یعنی بزرگی
[10] یعنی ...
[11] یعنی برائی ۱۲

۱۳۱ باقی

خدا نے سب کے کر اقبال منصور[۱]
ظفر دے اُن سبھوں کو با مناسب
نظر کر اُن کی جانب سب سلاطین
اُتر کر تخت سے آتے تھے سب زیر
سخن بھی سب کا تھا ہر اک سے اعلا
ہر اک ساعت مدد اُن کی خدا نے
نہ کس موذی[۳] سے کب اُن کو خطر تھا
تھا چہرہ سب کا دائم پُر صلابت[۴]
بھی دے حق نے ہر ایک کو نیک اخلاق
شجاعت اور سخاوت میں تمامی
جمال و حسن میں مشہور تر سب
بھی حق نے سب کی رکھ عصمت کو قائم
عنایت سب کو کر صافی و پاکی
حرام اور پلیدی کب کس کو رغبت
کہ تا نور اس حبیب ذو المنن کا
خیانت سے نہ ہو ہرگز مکدر[۷]
یہ سب واقع نوادر سربسر سب
طفیل اس نور کا یہ سب یقیں تھا
کرے نورِ نبیؐ جس سے رفاقت[۸]
بھی لکھتے ہیں نبیؐ کے جد تمامی
رہے ہیں بت پرستی سے سبھی دور
کیا نیں بت کو سجدہ کس نے یکبار
یہ عظمت تھی نبیؐ کے نور کی سب

کیا دشمن کو دائم اُن کے مقہور[۲]
ہزاروں پر کیا ہر بار غالب
اُسی دم بھول سارے جاہ و تمکین
نہیں اس کام میں کرتے تھے کچھ دیر
تھا دائم جگ میں سب کا بول بالا
کیا ہے اُس حکیم کبریا نے
نہ کس شئے کا کدھی کچھ اُن کو ڈر تھا
تھی غالب نورِ احمدؐ کی مہابت[۵]
کیا ہے ہر گھڑی مشہور آفاق
ہوئے عالم میں سب معروف نامی
ہوئے ہیں خوب صورت سربسر سب
رکھا معصوم کر کر سب کو دائم
رکھا محفوظ از آلودہ ناکی
دیا ہے سب کو دائم پاک شہوت
رسولِ انس و جاں شاہِ زمن[۶] کا
صفائی سے رہے دائم مقرر
لکھا جو کر کے اس دم مختصر سب
محض یہ فضل رب العالمیں تھا
نہ ہووے کیوں اسے حاصل لیاقت
ز آدم تا بہ عبد اللہ نامی
تھا دل ایماں سے اُن ساروں کا معمور
بت اُن کو دیکھ ہوتے تھے نگونسار[۹]
کرامت سرورِ منصور کی سب

۱ یعنی مدد کیا گیا
۲ یعنی قہر کیا گیا
۳ یعنی ایذا دینے والا
۴ یعنی سختی
۵ یعنی ہیبت



۶ یعنی زمانہ
۷ یعنی خراب
۸ یعنی دوستی
۹ یعنی اوندھا

ہے اہل الحق کی ثابت تر یہی بات
غرض حضرت کے سب اجداد یکسر
ہر ایک کا حال گر لکھنے میں آوے
ہزاروں مجلسیں گر ہوویں تصنیف
ولے اپنی سمجھ اس دم سعادت
غرض آدمؑ کو جس دم مصطفےٰ کا
ہوئے آدمؑ کے تب اقبال یاور
پھر آدمؑ ساتھ لے بی بی کو یک روز
اُسی صحرا میں تب حق نے مقرر
یقیں جنت کا تھا چشمہ وہ پُر نور
یکایک اس گھڑی روح الامیں تب
طبق تھا ایک ہمراہ اُن کے نادر
طبق میوے کا رکھ اُن کے مقابل
یہ میوہ حق نے بھیجا ہے کرم سے
محض یہ میوۂ خُلدِ بریں ہے
کیا ہے حق نے یہ تم کو عنایت
ولے حکمِ خدا صادر ہے مسطور
کرو بس غسل اس چشمہ میں جا کر
لگا خوشبو معطر اپنے تن کو
کرو یہ میوۂ شیریں تناول
رہو بی بی سے مل کر آج کی رات
غرض آدمؑ نے سُن حکمِ الٰہی
اُسی دم حکمِ حق سے نو ظاہر

گواہ اس قول پر ہے شرحِ مشکات
تھے موصوف ان صفاتوں سے مقرر
جو چاہے سب مفصل کہہ سناوے
نہ پوری اُن سبھوں کی ہووے تعریف
لکھوں احوال سابق باشارت
ملا ہے نور اُس نورِ خدا کا
ہوا اُن پر یہ سارا فضل داور
ہوئے صحرا میں جا کر جلوہ افروز
دیا ہے بھیج اک چشمہ خنک تر
مقرر آبِ رحمت سے تھا معمور
ہوئے حاضر ملائک ساتھ لے سب
بھرا تھا میوۂ جنت سے ظاہر
کہے جبریلؑ نے اے شاہِ کامل
کیا ہے بس عطا خوانِ نعم سے
حلاوت سے بھرا کامل یقیں ہے
فوائد اس میں ہیں ظاہر نہایت
کہ لے ساتھ اپنے اس بی بی کو فی الفور
بدن سب صاف کر اپنا نہا کر
معطر عطر سے کر کر بدن کو
یقیں پھر بعد اس کے بالتفضل
کہ ہیں اس رات میں عائد کرامات
اُسی موجب بجا لائے کماہی
رہا حوّا کی آ چھاتی میں آخر

۱ یعنی باپ دادا سب کا
۲ یعنی دادا ۱۲
۳ یعنی خدا
۴ یعنی ٹھنڈا
۵ یعنی ظرف
۶ یعنی مجلس

۱۲

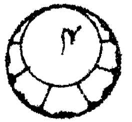
باقی

۷ یعنی نعمتوں
۸ یعنی بہشت
۹ یعنی ظاہر
۱۰ یعنی لوٹنے والی ۱۲
۱۱ جیسا کہ چاہیے
۱۲ یعنی نیا ۱۲

ہوئے جب شیثؑ پیدا تو اُسی دم
رہا ہے شیثؑ کی آ کر جبیں پر
ہوئی قدر ان کی اس باعث سے کامل
ہوئے آدمؑ کے اس رتبہ کے وارث
ہوئے اولاد سے آدمؑ کے نامی
ملائک دیکھ چہرہ اُن کا تاقب[١]
زیارت اُن کی سب کرتے تھے مادام[٢]
یہ لکھتے ہیں کہ حضرت شیثؑ تنہا
سبب یہ تھا کہ وہ نورِ کرامت
غرض جس دم ہوئے تنہا وہ پیدا
یقیں جوڑے کا اُن کے غم ہوا ہے
سبب اُس نور کے اُس دم خدا نے
دیا ہے بھیج تب جنت سے یک حور
وہ جوڑا شیثؑ کا نادر یقیں تھا
نظر کر شیثؑ اُس کا حُسن کامل
تھے شیدا اور عاشق اُسیر مادام
انوش اُس کے ہوئے پیدا شکم سے
کیا ہے حق نے پیدا پاک اُن کو
ہوئے ہیں بخت اُن کے سب سے اعلا
جبیں پر دیکھ وہ نورِ الٰہی
یقیں کرتے تھے سجدہ اُن کو ہر دم
پسر نے اُن کے پایا ہے امانت
پسر سے اُن کے پھر وہ نور اس طور

خدا کے حکم سے نورِ مکرّم
ستارے میں سمایا بدرِ انور
نبیؐ حق کے ہوئے ہیں با فضائل
یقیں اُس نورِ احمدؐ کے وہ باعث
فضیلت میں ہوئے سب سے گرامی
فلک سے آ سبھی با شوق غالب
فدا نورِ نبیؐ پر تھے سرانجام
ہوئے ماں کے شکم[٣] سے بس وہ پیدا
میسر ہو وے اُن کو بے شراکت[٤]
سوا اس باعث تب آدم کو ہویدا
پریشاں فکر نے اُن کو کیا ہے
حکیمِ پاک بے چون و چرا نے
کہ جس کا حسن تھا جنت میں مشہور
محض[٥] یہ فضل ربّ العالمیں تھا
نوادر دیکھ سب شکل و شمائل[٦]
عجب معشوق تھی وہ سرو گلفام[٧]
نکل آئے ہیں اُس کانِ کرم سے
دیا نورِ شہِ لولاک اُن کو
تھا چہرے پر عیاں اُن کے تجلا[٨]
ہر اک ساعت تمامی مرغ و ماہی
پھر آخر اُن سے وہ نورِ مکرّم
کیا ہے حق نے یہ اُنکو عنایت
چلا کرسی بہ کرسی دور در دور

١ یعنی روشن
٢ یعنی ہمیشہ
٣ یعنی پیٹ
٤ یعنی شرکت



٥ یعنی خاص
٦ یعنی خصلتیں
٧ یعنی سرخ رنگ
٨ یعنی نور

ملا ہے نوحؑ کو وہ نور آخر
عجب اُس نور سے پائے ہیں وہ جاہ
خدا کے خاص یہ بھی اک نبیؑ تھے
ملا ہے سام کو پھر اُن سے وہ نور
غرض پھر نور وہ ماہِ یقیں کا
خلیل اللہ نے پائے ہیں آخر
یقیں اُس نور کے باعث خدا نے
بس اُن کو خلعت خلتؑ عطا کر
یقیں وے صاحبِ اموال وزر تھے
جوانی جب ہوئی ہے اُن کی آخر
بہت اولاد کی اُن کو ہوس تھی
سو اس باعث ہمیشہ تھے وہ غمگیں
بھی سارہؓ نے ضعیفی اپنی سب دیکھ
دی خدمت میں کنیز طاہرہ تب
خدا نے ہاجرہؓ کو باعنایت
ہوئے ہیں اُن سے اسمٰعیلؑ پیدا
بھی اُس دم حق نے سارہؓ پر کرم کر
دیا ہے اُن کو نامی ایک فرزند
خلیل اللہ کے یہ دو پسر ہیں
ہوئی اسحاقؑ کی اولاد نامی
ہوئے ہیں بے حساب اُن میں پیمبر
مگر اولادِ اسماعیلؑ سے کب
سوا بہ اس امام المرسلیں کے

ہوا چہرہ درخشانی اُن کا ظاہر
ہوئے حق کے یقیں مقبول درگاہ
مشرف تر زنورِ احمدی تھے
ہوئی ہے سام کی اولاد منصور
محمد مصطفےٰ صلعم لا دیں کا
ہوئے اقبال نامی اُنکے ظاہر
مقرر خالقِ ارضؑ و سما نے
کیا ہے دوستوں کا اپنے مظہر
سخی عالم میں سب مشہور تر تھے
ضعیفیؑ آگئی ہے اُن پہ ظاہر
امانت کی ہمیشہ فکر بس تھی
سدا رہتے تھے ہو بیتاب و تسکیں
طلبگارِ پسر اُن کو عجب دیکھ
دیئے ہیں اُن کو نامی ہاجرہؓ تب
فضیلت یہ دیا ہے بے نہایت
ملا نورِ نبیؐ اُن کو ہویدا
یقیں اس ناامیدی میں مقرر
وہ ہیں اسحاقؑ سلطان خردمند
بزرگی میں عجب عالی قدر ہیں
بنی اغلبؑ ہوئے اس میں تمامی
کئی مشہور ہیں عالم میں یکسر
نبوت کا نہ پایا کوئی منصبؑ
یقیں محبوب رب العالمیں کے

۱ یعنی زینت ۱۸
۲ یعنی سرسبز بھی
۳ یعنی مدد کیے
۴ یعنی سروار
۵ یعنی اسرار ہمسر
۶ یعنی رسی ۹



۷ آسمان
۸ دوستی
۹ بڑھاپا
۱۰ لونڈی پاک
۱۱ طاہرہ
۱۲ اکثر ۱۲
۱۳ مرتبہ ۱۲

رسولِ ہاشمی سلطانِ عالم
ہیں اسماعیلؑ کی اولاد اکرم[۱]

بھی لکھتے ہیں کہ وہ عالی فضائل
خلیلؑ[۲] کبریا سلطانِ کامل

ہوئے سائل جنابِ حق میں یکروز
کہ یارب جو جہاں میں جلوہ افروز

میری اولاد سے ہوویں ہمیشہ
نبوّت سے بزرگی پاویں یکسر

جمال اُن کا مجھے دکھلا کرم سے
مشرّف کر لقائے[۳] محترم سے

اُسی ساعت خدا نے التجا یہ
قبول اُن کی مقرر کر دعا یہ

حجاب اُن کی نظر سے دور کر سب
کر انوارِ مطالب جلوہ گر سب

جمال اُن کو دکھایا ہر نبیؑ کا
یقیں دیدار اس ساعت سبھی کا

کہ جو اسحاقؑ سے عالم میں سارے
نبی اولاد میں تھے ہونے ہارے

کیا رُتبے سے بھی ہر اک کے واقف[۴]
دکھایا سب منازل[۵] اور مصارف[۶]

یقیں پھر بعد اُس کے با عنایت
نگاہِ فضل کر اُن پر نہایت

دکھایا ہے جمال اُس شاہِ دیں کا
حبیبِ حق امام المرسلینؐ کا

کیا پھر واقف اُن کی منزلت سے
معلّٰی[۷] رُتبہ محبوبیت سے

اُسی ساعت خلیلِ کبریا نے
یقیں مقبولِ درگاہِ خدا نے

نظر کر اس طرف سارے ستارے
نبوّت کے فلک کے ماہ پارے

اِدھر یہ مہرِ اوجِ لامکاں دیکھ
درخشاں[۸] آفتاب دو جہاں دیکھ

مراتب دیکھ سب حضرت کے ثاقب[۹]
تجلّی مرتبے کی دیکھ غالب

بجا لا شکر کا سجدہ گرامی
کئے حاصل نہایت شادکامی

پھر اسماعیل سے تب اُن کی رغبت[۱۰]
ہوئی کامل نہایت با محبت

دے اسماعیل کو بھی حق نے رتبہ
بنا اُن کے کیا ہاتھوں سے کعبہ

یقیں پھر اُن سے وہ نورِ مکرّم
ملا قیذار کو باشانِ اعظم

چلا ہے پشت در پشت آنکے وہ نور
ہر ایک مطلع کو کر ہر بار معمور[۱۱]

ملا عدنان کو با صد عنایت
شرف[۱۲] عدنان پائے بے نہایت

۱ یعنی بزرگ
۲ یعنی دوست
۳ یعنی دیدار ۱۲
۴ یعنی خبردار ۱۲
۵ یعنی مرتبے ۱۲
۶ یعنی خاص درجے



۷ یعنی بلندی
۸ یعنی روشن
۹ یعنی روشن
۱۰ یعنی خواہش
۱۱ یعنی آبادا ۱۲
۱۲ یعنی بزرگی ۱۲

درخشاں اُن کی پیشانی سبھی دیکھ
ہوئی ہے اُن کی دشمن بس جہاں سب
کئے ہیں قصد اُن کا سب نے ہر بار
کیا ہے دشمنوں کو اُن کے مقہور
خبر اس نور کی شاہِ عجم نے
کہا اولاد سے بس اُن کی ظاہر
ہمارا اُن کے باعث تخت اور تاج
سو اس باعث روانہ کر کے لشکر
یقیں عدنان تھے اُس دم سفر میں
سو دیکھ عدنان کو یکبار در راہ
قریب اُن کے تھا اُس دم کوہ ظاہر
کیا سب دشمنوں کو اُس نے غارت
کرشمہ تھا یہ نورِ مصطفیٰ کا
مَعَد اُن سے ہوئے پیدا مقرر
مَعَد مشہور تھے وہ تیز آہنگ[۸]
ہمیشہ لوٹ اُن کا خانماں[۹] سب
یہ اسرائیل ان کا دیکھ سب طور
کہے اُن سے کرو کچھ بد دعا اب
نبیؐ نے بات سُن یہ اُن کی نادر
خدا سے تب ہوا ہے اُن کو الہام[۸]
جبیں میں اس کی نورِ مصطفیٰ ہے
یہ سُنکر ہوا اُسی ساعت وہ تائب
مَعَد کی کر اُسی ساعت زیارت

مکرم جلوہ نورِ نبیؐ دیکھ
ہوئے حاسد مقر انس و جاں سب
دلے حق نے ہمیشہ ہو مددگار
ہمیشہ اُن سبھوں پہ تھے وہ منصور[۵]
سُنا ہے جس گھڑی اُس بدنیم[۶] نے
پیمبر ہو دیں پیدا سب سے آخر
مقرر اُس گھڑی سب ہوئے تاراج[۷]
کہا عدنان کو مارو مقرر
وہ لشکر سب ملا ہے رہ گذر میں
کئے ہیں قصد اُن کا سب نے ناگاہ
سو نکلا ایک پنجہ اُس سے نادر
کیا حق نے ظفر اُن کو عنایت
جلال اُس معدن[۴] صدق و صفا کا
نبیؐ کا نور تھا ساتھ اُن کے انور
کر اسرائیل کی وہ قوم سے جنگ[۵]
یقیں کرنے تھے اُنکا قصد جاں تب
گئے اپنے نبیؐ کے پاس فی الفور
کہ اُترے معد پہ قہرِ خدا اب
کئے ہیں بد دعا کا قصد ظاہر
کہ رحمت کے معد قابل ہے مادام
نہ جائز اس پہ تیری بد دعا ہے
معد کے بس ہوئے مشتاق غالب
ہوئے ہیں شاد و خرم[۱۰] بے نہایت

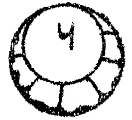
لہ یعنے محمد سے
یعنے جو کی حصلت والا
سے یعنے بذات خود
ٹہ یعنے کھڑی
ہے یعنے بیک ارادہ ۱۲



لہ یعنے لڑائی
ٹہ یعنے خاندان
شہ یعنے غیب سے معلوم ہونا ۹
یعنے ہمیشہ ۱۰ یعنے خوشی کا ۱۲

ہوا تب ان کو لڑکا ایک پیدا　　نزار اُس کو مسمّٰی کر ہویدا
ہزار اشتر کو کر مذبوح[1] اُس روز　　پکا کھانا اسی ساعت دل افروز
کھلا سب کو بعیش و کامرانی　　کئے ہیں بے نہایت شادمانی
نزار اُس نور کے حامل ہوئے ہیں　　مُضر نے ان سے پھر حاصل کئے ہیں
مضر تھے حسن میں مشہور آفاق　　تھا عالم اک نظر کا اُن کے مشتاق
ہمیشہ نور احمدؐ کی وہ تسبیح　　سُنا کرتے تھے باآواز نصر[2] تیح
بھی حج کے جس گھڑی آتے تھے ایّام[3]　　یقیں نورِ نبیؐ سے تب باکرام
صدا لبّیک کی کر گوش نادر　　یقیں ہوتے تھے ہر دم شاد خاطر[4]
ملا پھر اُن سے وہ الیاسؑ کو نور　　ہوا مدرک کا گھر پھر اُس سے معمور[5]
خزیمہ نے کیا پھر اُس سے حاصل　　کنانہ پھر ہوئے ہیں اُس کے حامل
کنانہ سے ملا ہے نضر کو نور　　قریش اُن کا لقب ہے سب میں مشہور
اُنھوں نے خواب میں دیکھا ہے یہ نیک　　کہ نکلا پشت سے اُن کی شجر[6] ایک
گئے ہیں شاخ اُس کے سب فلک پر　　تھا قرباں آفتاب اُس کی چمک پر
کئی ہیں برق پوش اسکے نگہباں　　نظر کر خواب یہ تب ہوکے حیراں
کئے ہیں کاہنوں سے جاکے تقریر　　یہ سنکر سب نے باصد عزّ و توقیر[7]
کہ اولاد سے بیشک تمھارے　　پیمبر ہیں یقیں یک ہونے بارے
وہ بیشک ہیں نبیؐ آخر زماں کے　　سرِ سرور ہیں وہ سب انس و جاں کے
یہ سُن مژدہ نظر نے باعنایت　　کئے شکر الٰہی بے نہایت
ہوا ہے نضر سے پھر نور راہی　　ہوا مالک یہ تب فضل الٰہی
غرض اصلاب[8] پھر ہفت اُسنے طے کر　　مناف پاک تک پہنچا مقرر
ہوئے ہاشم مقرر اُن سے پیدا　　ہوئی تاباں جبیں اُن کی ہویدا
منوّر کر خدا نے اُن کی تصویر　　عجب اُس نور سے بخشا ہے توقیر
قد و قامت تھا اُن کا پُر لطافت[9]　　تھا چہرے پر عیاں نورِ شرافت[10]

۱؎ یعنی ذبح کیا گیا ۲؎ یعنی ظاہر ۳؎ یعنی زمانے ۴؎ یعنی خوشدل ۵؎ یعنی آباد ۶؎ یعنی درخت ۱۲



۷؎ یعنی عزت ۸؎ یعنی پشت اصلاب جمع صلب کی مراد باپ دادا ۹؎ یعنی پاکیزگی ۱۰؎ یعنی بزرگی

تھے ہاشم حُسن کی خوبی سے معمور — جمال اُن کا تھا سب عالم میں مشہور
لطافت اُن کے چہرے کی عجب تھی — نگہ غارت گرِ بزمِ عرب تھی
نوادر زلف مشکیں دامِ عُشاق — غزہ برہم زنِ آرامِ عشاق
ہزاراں گلعذار و نار پستاں — فدا ہوتے تھے اُن پر مثلِ مستاں
وے وہ گوہر کانِ فضائل — مُعلّے نیرِ حُسن و شمائل
نگاہِ بد سے بس محفوظ تر تھے — یقیں عصمت کے معدن سر بسر تھے
غرض تھا حسن کا اُن کے عجب شور — تھے عاشق اُن پہ ہر دم ماہی و مور
جبیں پر اُن کے نورِ احمدی کا — عجب جلوہ تھا مہرِ سرمدی کا
خبر اُس نور کی سُن قیصرِ روم — کرشمہ نور کا سب کر کے معلوم
ہوا عاشق اُن پہ اُس دم غائبانہ — کیا پیغام اُس نے یہ روانہ
کہ اے محبوب سب بزمِ عرب کے — مُعلّے آفتابِ اوجِ نسب کے
میری ہے ایک لڑکی مثلِ خورشید — حسیں مشہور ہے با بزمِ جمشید
ہے لائق بس تمہارے سر بسر وہ — اگر ہو جاوے منظورِ نظر وہ
تو دے اسباب سب ساتھ اُسکے معقول — اُسے کرتا ہوں میں خدمت میں مرسول
غرض تھی اُس کو اُس نورِ نبیؐ سے — تجلّیِ جلالِ احمدی سے
یہ چاہا اُس نے اپنے خانداں میں — نبیؐ پیدا یقیں ہو ویں جہاں میں
وے ہاشم نے سُن پیغام آخر — یقیں اس نور کا رکھ پاس خاطر
کئے پیغام نامقبول وہ بس — عزیز اُن کو تھا وہ نورِ مقدس
غرض اُس نور کی سب کو ہوس تھی — یقیں شاہوں کو خواہش اُسکی بس تھی
ولے سب کام موقوف قدر ہے — ارادہ حق کا غالب سر بسر ہے
بھی ہاشم کی سخاوت میں تھی شہرت — کیا تھا حق نے عالی اُن کو ہمت
خجل تھا حاتم اُن کے اس کرم سے — غنی دل اُن کا تھا موج دم سے
یہ لکھتے ہیں کہ مکے میں مقرر — پڑا ہے قحط اک عالم کے اندر

۱؎ یعنی پلک ۱۲
۲؎ یعنی آفتاب و ستارہ
۳؎ یعنی خصلتوں
۴؎ یعنی پاکی ۵؎
۶؎ یعنی کان ۷؎ یعنی
جھلکی اور چمک

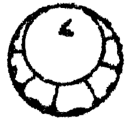
۹

باقی

۸؎ یعنی آفتاب ہمیشگی کے ۹؎ یعنی سرمدی
۱۰؎ یعنی روانہ ۱۱؎ یعنی روشنی
۱۲؎ یعنی نگہبانی
یعنی پیارا ۱۲

نہایت سخت تھی وہ قحط سالی　　نظر آتی تھی سب کی پائمالی
یہ محنت کے اُنھوں نے دیکھ ایام[1]　　بچھائے ہیں مقرر سفرہ[2] عام
منگا کر شام سے غلہ نہایت　　کھلاتے تھے سبھوں کو با عنایت
یتیم اور مفلس اُن کے سب کرم سے　　سدا سیراب تھے جو ان نعم[3] سے
پھر آخر ڈھونڈھ وہ اپنا قبیلہ　　نکاح پاک میں لائے جمیلہ[4]
تھا سلمہ[5] بنت عمرو اُنکا بس نام　　عجب تھیں پارسا وہ نیک انجام
ہوئے ہیں اُن سے پیدا ماہِ تاب[6]　　نبیؐ کے جد یقیں عبدالمطلب
شیبۃ الحمد بھی اُن کا لقب ہے　　لقب یہ باعث علم و ادب ہے
جبیں[7] پر نور اُن کے جلوہ گر دیکھ!　　درخشاں چہرہ عالی قدر دیکھ!
سلاطیں اُن کے تھے ہیبت سے لرزاں　　شیاطیں تھے ہر اک ساعت گریزاں[8]
عجب مشہور تھی بس اُن کی صولت[9]　　تھی با عزت جہاں میں اُن کی شہرت
نظر کر نور چہرے پر تماری　　یقیں راہب[10] و کاہن جو تھے ناری
سبھی کہتے تھے جد اُن کو نبیؐ کے　　یقیں دادا رسولِ ہاشمی کے
بزرگی اُن کی تھی مشہور سب میں　　ہمیشہ سب عجم میں اور عرب میں
ہر اک دم اُن کا تھا خوبی سے مشہور　　فضیلت کا تھا اُن کی سب میں مذکور[11]
دُعا بھی اُن کی درگاہِ خدا میں　　ہمیشہ اُس جناب کبریا میں
یقیں مقبول ہر دم سربسر تھی　　اجابت سے ہمیشہ بہرہ ور[12] تھی
عرب میں قحط سالی اور بلا کچھ　　اگر ہوتی تھی نازل بر ملا کچھ
تو آ سب پاس اُن کے بے کم و کاست　　دعائے خیر سب کرتے تھے درخواست
وسیلہ نور کا لا درمیاں وہ　　دعا کرتے تھے با اخلاص جاں وہ
دُعا مقبول ہوتی تھی اُسی دم　　یہ شہرہ اُن کا تھا مشہور عالم
سوا اس کے ہزاروں ہیں فضائل　　زباں قاصر ہے دیکھ اُن کے منازل[13]
غرض یک شب وہ خورشید جہاں تاب　　ہوئے ہیں ساتھ جا بی بی کے ہمخواب

[1] یعنی دن یہاں مراد ہے قحط سالی کے دن [2] یعنی دسترخوان [3] یعنی نعمتوں [4] خوبصورت [5] یعنی روشن [6] یعنی پیشانی



[7] یعنی بھاگنے والے [8] یعنی دبدبہ [9] یعنی آتش پرست [10] یا دوری [11] یعنی نصیب ور [12] چرچا [13] یعنی مرتبے

عجب وہ شب تھی راحت بخش ہر روح[1]
رہا بیشک حمل بی بی کو اُس رات
پدر آئے ہیں ختم المرسلیں کے
ہوئے نہ ماہ جس دم اُن کو کامل
ہوئے ہیں اُس گھڑی پیدا زمیں پر
جہاں تک تھے سبھی کاہن[4] و راہب
کئے معلوم والد شاہِ دیں کے
غرض اُس شب فلک کے بھی کھلے باب[5]
رہا شیطان بھی اُس شب زبوں[6] ہو
نبی کے باپ وہ سرچشمہ نور
طفولیت میں اُن کا تھا عجب روپ
جوانی کے ہوئے آغاز جب سن
تھا آغاز اُس گھڑی خوبی کا عالم
سبب اُس نور کے گران کو نامی
عجب بخشا تھا حسن عالم آرا
نوادر اُن کا تھا سب سرو قامت
دو چشم مست جام[11] مے پرستاں
دو رخسارے عجب رشک قمر تھے
لبوں پر اُن کے تھی سبزی نمایاں
پڑی تھی اُن کی شہرت سب عرب میں
نظر کر اُن کی وہ نازک خرامی
نہیں تھا حسن یہ جن و پری میں
تمامی خوبرویاں قبائل[13]

ہوئے تھے باب رحمت اُسمیں مفتوح[2]
شکم میں اُن کے باعزّ و کمالات
یقیں والد شہنشاہِ امیں کے
سو عبداللہ وہ عالی فضائل
مبارک نور تھا اُن کی جبیں[3] پر
نشاں سب دیکھ اُس شب کے عجائب
ہوئے پیدا شفیع المذنبیں کے
خوشی کرنے لگے ماہی و مہتاب
گرے ہیں بُت تمامی سرنگوں[7] ہو
عجب تھے عالم خوبی سے معمور
خجل تھی اُن کے پرتو سے سدا دھوپ
طرب افزا مقرر تھے وہ سب دن
تھا طالع نور محبوبی کا عالم
کیا حق نے مکمل[9] اور گرامی
ملائک دیکھ اُن کو سب تھے شیدا
تھی مشکیں زلف آشوب[10] قیامت
خمیدہ[11] ابروان محراب مستاں
لب نازک نہایت پُر شکر تھے
مثال خضر سوئے آب حیواں[12]
یہ چرچا حسن کا تھا ان کے سب میں
سدا کرتے تھے مہوش سب غلامی
نہ یہ خوبی تھی ماہ و مشتری میں
تھے عبداللہ کی صورت پہ مائل

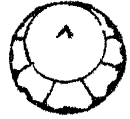
۱؎ یعنی جان ۲؎ یعنی کشادہ ۳؎ یعنی پیشانی ۴؎ یعنی نجومی راہب یعنی پادری ۵؎ یعنی دروازہ ۶؎ یعنی عاجز ۷؎

(۸) باقی

یعنی اوندھا ۸؎ یعنی پورا ۹؎ یعنی پیشانی ۱۰؎ یعنی پیالہ شراب پینے والوں کا ۱۱؎ یعنی پڑھا ۱۲؎ یعنی آب حیات ۱۳؎ یعنی قبیلے ۱۲

مقرر حسن پر اُن کے فدا ہو — رہے خوبانِ عالم مُبتلا ہو
سبھوں کے گرچہ تھا یہ داغ دل پر — وے کس کے ہوئے نیں بخت یاور
قوی تھے آمنہؓ کے سب سے اقبال — عطا حق نے کیا یہ اُن کو اجلال[۱]
یہ لکھتے ہیں کہ خوبی اُن کی سب دیکھ — جہاں میں بے نظیر اُن کو عجب دیکھ
کئی مہ پیکریں خرمن پہ خرمن[۲] — پکڑتی تھیں سدا رستے میں دامن
خدا کے حکم سے تب آ ملائک — دکھا صورت نہایت اپنی ہالک[۳]
چھڑا دامن کسے ہاتھ اُن سب کا یکبار — یقیں دہشت میں کرتے تھے گرفتار
سو اس باعث وہ عبداللہ سے تب — یقیں رہتی تھیں ہو کر دور تر سب
خدا نے اُن کی اس صورت سے پاکی — رکھا محفوظ از آلودہ ناکی
وجود[۴] پاک سے بھی اُن کے نادر — کرشمے ہر گھڑی ہوتے تھے ظاہر
یہ لکھتے ہیں کہ وہ عالی فضائل — شکار و صید[۵] کے ہر دم تھے مائل
نکل گھر سے وہ جب صحرا کی جانب — گذر کرتے تھے با انوار ثاقب[۶]
سو اُس ساعت طرف اُنکے نظر کر — سبھی اشجار اور احجار[۷] یکسر
فصاحت سے زباں کو کر گہربار — سلام علیک سب کہتے تھے ہر بار
بھی ہر ساعت جبیں[۸] سے اُن کی اسدم — نکل یکبار وہ نورِ مکرم[۹]
طرف حجاز[۱۰] کے کرتا تھا پرواز — اُسی ساعت سبھی صحرائے حجاز
مقرر اُس گھڑی ہوتا تھا روشن — نظر آتا تھا صحرا مثل گلشن
وہاں سے پھر تمامی قاف تا قاف — منور سر بسر کرتا تھا اطراف
تجلی سے یقیں اس نور کی تب — حجابِ غیب ہوتا تھا دفع سب
سو عبداللہؓ اُس دم آشکارا — بلا[۱۱] دشنام کرتے تھے نظارا
غرض کرتے تھے جس دم قصد گھر کا — اُسی دم نورِ شاہِ بحر و بر کا
جبیں میں اُن کی آ کرتا تھا مسکن — جبیں خورشید سی ہوتی تھی روشن
بھی عبداللہؓ وہ سرو سمن[۱۲] رُخ — شہِ خوبانِ عالم ماہ قمر[۱۳] رخ

[۱] یعنی بزرگی [۲] یعنی ٹھلساں [۳] یعنی ہلاک کرنے والی [۴] یعنی جسم [۵] یعنی شکار [۶] یعنی روشن [۷] یعنی حجر کی جمع یعنی پتھر



[۸] یعنی پیشانی [۹] یعنی بزرگ [۱۰] یعنی ملک عرب [۱۱] یعنی سحر [۱۲] یعنی چنبیلی [۱۳] یعنی تنا و کی و خوشی

درختِ خشک کے سائے میں یکسر   کدھی گر بیٹھتے تھے آ مقرر

اسی ساعت درختِ خشک تر وہ   یقیں قدرت سے حق کی سرسبز وہ

نہایت سبز تر ہوتا تھا یکبار   دفع خشکی کے سب ہوتے تھے آثار

اُسی دم پھول آتے تھے نوادر   بھی میوہ اُس پہ سب آتا تھا وافر

جو وہ سرچشمۂ نورِ الٰہی   وہاں سے جس گھڑی ہوتے تھے راہی

درخت وہ حالتِ اصلی پہ آکر   اُسی دم خشک ہونا تھا مقرر

تب عبد اللہؓ والد مصطفیٰؐ کے   مکرم معدنِ اُس نورِ خدا کے

کرشمے یہ تمامی معتبر دیکھ   عجب اعجاز نامی سر بسر دیکھ

تحیر میں یقیں پڑتے تھے ہر بار   تھے حیرت کے نمایاں اُن پہ آثار

سو یک شب باپ کی خدمت میں جا کر   رسومِ بندگی اُس دم ادا کر

بیاں کر حال سب نور و شجر کا   کرشمات و جلالِ معتبر کا

کہے اے باپ یہ حالت عجب ہے   کہو یہ نورِ تاباں کس سبب ہے

کرشمے اُس کے ہر ساعت نوادر   یہ کس باعث سے سب ہوتے ہیں ظاہر

یہ سُن کر اُس چراغِ ملتہب نے   کہے ہیں اُن سے عبد المطلب نے

کہ اے نوبادۂ باغِ رشادت   چراغِ محفلِ جاہ و سعادت

یہ نورِ بادشاہِ دوجہاں ہے   تجلّیِ شہ کون و مکاں ہے

امانت ہے یہ ربّ العالمیں کی   کرامت ہے یہ ختم المرسلیں کی

تمہاری جو ہے پیشانی میں یہ نور   کرے یہ خانۂ عالم کو معمور

یقیں وہ سرورِ آخر زماں ہیں   فضیلت میں عجب عالی نشاں ہیں

سبب سے اُن کے عالم میں تمامی   رہے گی اپنی آخر نیک نامی

بھی میں نے خواب خوش دیکھا ہے ہر بار   معبّر سے سنا ہوں اُس کے آثار

تمہاری پشت طاہر سے ہویدا   وجود اُن کا مقرر ہووے پیدا

سبب اُن کے ملے گی تم کو عزت   رہے قائم ابد تک قدر و حرمت

اُم یعنی بہت ۱۲
عہ یعنی کھاں ۱۲ عہ یعنی غبار
برکتیں ۱۲ عہ یعنی روشن
تاباں ۱۲



سہ یعنی ہدایت ۱۲
سہ یعنی تعبیر دینے والا
سہ یعنی ظاہر ۱۲ سہ
یعنی ہمیشہ ۱۲

بشارت سُن یہ عبداللہ اُسدم ۔ ہوئے ہیں بس نہایت شاد و خرم[1]
ہوئی ہے باپ کے تب دل میں یہ چاہ ۔ کہ جوڑا کوئی ملا کر اُن کے دلخواہ
بڑھا شمشاد کو نخلِ[2] ادب سے ۔ کریں شادی بشاشت[3] اور طرب سے
لگے تجویز کرنے تب جمیلہ[4] ۔ نہایت پارسا فخر قبیلہ
بہت سے گرچہ از حجاز تا شام ۔ یقیں نسبت کے بس آتے تھے پیغام
کئی خوش لڑکیاں ملک عرب کی ۔ ہر اک تھی آرزومند اس طرب کی
فدا کرتی تھی سب اپنا زر و مال ۔ ہر اک دیتی تھی رشوت لاکھ مثقال
دے عبدالمطلب نے سرانجام ۔ نہیں کس کا کئے منظور پیغام
جمع ہو پھر اقارب[5] تب اُن کے نامی ۔ لگے کہنے کو اُس ساعت تمامی
کہ عبداللہ بس ہیں حسن میں طاق[6] ۔ ہے خوبی میں بس مشہور آفاق[7]
مناسب اُن کے ایک لڑکی ہے مشہور ۔ مقرر حسن میں ہے غیرتِ حور
یقیں وہ آمنہؓ بنت وہب ہے ۔ چراغ عفت[8] و شمع ادب ہے
وہ عبداللہ کے بیشک ہے قابل ۔ دونوں یکساں ہیں در شکل و شمائل[9]
نسب میں بھی ہے دعوئ ہمسری کا ۔ عجب جوڑا ہے ماہ و مشتری کا
غرض عبدالمطلب نے خبر یہ ۔ سُنے ہیں جب سبھوں سے معتبر یہ
ہوئی تب اُن کو حاصل شادکامی ۔ اکابر ساتھ لے اپنے تمامی
وہب کے پاس جا بانا مداری ۔ گئے ہیں آمنہؓ کی خواستگاری
وہب نے ہو نہایت اس سے مسرور ۔ کئے پیغامِ راحت بخش منظور
بھی اُن کے دل میں اس نسبت کی تھی چاہ ۔ ہوا یہ کام اُن کا حسبِ دلخواہ
ولے دونوں دیکھ آخر نیک ساعت ۔ جمعہ کی شب کہ ہے مخصوص طاعت
مہیّا[10] کر تمام اسبابِ شادی ۔ بجا لا کر سبھی آدابِ شادی
پرو دئے ایک لڑی میں دو گُہر کو ۔ بہم واصل کئے شمس و قمر کو
بجائے سب نے طبلِ شادیانہ[11] ۔ ہوئے ہیں شاد سب خویش و بیگانہ

[1] یعنی خوشی [2] یعنی درخت [3] یعنی خوشی [4] خوبصورت [5] عزیزوں [6] یعنی یکتا



[7] یعنی زمانہ ۱۲ [8] یعنی پارسائی ۱۲ [9] یعنی خصلتوں [10] یعنی موجود ۱۲ [11] یعنی خوشی کا باجا

گئی ہے یہ خبر جس دم فلک پر
دیئے ہیں کھول جنت کے دروں کو
خبر جب یہ ہوئی ہر فاسقؔ بجسر
کیا حسرت نے سب کے دل کو صد چاک
یہ لکھتے ہیں کہ با داغ جگر سوز
بھی اُس شب وہ مہِ اوجِ کمالت
نہایت ہو بشاشت سے فرحباب
عجب رحمت کے دو دریائے پرجوش
ہوا ہے اُس گھڑی فضل خداوند
گرا ابرِ کرم سے گوہرِ نور
کہ یعنے آفتابِ اوجِ اعظم
بہار آئی رسالت کے چمن کو
ہوا نخل سعادت بارور تب
غرض جس شب عفیفہ کاملہ وہ
خدا کے حکم سے نورِ مطہر
رہا سینے میں آکر آمنہؓ کے
جب آیا پاس اُن کے نور اعظم
عجب رحمت سے تھی معمور وہ رات
جناب کبریائی سے اُسی شب
کہ جا کہہ جنتوں کے خازنوں سے
کہ باز اس دم کریں وے باب جنت
سنواریں اُس کے سارے دار و در کو
زمرد کے بچھا کر فرش ہر جا

خوشی وارد ہوئی سارے ملک پر
خوشی بے حد ہوئی پیغمبروں کو
جو عاشق تھیں مقرر اُن کے اوپر
ہوئیں سب عورتیں بیجا غمناک
موئی ہیں باکرہ دو سو اسی روز
معلّے معدنِ نورِ رسالت
ہوئے ہیں آمنہؓ سے جا کے ہمخواب
ہوئے ہیں یک دگر سے باہم آغوش
مبارک یہ ہوا ہے جگ میں پیوند
صدف کا دل ہوا ہے اُس سی معمور
رہے برجِ حمل میں آ کے اُس دم
ملی شبنم سے راحت یاسمن کو
کھلا غنچہ خوشی کا سربسر تب
ہوئیں اُس نور سے جب حاملہ وہ
ہو عبد اللہ سے راہی مقرر
کھلے ہیں مہر سے اقبال مہ کے
ہوا اُن کا درخشاں جسم اُس دم
نہایت تھی نوادر پُر کرامات
ہوا جبریلؑ کو فرمان یہ تب
مقرر سارے اُس کے ساکنوں سے
کریں تیار سب اسباب جنت
مصفّا سب کریں شاخ و شجر کو
کریں سب سائبان رحمت کے برپا

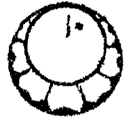
لو یعنی کھلا جڑہ
ہ یعنی حمل کی شادی ۱۲
ہ یعنی ہوئی سیر کنواری ۱۲
ہ یعنی ابتدی ہوئے



کھال ۵ یعنی سیپی ۱۲
یعنی جیسی ۷ یعنی پاک
دامن ۸ یعنی خزانچی
ے ۹ یعنی دروازہ ۱۲
۱۱ یعنی صاف و ستھرا

کریں نہروں سے سب سیراب[1] گلشن ۔ کریں سب نور کی مشعل کو روشن
ہر اک جا کر رواں فوّارۂ نور ۔ کریں ہر اک مکاں خوبی سے معمور
ہوا فرمان پھر حوروں کو اس طور ۔ کہ کر تن میں لباسِ نور فی الفور
بھرو سب زیوروں سے گوش و گردن ۔ لگاؤ عطرِ جنت تا بہ دامن
بجا ہر بار طبلِ شادمانی ۔ کہو ہر دم سرودِ[2] کامرانی
جہاں میں سب خوشی ہے آج کے روز ۔ نہ ایسا پھر کبھی آیا ہے نوروز[3]
رحم میں آئے ہیں اب مہر اکواں ۔ حمل کا آج ہے گا برج تاباں[4]
بھی مالک نے جہنم کے سبھی در ۔ کیا ہے بند حکمِ حق سے یکسر
علم ہے سبز جبریل امیں تب ۔ ملائک بھی مقرب ساتھ ہے تب
خوشی سے آئے ہیں اُس دم زمیں پر ۔ علم[5] وہ سبز لانا در مقرر
کئے ہیں بام پر کعبہ کے قائم ۔ ہوا پُر نور کعبہ اُس سے دائم
عجب اُس شب کی تھی ہیبت و تمکین[6] ۔ گرے ہیں تخت سے اُس دم سلاطین
بُت و اصنام جتنے تھے جہاں میں ۔ ہر اک شہر و دیار و ہر مکاں میں
رہے ہیں قہرِ حق سے سب زبوں[7] ہو ۔ گرے ہیں خاک پر سب سرنگوں[8] ہو
پڑی ابلیس کی گردن میں زنجیر ۔ سیہ اُس کی ہوئی ذلت[9] سے تصویر
لگی آنے ہوائے سبز و سیراب ۔ ہوئے مفتوح سب رحمت کے ابواب[10]
عرب میں تھی مقرر قحط سالی ۔ مصیبت میں تھے سب ادنیٰ و عالی
نہ ملتا تھا کئی روزوں زمیں پر ۔ نباتِ[11] سبز و برگ[12] تازہ یکسر
خدا نے بھیج تب رحمت سے باراں[13] ۔ کیا ہے سبز سارے کوہساراں[14]
ہوا جاری ہر اک چشمہ سے پانی ۔ ہوئی عالم کو حاصل کامرانی
زمیں میں آگئی اُس دم طراوت ۔ ہوئی پیدا درختوں میں لطافت[15]
بہار آئی ہے سارے بوستاں میں ۔ کھلے ہیں پھول سب باغ جہاں میں
عجب وارد تھی موسم بے غمی کی ۔ ہوا آتی تھی ہر دم خرمی کی

[1] یعنی تازہ [2] یعنی راگ مقصدوری کا [3] یعنی خوشی کا دن [4] یعنی روشن [5] یعنی جھنڈا [6] یعنی مرتبہ و دبدبہ [7] یعنی عاجز [8] یعنی اوندھا



[9] یعنی خواری [10] یعنی دروازے [11] یعنی گھانس [12] یعنی پات [13] یعنی بارش [14] یعنی پہاڑوں [15] یعنی تازگی

مئے عشرت سے تھا مخمور عالم
لگے کرنے کو اُس دم مرغ و ماہی
برکت پہ سبھی اُس ذات کی تھی
زمیں تب سر جھکا اپنا زمیں پر
تمامی راہبؔ اور کاہن جہاں کے
یہ سب انوارِ حکمت دیکھ نادر
کہ آئے ہیں شکم میں شاہِ ابرار
تروتازہ جہاں سب اس سبب ہے
غرض ساتوں زمیں اور آسماں میں
ملائک وجد میں آئے تھے سارے
مقرر انبیا اور مرسلیں سب
عجب چرچا تھا سب میں تہنیت کا
خوشی کا یہ عجب تھا گنج جاوید
یہ روز افزوں خوشی سب سربسر تھی
حمل کے اب لکھوں نادر سب آثار
کرشمے یہ تمامی معتبر ہیں
جو اثنائے حمل میں باکمالت
یہ لکھتے ہیں کہ جس دم ختمِ مرسل
رہے ہیں والدہ کے اس شکم میں
ہوئے اقبال اُس دم اُن کے عالی
کبھی اُس بی بی خیر النسا پر
نہ واقع کچھ ہوئی اُس دم مصیبت
کہ جوں عورات پر درد و الم ہے

عجب فرحت سے تھا معمور عالم
زباں کھول اپنی سب شکر الٰہی
یہ دولت معدنِ برکات کی تھی
تفاخر سے گئی چرخ بریں پر
ہر اک آگاہ اسرار نہاں کے
یہی کہتے تھے بالتعظیم وافسر
محمد مصطفےٰ عالم کے مختار
کرشمہ ذاتِ احمدؐ کا عجب ہے
خوشی کا ذکر تھا دُوجِ رُوائیں
خوشی کی دھوم تھی اُن سب میں بارے
نہایت شاد تھے ہر دم یقیں سب
تھا عالم وہ نوادر کیفیت کا
زیادہ تھی خوشی کی اور اُمید
فرید اُس کی ہر ایک ساعت قدر تھی
کہ حاصل تازگی ہے اس میں ہر بار
نبوت کے دلائل سربسر ہیں
ہوئے ہیں جلوہ فرمائے رسالت
شہِ کونین شالالِ مکمل
مبارک معدنِ جاہ و کرم میں
حمل میں آئے مہرِ لایزالی
سرادجِ ولایت پارسا پر
تھا جسم اُن کا ہمیشہ بے اذیت
مصیبت اور گرانیِ شکم ہے

۱ یعنی فخر ۱۲ منہ
۲ یعنی پادری ۱۲ منہ
۳ یعنی بت ۱۲ منہ
۴ یعنی سر کا بادری ۱۲ منہ
۵ یعنی زیادہ
خزانہ ۶ یعنی ہمیشہ
۷ جمع ہوئے سب

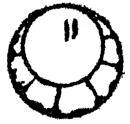


۸ یعنی درمیان
۹ یعنی سردار
۱۰ یعنی کامل
۱۱ یعنی مرتبہ
۱۲ یعنی سورج
۱۳ یعنی بےزوال
۱۴ یعنی بےتکلیف

نہ اس صورت سے اُن پہ تھی گرانی
زیادہ بلکہ حاصل مکرمت تھی
شکم میں اُن کے تھا نورِ الٰہی
صدف میں جس کے یہ عالی گہر ہو
رہیں جس بُرج میں خورشید عالم
رہے وہ بُرج کب زیرِ ملالت
شبک اُن کا ہمیشہ سب شکم تھا
ہے اُس بی بی سے یہ نادر روایت
کہ جب وہ آفتاب بُرج اکواں
سو اُس ایّام میں میں بے خبر تھی
نہ تھی میری طبیعت ناموافق
نہ وارد کچھ اثر تھا بے کلی کا
طبیعت تھی میری فرحت پہ مائل
سو یک شب خواب گہ میں اپنی جا کر
سو اُس دم خواب میں یک مرد کامل
تھا چہرے پر عیاں انکے عجب نور
خجل تھا مہر و مہ اُن کے مقابل
میرے وہ سامنے آکر ادب سے
کہ اے نوبادۂ بستانِ عفت
تمہارے کون آئے ہیں شکم میں
مثالش دیدۂ عالم نہ دیدہ
شکم میں جو تمہارے اب مکیں ہیں
رسالت کے چمن کے ہیں سمن وہ

نہ ہوئی وارد مصیبت کی نشانی
سبکساری کی وارد کیفیت تھی
تھی معدوم اس سبب غم کی سیاہی
گرانی سے صدف کو کیا خطر ہو
معلّٰے آفتاب جن و آدم
تصرف کب کرے اُس میں ثقالت
دو چار اُن سے نہ یک دم درد و غم تھا
عجب مرقوم با شانِ عنایت
ہوئے بُرج شکم میں آکے تاباں
مقرر اس سے غافل سر بسر تھی
حمل کا کچھ ہوا نہیں بوجھ لاحق
تھا عالم بلکہ افزوں خوش دلی کا
زیادہ تر سبکساری تھی حاصل
رہی ہوں سو تیقیں آرام پا کر
نظر آئے میرے عالی فضائل
جمال اُن کا تھا سب خوبی سے معمور
عجب صورت تھی رشکِ بدرِ کامل
گہر ریزی لگے کرنے کو لب سے
معلّٰے معدنِ انوارِ رحمت
معظم مخزنِ جود و کرم میں
نہ چون او گوہری حق آفریدہ
وہ نبس محبوب رب العالمین ہیں
ہیں باغ مکرمت کے نارون وہ

۱ یعنی پریشانی
۲ یعنی ہلکا پن
۳ یعنی سستی ۱۲
۴ یعنی گرانی و بوجھ
۵ یعنی دونوں جہان
۶ یعنی روشن
۷ یعنی شامل
۸ یعنی خوشی



۹ یعنی چاند
۱۰ یعنی تازہ پھول
۱۱ یعنی پاکدامنی
۱۲ یعنی مکان ۱۲
۱۳ یعنی مانند اُن کے عالم کی آنکھ نے نہیں دیکھا مانند اُس کے اللہ نے کوئی گوہر پیدا کیا

دُرِ دریائے رحمت بے گماں ہیں — یقیں پیغمبرِ آخر زماں ہیں

گہر داری کہ ہستی نور ازو یافت — بعالم پیکرِ خورشید ازو تافت

ہوا جن کے سبب سب خلق موجود — عطا حق سے ہے جن کو ملکِ محمود

عجب ایام ہوں وہ روح پرور — کہ جس ایام میں وہ سب کے سرور

جہاں کو زیب بخشیں اپنے دم سے — کریں آباد عالم کو قدم سے

مکیں ہو جاویں تختِ سروری پر — مبارک مسندِ پیغمبری پر

شرف تم کو عجب حق نے دیا ہے — عطا یہ گوہرِ تاباں کیا ہے

تمہاری نیک نامی با مکارم — قیامت تک رہے عالم میں قائم

بشارت یہ سنا کر مجھ کو نادر — گئے ہیں لے کے رخصت تب وہ ظاہر

اُسی دن سے کیں تب میں نے معلوم — کہ میں ہوں حاملہ با نور موسوم

بھی ہر شب خواب میں باصد کرامات — نظر آتے تھے سب عالی مقامات

شکم سے کر میرے پرواز یک نور — جہاں یکسر سبھی کرتا تھا معمور

تجلّی اُس کی بھی ہر ایک مراتب — مقرر از مشارق تا مغارب

رواں ہوتی تھی سب عالم کے اطراف — بھا تاباں اس سے ہر دم قاف تا قاف

بھی آتے تھے نظر میرے سرانجام — تمامی بلدۂ حجاز تا شام

نظر ناظر تھی میری ہر مکاں کی — بصارت راہ پیما تھی جہاں کی

بھی اُس دم غیب سے آواز نادر — میرے کانوں میں آپڑتی تھی ظاہر

کہ اے بی بی تو بیشک حاملہ ہے — مبارک ذات سے تو حاملہ ہے

شکم میں ہیں تیرے خورشید آفاق — شہنشاہ جہاں محبوب خلّاق

بنا جن کے لئے کون و مکاں سب — ہر ایک ذرہ زمیں تا آسماں سب

شکم سے جب تیرے آویں وہ باہر — محمّد نام رکھ تو اُن کا ظاہر

دگر اس مادرِ خیر الورا سے — روایت ہے عجب خیر النسا سے

کہ جس ایام میں مہرِ رسالت — معلّےٰ نیّرِ اوجِ جلالت

ا۔ وہ ایسا گوہر رکھتی ہے کہ ہستی نے نور اس سے پایا عالم نے آفتاب کی طرح
۲۔ خوبصورتی ہمیشہ علم
۳۔ یعنی نیک ۔۔۔ یعنی
۴۔ بزرگی ۔۔۔ بزرگیاں



۵۔ یعنی نام رکھا گیا
۶۔ یعنی شہر
۷۔ یعنی بینائی
۸۔ یعنی آفتاب
۹۔ یعنی آسمان
۱۰۔ یعنی بندگی ۱۲

تھے ساکن اس میرے برجِ حمل میں
سو اُس ایامِ۱ میں یک شب مقرر
یکایک خواب میں دیکھی ہوں اُس شب
ملک آئے ہیں جب چرخِ۳ عُلا سے
طبقِ۴ لے نور کے ہاتھوں میں سا لیے
میرے سب گرد پھر با جاہ موفورِ۵
لگے کہنے کو با الحانِ۶ نادر
کہ حنا توں یہ مقرر کاملہ ہے
شکم میں اُس کے محبوبِ خدا ہیں
بنا جن کے لئے سب آفرینش۹
عجب ہیں وے مقرر مہرِ تاقب۸
قریب آیا ہے اب مولود کا روز
ہدایت اُن سے پاوے خلق یکبار
زمیں یکسر سبھی پُر نور ہووے
شبِ مولود سے بہتر کوئی رات
گرامی تر ہر اک شب سے وہ شب ہے
شرف اس رات کو بخشے الٰہی
یہ کہہ اُس دم گئے سب آسماں پر
روایت اس طرح سے بھی دگر ہے
کہ اک شب آمنہؓ خاتونِ نسواں۱۳
تھیں گھر میں بر سرِ۱۵ بسترِ خواب
اُسی دم خواب میں یک باغ پُر نور
نہایت باغ وہ سرسبز تر تھا

تھیں جب تھے مقامِ بے خلل میں
تھی نائم۲ با عنایت خواب گہ پر
کھلے در آسماں کے اُس گھڑی سب
اُتر اُس دم زمیں پر سب ہوا سے
میرے نزدیک آپہنچے ہیں بارے
نثار اُس دم میرے پر کر کے سب نور
عجب اس طور سے یکبار ظاہر
اسی ایام میں یہ حاملہ ہے
امام الانبیا نور الہدیٰ ہیں
سبھوں نے پائے ہیں دانش و بینش
منور جن سے ہیں چشمِ کواکب
جہاں میں جب یہ ہوویں جلوہ افروز
ضلالت۸ کے سبھی گم ہوویں آثار
جہاں ایماں سے معمور ہووے
نہ دیکھا کب کسی نے پُر کرامات
شبِ مولود کی حرمت۱۰ عجب ہے
کرامت۱۱ پاویں اُس شب مرغ و ماہی
مقرب تھے فرشتے وے مقرر
طرب۱۲ افزا نہایت معتبر ہے
مکرم مادرِ سلطانِ اکوان۱۴
بعیش و ناز مشغولِ شکرِ خواب
نظر آیا عجب نعمت سے معمور
طراوت۱۶ بخش باطن سر بسر تھا

۱ یعنی زمانے ۱۲
۲ یعنی سوئی ہوئی
۳ یعنی آسمان
۴ یعنی طشت
۵ یعنی تمام
۶ یعنی خوش آواز
۷ یعنی روشن
۸ یعنی گمراہی
۹ پیدائش حضرت کے

۱۲

۱۰ یعنی عزت درجے ۱۲
۱۱ یعنی بزرگی
۱۲ یعنی خوشی بڑھانے والی ۱۲
۱۳ یعنی عورتوں
۱۴ یعنی دونوں جہاں
۱۵ یعنی تخت ۱۲
۱۶ یعنی تازگی ۱۲

عجب معمور تھا سب کیفیت سے
وہ سرسبزی کا عالم اُس کا سب دیکھ
اُسی دم آمنہؓ وہ رب کی مقبول
وہاں اُس دم درخت بے بہا ایک
درخشاں تھا نوادر نور اُس پر
مثال برق اُس کے نور سے بس
ہر ایک شاخ اُس کی تھی خوبی سے معمور
ہوئے شاخیں سب قوی تھیں اور محکم
تمامی بیخ و بُن بھی اُس کے بیشک
لگا تھا ایک میوہ اُس پہ نادر
لطافت اور خوبی سے بھرا تھا
یقیں خوشبو سے اُس کے باغ سارا
غرض بی بی نے وہ میوہ عجب دیکھ
کئے ہیں آرزو تب دل میں اس طور
اُسی دم شاخ سے میوہ جھکا وہ
ملا ہے ذائقہ اُس کا عجب تر
غرض کھانے سے اُس میوے کے یکبار
دماغ اُن کا ہوا ہے تازہ تر سب
نکلنے کو لگی تب تن سے خوشبو
کیا ہے نور نے پھر تن سے پرواز
قصور شام اُس سے سربسر سب
وہ جلوہ نور کا سب دیکھ نادر
وہاں ایک شخص پھر آیا ہے اک بار

لطافت اُس کی تھی خارج صفت سے
ہر ایک جانور کا جلوہ عجب دیکھ
تفرّج میں ہوئی ہیں اُس کے مشغول
نظر آیا ہے اُن کو سربسر نیک
تجلّی میں تھا رشک بدر الانور
منور تھا سبھی آفاق و الانفس
نوادر تھا ہر ایک پر عالمِ نور
ملی تھیں جا سبھی تا عرش اعظم
گئے تھے سربسر تحت الثریٰ تک
تھا جلوہ نور کا میوہ پہ ظاہر
نہایت تازگی سے خوش نما تھا
معطر سربسر تھا آشکارا
لطافت اور خوشبو اُس کی سب دیکھ
کہ کھاویں میوہ نادر وہ فی الفور
کھلا منہ اور دہن میں آگیا وہ
حلاوت میں تھا رشک شیر و شکر
طراوت کے نظر سب آئے آثار
ہوا سیراب دل اور تیغ جگر سب
رہے نسبت سے جس کے گل خجل ہو
ہوا اُس سے منور ملک حجاز
لگے آنے کو اُس ساعت نظر سب
پڑی ہیں آمنہؓ حیرت میں ظاہر
قمر سے جس کا تھا پُر نور دیدار

باقی ۳

نظر کر اُس نے تب بی بی کی جانب — کہا ہے اُس گھڑی ہو کر مخاطب
کہا اے سرسبز ترِ عصمت کے گلشن — خدا کے نور کے لاریب معدن
نہ یہ میوہ تھا کوئی سرزمیں کا — یہ میوہ تھا عجب خلدِ بریں کا
ملا ہے آپ کو میوہ یہ نادر — طفیل اُس نور کا ہے سب یہ ظاہر
تمہارے جو ہیں ساکن اب صدف میں — مُعَلّٰی معدنِ عالی شرف میں
خلاصے ہیں مقرر دو جہاں کے — نبی لاریب ہیں آخر زماں کے
ہوا جن کے سبب پیدا جہاں سب — ہوئے موجود بیشک انس و جاں سب
سرو سرور ہیں وے سب انبیا کے — حبیبِ خاص ہیں بیشک خدا کے
خدائے دو جہاں نے اسمِ احمد — رکھا ہے پُر شرف ان کا محمد
اُسی ساعت کھُلی آنکھ اُن کی یکبار — ہوئی ہیں بانوئے کونین بیدار
زباں پر دیکھ میوے کی حلاوت — بدن میں دیکھ خنکی اور طراوت
وہ خوشبوئی کا عالم تن میں سب دیکھ — علامت خواب کی ثابت عجب دیکھ
ہوئی ہیں شادماں بی بی یقیں تب — کئے ہیں شکرِ رب العالمیں تب
غرض نادر ہیں آثارِ حمل سب — مکرم تر ہیں انوارِ حمل سب
رہے جب تک نبی اُن کے شکم میں — مبارک اُس حجابِ محترم میں
سو ہر ایک شب بزرگی کے نوادر — یقیں آثار سب ہوتے تھے ظاہر
حمل میں جو ہوئے ہیں ظاہر آثار — وہ کس سے کب لکھے جاویں بیاں وار
وے لکھتا ہوں ہر ایک ماہ کا حال — فضیلت کے یہ نادر تر ہیں سب قال
یہ لکھتے ہیں کہ خورشید جہاں تاب — کرامت کے صدف کے گوہرِ ناب
حمل میں جب رہے نُہ ماہ کامل — ہیں سب اہلِ سیر اس طور ناقل
یقیں ہیں متفق اس میں تمامی — روایت ایک ہے سب کی گرامی
بیاں ہر ماہ کا بیشک عجب ہے — فضیلت سے بھرا نادر یہ سب ہے
غرض جب آمنہؓ کو ماہِ اوّل — ہوا آغاز با انوارِ اکمل

۱ یعنی پانی
۲ یعنی کہاں
۳ یعنی بہشت
۴ یعنی بیبی
۵ یعنی بلندی
۶ یعنی بزرگ



۷ یعنی نشانی
۸ یعنی خوشی
۹ یعنی عزت کیا ہوا
۱۰ یعنی خالص
۱۱ یعنی نقل کرنیوالا کہنیوالا

سو یک شب آمنہ خاتون جنت
یکایک خواب میں تب اُنکے ناگاہ
اُسی ساعت طرف ان کے نظر کر
لگے ہیں اس طرح کرنے کو مذکور
شکم میں تم نے اب کس کو رکھا ہے
کہ جو محبوب رب العالمیں ہیں
خلاصے ہیں وے سب کون و مکاں کے
یہ کہہ بوسے جبیں پر لے پدر وار
مہ دوم کا جس ساعت کھلا بابؒ
گئے ہیں آمنہؓ نے خواب جس دم
ہوئے پاس آمنہؓ کے آکے حاضر
تمھارے ہیں شکم میں شاہ عالم
وہ سارے انبیا کے راہبر ہیں
سُنا کر یہ نویدؔ جا وِدانہ
شفق سے ماہِ سوم میں دگربار
رہی ہیں آمنہؓ سو گھر میں اُس رات
ہوئے تب آکے حاضر حضرتِ نوحؑ
لگے کہنے کو اُس دم آمنہؓ سے
کہ اے والا گہر بنت ہمایوںؔ
جو آئے ہیں شکم میں اب تمھارے
معلّٰی گوہر بحر ہدایت
ہوا دریائے رأفتؔ جن سے معمور
وہ ہیں مہتاب سارے بحر و بر کے

تھیں شاغل خواب سے با عیش و عشرت
نظر آئے ہیں آدمؑ صاحب جاہ
تبسم سے لبوں کو پُرشکر کر
کہ اے بنتِ مکرم معدن نور
یہ معدن کس گہر کا اب ہوا ہے
امام الانبیا والمرسلیں ہیں
مکرم رہنما ہیں سب جہاں کے
گئے ہیں دے کے رخصت انسے اکبار
ہوا ہے ماہِ نو جس دم جہاں تاب
اُسی عالم میں ادریسؑ مکرم
لگے ہیں بولنے یا بنت طاہر
مکرم اشرفِ اولادِ آدمؑ
یقیں محبوب حق خیر البشر ہیں
ہوئے ہیں لیکے رخصت تب روانہ
ہوئی جب چاند کی کشتی نمودار
اُسی دم خواب میں با صد کرامات
تبسم سے کر اپنے لب کو مفتوحؑ
معلّٰی اس درخشاں بُرج مہ سے
رفیع الشانؔ دُرجؔ دُرِّ مکنوںؔ
سُنو تم کون نامی تر ہیں بارے
مُصفا اخترِ بُرج عنایت
ہوا خورشید عظمت جن سے پُر نور
چراغ نور ہیں فتح و ظفر کے

۱؎ یعنی دروازہ
۲؎ یعنی نیک بخت ۱۲
۳؎ یعنی خوشخبری عمدہ ۱۲
۴؎ یعنی مبارک ۱۲

۲ باقی

۵؎ یعنی بلند شان والے
۶؎ یعنی ڈبیہ ۱۲
۷؎ یعنی موتی پوشیدہ
۸؎ یعنی مہربانی ۱۲

مکرّم حامیِ دنیا و دیں ہیں
بشارت یہ سنا اُن کو نوادر
چہارم مہ خوشی کا لے کے پیغام
یقیں گھر میں آمنہ باعیش و راحت
مکرّم تب خلیلِ حق بصد جود
تبسّم سے شکر لب اپنے تب کھول
کہ اے عالی فضائل دخترِ پاک
جو ہیں دُر اب تمہارے اس صدف میں
سنو اے پاکدامن کون ہیں وہ
چنیں گوہر کسے ہرگز نزاید
وہ ہیں سالار سارے انبیا کے
قدم سے جن کے پاوے زیب کونین
معلّے مہرِ اوجِ بادشاہی
شفاعت کے فلک کے خاص خورشید
بشارت یہ سنا کر با محبت
مہِ پنجم نے جب تیغِ ظفر لا
سو اُس شب آمنہ وہ عفتِ حور
تب اسمٰعیلؑ وہ ماہِ گرامی
ادب سے آمنہؓ کے پاس آکر
کہ اے دُختِ ہمایوں نخلِ اُمید
مقرر اس گھڑی تم بارور ہو
تمہاری ہے عجب یہ بارداری
وہ رحمت کا یقیں میوہ ہے پُر نور

سراج الاولیں والآخریں ہیں
گئے ہیں لیکے رخصت تب وہ طاہر
شفق سے جب نکل آیا ہے انجام
یقیں مشغولِ خوابِ استراحت
ہوئے ہیں خواب میں آ اُن کے موجود
لگے کرنے گہر ریزی یہ بے مول
زہے پُر نور مہرِ بُرجِ افلاک
معلّے معدنِ عالی شرف میں
مکرّم آفتاب کون ہیں وہ
چنیں دُر در صدف ہرگز نیاید
حبیبِ خاص ہیں بیشک خدا کے
منوّر جن سے ہیں عالم کے عینین
ہمایوں گوہرِ نورِ الٰہی
چراغِ بحر و بر مہتابِ جاوید
گئے ہیں آمنہؓ سے لیکے رخصت
کیا تسخیر دورِ چرخِ والا
مئے خوابِ حلاوت سے یقیں مسرور
ذبیح اللہ جو ہیں سب میں نامی
لگے ہیں بولنے با عزّت و فر
نہالِ عصمت و پاکی جاوید
ثمر کے منتظر تم سر بسر ہو
عجب میوے کی ہے اُمیدواری
مشامِ خلق ہووے اُس سے معمور

لہ یعنی چہرا ۱۲ ۲ یعنی آرام ۱۲ ۳ یعنی ابراہیم خلیل اللہ ۴ یعنی تبسم ۱۲ ۵ یعنی مسکراتا ۱۲ ۶ یعنی لڑکی ۷ یعنی سیپی ۸ یعنی کان ۹ یعنی زندگی ۱۲ ایسا موتی کوئی ہرگز

۱۴

۱۰ یعنی ایسا موتی سیپی ہرگز ... ۱۱ یعنی آنکھیں ۱۲ یعنی مبارک ۱۳ یعنی سورج ۱۴ یعنی خوش خبری ۱۵ یعنی زمانہ ۱۶ یعنی نصب ۱۷ یعنی حضرت اسمٰعیل ۱۸ یعنی درخت ۱۹ یعنی دماغ

عجب ہے تن میں اُنکے بوئے اوصاف — معطر ہو وے جس سے قاف تا قاف
وہ ہیں نامی سشرِ تختِ جلالت — مکرم خاتم مُہرِ رسالت
نہالِ گلشنِ جاہ وطرب ہیں — غزالِ وادیٔ علم و ادب ہیں
بہارِ گلشنِ اعزاز و تمکیں! — مکرم آفتاب مطلع دیں!
ہمایوں غنچۂ باغ کرامت — مقدس شافع روزِ قیامت
سُنا یہ مژدۂ فضلِ الٰہی — ہوئے ہیں لے کے رخصت تب وہ راہی
ہلال ماہ ششم جب فلک پر — ہوا پُر نور ایوانِ ملک پر
سو اُس شب آمنہ مقبول غفار — عجب تھیں خواب میں مشغول یکبار
اُسی شب خواب میں آئے ہیں موسیٰ — تبسم سے کر اپنے لب کو تب وا
لگے کہنے کو اے پاکیزہ خواہر — ہلالِ اوج عصمت کان گوہر
حمل میں اپنے تم نے کس گہر کو — رکھا ہے کس چراغ بحر و بر کو
وہ سارے مرسلوں کے پیشوا ہیں — رسولِ ہاشمی خیر الوریٰ ہیں
مقرر ہیں وہ معراجِ لولاک — قدم سے اُن کے پاوے زیب افلاک
نہ معراج ان کو ہے اس سرزمیں کی — ہے معراج اُن کو بس عرش بریں کی
بشارت آمنہ کو یہ دیے ہیں — وہاں سے بعد ازاں رخصت ہوئے ہیں
جب آیا ہے ہلالِ ماہِ ہفتم — ہوا سرسبز تب گلزار انجم
سو اُس شب آمنہ جا خواب گہ میں — رہی ہیں سو معلّے بُرجِ مہ میں
اُسی شب حضرت داؤد آکر — رسوم تہنیت اس دم ادا کر
سُنا اُن کو نویدِ شادمانی — لگے کرنے کو یوں گوہر فشانی
کہ اے خاتونِ عصمت خواہر پاک — معلّے معدنِ دُرِّ شرف ناک
تمہارا ہے شکم نادر خزانہ — ہیں محجوب اس میں موتی ایک دانہ
وہ بے قیمت یقیں لولوئے تر ہے — مقرر غیرت سلکِ گہر ہے
کہ یعنے ہیں عجب وہ شاہِ وہاج — تمامی مرسلوں کے دُرّۃ التاج

۱ یعنے انگوٹھی ۱۲
۲ یعنے نقش نگینہ ۱۲
۳ یعنے پودا ۱۲
۴ یعنے بڑی قدرتمند
۵ یعنے مبارک
۶ یعنے پاک
۷ یعنی خوشخبری
۸ یعنے وہ
۹ یعنے کھلا
۱۰ یعنے بلندی



۱۳ یعنے ستارے ۱۲
۱۴ یعنے مبارکبادی
۱۵ یعنی خوشخبری
۱۶ یعنی کھان
۱۸ یعنے پوشیدہ
۱۹ یعنے موتی ۱۲
۲۰ یعنے لڑی
۲۱ یعنے روشن
یعنی تاج کے موتی ۱۲

دیا ہے حق نے اُن کو حوضِ مورود
بشارت[1] یہ سُنا والا صفات[2] وہ
مہِ ہشتم[3] نے جب اپنا دکھا نور
سو اُس شب آمنہؓ باعشرت و ناز
ہوئے ہیں تب سلیمانؑ آکے حاضر
کہ اے والا شیم[4] خاتونِ نسواں[5]
تمھارے ہیں شکم میں صاحبِ تاج
سپہ سالار سارے مرسلوں کے
سُنا کر آمنہؓ کو یہ بشارت
ہلالِ ماہ نہم[7] آگیا جب
تھیں اُس شب آمنہؓ وے رب کی منظور
لے مژدہ شادمانی کا یقیں تب
کہ اے فرخ[8] لقا بانوئے اعظم
شکم میں تم نے اب پالا ہے کس کو
کھلے جن کے سبب رحمت کے سب در
گرامی گوہرِ بحرِ فصاحت
شفیعِ[11] دو جہاں سالارِ عالم
شہنشاہِ جہاں سلطانِ نامی
خوش[12] آں ساعت کہ آں ساعت در آید
دہد چشم[13] طرب را روشنائی
بدولت[14] مرکب طاعت جہاند
یہ دے اُن کو مبارکباد اُس دم
غرض یہ دھوم نادر سر بسر تھی

عطا بیشک کیا ہے ملکِ محمود
گئے ہیں آمنہؓ سے لے رضا وہ
کیا عالم کو سب عشرت سے معمور
ہوئیں مشغولِ خوابِ عیش پرواز
لگے ہیں بولنے با مہر و افسر
چراغِ قدس کے پُر نور ایوان[6]
شہنشاہِ جہاں سلطانِ معراج
مکرم رہنما روشن دلوں کے
ہوئے ہیں پھر مرخص بارشادت
ہوا تب اُس سے روشن آسمان سب
مقرر خواب سے راحت کے مخمور
لگے کہنے کو عیسےٰؑ آکے اُس شب
کنیزِ بارگاہت باد مریمؑ[9]
گرامی کون سے روشن نفس کو
ہوئی اموات کو شادی میسر
مُعلےٰ اخترِ اوجِ ملاحت[10]
چراغِ خانۂ اولادِ آدمؑ
ملک جن کی کریں ہر دم غلامی
گہر از کانِ احسانت بر آید
جہاں را بخشد از حق آشنائی
مرا از تہمتِ عالم رہا ند
رضا لے پھر گئے ہو شاد اُس دم
خوشی ہر دل میں ہر دم جلوہ گر تھی

۱ یعنی خوشخبری ۲ یعنی بزرگ مرد ۳ یعنی بہشت ۴ یعنی فضیلتوں ۵ عورتوں ۶ یعنی محل ۷ یعنی سردار ۸ کہ اے مبارک صورت بی بی بزرگی ۹ تیرے بارگاہ کی لونڈی ہو مریمؑ ۱۰ یعنی شیریں زبانی

۱۵

۱۱ یعنی شفاعت کرنے والے ۱۲ خوش وہ گھڑی کہ وہ ساعت آئے ۱۳ تیرے احسان کی کان سے موتی نکلے ۱۴ خوشی کی آنکھ کو روشنائی دے ۱۵ جہاں کو حق کی آشنائی بخشے ۱۶ وحدت کی طرف کھینچے ۱۷ طاعت کا گھوڑا دوڑائے ۱۸ مجھ کو عالم کی تہمت سے چھڑائے

یہ چرچا تھا خوشی کا ہر مکاں میں
ملائک اور مرسل جو تھے نامی
نوادر اس طرب کا سب میں غل تھا
غرض نادر ہیں آثارِ جمل سب
عجب مواج ہے یہ بحرِ پُر نور
سو اس باعث قلم رکھ ہاتھ سے اب
پڑھوں صلوات لاکھوں مصطفےٰ پر

خوشی تھی سب زمین و آسماں میں
خوشی کرتے تھے ہر ساعت تمامی
یقیں محوِ بشاشت جز و کل تھا
بیاں اس کا یقیں ہے بے بدل سب
بیاں ہے یہ تمامی غیر محصور
ادب سے کھول اس ساعت شکر لب
چراغ بحر و بر شمع ہُدیٰ پر

پڑھو اے حاضرو صلواۃ امجد
بُروجِ آفتابِ اوجِ سرمد

چوتھی مجلس بیان میں ولادت باسعادت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول رب العالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ہے

قلم نے نور کا عالم عجب دیکھ
سپاس و شکر کا سجدہ ادا کر
عجب مجلس یہ ہے زینت سے معمور
چہارم چرخ پر ہے گرچہ خورشید
بیاں ہے آفتاب دوجہاں کا
سو اس باعث ہے از روئے حقائق
ہے لازم بیٹھو اس دم سب ادب سے
سُنو مولود سلطانِ زمن کا

بیاں مولود کا حضرت کے سب دیکھ
چلا ہے مجلس چہارم میں بجھسر
بلا گرداں ہے اس پر عالم نور
و ہے اس مجلس چہارم میں جاوید
ہے جلوہ مہر اوجِ لامکاں کا
چہارم چرخ سے مجلس یہ فائق
دو زانو ہو عجب عز و طرب سے
حبیب حق رسولِ ذو المنن کا

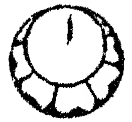
یعنی خوشی
یعنی شادمانی خرمی
یعنی بے انتہا
یعنی بہت بڑا
یعنی نہایت

۱۴
باقی

یعنی بلندی یعنی ہمیشگی یعنی آسمان
یعنی عمدہ و بلند
یعنی زمانوں ۱۲

ولادت کا سبھی اس میں بیاں ہے ۔ طلوعِ آفتابِ دو جہاں ہے
عجب مجلس ہے کامل بہ طرب ناک ۔ ولادت نامۂ سُلطانِ لولاک
ہوئے جس شب وہ پیدا ماہِ کامل ۔ گُلِ نورستۂ باغِ فضائل
مُعلّٰے اخترِ برجِ کرامت ۔ مُصفّا گوہرِ دُرجِ امامت
چراغِ بزمِ دیں خورشیدِ آفاق ۔ ہلالِ اوجِ فطرت ماہِ عشّاق
نہالِ گلشنِ اعجاز و تمکیں ۔ بہارِ علم و دانش گوہرِ دیں
حبیبِ حق امامِ جن و آدم ۔ محمد سیّدِ مصطفٰے فخرِ دو عالم
دو شنبہ کی عجب تھی شب وہ پُر نور ۔ ولادت کی وہ ہے شب سب میں مشہور
ربیع اوّل تھا مہ موصوف ذی جاہ ۔ مبارک بارھویں شب تھی وہ دلخواہ
عجب تھی چاند کی گوہر فشانی ۔ طلوعِ بدرِ آثارِ جوانی
شبِ اوّل روایت میں دگر ہے ۔ وے وہ قول سابق معتبر ہے
جہاں پیدا ہوئے ہیں سرورِ دیں ۔ مُعلّٰے آفتابِ اوجِ تمکیں
وہ گھر یوسف نزاری کا تھا ظاہر ۔ ملا تھا ارث میں حضرت کو آخر
دیئے تھے آپ نے اُس کو سرانجام ۔ عقیلِ ابن ابی طالب کو انعام
اُسی منزل میں اب مسجد بنا ہے ۔ عجائب تر مکاں وہ دل کشا ہے
ہوئے پیدا وہاں نورِ امامت ۔ سو اس باعث مکاں ہے باکرامت
ہوا ہے گھر یقیں جاں آفریں کا ۔ مکرّم بیتِ ربّ العالمیں کا
بزرگی اُس مکاں کو دے یہ دائم ۔ رکھا ہے حق نے عظمت اُس کی قائم
قیامت تک یہ تعظیم اُس کی سب ہے ۔ مقرر اُس مکاں کا یہ ادب ہے
غرض وہ سرورِ عالی فضائل ۔ حمل میں بس رہے تھے ماہ کامل
ہوئے اتمام جب ایّامِ موعود ۔ سو آپہنچا ہے اُس دم وقتِ مولود
دوشنبے کی وہ شب تھی باکرامات ۔ گرامی تر ہر ایک شب سے تھی وہ رات
کھُلے تھے اُس گھڑی سب نور کے باب ۔ مہیّا تھا بزرگی کا یہ اسباب

۱ یعنی سما اُگا ہوا
۲ یعنی ستارہ
۳ یعنی بزرگی و دانائی
۴ نیا اُگا ہوا درخت
۵ یعنی مرتبہ
۶ یعنی چودھویں رات کا چاند



۷ یعنی میراث
۸ یعنی تمام
۹ یعنی بزرگی
۱۰ یعنی پیدا ہونے کا دن
۱۱ یعنی وعدہ کیا گیا
۱۲ یعنی پیدایش

طراوت[1] سب زمیں میں اور زماں میں
رواں تھی ہر طرف بادِ سحر[2] خیز
ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر
جہاں کا صبح دم سے غنچۂ دل
عجب ساعت وہ سکھ اور چین کی تھی
ہوئے تھے بخت عالم کے مددگار
تب اس دم آمنہ رض وہ ماہِ کامل
تھیں گھر میں اپنے بیٹھیں با دلِ شاد
جگر میں ان کے تھی خنکی نمودار
یکایک تب ہوا ہے بارِ شادت
پڑی تب ان کے ایک آواز در گوش
ہوئیں سننے سے اس کے سخت بیتاب
پھر آیا ہے وہاں یک مرغ فی الحال
لگا ان کے شکم پر پر پھرانے
عجائب تھے خواص اس پر میں کامل
ہوا ہے محو اس دم ہول سارا
نہ پیش آئی ولادت کی مصیبت
ہوا حوران جنت کو پھر اس طور
کہ اب اوجِ رسالت کا وہ خورشید
ہو تاباں سربسر نورِ ازل سے
ہوئے اتمام سب ایامِ موعود
اسی دم آمنہ رض با صد انوار
کرو تم اس کی جا کر دایگی اب

تھی پیدا روشنی ساری جہاں میں
تھے آفاق اور انفس سارے گل بیز
کرامت کے سبھی انوار ظاہر
گیا تھا سربسر یکبارگی کھل
طلوعِ اخترِ کونین کی تھی
ہوئے تھے سب عیاں رحمت کے انوار
مکرم بی بیِ عالی فضائل
تر و تازہ مثالِ سروِ آزاد
طراوت کے تھے ظاہر دل پہ آثار
معارض ان پہ آثارِ ولادت
عجب آواز تھی وہ غارتِ ہوش
ہوا ملحق سبھی ہیبت کا اسباب
نہایت تھے سفید اس کے پر و بال
سمن پر دستۂ گوہر پھرانے
ہوئی افزود اس سے راحتِ دل
طراوت تن میں آئی آشکارا
ہے وارد عورتوں پر جو اذیت
خدا کا حکم اس صورت سے فی الفور
معلّے آفتابِ چرخِ امید
نکلتا ہے یقیں برجِ حمل سے
مبارک ہے عجب ہنگامِ مولود
معارض ہیں ولادت کے یہ آثار
دلاسا دے کرو خدمت ادا سب

۱ یعنی تازگی ۱۲
۲ یعنی صبح کو چلنے والی ہوا
۳ یعنی نمایاں
۴ یعنی دونوں جہان مراد ہے
۵ یعنی ستارہ
۶ یعنی بزرگی
۷ یعنی بندگی

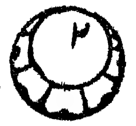
۱۳ باقی

۸ یعنی ہدایت
۹ یعنی لاحق و ظاہر
۱۰ یعنی [illegible]
۱۱ یعنی چنبیلی
۱۲ یعنی دہشت ۱۲
۱۳ یعنی تکلیف ۱۲
۱۴ یعنی بلندی ۱۲
۱۵ یعنی وعدہ کیے ہوئے ۱۲

پس سُن کر آمنہ رضؓ کے گھر میں ظاہر
لگیں کرنے کو تب خدمت گذاری
ہوا گھر آمنہ رضؓ کا اُن سے روشن
جمال اُن کا بھی دیکھ اسطور نادر
فرشتہ پھر ہوا حاضر وہاں ایک
بھرا تھا جام وہ شربت سے لبریز
نہایت تھا سفید وہ مثل کافور
کہا تب اُس نے یہ ماءُ البقا ہے
کرو نوش اِس گھڑی یہ جامِ راحت
خنک ہو جاوے پینے سے جگر سب
یہ کہہ رکھ جام وہ اُس دم گیا ہے
عجب تھا جام وہ سرمایۂ ہوش
مٹھاس اور ذائقہ اس کا عجب تھا
ہوا پینے سے اُس کے ہوش قائم
نہایت دل کو اُس کے ہو گیا چین
وہاں ایک غیب سے آیا ہے تب نور
ہوا وہ نور گھر میں جلوہ گر تب
نظر آنے لگا ہے غیب اُس دم
نظر کر غیب کا سب یہ تماشا
تھی ایک دیوار گھر میں اُن کے نادر
کھڑی ہوا اس گھڑی بی بی نے یکبار
نظر پہنچی ہے اُن کی تب ہوا پر
کھڑا رحمت کا سر پر سائباں ہے

ہوئیں حوران جنت آ کے حاضر
نہایت فدویت اور جاں سپاری
طرب افزا ہوا جوں ہفت گلشن
ہوئیں ہیں آمنہ رضؓ بس شاد خاطر
تھا اُس کے ہاتھ میں یک جام بس نیک
عجب خوشبو تھی اُس کی راحت انگیز
زیادہ تھا غرمہ سے تھا پُر نور
مقرر آب رحمت سے بھرا ہے
کہ جس سے ہووے پیدا استراحت
تماشا غیب کا آوے نظر سب
نظر سے اُس گھڑی غائب ہوا ہے
کئے ہیں آمنہ رضؓ نے اُس کو تب نوش
حلاوت سے یقیں معمور سب تھا
ہوئے آرام و راحت سب ملازم
ہوا دل تازہ اور پُر نور عینین
کہ ہو ذرّے سے جس کے مہر مستور
ہوئے اُس سے منوّر دار و در سب
تمامی عالم لاریب اُس دم
پڑیں حیرت میں بی بی بے تحاشا
تھی تاباں نور کے پرتو سے ظاہر
رکھی ہیں پشت کو برروئے دیوار
سو دیکھا آپ نے اوجِ سما پر
نوا در نور سے گوہر فشاں ہے

۱ یعنی خوشی دینے والا
۲ یعنی خوش
۳ یعنی آرام دینے والی
۴ یعنی پیالہ
۵ یعنی آبِ حیات
۶ یعنی آرام ۱۲
۷ یعنی ٹھنڈا ۱۲



۸ یعنی پہنچی ۱۲
۹ یعنی آنکھیں
۱۰ یعنی پوشیدہ
۱۱ یعنی پیٹھ ۱۲
۱۲ یعنی بلندی
۱۳ یعنی آسمان
۱۴ سایہ یعنی نور الٰہی

سراپردے لگے ہیں اُس کے اطراف
پھر آئی ایک تب آواز نادر
کہ اس بی بی پہ ہے اب عالمِ نور
یہ جلوہ نور کا اس پر عجب ہے
دگر بار اُس عفیفۂ[3] باحیا نے
نگہ فرمائے جانب آسماں کے
ہزاروں مُرغ ڈوبے ہیں گہر میں
زمرد کے ہیں سر سب اُن کے نادر
دگر شخصوں کو بھی دیکھیں ہوا میں
ہر ایک کے ہاتھ ہے ابریق[5] پُر نور
ہر ایک ابریق سے گرتا تھا ہر بار
ہوئی سیراب اُس سے وہ زمیں سب
کھلا بی بی پہ اُس دم عالمِ غیب
نظر کی تھی رسائی قاف تا قاف
ہوا ہے دل منوّر مثلِ خورشید
عَلَم پھر غیب سے ظاہر ہوئے تین[3]
کھڑا اک عَلَم مشرق کی جانب
عَلَم وہ تیسرا کعبے کے در پر
منقش[11] کلمۂ طیب سے تھے سب
تماشا دیکھ یہ خاتونِ طاہر
عرق گرنے لگا تب اُن کے تن سے
کیا ہے حق نے اُس دم اُن افضال
نبوّت کے صدف[15] سے دُرِّ کامل

مثالِ برق ہیں روشن و شفاف[1]
ہوئی ہے غیب کے پردے سے ظاہر
کہو آنکھوں سے سب کی اسکو مستور[2]
تجلّی نورِ احمدؐ کی یہ سب ہے
سرا اوج ولایت پارسا نے
تو دیکھے ہیں تلے اُس سائباں کے
لگے یاقوت اُن سب کے ہیں پر میں
عجب سبزی ہے سر میں اُنکے ظاہر
مُعلّق تھے کھڑے اوجِ[6] سما میں
تمامی آبِ رحمت سے ہے معمور
زمیں پر آبِ رحمت ہوگئی سر بار
یہ بس آثارِ رحمت تھے یقیں سب
تمامی قدرتِ خلاقِ لاریب
مشارق اور مغارب سب کے اطراف
ہوئی ہیں چشم رشکِ جامِ جمشید
رفیع الشاں[8] با اجلال و تمکین
دگر مغرب میں باشانِ عجائب
کھڑا اتھا باکمالِ ہیبت[9] و فر[10]
نمایاں تھی یہ ظاہر قدرتِ رب
ہوئی ہیں سہمگیں[12] ہیبت سے ظاہر
کہ جوں ٹپکے ہے شبنم یاسمن[13] سے
ہوئے پیدا جہاں میں مہرِ[14] اجلال
ہوئے روشن جہاں میں با فضائل

۱ یعنی بہت صاف
۲ یعنی پوشیدہ
۳ یعنی پاک بیبی
۴ یعنی نگاہ ۵ یعنی لوٹا
۶ یعنی بلندی ۷ یعنی مرتبہ
۸ یعنی شان ۱۲

۱۲ باقی

۹ یعنی خوف ۱۲
۱۰ یعنی بزرگی و دبدبہ
۱۱ یعنی نقش دار
۱۲ یعنی ڈرنا کر ۱۲
۱۳ یعنی چنبیلی ۱۲
۱۴ یعنی آفتاب
۱۵ یعنی سیپی ۱۲

کھلا گل گلشن جاہ و کرم کا
عجب طالع ہوا خورشید آفاق
ہوا گھر آمنہ کا اُن سے روشن
ہوا پر نور اُن سے عالم خاک
شعاع اُس نور کا ساتوں فلک تک
عجب طالع ہوئے یاور جہاں کے
غرض وہ آفتاب جن و آدم
حبیب حق شہنشاہ جہاندار
شکم سے جس گھڑی آئے ہیں باہر
دو زانو ہو وہیں بیٹھے ادب دار
یقیں شکر الٰہی میں اُسی دم
ہوا تاباں نور رافت کا جبیں پر
ہو شاغل اس طرح طاعات رب کے
ادا کر سجدہ حق پھر اُٹھا ہات
لب نازک میں جنبش کا اثر تھا
کیا تب برق نے غنچہ سے پروانہ
لگے پھر چوسنے انگشت ابہام
پھر اُس دم ایک سحاب نور آیا
شہنشاہ جہاں سلطان غالب
ہوئی پھر غیب سے آواز یہ تب
لیجا دکھلاؤ سب کون و مکاں کو
لقائے احمدی کو دیکھ سارے
پھر اُس نوغنچۂ باغ قدم کو

ہوا ظاہر گہر درج قدم کا
گرامی ماہتاب برج اخلاق
گئی ہے روشنی تا ہفت گلشن
ہوئی ہے خاک رشک برج افلاک
گیا ہے اُس گھڑی مُلک مَلک تک
ہوئے ہیں بخت بہر انس وجاں کے
محمد مصطفےٰ سلطان اعظم
ہمایوں گوہر دریائے اسرار
دکھا نور اپنا اس صورت سے ظاہر
کئے سجدہ طرف کعبے کے یکبار
ہلال آسا ہوئی ہے پشت وہ خم
رکھے ہیں تارک طاعت زمیں پر
اُٹھائے سر وہیں خاک ادب سے
لگے کرنے دُعائے پُر کرامات
تکلم کا کرشمہ جلوہ گر تھا
عجب ظاہر ہوا ہے نور اعجاز
ہوا ہے دودھ پیدا اُس میں مادام
ادب سے اُن کو تب اُس نے اُٹھایا
ہوئے یکبار پھر نظروں سے غائب
کر اس گلدستۂ اعجاز کو اب
تمامی عالم روح رواں کو
کریں حاصل سعادت اپنی بارے
دُر دریائے عظمت اور کرم کو

۱ یعنی چمکا ۲ یعنی نصیبوں ۳ مہربانی ۴ یعنی پیدا ۵ یعنی مشغول



۶ یعنی بجلی ۷ یعنی انگوٹھا ۸ یعنی ہمیشہ ۹ یعنی بادل ۱۰ یعنی جان

نبوّت کے دکھا دریائے اشفاق ‖ رسالت کے دکھا پھر بحر اخلاق
کرو صاف اس میں اس کا سرو اندام ‖ وجودِ نازک و رخسار گلفام
پھر اس کو لا رکھو اپنے مکاں پر ‖ طراوت اُس کی بخشو بوستاں پر
گھڑی اک بعد پھر وہ ابرِ پُر نور ‖ ہوا حاضر وہاں با جاہ موفور
تھے ساتھ اُس ابر کے وہ ماہِ موصوف ‖ قماطِ نور میں تھا نور ملفوف
مثالِ شبنمِ گل قطرۂ آب ‖ رواں تھے اُس بدن سی جوں دُرِ ناب
رکھا اس ابر نے لا کر وہاں تب ‖ ہوا پُر نور حضرت سے مکاں سب
وہاں ہاتف نے بالحانِ نادر ‖ کیا اس طور سے یہ حال ظاہر
کہ ہم نے اس گُلِ باغِ ادب کو ‖ نہالِ گلشنِ جاہ طرب کو
لیجا کر اُس گھڑی ہر اک مکاں میں ‖ پھرائے ہیں سب اقلیمِ جہاں میں
قدم سے اس وجودِ نازنیں کے ‖ ہوئے ہیں جلوہ گر طالع زمیں کے
کریں یہ سب مسخر ہفت کشور ‖ توابع اُن کے ہیں سب یابس و تر
عجب اُن کی فضیلت ہے گرامی ‖ سبھی پیغمبروں سے یہ ہیں نامی
زہے پُر نور بزمِ عزّ و جاہش ‖ مہ و مہر است شمعِ بارگاہش
خلیل از خوانِ فیضش لقمہ خوار است ‖ کلیم از درگہِ او چوبدار است
مسیحا برخری در پیش راہش ‖ مہارِ ناقہ گیرد چوں سپاہش
زہے کوشش صلائے مرحبا زد ‖ دمِ اسرارِ یفعل ما یشاء زد
وہاں حاضر ہوئے پھر تین اشخاص ‖ تھا پیشانی پہ جن کے نور اخلاص
اُنھوں میں ایک تھا رضوانِ جنّت ‖ دگر دو ساتھ تھے دربانِ جنت
تھا ہمراہ آفتابہ اُن کے نادر ‖ تھا سیمیں برق سے شفاف ظاہر
بھرا تھا آبِ رحمت اس میں لبریز ‖ نہایت صاف تھا پانی دلاویز
زمرّد کا دگر ساتھ اُن کے تھا طشت ‖ وے تھا چار پہلو مثلِ گلگشت
ہر اک پہلو میں ایک موتی لگا تھا ‖ ہر ایک موتی نوادر بے بہا تھا



حریری پارچہ بھی ساتھ تھا ایک — مُصفّا اور ملائم تھا بس نیک
اٹھا رضواں نے اُس عالی گہر کو — مہِ نو غیرتِ شمس و قمر کو
وہیں اُس طشت کے پھر پاس لا کر — مربع طشت حضرت کو دکھا کر
لگا کہنے کہ اے سلطانِ اقلیم — مُعلّیٰ شب چراغ بزمِ تقویم
مُربّع ہے عجب یہ طشت نادر — نمونہ ہے یہ اس دنیا کا ظاہر
یہ ہے مشرق کی سرحد یہ ہی مغرب — دگر دو سرحدیں ہیں عجائب
کہو اب آرزو ہے کس مکاں کی — پسند آتی ہے اب سرحد کہاں کی
کریں جس سرزمیں کو آپ منظور — وہیں دولت سرا ہووے گا معمور
اُسی سرحد کو حضرت کے قدم سے — مبارک سرورِ عالی کے دم سے
ملے دائم مقرر زیب و زینت — وہاں قائم یقیں ہووے سکونت[1]
یہ سُن اُس نونہالِ[2] باغ دیں نے — مکرّم سروِ گلزارِ یقیں نے
اُٹھا کر اُس گھڑی دستِ کرامات — رکھے ہیں درمیاں اس طشت کے ہات
اشارت بس کیے نافِ زمیں کی — حدِ بطحیٰ مقام دل نشیں کی
کہا رضواں نے اُس دم بارک اللہ[3] — مکرّم تر یہ سرحد بس ہے دلخواہ
یہ اعلیٰ سرزمیں ہے سب جہاں سے — گرامی ہے مقرر ہر مکاں سے
فضیلت سے ہے یہ اقلیم معمور — زیادہ آپ نے بخشا اُسے نور
یہ کہہ رضواں نے اُس ساعت نبی کو — حبیبِ حق رسولِ ہاشمی کو
ادب سے طشت میں بٹھلا کے ظاہر — لگا دھونے کو اُس دم جسم طاہر[4]
غرض لے سات نوبت آبِ رحمت — یقیں رضواں نے دھویا جسم حضرت
بھرا وہ طشت پانی سے لبالب — ہوئے ہیں چار حد معمور سب
یقیں پہنچا ہے ہر سرحد میں پانی — جہاں کی ہے یہ ایماں کی نشانی
حریری[5] پارچے کو بعد ازاں کھول — رکھ اُس میں اُس گھڑی وہ لعل[6] انمول
لے بوسے بر سرورِ خسارِ گلفام — لگا پھر چومنے حضرت کے اقدام

[1] یعنی ٹھہرنا ۱۲
[3] یعنی برکت دے اللہ تعالیٰ ۱۲



[5] یعنی ریشمی ۱۲
[6] یعنی ایک قسم کا جواہر
یعنی بے قیمت ۱۲

پھر اُس دریائے عظمت کے گہر کو
دُرِ بحرِ کرم لُو لوئے تر کو

رکھا ہے کھول کر اپنے پَرِ دل میں
چھپا لعلِ بدخشاں گو ہروں میں

نکالا اک گھڑی سے اُن کو باہر
لئے پھر آغوش میں با مہر وافر

لگا پھر کان سے حضرت کے یکبار
نوا در بھید کے کہنے کو اسرار

نہ اُس اسرار کی کس کو خبر ہے
نہ واقف کوئی اُس سے ایک بشر ہے

گھڑی اک بعد پھر حضرت سے نادر
لگا ہے اس طرح کہنے کو ظاہر

کہ اے سلطانِ دیں سالارِ دو تاج
تمامی انبیا کے دُرّۃ التاج

کنوزِ معرفت بحرِ حقائق
چراغِ بینشِ چشمِ خلائق

ریاضِ عظمت و گلزارِ تقویم
بیاضِ حکمت و انوارِ تسلیم

چراغِ روزنت مصباحِ تائید
ضمیرِ روشنت صباحِ توحید

رسالت کے چمن کے سرو چالاک
کمالت کے صدف کے لولوئے پاک

مقرر آپ پر فضلِ خدا ہے
منور آپ سے ہر دو سرا ہے

کلیدِ مکرمت حضرت کے ہے ہات
ہیں حضرت خازنِ گنجِ کرامات

عَلَم بھی انبیا کے ایک قلم سب
رہیں حضرت کے آ زیرِ عَلَم سب

قیامت تک ز مشرق تا مغارب
رہے گا آپ کا یہ دین غالب

بھی اُمت آپ کی عالی قدر ہے
قیامت تک ہمیشہ با ظفر ہے

فرشتہ ایک پھر آیا ہے نادر
تھی چہرے پر ملاحت اُس کے ظاہر

جمال و حسن اُس کا بس عجب تھا
درخشاں نور تن سے اُسکے سب تھا

اُٹھا اُس نے حبیبِ ذوالمنن کو
گلِ باغِ رسالت یاسمن کو

ملا لب اپنے پھر حضرت کے لب سے
کھلانے کو لگا کچھ شے ادب سے

کہ جس صورت سے بچے کو کبوتر
کھلاتا ہے لبوں سے لب ملا کر

کھلانے کا بھی اُس دم آشکارا
اُسے کرتے تھے حضرت بس اشارا

اشارے پر وہ اپنے کھول کر لب
نبی کے اُس گھڑی کرتا تھا تر لب

(بقیہ حاشیہ)

۱؎ یعنی موتی ۱۲ ۲؎ ایک قسم کا سرخ قیمتی پتھر ۱۲ ۳؎ محبت ۱۲ ۴؎ یعنی بھید ۱۲ ۵؎ یعنی تاج کا موتی ۱۲ ۶؎ یعنی روشنی ۱۲ ۷؎ یعنی سرو ۱۲ ۸؎ یعنی باغ ۱۲

۹؎ یعنی سچائی ۱۰؎ یعنی سفیدی ۱۱؎ یعنی خزانچی ۱۲؎ مدد ۱۳؎ یعنی ۔۔۔ ۱۴؎ یعنی سبزی ۱۲ ۱۵؎ یعنی کنجی ۱۲ ۱۶؎ یعنی خزانچی ۱۲ ۱۷؎ یعنی نمکینی ۱۲ ۱۸؎ یعنی ظاہر ۱۲

کھلا کر اُس نے پھر لا ایک روغن
لگا سُرمہ پھر اُس نور البصر[1] کو
ہوا ہے لے کے غائب وہ اُسی دم
گھڑی ایک بعد پھر حضرت کو لا کر
کہ ہیں نے اُس نہالِ سرو قد کو
لیجا کر اُس گھڑی آدمؑ کے بس پاس
نظر آدمؑ نے کر یہ جسم پُر نور
محبت کا ہوا آدمؑ کو تب جوش
کئی بوسے دیئے پھر دست و پا کو
لگے کہنے کو اُس دم یا الٰہی
میری آنکھوں کا اب آیا ہے یہ نور
خوشی حاصل ہوئی اب میرے دل کو
میرے ہے گلشنِ ہستی کا یہ پھول
بہار اُس کی ہمیشہ دے چمن کو
درخشاں رکھ ہمیشہ گوہر اُس کا
جہاں میں کر عنایت سربلندی
جبیں[9] پر بھی کئی بوسے پدر دوا
وہاں سے اُس گھڑی میں لیکے آیا
سُنا یہ حال اُس بی بی کو اُسدم
بھی ہے حضرت صفیہؓ سے یہ منقول[11]
کہ ہیں بھی آمنہؓ کے گھر میں اُس رات
سو دیکھی میں نے اُس نازک بدن سے
بزرگی کی علامت اس گھڑی سات

ملا ہے بر تمامی جسم روشن
چراغ دیدہ جن و بشر کو
ہوئے محجوب تب سلطان عالم
رکھا گھر میں خبر یہ خوش سُنا کر
گُلِ نازک ہلالِ مہر خد[2] کو
دکھایا ہوں جمالِ افضل الناس[3]
لقائے احمدی سے ہوکے مسرور[4]
کئے ہیں آپ سے پُر نور آغوش
اُٹھائے بعد ازاں دستِ دُعا کو
نگارِ ہر سفیدی و سیاہی
ہوئی ہے نور سے آغوش معمور
ملی ہے تازگی اس آب و گل[5] کو
یہ ہے نورِ سوادِ چشمِ مکحول[6]
طراوت[7] دے سدا نازک بدن کو
منور کر چراغوں سے گھر اُس کا
عطا کر ہر گھڑی فیروزمندی[8]
دیئے ہیں ہاتھ میں پھر میرے یکبار
نبیؐ کو آمنہؓ کے پاس لا یا
کیا ہے اُس ملک نے شاد و خرم[10]
کہ جو ہیں عمہؓ[12] سلطان مقبول
تولد جب ہوئے شاہِ کرامات
وجودِ پاک رشکِ یاسمن[13] سے
ہوئی ظاہر مقرر با کرامات

لہ نور بینائی یعنی حضرتؐ ۱۲
ٹہ رخسارہ
سہ یعنی بہترین آدمیوں کے ۱۲
۴ہ یعنی آغوش
۵ہ یعنی مرادِ جسم ۱۲
۶ہ یعنی سرمگیں ۱۲
۷ہ یعنی تازگی ۱۲



۸ہ یعنی فتحمندی ۱۲
۹ہ یعنی پیشانی
۱۰ہ یعنی خوش
۱۱ہ یعنی روایت ۱۲
۱۲ہ یعنی چچی
۱۳ہ یعنی چنبیلی ۱۲

ہے اوّل یہ کہ جب وہ ماہِ طاہر
اُسی دم وہ گلِ باغ رسالت
دوزانو بیٹھ کعبہ کی طرف تب
دوئیم اُس لعلِ لب کو اسگھڑی کھول
کہ یعنے لآ اِلٰہَ اِلاَّ ہو ظاہر
سوّم اُس تن سے اک ظاہر ہوا نور
تجلّی تب اسی کی شام تا روم
چہارم میں نے چاہا اُس بدن کو
ہوئی تب مجکو یک آواز از غیب
نہیں اب تیرے نہلانے سے مطلب
ہے پنجم یہ کہ حضرت تھے شکم سے
ششم پشتِ نبیؐ پر با جلالت
کہ یعنے کلمۂ طیّبہ تھا ظاہر
ہے ہفتم یہ کہ دیکھے میں نے دو لب
تو جا نزدیک میں نے تب کیا گوش
کہ یارب اُمتی کہتے تھے ہر دم
روایت فاطمہؓ سے ہے دگر خاص
کہ گھر میں آمنہؓ کے باسعادت
رسالت کے فلک کے جس گھڑی ماہ
نظر پہنچی ہے تب میری ہوا پر
تو دیکھی میں نے اُس دم سب کواکب
جھکے تھے اُس گھڑی سا لیے زمیں پر
طرف اُس ماہ کے آتے تھے ہر دم

کمالات کے ہوئے مطلع سے ظاہر
دُرِ دریائے تکریم و جلالت
کئے سجدہ مقرر ہو مؤدّب
گہر ریزی کئے یکبارگی بے مول
پڑھے ہیں یا رسول اللہ آخر
ہوا اس نور سے تا قاف معمور
نظر آیا یقیں ہر مرز و ہر بوم
کروں پانی سے طاہر پاک تن کو
کہ نکلا ہے صدف سے دُرِّ بےعیب
شکم سے ماں کے آئے پاک یہ اب
بریدہ ناف اور مختون رحم سے
تھا ثابت مرتسم مہرِ رسالت
نبوت کی نشانی تھی یہ نادر
تھے جنبش میں نبیؐ کے سر بسر تب
سُنی آواز میں نے از سرِ ہوش
تھی اُمت کی نبیؐ کو یاد محکم
کہ جو ہیں مادرِ عثمان بن عاص
میں تھی حاضر یقیں وقتِ ولادت
ہوئے طالع بنورِ عزّت و جاہ
یکایک اُس گھڑی چرخ علا پر
کہ جو تھے گنبدِ گردوں پہ ثاقب
نہ ثابت کوئی تھا چرخ بریں پر
فدا شمع رسالت پر تھے باہم

۱ یعنے سرگشتگی ۱۲
۲ یعنے رس و ملک ۱۲
۳ یعنے پاک ۱۲
۴ یعنے سیپی ۱۲
۵ یعنے کٹی ہوئی ناف
۶ یعنے کٹے ہوئے
۷ یعنے ختنہ کئے ہوئے
۸ یعنے نقش ۱۲

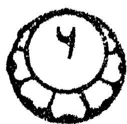
۹ باقی

۹ یعنے ظاہر و پاک
۱۰ یعنے مضبوط
۱۱ یعنے ماں ۱۲
۱۲ یعنے آسمان
۱۳ یعنے تارے
یعنے روشن ۱۲

بلا گرداں بھی اس گھر پہ تھے وے
بھی دیکھا میں نے اُس ماہِ قدم سے
ہوا ہے جلوہ گر اُس گھر میں اک نور
فلک تک اُس کی پہنچی ہے جھلک تب
عجب اُس دم یہ تاباں نور تھا میں
یہ دیکھا میں نے تب میرا گیا ہوش
روایت دوسری ہے اک شفا سے
کہ میں مولود کی شب آمنہ رض پاس
ہوئے جب وہ دُرِ دریائے عظمت
اُسی ساعت وہاں ایک غیب سے نور
نظر پرتو سے اُس کے آئے ظاہر
لگے وہ غنچۂ باغِ ترحم
کیا اک نور نے پھر لب سے پرواز
سُنی پھر میں نے اُس دم کھول کر لب
وہاں پھر غیب سے باعزت وجاہ
ہوا اک نور پھر گھر میں درخشاں
ہوئے اُس سے در و دیوار پُر نور
نہ دیکھا میں نے جب وہ بدر کامل
پڑی دہشت میرے پر سخت یکبار
پھر ایک ساعت میں ایک دہنی طرف سے
عجب اس نور سے آئی ہے آواز
کہ میں اس گوہر بحر کرم کو
گیا تھا لے کے مغرب کو اُسی دم

بلقیس قربان اُس گوہر پہ تھے وے
مُعلّٰے گوہر عالی ہمم سے
جہاں اُس کی ہوئی پُرتو سے معمور
نظر آیا میرے مُلک و ملک سب
منوّر اُس سے تھا آفاق و انفس
رہی ہوں بیخودی سے ہو ہم آغوش
وہ اُمّ عبد رحمٰن با حیا سے
تھی حاضر با کمالِ صدق انفاس
جہاں میں جلوہ گر با نورِ رحمت
ہوا تاباں مثالِ برق منشور
بلادِ شام کے سب قصر نادر
اُسی دم مثلِ گُل کرنے تبسم
ہوا اُس سے منوّر ملک حجاز
لگے کرنے کو حضرت ذکر یا رب
یہ آئی ہے ندا یرحمکم الله
ہوا گھر اُس سے جوں لعلِ بدخشاں
نبی اُس دم ہوئے نظروں سے مستور
ہوا ہے اُس گھڑی حیرت زدہ دل
سراپا میں ہوئی جوں نقشِ دیوار
ہوا ہے نور آوارد شرف سے
خوش الحانی کوئی کہتا تھا یہی راز
دُرِ دریائے اعزاز و نعم کو
کیا حضرت کو ہر ایک شے سے محرم

۱؎ یعنی بلند ہمت
۲؎ یعنی فرشتہ
۳؎ یعنی تمام جہان
۴؎ یعنی موتی
۵؎ یعنی بزرگی
۶؎ یعنی فرمان
۷؎ یعنی تبسم



۸؎ یعنی مسکرانا
۹؎ یعنی آواز
۱۰؎ رحم کرے تم پر
۱۱؎ یعنی اللہ تعالیٰ
۱۲؎ پوشیدہ
۱۳؎ یعنی بزرگی
۱۴؎ یعنی آواز
۱۵؎ یعنی نعمتوں ۱۲
۱۶؎ یعنی خبردار ۱۲

کنوزِ[1] مغفرت کے کھول سب گنج[2]
وہاں سے اس چراغ بزم دیں کو
ہزارِ[3] انبیا کا سیر دکھلا
نظر کر میں نے پھر دیکھا ہوں گھر میں
اُسی دم گھر میں وہ مہر سحرگاہ[4]
مراتب دوسرے وہ ماہِ مطلوب
گھڑی اک بعد پھر اک نور نادر
نظر آئے ہیں تب وہ ماہِ کامل
کیا پھر ایک نے جاہ و طرب سے
کہیں اُس نورِ چشم انبیا کو
پھرا لایا ہوں سب ملک مشارق
پھر آخر اس مہ اوجِ قدم کو
ادب سے اس گھڑی با صدق الفاظ
انھوں نے لے کے اس لختِ جگر کو
سر و سینے پہ لے بوسے خوشی سا تھ
پڑھے ہیں سر بسر دعوات ماثور
پھر حضرت سے اُنھوں نے ہو مخاطب
کہ اے نور حدایق قرۃ العین
چراغِ بزمِ دیں شمع شبستان
نہال گلشن جود و عنایت
بہت مدت سے میرے آب و گل میں
بہت تھی آپ کے دیدار کی چاہ
خدا نے آرزو بر لائی اس دم

رموز مکرمت سے کر گہر سنج
یقیں شمع شبستانِ[3] یقیں کو
رکھا اس حجرۂ عالی میں پھر لا
سمایا نور کا عالم نظر میں
ہوئے ہیں جلوہ گر با حشمت و جاہ
ہوئے نظروں سے پھر یکبار محجوب[5]
ہوا ہے دوسری جانب سے ظاہر
چراغ بزم دیں قدسی[6] منازل
بیاں یہ اُس گھڑی واضح[7] ادب سے
امام المرسلیں بدر اللہ[8] جے کو
دکھا اُس دم رموز[9] ہر سرادق[10]
گرامی گوہرِ بحر کرم کو
گیا لے کر خلیل اللہ کے پاس
رکھا آنکھوں پہ اس نور البصر کو
دعائے خیر کو اس دم اٹھا ہاتھ
ہوئے دیدار سے اُس مہ کے مسرور
لگے اس طور کرنے ذکر صائب
فروغ دیدۂ بینائے کونین
طراوت بخش عالم راحت جاں
بہار روضۂ[11] علم و ہدایت[12]
مقر اس ریاضِ[13] جان و دل میں
نہایت اس گل رخسار کی چاہ
ہوا دیدار سے دل شاد و خرم[14]

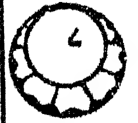
۱؎ یعنی خزانوں ۱۲
۲؎ یعنی خزانہ
۳؎ یعنی بہت سے ۱۲
۴؎ یعنی صبح کے وقت
۵؎ یعنی پوشیدہ
۶؎ یعنی پاک
۷؎ یعنی ظاہر



۸؎ یعنی اللہ کے چاند
۹؎ یعنی بھیدوں
۱۰؎ یعنی سرا پردہ
۱۱؎ یعنی باغ ۱۲
۱۲؎ یعنی رہنمائی
۱۳؎ یعنی باغ ۱۲
۱۴؎ یعنی خوشی ۱۲

خوشی حاصل ہوئی اس جان و تن کو ملی ہے تازگی سارے بدن کو
خدا نے تم کو سب پیغمبروں پر دیا رتبہ گرامی سروروں پر
مبارک تم کو یہ شانِ جلالت مبارک تم کو فرمانِ رسالت
مبارک بادشاہی دو جہاں کی مبارک خسروی سب انس و جاں کی
یہ کہہ بوسے اسی دم دے جبیں پر پھرا دستِ عنایت یاسمیں پر
کئے رخصت مجھے اس ماہ کو دے شہِ کونین عالی جاہ کو دے
وہاں سے اس گھڑی آیا ہوں اب میں مہِ آفاق کو لایا ہوں اب میں
یہ کہہ اس دم ہوا وہ نور غائب تماشا میں نے یہ دیکھا عجائب
سنو اب حال عبدالمطلب کا شرافت کے چراغِ ملتہب کا
کہ جس شب وہ مہِ اوجِ رسالت ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت
تھے عبدالمطلب کعبے میں اس رات خدا سے مشتغل با ذکر و طاعات
سہانا وقت تھا تھی رات آخر ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر
یکایک آپ نے دیکھا یہ اسرار کہ کعبہ خود مکاں سے اپنے ایکبار
قدم گاہِ خلیل اللہ کے پاس چلا آیا مثالِ قطع الماس
جھکا کعبے نے سر مثلِ قلم تب کیا سجدے میں اپنی پشت خم تب
اٹھا سجدے سے سر اس دم ادب کا بجا لا اس وضع سے شکر رب کا
مکاں پر اپنے پھر جا کر اسی طور یقیں آ حالتِ اصلی میں فی الفور
زباں کھول اپنی در حمد خداوند نکالا اس طرح سے گو ہر چند
کہ اے خلاق عالم شانِ پاک خیامِ بے ستوں پر دازِ افلاک
سرافرازی دہ یک قبضۂ گل برافروزِ چراغِ خلوتِ دل
مجھے طاقت نہیں تیری ثنا کی بیانِ نعمت و شرحِ عطا کی
کیا ہے تو نے اب لطف و کرم سے مجھے آزاد سارے درد و غم سے
پڑا تھا شرک کی ظلمت میں آ کر سیاہی کفر کی رکھتا تھا یکسر

له یعنی حکم ۱۲
سه یعنی بادشاہی
سه چنبیلی سه یعنی مشتعل مارنے والا
شه سفید جس کو ہیرا کہتے ہیں
شه یعنی طرح
شه یعنی بنانے والا



شه یعنی خیموں وغیرہ لمبا ستون
یعنی بلند
یعنی ایک قبضہ والے یعنی مٹی کو اپنی ولی سے
خلوت دل کا چراغ روشن کرنے والے
لله یعنی کھول کر بیان کرنا ۱۲

کرم سے تو نے اب شمعِ تجلّی — دیا ہے بھیج با نورِ تولّا
غبارِ کفر سے کر صاف مجھ کو — کیا آئینہ ساں شفاف[1] مجھ کو
ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت[2] — محمد مصطفےٰ ماہِ رسالت
طلوع اُس دم ہوئے یہ بدرِ روشن — کھلا دل اس سبب سے مثلِ گلشن
ہوئی پوری میرے اب دل کی اُمید — ہوا تاباں مرا اس گھر میں خورشید
اُسی دم بُت گرے ہیں خاک پر سب — ہوئے ٹکڑے تمامی سربسر تب
لگی ہے لات[3] کے سر غیب کی لات — عزیزی سب گئی عزّیٰ[4] کی اس رات
منات[5] اُس دم پڑا ہے سرنگوں ہو — ہوا ہے ہبل[6] کا سر ٹوٹ کر دو
ہوئی ہے غیب سے پھر دھوم نادر — پڑا ہے کان میں یہ راز ظاہر
کہ آئے آمنہؓ کے اب شکم سے — مبارک مطلعِ جاہ و کرم سے
محمد مصطفےٰ سلطانِ اجلال — معلّےٰ آفتابِ اوجِ[7] اقبال
عجب چہرہ ہے اُن کا رشکِ خورشید — نبوت کے وہی ہیں مہرِ جاوید
ہوا ہے اب سحابِ[8] نور نازل — کریں تا ماہ نو سیرِ منازل[9]
بھی رضواں چھوڑ اب گلگشتِ[10] جنت — لے اپنے ساتھ آیا طشتِ جنت
کرے تا اُس گلِ باغِ صفا کا — سر و تن اُس امام الانبیا کا
تمامی مثل گو ہر صاف اور پاک — لجا کر پھر دکھاوے سیرِ افلاک
عجب ایّام ہیں یہ سب سے آخر — محمد کا ہوا اب دور ظاہر
ہوئے پیدا ہمیشہ بحر و بر کے — کھلے ہیں باب[11] اب فتح و ظفر کے
منوّر ہو وے اُس دم منظرِ دیں — کہ آئے آفتابِ خاورِ[12] دیں
دیا ہے کھول حق نے باب رحمت — کھلا ہے غیب سے یہ خوانِ[13] نعمت
جہاں سے اب اُٹھے گی بُت پرستی — منوّر ہو وے اب ایماں سے ہستی
جہاں میں ہے مبارک آج یہ رات — عجب یہ شب ہے مولد[14] و کرامات
ہوئے ہیں باز اس دم در فلک کے — چلے آئے ہیں زمرے[15] سب ملک کے

۱؎ یعنی روشن صاف
۲؎ یعنی شرمندگی
۳؎ یعنی نام صنم
۴؎ یعنی نام صنم
۵؎ یعنی نام صنم
۶؎ یعنی نام صنم
۷؎ یعنی بلندی
۸؎ یعنی بدلی

۷ باقی

۹؎ یعنی جگہ نزول
۱۰؎ یعنی جنت کی سیر
۱۱؎ یعنی دروازہ
۱۲؎ مشرق و مغرب
۱۳؎ یعنی خوان
۱۴؎ اُترنے کی جگہ
۱۵؎ یعنی گروہ

زیارت تا کریں اس تازہ گل کی
ملائک کو کیا ہے حق نے تاکید
بھی دنیا میں کرے جو آج کی شب
خوشی اور انبساط[۱] اپنی سرا میں
رہے دنیا میں بس وہ شاد و خرم
یقیں جنت کا وہ ہووے سزاوار
نبی کے جدّ بزرگوار اس دم
بھی سن یکبارگی وہ مژدۂ غیب
اسی ساعت ہوئے ہیں سخت بیتاب
گیا ہیبت سے اُن کا اُس گھڑی ہوش
نکل کعبے سے تب آئے ہیں باہر
نظر پہنچی ہے جب کوہ صفا[۶] پر
بھی دیکھے آپ نے مروہ[۸] کو یکبار
صفا[۹] مروہ تھا سب پر نو سے معمور
یہ دیکھا آپ نے جس دم تماشا
لگے ملنے کو آنکھیں ہو کے بیتاب
گئی ہے ان کی اُس دم ہوشیاری
جب آئے آمنہ کے گھر کی جانب
کہ بس چاروں طرف اُس گھر کے باہر
کھڑا ابرِ سفید اُن کے ہے گھر پر
نکلتا ہے پروں سے اُس کے بس نور
اُترا ابرِ سفید اُس گھر سے یکبار
وہ آ رستے میں بس حائل ہوا ہے

مہِ اوجِ ہُدیٰ شمعِ سُبُل[۱] کی
کہ اس شب کو کریں ہر سال وہ عید
شبِ مولود کا رکھ پاس یہ سب
کرے جاں صرف مدح[۲] مصطفےٰ میں
حرام اُس پہ ہے عقبیٰ میں جہنم
ملے جنت میں بیشک اس کو گلزار
نظر عظمت کے کر آثار اُس دم
نظر کر یہ سبھی افضال لاریب
پڑے حیرت میں جوں کشتی بگرداب[۳]
ہوئے ہیں خوف و دہشت سے ہم آغوش
ہوا تھا خوف واقع اُن پہ وافر
معلق[۷] اُس کو دیکھے ہیں ہوا پر
تحرک میں سبھی تھے اس کے احجار[۸]
ہوئے تھے کوہ یہ دو قبۂ نور
ہوئی افزود حیرت بے تحاشا
کہ یا رب ہے یہ بیداری و یا خواب
ہوئی ہے سخت وارد بیقراری
یہ دیکھا آپ نے اس دم عجائب
درخشاں ہے شعاع[۱۳] نور وافر
سفید یک مرغ بھی قائم ہے در پر
زمیں اُس نور سے بیشک ہے معمور
طرف عبد المطلب کے ہو رہوار
مقابل آپ کے آ کر کھڑا ہے

۱؎ یعنی راستوں پہ
۲؎ یعنی بہا سبیل کی
۳؎ یعنی کشادگی
۴؎ یعنی تعریف
۵؎ یعنی ذوادا
۶؎ بعض ایک پہاڑ ہے مکہ معظمہ میں
۷؎ یعنی جنت کے علاقہ
۸؎ ایک پہاڑ ہے



۹؎ قریب حرم کے جہاں حاجی سعی کرتے ہیں
۱۰؎ یعنی حیرت
۱۱؎ یعنی تمام مرتبہ
۱۲؎ ایک مقام حرم کے قریب جہاں سعی شروع ہوتی ہے
۱۳؎ یعنی زیادہ
۱۴؎ یعنی چمکدار

یہ دیکھ عبد المطلب ہو کے بیہوش
رہے ہیں ایک ساعت ہو کے مضطر
جو دیکھا آپ نے اُس در کو اُس دم
تب عبد المطلب نے ٹھوک در کو
غرض سُن آمنہؓ نے اُن کی آواز
نظر عبد المطلب کی مُعتر
جبیں کو دیکھ اُس دم اُن کی خالی
کہے تب آمنہ سے ہو کے غمناک
کہاں تم نے رکھا نورِ جبیں کو
ولادت کا بھی چہرے پر اثر کچھ
یہ سُن بی بی نے تب باشادمانی
کہ اب مجھ پر ہوا ہے فضلِ مولیٰ
خجل ہووے قمر دیکھ اُس کا دیدار
سراپا اُس کا ہے سب پیکرِ نور
یہ سُن عبد المطلب نے کہے تب
یہاں لختِ جگر کو لاؤ باہر
مقرر اک نظر سے میرے دل کو
کہے تب اُن سے خاتونِ زماں نے
کہ جس حجرے میں ہے وہ مہرِ انور
کہاں کس میں ہے اس صورت سے یہ تاب
وہاں کثرت ہے اب روحانیوں کی
کھلے ہیں عالمِ بالا کے اب در
بھی ہیں ارواح سارے مرسلیں کے

وہیں رہتے ہیں بیٹھے ہو کے خاموش
غرض پھر آمنہؓ کے آئے در پر
گویا کس نے کیا ہے بندِ محکم
پکارے آمنہؓ والا گھر کو
کئے ہیں آکے اُس دم باب[۱] کو باز
پڑی ہے آمنہؓ کے تب لقا[۲] پر
نہ تاباں دیکھ نورِ لایزالی
کہاں ہے وہ درخشاں گوہر پاک
سُناؤ حال اس جانِ حزیں کو
نہ واقع ہے نقاہت[۶] سر بسر کچھ
گئی ہیں اس طرح گوہر فشانی
پسر پیدا ہوا ہے سب سے اولیٰ[۷]
ہیں مثلِ برق خاطف[۸] اُس کے خصال
یقیں میرے میں وہ ہے گوہرِ نور
کہ جا کر آمنہؓ حجرے سے تم اب
دکھا چہرہ کرو مسرور[۹] ظاہر
ملے گی تازگی اُس آب و گِل کو
یقیں اُس پارسائے دو جہاں نے
وہ حجرہ بند ہے اس دم مقرر
کہ دیکھے جا رخِ مہرِ جہاں تاب
عجب اک دھوم ہے نورانیوں کی
زیارت کو ملک آئے ہیں یکسر
مقرر سامنے اُس شمعِ دیں کے

۱ھ یعنے دروازہ ۱۲
۲ھ یعنے صورت
۳ھ یعنے پیشانی
۴ھ یعنے بے زوال
۵ھ یعنے غمناک

۶

۶ھ یعنے کمزوری
۷ھ یعنے بہتر ۱۲
۸ھ یعنے چمکنے والی
۹ھ یعنے خوشی ۱۲

نہ جانے کی وہاں کس کو رضا ہے　　اسی صورت سے اب حکمِ خدا ہے
یہ سن مشتاق عبدالمطلب ہو　　لگے کہنے کو اُس دم مضطرب[۱] ہو
کہ لا کر آمنہؓ اب گھر سے باہر　　دکھاؤ مجھ کو دیدار اس کا ظاہر
وگرنہ اب ہے اس تلوار پر ہاتھ　　کروں میں قتل اب اس تیغ کے ساتھ
کہے تب آمنہؓ نے ہو کے غمگیں　　کہ ہے حجرے میں اس دم گوہرِ دیں
مجھے رخصت نہ جانے کو اُدھر ہے　　چلا جاوے جو کوئی زور در ہے
تب عبدالمطلب حجرے کے در[۲] پر　　لگے ہیں جا کے اُس دم ٹھوکنے در
لگے کہنے یہ کس نے بند کر در　　چھپایا گھر کے میرے بدرِ[۳] انور
اُسی دم ایک نکلا لے کے شمشیر　　مہیب[۴] اُس مرد کی تھی سخت تصویر
کہا ہٹ کیوں تیری آئی ہے شامت　　یہاں سے بھاگ جی لے کر سلامت
جمع گر ہوئے سب عالم جہاں کا　　ملے مجمع اگر سب انس و جاں کا
نہ اب حجرے کا اُن سے کھل سکے باب[۵]　　نہ آوے یہ نظر مہرِ[۶] جہاں تاب
تب عبدالمطلب کا اُڑ گیا ہوش　　گری شمشیر اُن کی از سرِ دوش[۷]
نکل بھاگ آئے گھر سے اپنے باہر　　کہا دل میں کریں یہ راز ظاہر
اُسی دم ہو گئی اُن کی زباں بند　　کھلا نہیں بھید اُس حجرے کا یک چند
غرض پھر تین دن سے وہ کھلا در　　تب عبدالمطلب آئے مقرر
نظر کر آپ کے حسنِ ازل پر　　مبارک اُس جمالِ بے بدل پر
گئے شادی سے اُس دم مثلِ گل پھول　　گئے ہیں دکھ زمانے کا سبھی بھول
محبت سے اُسی دم از سرِ جوش　　کئے اُس نور سے معمور آغوش
خوشی ہو گھر سے لا حضرت کو باہر　　گئے ہیں لے کے تب کعبے میں ظاہر
وہاں کر شکر حق سے لب گہر بار[۸]　　لگے پڑھنے عجب رنگیں یہ اشعار
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ　　هٰذَا الْغُلَامُ الطَّیِّبُ الْاَرْدَانِ
قَدْ سَادَ فِی الْمَهْدِ عَلَی الْغِلْمَانِ　　اُعِیْذُهٗ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَرْكَانِ

۱ یعنی بے قرار
۲ یعنی دروازہ
۳ یعنی چاند روشن ۱۲
۴ یعنی خوفناک ۱۲



۵ یعنی دروازہ
۶ یعنی سورج
۷ یعنی سر کندھا
۸ یعنی موتی برسانا ۱۲
واللہ

حتیٰ اَرَاهُ بَالِغَ الْبُنْیَانِ
اُعِیذُهُ مِن شَرِّ ذِی شَنَانِ

تب عبد المطلب کے گھر میں اُس روز
خوشی کی تھی عجب ساعت دل افروز

جمع یکسر ہوئے تھے خاص اور عام
خوشی کا سب مہیّا تھا سرانجام

قریشی ہو تہامی شاد اُس دم
لگے دبنے مبارک باد اُس دم

غرض مولود کی وہ شب عجب تھی
بھری اجلال اور صولت سے سب تھی

بیاں اُس شب کا نادو سر بسر ہے
جلالت کا کرشمہ معتبر ہے

کہاں کس سے بیاں اُس شب کا ظاہر
لکھا جاوے مفصل اور باہر

ولے کر مختصر احوال شمّہ
لکھوں مولود کی شب کا کرشمہ

کہ تا سُننے سے اُس کے خاص و عام
مقرر بہرہ ور ہو جاویں اتمام

کریں معلوم صولت شاہ دیں کی
جلالت اس امام المرسلیں کی

ہے اس صورت سے قول اہلِ سیَر کا
تمامی راویانِ معتبر کا

کہ جس شب وہ مہِ اوجِ کرامت
مُعلّیٰ گوہرِ بحرِ امامت

ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت
منوّر جن سے ہے بزمِ رسالت

اُسی شب آپ کی صولت سے یکبار
گرے ہیں بُت جہاں کے ہو نگونسار

رہا نہیں ایک بُت ثابت زمیں پر
پڑے ہیں خاک میں سارے مقرر

ولادت کی یہ عظمت سر بسر ہے
یہ صولت مصطفیٰ کی مشتہر ہے

ز مشرق تا بہ مغرب ہر مکاں میں
ہوا واقع کرشمہ یہ جہاں میں

اُسی شب سب بتوں کی نامداری
ملی ہے خاک میں یکبار ساری

ہوئے ہیں زرد رُو کفار اُس شب
کرشمہ دیکھ یہ خائف ہوئے سب

روایت اک لکھوں نادر یہاں اب
کروں اک مختصر ظاہر بیاں اب

کہ بُت خانہ تھا ایک قوم عرب میں
پرستش اُس کی تھی مشہور سب میں

قدیم اُس دَیر میں اک بُت تھا ظاہر
سبھی تھے معتقد بس اُس کے کافر

برس میں ایک دن معمول سب کا
تھا اس صورت سے سب قوم عرب کا

۱ یعنی نزدیکی ۱۲
۲ یعنی دبدبہ و تمکین
۳ یعنی بھوڑا ۱۲
۴ یعنی عجیب حال
۵ یعنی نصیب ور
۶ یعنی بانشان والا ۱۲



۷ یعنی بلندی ۱۲
۸ یعنی اوندھا
۹ یعنی مشہور
۱۰ خوف کرنیوالے
۱۱ یعنی بت خانہ

کہ اُس روز سارے خاص اور عام
جمع ہو کر وہاں با خیل[1] و احتشام[2]

ہزاروں اشتروں کو ذبح کرتب
ضیافت[3] بس وہاں کرتے تھے وے سب

تھا اُن کا وہ مقرر عید کا روز
خوشی کرتے تھے اس دن مثل نوروز

لگا پھر رات کو فانوس یکسر
بُتِ ناپاک کو پہنا کے زیور

سرود اور ناچ کر اُس کے مقابل
پرستش میں سبھی ہوتے تھے شاغل

اسی صورت سے ایک شب حسب دستور
وہ بُت خانہ تھا اس کثرت سے معمور

تھا حاضر قوم اُس دم سب عرب کا
ہجوم اس دَیر میں قائم تھا سب کا

اُسی شب آفتابِ مطلعِ[4] دیں
محمدؐ مصطفےٰ سلطانِ تمکیں[5]

ہوئے پیدا مقرر بس جہاں ہیں
ہے جن سے روشنی کون و مکاں ہیں

جلالت سے تب اس ماہِ یقیں کی
حبیبِ حق شہنشاہِ امیں کی

گرا وہ بت اُسی ساعت زمیں پر
پڑی ہے غیب سے خاک اُس کے سر پر

یہ کفاروں نے دیکھ اس کی خرابی
اُسی ساعت سبھوں نے کر شتابی[6]

اُٹھا کر اُس کو با تعظیم یکسر
بٹھائے لاکے پھر اس کے مکاں پر

اُسی دم غیب سے اس کو دگر بار
لگی ٹھوکر گرا ہے پھر نگوں[7] سار

دگر بار اس کے گرنے سے وہاں تب
پریشاں اُس گھڑی کفار ہو سب

اُٹھا پھر خاک ذلت سے اسی دم
مکاں پر اُس کو بٹھلائے ہیں محکم

غرض وہ بُت کئی نوبت گرا ہے
زمیں پر خاکساری سے پڑا ہے

ہر اک نوبت سبھوں نے مل کے اسطور
بٹھایا ہے مکاں پر اس کو فی الفور

پھر آخر اُس کے ہو گرنے سے حیراں
اُسی ساعت ہو عاجز اور پریشاں

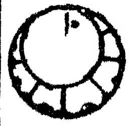
کمر میں ڈال رسّا اُس کے اُس دم
رکھے ہیں اک ستوں سے باندھ محکم

اُسی ساعت وہ جاہِ احمدی سے
جلالِ بادشاہِ سرمدی سے

جھکا سر عاجزی سے اپنا یکبار
لگا پڑھنے طرب افزا یہ اشعار

تَرَدّیٰ بِالْمَوْلُوْدِ اَضَاءَتْ بِنُوْرِہٖ
جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ

[1] یعنی گروہ ۱۲
[2] یعنی دیدبہ و حشم
[3] یعنی مہمانی
[4] یعنی جائے طلوع



[5] یعنی مرتبہ
[6] یعنی جلدی
[7] یعنی اوندھا ۱۲

وَخَرَّتْ لَهُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَّ ارْعَدَتْ
قُلُوْبُ مُلُوْكِ الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنَ الرُّعْبِ

کہ یعنے اب ہوئے پیدا جہاں میں
پیمبر خاص رب کے انس و جاں میں

ہوا ہے نور سے سب اُس کے روشن
ز مشرق تا بمغرب ہفت گلشن

پڑی ہے اُن کی پیدائیش کی یہ دھوم
تزلزل میں سب آیا شام اور روم

نگوں سر سب ہوئے ہیں بُت تمامی
ہوئے ہیں باطل اصنام رخامی

پڑی ہیبت سے اُن کی بحر و بر میں
مہابت سب سلاطیں کے جگر میں

غرض ہے اُس شبِ مولود کا یہ
کرشمہ ساعتِ مسعود کا یہ

بزرگی کا یہ اُس شب کی اثر تھا
جلالت کا یہ جلوہ سر بسر تھا

بھی لکھتے ہیں کہ آگے ہر زماں میں
کہانت کا تھا شہرہ سب جہاں میں

جہاں تک ہے شیاطینوں کا لشکر
ابالیسوں کی ساری قوم یکسر

قریب آسماں جاتے تھے ہر بار
مقرر غیب کے سُنتے تھے اخبار

فرشتوں میں وہاں جو گفتگو تب
یقیں ہوتی تھی جس صورت وہ سب

وہاں سُن کاہنوں سے آکے یکسر
بیاں کرتے تھے ہر دم وے مقرر

اسی قوت سے کاہن غیب داں تھے
مقرر واقفِ رازِ نہاں تھے

خبر دیتے تھے اس باعث سے وہ عام
کہ ہوگا وہ فلانا اس طرح کام

یقیں اُن کی کہانت کے موافق
سبھی ہوتا تھا واقع درخلائق

کہانت یہ خیانت سر بسر تھی
مقرر غیب کی وہ سب خبر تھی

سبب اُس کے سے گمراہی کا تھا دور
تھا ابلیسوں کی منت کا سبھی طور

خدا نے جس گھڑی اُس شاہِ دیں کو
کیا پیدا امام المرسلیں کو

برکت سے تب اُس ماہ جہاں کی
یقیں پیغمبرِ آخر زماں کی

کہانت کا کیا سب علم مفقود
ہوئے کاہن مقرر سارے مردود

شیاطیں کا عروج اُس دن سے سارا
ہوا موقوف بیشک آشکارا

صعود اُن کا نہیں ممکن سما پر
ٹھکانا اب نہیں اُن کو ہوا پر

باقی ۴

وے شیطاں کوئی قصد فلک پر
قریب آسماں جاتا ہے جس دم
وہیں کرتے ہیں رجم[1] اس کو مقرر
وہ ظاہر دیکھ آتش کا شرارہ
نہیں کب ٹوٹتا ہے اس طرح نجم[2]
سبب یہ ہے ظہورِ[3] احمدی کا
ملائک کی یہ سب آتش فشانی[4]
یقیں جس دن سے سلطان دو عالم
خدا کے قہر کی شیطان پر مار
ہوا شیطاں کا موقوف پرواز
کہانت کا یہ شیوہ تھا جو جاری
نہ اب شیطان کا باقی رہا زور
پڑا ابلیس پر قہرِ الٰہی
ہوا مردود شیطاں تا قیامت
غرض مولود کی شب کا اثر یہ
محض[8] اجلال[9] ہیں یہ مصطفےٰ کے
مقرر حق نے اس مولود کی شب
اڑی ہے آپ کے صولت[10] کی یہ دھوم
نہ ہر مرسل کے بس مولود کی شب
یہ حضرت کی جلالت کا اثر تھا
بھی لکھتے ہیں کہ وہ محبوب مولا
اسی شب سب سلاطین صاحب تخت
گرے ہیں تخت سے اپنے زمیں پر

تمنا سوئے گفتارِ ملک کر
ملائک گرزِ آتش سے کے اس دم
گرا دیتے ہیں اس ساعت زمیں پر
یہاں کہتی ہے ٹوٹا یہ ستارہ
مگر ہے واسطے شیطاں کے رجم[5]
نشاں یہ ہے جلالِ سرمدی[6] کا
یقیں ہے یہ ولادت کی نشانی
ہوئے پیدا امام جنّ و آدم
لگی اس روز سے پڑنے کو ہر بار
ہوا ابلیس کا مردود سب ساز[7]
ہوا موقوف تب سے ایک باری
کیا حق نے بطالت[11] اس کی سب دور
لگی چہرے پر اس کے یہ سیاہی
قوی ہے اس کو یہ داغ ندامت
قیامت تک ہے باقی جلوہ گر یہ
کرشمے ہیں حبیبِ کبریا کے
دکھایا آپ کے اجلال یہ سب
کئے آثار اس کے سب نے معلوم
نہ شیطاں کا ہوا زائل[12] اثر کب
یہ صولت کا کرشمہ[13] معتبر تھا
ہوئے جس رات کو دنیا میں پیدا
یقیں اہلِ حکومت اور جواں بخت
لگے ہیں کانپنے دل سب کے یکسر

۱ یعنی ہانکنا اور وہ ایک ستارہ ہے جس سے شیاطین کو دفع کرتے ہیں ۲ یعنی ستارہ ۳ یعنی ظاہر ہونا ۴ یعنی آگ جھاڑنا ۵ ۶ یعنی ہمیشگی ۷ اسباب ۸ بالکسر



۹ یعنی دلیری و جوانمردی ۱۰ یعنی بیکار ہونا ۱۱ یعنی بزرگی ۱۲ یعنی دبدبہ و شوکت ۱۳ یعنی دور ہونا ۱۴ یعنی وجود ہونا اور کرامت کے معنی بھی ہیں۔ ۱۲

بھی حق نے قفل رکھے اُن کی زباں میں
سخن کوئی نہ بولا اک شباں روز
یہ سب اجلالِ دینِ احمدیؐ تھا
خدا نے سرورِ دیں کی بسالت
دکھایا سب سلاطینِ زماں کو
بھی اُس شب محلِ کسرائے زماں کا
عجب جس کا رفیع الشان تھا کام
در و بام اُس کے محکم اور قوی تھے
عجب تھا وہ محل محکم و نادر
یکایک اُس شب وہ ایوانِ عالی
ہوا شق صولت و اجلالِ دیں سے
گرے ہیں اُس کے چودہ بُرج اُس دم
صدا اُس کی گئی تا گوشِ افلاک
پڑی نوشیرواں کے دل میں ہیبت
کہا ہے دل میں تب یہ فال بد ہے
ولے کس سے نہ بولا حال ہر چند
اُسی شب سے ہمیشہ تھا وہ مغموم
پھر آکر تخت پر بیٹھا ہے یک روز
یکایک آکے پہنچا قاصد اس دم
عجب تھا خط میں یہ مضمون ملفوف
ہزاروں سال تھی آگ اُس میں دائم
نہ ہرگز گل ہوئی وہ آگ تو کب
فلانی شب وہ آتش سر بسر سب

کیا ہے بے زباں ان کو جہاں میں
عجب صولت تھی اس شب کی دل افروز
شکوہ جلوۂ نورِ نبیؐ تھا
یہ عظمت اور مہابت اور جلالت
تمامی بادشاہانِ جہاں کو
شہنشاہِ عجم نوشیرواں کا
ملا چرخِ بریں سے تھا لبِ بام
وہ بیشک جلوہ گاہِ خسروی تھے
زباں جس کے بیاں سے بس ہے قاصر
معلّٰے منزل و کیوانِ عالی
شکوہ رفعت ماہِ یقیں سے
ہوا ہیبت زدہ سب اُس سے عالم
سبھی جنبش میں آیا تختۂ خاک
ہوئی وارد یقیں اس پر مصیبت
دلیلِ موذیِ احوالِ بد ہے
ہوئی تھی اُس کی اُس ساعت زباں بند
ہوا انہیں حال اُس صولت کا معلوم
ولے تھا غرقِ تشویشِ جگر سوز
دیا خط ہاتھ میں کر چشم پُر نم
کہ آتش گاہِ فارس جو ہے معروف
نگہباں اُس پہ موبد سب تھے قائم
مجوسیوں کا قوی تھا اُس سے مذہب
ہوئی ہے ایک دم میں بے اثر سب

۱۲

باقی

ہوئی کس طور سے آتش وہ سب گل ہیں حیراں اس کے گل ہونے سے بس گل
یہ سن نوشیرواں نے خط کا احوال کیا تاریخ تب غور اس نے فی الحال
وہی شب تھی کہ جس شب محل کسرا ہوا انشق اور گرے ہیں برج چودا
زیادہ تب ہوا یہ سن کے غمناک ہوا ہیبت سے سینہ اسکا تب چاک
جمع کر اس گھڑی سارے اکابر وزیر معتبر عباد و فاخر
کہا تب ان سے دل کا راز سارا کیا احوال باطن آشکارا
تھا حاضر تب وہاں اک مرد نامی تھے موبد معتقد اس کے تمامی
کیا تب عرض اس نے ہو مؤدب کہ دیکھا میں نے بھی یک خواب اس شب
کہ آئے ہیں عرب سے اشتراں تیز نہایت پر جسامت اور سبک خیز
سبھی دجلے سے یکسر ہو کے پار اک ہوئے ہیں داخل اس ملکوں میں چالاک
شتر کو دیکھ گھوڑے سب عراقی گئے ہیں بھاگ یکدم ہو نفاقی
بھی سائب نام اک مرد عرب تھا وزیر معتبر عالی نسب تھا
کیا ہے عرض اس دم اسنے اسطور ادب سے سر جھکا کر اپنا فی الفور
کہ میں صحرا میں تھا ساکن اسی شب طراوت کا وہاں گم تھا نشاں سب
ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر سو دیکھا میں نے اس ساعت یہ نادر
کہ نکلا ہے عرب سے اس گھڑی نور ہوا ہے قاف تا قاف اس سے معمور
ادھر کا قصد کر وہ نور سارا چلا آیا ادھر کو آشکارا
ہوا صحرا وہ اس دم جلوہ گر سب اسی ساعت ہوا ہے سبز تر سب
گیاہ سبز سے معمور ہو دشت ہوا شیراب نادر مثل گلگشت
وہاں سے نور پھر مشرق کی جانب گیا ہے ہو درخشاں اور ثاقب
ہوا ہے قاف تا قاف اس سے پر نور کیا ہے اس نے سب عالم کو معمور
عرب میں نور وہ پھر سب گیا ہے میری آنکھوں سے تب غائب ہوا ہے
کرشمہ یہ نوادر دیکھ فی الحال ہوئی ہے عقل میری اس گھڑی لال

۱ے یعنی عبادت کرنے والے ۲ے یعنی عمدہ بہتر ۳ے یعنی آتش پرستوں کا پادری ۴ے ایک مرد کا نام ۵ے یعنی منافق ۶ے یعنی تازگی ۱۲



۷ے یعنی آرام والا ۸ے یعنی [illegible] ۹ے یعنی بیابان و دشت ۱۰ے یعنی تازہ ۱۱ے یعنی باغ و سیر ۱۲ے یعنی روشن ۱۳ے یعنی [illegible] ۱۲

یہ سُن کر ماجرائے نو یکبار
خبر دجلے سے بھی آئی اُسی دم
کیا اُس رات کو پانی نے بس زور
دگر قاصد چلا آیا وہاں تب
ہوا ساوہ کا دریا خشک یکبار
سماوے کا بھی صحرا تھا جو بے آب
ہزاروں سال سے تھا خشک سب دشت
ہوئی ندی وہاں اک خوب جاری
عجب پانی ہے اُس میں پُر حلاوت
سُنا نوشیرواں نے جب یہ احوال
کہا یہ حادثے جو مختلف ہیں
ظہور اُن کا اُسی شب کیا سبب ہے
یہ سُن کر اُس گھڑی سب اہلِ تنجیم
اگرچہ سب کو تھا معلوم یہ راز
ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت
وے سب صولتِ نوشیرواں سے
کہا نہیں کس نے باعث اسکا ہرچند
غرض نوشیرواں نے دیکھ اُس دم
لکھا نعماں کو اس صورت سے یکبار
کہ یہ آثار جو ہیں مختلف سب
بلادِ شام میں اکثر ہیں کاہن
سبھوں سے کر خلاصہ اس کا اب غور
غرض نعماں نے پڑھ اُس دم وہ مکتوب

پڑے حیرت میں بیشک سارے حضار
کہ تھا جو بادشاہی محل محکم
دیا بنیاد سے سارا مکاں توڑ
کہا اُس نے کہ دیکھا میں نے اُس شب
اذیت جس سے تھی عالم کو بسیار
کبھو کس نے نہ دیکھا اُس میں سیلاب
کیا ہے حق نے اُس شب اُس کو گلگشت
زمیں اُس سے ہوئی ہے سبزواری
ہو دل کو جس کے پینے سے طراوت
ہوئی ہے عقل اُس دم اسکی پامال
یہ واقع ہیں اگرچہ متحف ہیں
یقیں تاویل اس کی کچھ عجب ہے
کہ جو تھے واقفِ اسرارِ تقویم
کہ اُس شب ختمِ مُرسل شاہِ اعجاز
یہ سب ہیں اُن کے آثارِ رسالت
رہے خاموش سارے خوفِ جاں سے
کئے سجدے ہوئے جرأت زباں بند
خموشی کا یہ ظاہر سب کے عالم
کہ جو بصرے کا تھا حاکم و سردار
وے واقع سبھی پائے ہیں یک شب
ہر ایک ہیں واقفِ اسرارِ باطن
مفصل لکھ بیان وار اس کو فی الفور
نوادر دیکھ اُس میں درجِ مطلوب

۱ یعنی حاضرینِ مجلس
۲ یعنی پانی جاری
۳ یعنی سبزی
۴ یعنی نو پیدا
۵ یعنی شعر دیا
۶ یعنی ٹھنڈی
۷ یعنی پانچ وغیرہ والے
۸ جس میں

باقی ۲

دیکھی جاتی ہے جنتری
۹ یعنی زندگی ۱۲
۱۰ یعنی دبدبہ ۱۲
۱۱ یعنی شہر ولی ۱۲
۱۲ یعنی جاننے والے
۱۳ یعنی بھید دل
۱۴ یعنی لکھے ہوئے ۱۲

بلا عبد المسیح کو اُس نے آخر
کہا تو جا سطیح[1] کے پاس یک بار
کرے وہ ایک ساعت میں سبھی حل
سطیح کا ہے غرض احوال نادر
کہ تھا سب کاہنوں کا بس وہ سردار
عمر چھ سو برس کی اس کی تھی تب
وجود اُس کا نہایت ہی عجب تھا
نہیں تھے استخواں اس کے بدن میں
گویا تھا مرتباں اک تن وہ ظاہر
گیا عبد المسیح پاس اسکے جس دم
یہ حالت دیکھ اُس کی سر بسر تب
یہ سُن اُس دم سطیح نے حال سارا
کہا اُس شب کی سُن حالت عجب ہے
ہوئے اُس رات کو پیدا عرب میں
خلاصے سب زماں کے اور زمیں کے
شہنشاہ زماں سلطانِ لولاک
سوار مرکب[5] جاہ و جلالت
گُلِ نوباوۂ[6] بستانِ اعجاز
سراج خانۂ علم و ہدایت
شہ ہر دو جہاں سلطانِ عالم
مصفا گوہرِ دُرجِ نبوت
سپہ سالارِ میدانِ فصاحت
گرامی آفتابِ برجِ ہستی

مفصّل سب سُنا حال اُسکو ظاہر
سبھی یہ عقدۂ محکم و دشوار
بیاں اُس کا سُنا پھر آ مفصّل
خلاصہ اُس کا یہ لکھتے ہیں ظاہر
کہانت معتبر تھی اُس کی بسیار
نہ کاہن اس طرح پیدا ہوا اب
بدن اک مضغۂ[2] لحم[3] اس کا سب تھا
نہ گردن اور سر تھا اُس کے تن میں
محض نکلا تھا منھ چھاتی سے باہر
تھی اُس پہ حالتِ سکرات[4] اُس دم
کہا پیغام کسرے کا اُسے سب
زباں اُس حال میں کھول آشکارا
گرامی تر ہر اک شب سے وہ شب ہے
پیمبر خاص اعلیٰ تر نسب میں
یقیں محبوبِ رب العالمیں کے
چراغ بحر و بر خورشید افلاک
بہار گلشن عزّ و کمالات
نہالِ گلشن اجلال و اعزاز
سحابِ فضل و دریائے عنایت
گرامی غنچۂ بستانِ آدم
معلّٰے اخترِ برجِ صفوت
چراغ افروز ایوانِ ملاحت
سراجِ محفلِ آفاق و پستی

[1] نام ہے کاہنوں کے سردار کا [2] یعنی ٹکڑا [3] یعنی گوشت [4] یعنی جانکندنی کی حالت [5] یعنی گھوڑا [6] یعنی تر و تازہ



[7] نبیرا آدم کا بیٹا یعنی فرزند [8] یعنی چراغ [9] یعنی بدی [10] یعنی ... [11] یعنی برگزیدگی

محمد مصطفےٰ سلطان کونین — عروس بزم گاہِ قاب قوسین[۱]

یقیں اُس رات کو ہیبت سے اُنکی — جلال و حشمت و رفعت سے اُنکی

مقرّر محل کسریٰ کا ہوا چاک — گرے ہیں بُرج چودہ[۲] اُس کے برخاک

خلاصہ اس کا اس صورت سے ہے بس — کہ اب نسلِ کیاں سے چار دہ[۲] کس

کریں ملک عجم کی شہریاری — پھر آخر ہووے اُن کی تاجداری

قوی پھر ہووے دیں سلطانِ دیں کا — شہنشاہِ جہاں ماہِ یقیں کا

کرے حق اُن کی اُمّت کو جواں بخت — ملے ان کو عجم کا تاج اور تخت

کریں اس ملک کی وے بادشاہی — سدا اُن پر رہے فضل الٰہی

عرب کے آویں سب اشتر[۳] عجم میں — خزانے لے کے جاویں ایک دم میں

کریں برباد سب آتش پرستی! — کیاں کا کیش پاوے اُنسے پستی

کریں آتش کدے نابود اُسدم — کریں آتش سبھی مفقود[۴] اُسدم

بنا مسجد کریں وے ہر مکاں میں — رہے قرآن خوانی سب جہاں میں

رہے گی حق پرستی جگ میں دائم — ہمیشہ دین احمدؐ ہووے قائم

ہوئے پیدا مقرر وے جہاں میں — گیا نور اُن کا سب کون و مکاں میں

جہاں اُس کے ہوئی پر تو سے معمور — ہوا ظاہر ہر اک جا عالمِ نور

دکھایا حق نے یہ اُن کی جلالت[۵] — کیا ظاہر یہ سب اُن کی کمالت

برکت سے پھر اُس ماہِ مبیں[۶] کی — رموز[۶] آگاہ ربّ العالمیں کی

ہزاروں کفر کے دریائے خونخوار — عدم ہوویں جہاں سے سارے یکبار

رہیں جاری سدا دریائے ایماں — یقیں لبریز ہوویں بحر عرفاں[۷]

جہاں میں وہ یقیں پیدا ہوئے اب — اُٹھی اُن کی برکت سے بدی سب

ہوا مردود[۸] ابلیس آسماں سے — کہانت اُٹھ گئی ہے اب جہاں سے

ہوا تجسیم[۱۱] کا باطل سبھی کام — گرے ہیں خاک پر بُت اور اصنام[۱۰]

سطیح کا اب ہوا ہے مان آخر — یہ کہہ اُس نے دیا ہے جان آخر

۱؎ یعنی دو کمان
۲؎ یعنی اصل ہونا
۳؎ یعنی اونٹ
۴؎ یعنی نیست و نابود
۵؎ یعنی نیکی بدی
۶؎ یعنی ظاہر و روشن



۶؎ یعنی بھیدوں
۷؎ یعنی معرفت ۱۲
۸؎ یعنی راندا گیا ۱۲
۹؎ یعنی علم نجوم ۱۲
۱۰؎ جمع ہے صنم کی
۱۱؎ یعنی بت ۱۲

سُنا کسریٰ نے اُس دم حالِ سارا
ہوا غمناک اُس دم آشکارا
کیا معلوم صولتِ شاہِ دیں کی
جلالت رحمۃ للعالمیں کی
عجب ہیں سرورِ عالم کے اعزاز
مکرّم سب کرشمے اور اعجاز
ہوئی مولود کی شب جن کی یہ دھوم
کہ کسرائے عجم اور قیصرِ روم
گرے ہیں تخت سے اپنے زمیں پر
زباں سب کی ہوئی ہے بند یکسر
غریب و شاہ تک پہنچی خبر یہ
کرشمے آئے ہیں لاکھوں نظر یہ
گیا ہے غل زمیں سے آسماں تک
خبر پہنچی ہے سب روحانیاں تک
درِ جنت ہوئے ہیں باز اُس دم
کئے ہیں بند سب بابِ جہنم
کُھلے رحمت کے دروازے تمامی
ہوئی عالم کو حاصل شادکامی
کہاں طاقت شبِ اوّل کے اعجاز
بیاں سب کر سکے با جاہ و اعزاز
قلم عاجز زباں ہے سخت قاصر
یہاں سے اب کروں مجلس یہ آخر
ہزاروں نو بنو ہر بار صلوات
کروڑوں مرحبا لاکھوں تحیات
پڑھوں اُس گوہرِ دُرجِ صفا پر
محمد مصطفیٰ مشکل کشا پر

عزیزو اب پڑھو صلوات ہر دم
بروجِ آفتابِ ہر دو عالم

پانچویں مجلس بیان میں آنسرور کی مولود مسعود کے بعد جو اعجاز و کرامات وقوع میں آئے اور وہاں کے اکابر و اشراف اس سعادت بے نہایت کو پائے اور حلیمہ سعدیہ کے شیر سے حضرت پرورش ہوئے۔

قلم نے تہنیت کی دھوم سب دیکھ
مبارکباد کا عالم عجب دیکھ
چلا ہے کے رسمِ شادکامی
لکھے تا مجلسِ پنجم تمامی
خوشی کی اس میں نادر کیفیت ہے
مکرّم تر شکوہِ تہنیت ہے

سلہ یعنی دبدبہ ۱۲
سلہ یعنی معجزے ۱۲
سلہ یعنی فرشتوں و پریوں
سلہ یعنی دروازہ
سلہ یعنی مرتبہ
سلہ یعنی درود ۱۲

۱۴

سلہ یعنی ذریعہ ۱۲
سلہ یعنی ہیبت ۱۲
سلہ یعنی ظہور ۱۲
سلہ یعنی بزرگی و بزرگی
سلہ یعنی شیرخواری ۱۲

خوشی کا ہے عجب حال اس میں مرقوم — مبارک باد کی ہے جلوہ گر دھوم
بجی نوبت خوشی کی قاف تا قاف — نوادر اس خوشی کے سب ہیں اوصاف
قیامت تک یہ شادی ہے جہاں میں — خوشی کی دھوم ہے سب انس و جاں میں
ملک اس تہنیت سے شاد ہیں سب — سدا محو مبارکباد ہیں سب
عجب باغ رسالت کا کھلا گل — مبارکباد کا سب میں اٹھا غل
خبر سن اس خوشی کی عالم نور — ہوئے یکبار سب شادی سے معمور
نہ ہوئے کیوں خوشی ہر جزو و کل کو — بہار تازگی ہر خار و گل کو
کہ نکلا مطلع ہستی کا خورشید — ہوئی پر نور جس سے چشم امید
کھلے یکبارگی رحمت کے سب در — ہوئی شادی میسر سب کو گھر گھر
بجا کر نوبت پنجہ یہاں اب — خوشی کا لا سناؤں کچھ بیاں اب
یہ لکھتے ہیں کہ جس دم بدر انور — ہوئے پیدا جہاں رب کے دلبر
خلاصے عالم روح و رواں کے — وسیلے بے بدل سب انس و جاں کے
شہنشاہ جہاں خورشید عالم — مکرم اشرف اولاد آدم
سپہ سالار خیل پاکبازاں — چراغ خانۂ معنے طرازاں
رموز آگاہ خلاق جہاندار — امام الانبیا سلطان ابرار
محمد مصطفے شاہ جواں بخت — مسلم جن کو ہے کونین کا تخت
اسی ساعت خوشی کا سب اٹھا غل — گرے سجدے میں ہر شاخ و شجر گل
زبان بے زباں کے بھی کھلے بند — سخن کرنے لگے شادی سے یک چند
رسوم تہنیت سے جانور سب — ہوئے آپس میں گویاں سر بسر سب
متکلم سے کر اپنے لب کو سب باز — ہوئے یکسر اسی دم نغمہ پرواز
لگے کرنے کو سب چرچا خوشی کا — عجب عالم ہوا برپا خوشی کا
اسی صورت سے سارے تین دن تک — سخن کرتے تھے ہو مسرور بیشک
خوشی سے اس گھڑی سب عرصۂ خاک — ہوا جوں تختۂ گل بس طرب ناک

۱ یعنی شیفتہ و شیدا ۲ یعنی پیغمبری ۳ یعنی ہمیشہ ۴ یعنی آباد ۵ یعنی چودھویں رات کے چاند ۶ یعنی سردار ۷ یعنی [illegible] گروہ

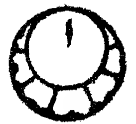


۸ یعنی بھیدوں ۹ یعنی درخت ۱۰ یعنی مبارکبادی ۱۱ یعنی زبان والے ۱۲ یعنی خوش

نہ یہ شادی فقط تھی اُس سرزمیں پر
کھلے ہیں بھی اُسی دم بابِ جنت
ہوئیں آراستہ جنت کی سب حور
خوشی سے بیٹھے ہو دل شاد باہم
بھی مالکؑ نے کیا دوزخ کے در بند
ہوا فرمانِ حق اس دم ملک پر
کہ کھول یکبارگی افلاک کے در
ولادت کی نظر کر کیفیت سب
میرا اسدم ہوا محبوب پیدا
یہ سُن سارے فرشتے آسماں کے
ہو پروانے لقائے مصطفےٰ کے
اُترا افلاک سے اسدم تمامی
ہوا معمور اُس دم تختۂ خاک
نظر کر اُس جمالِ مصطفےٰ[4] پر
ہو شیدا اُس گُل باغ طرب[5] کے
لگے کرنے ملائک بس خوشی تب
کھلا ہر دل خوشی سے اُن کا جوں گل
عجب عالم تھا اُس ساعت طرب کا
غرض عالم خوشی کا وہ عجب تھا
اُسی ساعت جناب کبریا سے
کہ اے چرخ بریں کے سب فرشتے
کیا ہوں جب سے پیدا ارض[7] و افلاک
نہ اس صورت سے کب شادی کے ایام

زیادہ دھوم تھی چرخ[1] بریں پر
ہوا تیار سب اسبابِ جنت
بجانے کو لگیں ساز[2] طرب حور
لگیں دینے مبارک باد اُس دم
رہے ہیں دوزخی دل شاد یک چند
تمامی ساکنان ہر فلک پر
مبارکباد کو اُترو زمیں پر
بجالاؤ رسوم تہنیت سب
خوشی لازم ہے اِس ساعت ہویدا
سبھی ساکن مکاں اور لامکاں کے
ہو بلبل چہرۂ بدر[3] الدجےٰ کے
زمیں پر آئے باصد شادکامی
ہوا گھر آمنہؑ کا رشک افلاک
لقائے خواجۂ ہر دو سرا پر
ہو فدوی سرورِ عالی نسب کے
ہوئے لبریز شادی سے یقیں سب
مبارک اور سلامت کا اُٹھا غل
تھا خنداں[6] چہرۂ پُر نور سب کا
مکاں عشرت سے وہ معمور سب تھا
ہوئی آواز درگاہِ خدا سے
مقرر نور کے سارے سرشتے
تمامی آب و آتش باد اور خاک
کسی مخلوق نے دیکھا ہے انجام

۱؎ یعنی آسمان ۲؎ یعنی سامان اور ایک قسم کا باجا ہے ۳؎ یعنی اندھیری کے چاند



۴؎ یعنی چہرہ ۵؎ یعنی خوشی ۶؎ یعنی ہنسنے والا ۷؎ یعنی زمین ۱۲

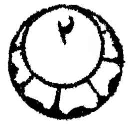
نہ عالم تہنیت کا اس طرح کب ۔۔۔ کہیں دیکھا کسو نے پُر فرح کب
ہر اک دن سے ہے یہ دن بس گرامی ۔۔۔ ہے حاصل آج شب کو شادکامی
نہ یہ رتبہ کسی دن کو ملا ہے ۔۔۔ نہ ایسا دن کبھی پیدا ہوا ہے
میرے نزدیک ہر اک دن سے یکسر ۔۔۔ یقیں مولود کا دن ہے یہ بہتر
فضیلت دے اُسی دن کو ہویدا ۔۔۔ کیا اُس روز محبوب اپنا پیدا
خوشی ہے آج لازم سب ملک کو ۔۔۔ تمامی ساکنانِ نُہ فلک کو
بھی ہے تاکید میری اس طرح اب ۔۔۔ کہ ہر اک سال اس مولود میں سب
کرو اُس روز عیدِ بہجت افروز ۔۔۔ تمھارے ہے یقیں یہ عید کا روز
فلک کو آج کے دن دیکے زینت ۔۔۔ کرو ہر سال راتب بزمِ عشرت
سنوارو محفلِ جاہ و طرب کو ۔۔۔ کرو آراستہ بزمِ ادب کو
درِ رحمت کو بھی کر باز اُس روز ۔۔۔ رہو سب مل بعیش و ناز اس روز
بھی دُنیا میں یقیں جو آج کے دن ۔۔۔ رہے بزمِ خوشی میں ہو کے ساکن
شبِ مولود کی رکھ پاس خاطر ۔۔۔ سنوارے مجلسِ مولود ظاہر
کرے اخلاص دل سے جو خوشی آج ۔۔۔ کرے تیار بزمِ دل کشی آج
بیاں کرتا ہوں میں اس طور سے اب ۔۔۔ یقیں اس بات کے شاہد رہو اب
کہ میں ہر بار اس عیش و طرب کا ۔۔۔ عوض دکھلا اُسے حسنِ ادب کا
بنا اپنا مقرب اس کو انجام ۔۔۔ رکھوں دونوں جہاں میں شاد مادام
کروں اُس کے مراتب کو گرامی ۔۔۔ ہمیشہ اُس کو بخشوں شادکامی
بچاؤں اُس کو با ایماں جہاں سے ۔۔۔ رکھوں زیرِ لحد امن و اماں سے
بھی حرمت اُس کی رکھ روزِ جزا میں ۔۔۔ کروں داخل اُسے دار البقا میں
نہ گذرے اُس پہ کوئی واقع الم کا ۔۔۔ نہ دیکھے منھ کبھی وہ درد و غم کا
رہے دُنیا میں وہ دائم خوشی سے ۔۔۔ رہے با کام وہ قائم خوشی سے
غرض مولود کی شب یہ عجب ہے ۔۔۔ فضیلت سے بھری لاریب سب ہے



خوشی ہے آج کے دن آسماں میں
ملائک آج کرتے ہیں خوشی سب
غرض جو ہیں سعادت مند دارین
یقیں ہر سال وے مولود کی شب
خوشی[1] سے فائدہ آخر کو پاویں
غرض مولود کی شب ہے غنیمت
اگر ہووے جہاں میں کوئی گنہگار
کرے گر وہ خوشی مولود کی شب
خوشی اُس روز کی کرنے سے کافر
سند لا اس سخن پہ بے بدل اب
کہ ایک لونڈی تھی عاقل بولہب کی
مقرر تھا ثُوَیبہ نام اُس کا
جب آئے سیّدِ عالم جہاں میں
وہاں لونڈی تھی وہ حاضر اُسی دم
نویدِ[5] شادمانی بولہب سے
کہ گھر میں آمنہؓ کے ایک لڑکا
سُنا جب بولہب نے یہ بشارا
کہا پھر تویبہ سے ہوکے خُرّم[7]
ہوا ہے دل میرا اس سے بہت شاد
یہ بدلا ہے اُسی شادی کا تجھ کو
اُسی دم تویبہ وہ پاک باطن
نبیؐ نے بھی پیا ہے دودھ اُن کا
غرض پہنچی قضا جب بولہب کی

یقیں ہے دھوم سب باغِ جناں میں
درِ رحمت یقیں کھلتے ہیں اس شب
ہے خواہش جن کو خرسندی[1] کونین
کریں تیار اسبابِ طرب[2] سب
عجب یہ لوٹ دُنیا سے لجاویں
نہ اس شادی کی ہووے کس سے قیمت
مقرر غرقِ عصیاں[3] ہووے ہر بار
نہ پھر کونین میں دیکھے وہ غم کب
عذاب اپنے کرے تخفیف ظاہر
لکھوں نادر روایت برمحل اب
جمیلہ[4] اور تھی مقبول رب کی
تھا آخر سب سے عالی کام اُس کا
ہوئے پیدا پیمبرؐ جس مکاں میں
سو دیکھ اُس نے جمالِ شاہِ عالم
کہا ہے اُس نے جا اسدم ادب سے
ہوا پیدا اگر عصمت[6] کے لڑکا
خوشی اُس کو ہوئی ہے آشکارا
خوشی کی تو خبر لائی ہے اس دم
کیا میں نے خوشی سے تجھ کو آزاد
دیا میں نے خط آزادی کا تجھ کو
ہوئی ہیں آمنہؓ کے گھر میں ساکن
ہوا اُس سے شرف[8] افزود اُن کا
یقیں اُس ملحد[9] و مردود رب کی

۱؎ یعنی خوشی ۱۲
۲؎ یعنی خوشی کا سامان
۳؎ یعنی گناہ ۱۲
۴؎ یعنی خوبصورت
۵؎ یعنی خوشخبری



۶؎ یعنی پاکی ۱۲
۷؎ یعنی خوش
۸؎ یعنی بزرگی ۱۲
۹؎ یعنی بے دین ۱۲

گیا دنیا سے وہ مردود ہو کر ۔ گیا ہے خاک میں نابود ہو کر
اُسے عبّاس نے دیکھے ہیں در خواب ۔ کہے اے ملحد و مردود و مرتاب[1]
بیاں کر اس گھڑی تو اپنا احوال ۔ سزائے سیرت[2] دیا دا[3] آتش اعمال
کہا دائم گرفتار بلا ہوں ۔ عذابوں میں ہمیشہ مبتلا ہوں
دو شنبے کی وے آتی ہے جب رات ۔ گذرتی ہے میری شب وہ خوشی سات
عذاب اُس شب نہیں ہوتے ہیں مجھ پر ۔ بھی پانی سے میرے ہوتے ہیں لب تر
سبب اُس کا سنو کہتا ہوں اُس دم ۔ کہ اُس شب کو محمدؐ شاہِ عالم
ہوئے ہیں آمنہؓ کے گھر میں پیدا ۔ ہوئی اُس سے خوشی سب کو ہویدا[4]
اُسی دم ثوبیہ تب گھر میں آئی ۔ نوید[5] خوشدلی مجھ کو سنائی
خبر یہ سُن ہوا میں شاد اُس دم ۔ کیا اُس کو یقیں آزاد اُس دم
سبب سے اُس کے دوشنبہ کی ہر شب ۔ میرے پر بس ہے وارد تازگی سب
غرض نادر لطیفہ یہ عجب ہے ۔ کرامت کا نشاں ظاہر یہ سب ہے
یہاں لازم ہے اب مومن کریں غور ۔ کہ اس شادی کا پھل ظاہر ہے کس طور
مقرر سب جہاں میں ہے یہ ظاہر ۔ کہ تھا بولہب مردود اور کافر
بہت اقسام سے حضرت کو اُس نے ۔ دکھایا ہے ستم رافت[6] کو اُس نے
بھی جس کی شان میں قہر خدا ہے ۔ یہ نازل سورۂ تبّت یدا ہے
وے حضرت کی پیدائش سے خوش ہو ۔ کیا آزاد اُس نے ثوبیہ کو
بھتیجے جو ہوئے حضرتؐ یہ پیدا ۔ خوشی حاصل ہوئی اُس کو ہویدا
سو اس باعث سے دوشنبے کی ہر رات ۔ یقیں ہوتا ہے اُس شب بس خوشی سات
غرض جب کافر بے دین و مردود ۔ عوض ہیں اس خوشی کے ہووے خوشنود
عجب کیا پھر جو ہیں دیندار کامل[7] ۔ فدا[8] اس نام پر کرتے ہیں جو دل
بھی ہر اک سال وے مولود کی رات ۔ تصرف مال کرتے ہیں خوشی سات
بہت آراستہ کر بزم مولود ۔ معطر کر ز عطر و مجمر[9] عود

١ یعنی بے عمل خراب
٢ یعنی خصلت
٣ یعنی عوض
٤ یعنی ظاہر

١٠ باقی

٥ یعنی خوشخبری ١٢
٦ یعنی مہربانی سے
٧ یعنی پورے سے
٨ یعنی نچھاور
٩ یعنی انگیٹھی ١٢

دو زانو بیٹھ صف در صف ادب سے　　　جلال و عزت و جاہ و طرب سے
ثنا کرتے ہیں ذکر اُس شاہ دیں کا　　　حبیبِ حق امام المرسلیں کا
دُرود اُس نام پر پڑھتے ہیں ہر دم　　　دل و جاں بس فدا کرتے ہیں ہر دم
ہمیشہ حق رکھے دل شاد اُن کو　　　کرے سب غم سے بھی آزاد اُن کو
رہے دنیا میں عزت اُن کی دائم　　　رہے سب مال و دولت اُن کا قائم
سلامت بھی رہے ایمان اُن کا　　　نہ ہووے راہزن شیطان اُن کا
رہیں دل شاد وے دونوں جہاں میں　　　عذابوں سے رہیں امن و اماں میں
لجاوے اُن کو حق دار البقا میں　　　رہیں دائم وے فردوسِ عُلا میں
غنیمت ہے عجب یہ کام یارو　　　یہ راہ دیں ہے اے دین دارو
کرو اس کام میں بس جاں نثاری　　　کہ تا ہووے قوی سب دین داری
غرض جس رات کو سلطانِ مرسل　　　ہوئے پیدا یقیں سالار افضل
مبارک شب وہ کامل سربسر تھی　　　بزرگی اس کی عالم میں نشر تھی
عجب تھے نادر اُس شب کے علامات　　　تھے ظاہر اُس کے آثار کرامات
جو راہب تھے مقرر اُس زماں میں　　　کتاب اللہ سے واقف جہاں میں
یقیں اُس رات کے آثار سب دیکھ　　　نوادر اُس گھڑی انوار سب دیکھ
اُسی ساعت کئے ہیں سب نے معلوم　　　ہوا ہے اس علامت پر یہ مفہوم
کہ اُس شب شاہِ دیں سالارِ ابرار　　　محمد مصطفٰے سلطانِ مختار
ہوئے ہیں اس گھڑی پیدا جہاں میں　　　ہوئے ہیں جلوہ گر کون و مکاں میں
کتاب اللہ میں اُس شب کے احوال　　　یقیں مرقوم تھے آثار اجلال
غرض اس شب میں وہ آثار سب دیکھ　　　جہاں میں جلوہ گر انوار سب دیکھ
پڑی ہے راہبوں میں اس گھڑی دھوم　　　کئے سب نے شبِ مولود معلوم
یہ لکھتے ہیں کہ راہب پاک باطن　　　کئی مکے کی سرحد میں تھے ساکن
صلاحیت تھی اُن کی سب میں مشہور　　　عبادت سے تھے سب اوقات معمور

۱ یعنی خوشی ۱۲
۲ یعنی دوست
۳ یعنی ہمیشگی کا گھر
۴ یعنی جنت ۱۲
۵ یعنی سردار ۱۲
۶ یعنی مشہور ۱۲



۷ یعنی پادری
۸ یعنی معلوم
۹ یعنی سردار بزرگوں کے
۱۰ یعنی بزرگی ۱۲
۱۱ یعنی پادری
۱۲ یعنی بہتری ۱۲

ہر اک تھا علم اور دانش میں اُستاد
مکاں سے اپنے کم آتے تھے باہر
غرض جس شب کو سُلطانِ دو عالم
فجر ہوتے ہی مل راہب تمامی
ادا کر تہنیتؔ کے اُس گھڑی طور
قریشی تھے وہاں سب خاص اور عام
تمامی راہبوں کو لا کے یکسر
لگے تب پوچھنے یکبار راہب
کہ اے اشرافؔ سب قومِ عرب کے
تمھارے پاس ہم آئے ہیں اس روز
کہو کس کے ہوا گھر آج شب میں
جواب اُن کو دیئے ہیں سب نے اسطور
یہ سن سب نے کہے حیرت عجب ہے
یقیں ملکےؔ ہیں اُس شب ماہِ تاباں
کتابوں میں یقیں یہ سب خبر ہے
خلافِ امر رب ہووے نہ کچھ کام
یہ سُن کر سب قریشی ہو کے مخذولؔ
وہاں آئے ہیں عبد المطلب تب
سخن وہ راہبوں کا سُن کے یکبار
کہ اے اہل الکتاب اس دم تمہارا
مقرّر آج کی شب میرے گھر ایک
وہ ہے لختِ جگر میرے پسر کا
کئے تب عرض سب نے باکرامات

کُہن سال اور سب تھے مرد آزاد
ریاضت سب کی تھی عالم میں ظاہر
ہوئے پیدا امام جنّ و آدم
مثال عید کر پوشاک نامی
چلے کعبے میں سب آئے ہیں فی الفور
سبھوں نے دیکھ با تعظیم و اکرام
بٹھائے جاہؔ و عزت کے مکاں پر
قریشوں کی طرف ہو کر مخاطب
سبھی مسند نشیں فخرؔ و نسب کے
یہ لائے ہیں سوال بہجتؔ افروز
تولّد اِک پسر عالی نسب میں
نہ کوئی پیدا ہوا ہے طفل فی الفور
خلاف واقعہ یہ قول سب ہے
ہوئے پیدا امامِ جنّ و انساں
شب مولود احمدؐ یہ نشرؔ ہے
تمھاری بات سے حیرت ہے انجام
لگے کرنے کو اُس دم فکر معقول
زباں اُن کی کھلی ہے اُس گھڑی سب
لگے کہنے زباں کو کر گہربار
سخن ہے صدق بیشک آشکارا
ہوا پیدا یتیم بے پدر ایک
چراغ نور ہے میری نظر کا
کہو کیا تن میں ہیں اُن کے علامات

۱ یعنی مبارکبادی
۲ یعنی مرتبہ
۳ یعنی بزرگی ۴
۵ یعنی بزرگی

۹ باقی

۶ یعنی خوشی بڑھانے والا
۷ یعنی مشہور
۸ یعنی ذلیل و رسوا ۱۲

یہ سُن کر اُس گھڑی عبدالمطلب — لگے کہنے کو اُس دم ہو مخاطب
کہ اُس لڑکے کے نادر[1] سب ہیں آثار — ہے تاباں سب بدن سے اسکے انوار
جبیں[2] پر ہے عجب اک نور پیدا — فشاں بھی پشت پر ہے اک ہویدا
درخشاں نور سے سب اُس کا تن ہے — بُریدہ ناف و مختون[3] البطن ہے
شکم سے ماں کے جب آیا مقرر — نہ آلائش سے تھا اُس کا بدن تر
نہ تن پر اُس کے تھی آلودہ ناکی — بدن پر تھی صفائی اور پاکی
نہ ماں پر اُس کی کچھ گذری مصیبت — کہ جیسی عورتوں پر ہو اذیت[5]
شکم[4] سے جس گھڑی آیا وہ باہر — ہوا اک نور روشن اُس سے ظاہر
ہوئے ہیں سب در و دیوار پر نور — کیا ہے نور نے سب گھر کو معمور
ندا[6] بیشک ہوئی ہے غیب سے تب — کسے اس کو نہ دکھلاؤ ذرہ اب
رہے گھر میں یہ مخفی[7] تین دن رات — نہ آوے اس جگہ انساں کی ذات
سُنی جب راہبوں[8] نے سب یہ تقریر — خوشی سے کھل گئی ہے سب کی تصویر
بجا لا سب نے سجدہ شکر کا تب — لگے یکبارگی کہنے کو وے سب
کہ اے جدّ[9] نبی عبدالمطلب — چراغ نور کے مشکات[10] ثاقب[11]
لکھے توریت میں یہ سب نشاں ہیں — علامت یہ تمامی بس عیاں ہیں
یقیں واللہ یہ ختم رسل ہیں — چراغ بزم دیں نور سُبل[12] ہیں
یہی سرتاج ہیں سب انبیا کے — یہی محبوب ہیں بیشک خدا کے
یہی ہیں آفتاب برج شاہی — یہی ہیں پرتو نور الٰہی
یہی ہیں مشعل بزم ہدایت — یہی ہیں گوہر کان عنایت
نبوت کی صدف[13] کے ہیں یہی دُر — کرامت کے فلک کے ہیں یہی خور[14]
زمیں کے اور زماں کے ہیں یہی نور — رسالت کی ہے مسند اُن سے معمور[15]
منور اُن سے ہووے گھر جہاں کا — خجستہ[16] حال سارے انس و جاں کا
ہے رتبہ انبیا سے اُن کا برتر — یہی ہیں قاسم[17] جنت و کوثر

۱ یعنی عجیب
۲ یعنی پیشانی
۳ یعنی ختنہ کیا ہوا ۱۲
۴ یعنی شکم ۱۲
۵ یعنی تکلیف
۶ یعنی آواز
۷ یعنی پوشیدہ
۸ یعنی پادریوں



۹ یعنی دادا
۱۰ یعنی چراغ
۱۱ یعنی روشن
۱۲ یعنی راستوں
۱۳ یعنی سیپی ۱۲
۱۴ یعنی آفتاب
۱۵ یعنی آباد ۱۲
۱۶ یعنی مبارک ۱۲
۱۷ یعنی بانٹنے والے

یہ کہہ کر سب نے کلمہ پڑھ سنائے — سبھی راہب مسلمانی میں آئے
خوشی ہو کر وہاں سے سب گئے ہیں — مرادِ دو جہاں حاصل کئے ہیں
قریشوں نے یہ سُن عظمت نبیؐ کی — بزرگی اور سب عزت نبیؐ کی
کئے اُس روز سے ساروں نے معلوم — کہ ہیں ختمِ رسالت شاہِ معصوم
دگر ہے ابن ثابت سے روایت — حسانؓ ہے نام جن کا خوش نہایت
کہ میں شہر مدینہ میں تھا ساکن — تھا نابالغ مقرر اور کم سن
میری تھی عمر اُس دم ہفت سالہ — تھے رخسارے میرے تب مثلِ لالہ
سو یکشب میں نے اُٹھ وقت سحر گاہ — یہودی ایک دیکھا میں نے ناگاہ
بلندی پر مقرر وہ کھڑا ہو — لگا ہے قوم کو کرنے ندا وو
یہ سُن اُس کی ندا تب خاص اور عام — جمع اُس کے ہوئے ہیں گرد اتمام
لگے ہیں پوچھنے تب اُس سے سارے — کہ کس باعث سے تو اسطور بارے
کیا سب قوم کو اپنے ندا اب — تیرے دل کا سُنا سب مدعا اب
کہا دیکھو فلک پر آشکارہ — یہ نکلا ہے عجب نادر ستارہ
نشاں ہے یہ ظہورِ احمدیؐ کا — پیام آور ہے دین سرمدی کا
دلیل بعثت ختم المرسلیں ہے — شب مولود احمد یہ یقیں ہے
مقرر آج وہ ختم رسالت — ہوائے پیدا جہاں میں با جلالت
قریب آیا ہے اُس دم دور اُن کا — یہ نادر ہے نشاں فی الفور اُن کا
نیا دیں ہووے سب عالم میں بنیاد — رسومِ موسوی سب ہوویں برباد
تلف سب خانماں ہووے ہمارا — یہ غارت مال و جاں ہووے ہمارا
ہمارے دل پہ یہ داغ ندامت — رہے قائم مقرر تا قیامت
یہودی سُن یہ سارے اسکی تقریر — لگے ہیں بولنے ہو غرق تشویر
کہ اے ناداں یقیں تو یاوہ گو ہے — سخن میں تیرے نادانی کی بو ہے
اثر ہے یہ تیری دیوانگی کا — نشاں ہے عقل سے بیگانگی کا

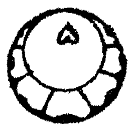
۱؎ یعنی باور کیا
۲؎ یعنی رہنے والا
۳؎ یعنی سات برس
۴؎ یعنی صبح کا وقت



۵؎ یعنی آواز
۶؎ یعنی برباد
۷؎ یعنی تیور ور نشانی
۸؎ یعنی بیہودہ بولنے والا

یقیں اب دورِ احمدؐ ہے بہت دور ۔ ولادت کا نہ یہ اختر[1] ہے پُر نور
سبھوں کی اُس نے کر تقریر[2] یہ گوش ۔ کہا پھر اس طرح سے اُسنے کہا جوش
کہ یہ اقوال میرے سر بسر اب ۔ یقیں واللہ بس ہیں معتبر سب
عجب یہ شب ہے نادرِ پُر کرامات ۔ نبیؐ کی ہے یہی مولود کی رات
اسی شب وہ نبیؐ آخر زماں کے ۔ ہوئے پیدا پیمبر انس و جاں کے
فلک پر بھی یہ ظاہر ہے علامت ۔ نشاں مولود کا ہے باکرامت
نہ بولا ہوں خلاف عقل آخر ۔ سخن فرزانگی[3] کا ہے یہ ظاہر
یہ سُن سارے یہودی ہو کے مضطر ۔ سبھی اُس دم گئے اپنے مکاں پر
حسانؓ نے جب سُنے ہیں سب یہ اقوال ۔ لکھے ہیں گھر میں جا تاریخ فی الحال
کئے جب سرورِ عالم نے ہجرت[4] ۔ مدینے کی طرف آئے ہیں حضرت
نبیؐ کی اُس گھڑی مولود کی شب ۔ حسانؓ نے سر بسر تحقیق کر تب
سو گھر میں اپنے جا دیکھے ہیں فی الفور ۔ ہوئے دو متفق اقوال اس طور
سخن اُس کا ہوا ہے راست[5] اُس دم ۔ وہی مولود کی شب تھی مکرّم
بھی لکھتے ہیں دگر اس طور مذکور ۔ کہ تھا یثرب میں زاہد ایک مشہور
مقرر بو قبیس اُس کا تھا بس نام ۔ نہایت پیر تھا وہ نیک انجام
غرض مولود کی شب اُس نے نادر ۔ کرامت کی علامت دیکھ ظاہر
شبِ مولود کو تحقیق کر کر ۔ نشاں اُس رات کے سارے نظر کر
فجر ہوتے لباسِ عید کر تب ۔ بجا لاوہ رسوم تہنیت[6] سب
ادا کر پھر وُہ نہیں ذکر شہادت ۔ ہوا ہے اُس گھڑی اہلِ سعادت[7]
غرض مولود کی شب وہ عجب تھی ۔ کرامت سے بھری معروف[8] سب تھی
نوادرِ شب تھی وہ خوبی سے معمور ۔ سراپا نور محبوبی سے معمور[9]
بیاں اُس شب کا ہے سب بے نہایت[10] ۔ نہیں ہے اس بیاں کا حد و غایت[11]
محض[12] لکھ کر بیاں نادر یہ شمّہ[13] ۔ کیا ظاہر جلالت کا کرشمہ

ؔ۱ یعنی ستارا ۱۲
ؔ۲ یعنی گفتگو
ؔ۳ یعنی عقلمندی
ؔ۴ یعنی مدینہ منورہ کو تشریف لے گئے
ؔ۵ یعنی سچا اور سیدھا بھی ہوتا ہے
ؔ۶ یعنی مبارکبادی



ؔ۷ یعنی نیک بخت
ؔ۸ یعنی مشہور
ؔ۹ یعنی نور ۱۲
ؔ۱۰ یعنی انتہا ۱۲
ؔ۱۱ یعنی خالص
ؔ۱۲ یعنی عجیب ۱۲
ؔ۱۳ یعنی تھوڑا ۱۲

یہاں سے اس بیاں کو کر کے موقوف
بیاں طفلی کا نادر سر بسر ہے
عجب ہے عالمِ طفلی یہ فاخر
ہے طفلی کو سباقت سلطنت پر
خصوصاً جو شہ کون و مکاں ہیں
کہوں پھر عالم اُن کی طفلیت کا
بیاں اس طفلیت کا کر کے اظہر
عجب اُس شیر خواری کا بیاں ہے
روایت اس طرح لکھتے ہیں رنگیں
کہ جب پیدا ہوئے شاہ جہانگیر
چراغ خرگہ چرخ معلّے
محمد مصطفےٰ سالار اکمل
اُسی ساعت یقیں رضوان جنت
ہوا ہے ملتجی اُس دم خدا سے
کہ یارب دودھ دے میرے پروں میں
کہ تا اس دم شہنشاہ امیں کو
سرافرازاں کی اب کر دانگی ہے
اُسی ساعت دعا کر حق نے مقبول
تو رضواں نے پلائے تین دن تک
تھا اُس ایّام میں حجرے کا در بند
وہاں حاضر تھے سب ارواح مرسل
سو اس باعث یقیں رضوان نے شیر
دگر اس باب میں نادر روایت

لکھوں طفلی کا اب احوال موصوف
حلاوت اس بیاں میں بیشتر ہے
ہر اک عالم سے ہے عالم یہ نادر
یہ طفلی بادشاہی ہے مقرر
مقرر بادشاہِ دو جہاں ہیں
دکھاوے طور کیا کیا کیفیت کا
شکر لب شیر سے کرتا ہوں اب تر
مزہ شیر و شکر میں یہ کہاں ہے
فصاحت سے زباں ہے جن کی شیریں
گرامی آفتاب برج توقیر
حبیب خالق و محبوب مولا
امام الانبیا سلطانِ مرسل
کہ جو مشہور ہے دربانِ جنت
جناب خالق ارض و سما سے
عطا کر تو تو تر گو سروں میں
پلاؤں دودھ ختم المرسلیں کو
تو انگو تر کر اس شہ مانگی سے
عطا اُن کو کیا یہ قرب رسول اللہ
یقیں سلطان دیں کو دودھ بےشک
گذر انساں کا تھا موقوف یکچند
مقرب بھی فرشتے جو ہیں افضل
پلایا آپ کو با عز و توقیر
یہ لکھتے ہیں طرب افزا حکایت



باقی

۱۰ یعنی پورنکی ۱۲
۱۱ یعنی سوال کیا ہوا ۱۲
۱۲ یعنی دروازہ ۱۲
۱۳ یعنی پیغمبر ۱۲
۱۴ یعنی دودھ ۱۲
۱۵ یعنی چوٹی چڑھانے والی ۱۲

کہ جب تک آپ تھے حجرے میں محجوب
انگوٹھا اپنا رکھ ہر بار لب پر
عجب انگشت تھا وہ چشمۂ نور
وہ حجرہ عالمِ جبروت تھا بس
دگر ہے اک روایت بس شکر ریز
کہ تھا اِک مُرغ کوثر کے کنارے
وہ آ جنت سے کھول اپنے پر و بال
تھے پَر اُس کے منور رشکِ خورشید
روایت ہے دگر اس طور مرقوم
فرشتوں کے لبوں سے میوۂ تر
کبوتر کے عوض بچے موافق
وہ میوہ تھا یقیں فردوس کا سب
لکھا بعضوں نے اُس حجرے میں تکسیر
وہ حجرہ عالمِ جبروت تھا سب
سو اس باعث سے اس عالم کا یے طور
مثالِ عالمِ پُر نور ملکوت
غرض حجرے کا جس ساعت کا کُھلا در
ہوئے ہیں شاہِ عالم بعد سہ روز
کئے ہیں دودھ پھر نوش اپنی ماں کا
ہوئے پھر ثویبہ کے بخت عالی
اُنھوں نے تب شہ والا گہر کو
پلائے دودھ اپنا چار مہ تک
قبول اُن کا نبی نے بھی کئے دود



سو اُس ایّام میں وہ رب کے محبوب
مقرر شیر سے کرتے تھے لب تر
مقرر دودھ سے دائم تھا معمور
وہاں دودھ انگلیوں کا قوت تھا بس
حلاوت بخش اور شیرینی انگیز
سفید اُس کے مقرر پر تھے سارے
پلاتا دودھ تھا حضرت کو ہر حال
بھرا تھا دودھ نادر اسمیں جاوید
کہ حضرت شاہِ دیں سلطانِ معصوم
یقیں باریک کر کھلاتے تھے اکثر
کھلاتے تھے ملک با شانِ لائق
تھا حجرے میں وہ قوت دلبر رب
نبی نے کچھ نہ کھائے ہیں مقرر
مقرر خانۂ ملکوت تھا سب
رہے ہیں بے غذا حجرے میں فی الفور
یقیں ذکرِ الٰہی تھا وہاں قوت
ہوئے ہیں آمنہؓ کے بخت انور
کنارِ آمنہؓ میں جلوہ افروز
یقیں دن سات خاتونِ جہاں کا
ہوا ہے اُن پہ فضلِ لایزالی
مہ آفاق و مہر بحر و بر کو
شرف حاصل کئے ہیں اس سے بیشک
ہوئے اُن سے شکر لب شیر آلود

حلیمہؓ کو دیا پھر حق نے اجلال
وطن سے اپنے وہ آئی ہیں اس دم
اُنھوں نے دودھ حضرت کو دیئے ہیں
پھر آخر اُس نہالِ باغِ جاں کو
لیجا کر ساتھ تب اپنے مکاں پر
رہے ہیں دو برس باجاہ و تمکیں
دگر اہلِ سیر نے یہ روایت
کہ جس دم سرورِ دیں شاہِ کونین
محمدؐ مصطفےٰ سلطانِ کامل
ہوئے پیدا جہاں میں بامکارم
ہوئی ہے غیب سے آواز اُس دم
جہاں سب اُس سے پائی زیب و زینت
عجب ہیں بخت عالی اُس کے مسعود
کرے جو پرورش اُس پاک تن کو
بزرگی پاوے وہ دونوں جہاں میں
نصیبہ اُس کا ہے دائم گرامی
ندا یہ سُن جناب کبریا میں
ہوئے ہیں ملتجی سب کوہ و دریا
دگر اشجار و انہارِ بیابان
کہ یارب کر عطا کر ہم کو یہ توقیر
عنایت کر کرم سے اپنے رخصت
درِ دولت پہ جا سلطانِ دیں کے
پلادیں دودھ اُس شاہِ زمن کو

ہوئے ہیں ان کے عالی بخت و اقبال
ملے ہیں ان کو یہ اجلالِ اعظم
کمالِ سرمدی حاصل کئے ہیں
فروغ دیدۂ چشمِ جہاں کو
رکھے ہیں اپنے بیشک چشم جاں پر
حلیمہؓ کے مکاں پر سرورِ دیں
لکھے ہیں اس طرح سے باعنایت
چراغ ہر دو عالم نورِ عینین
شہنشاہِ جہاں شمعِ منازل
جہاں جن کے وسیلے سے ہے قائم
کہ اب پیدا ہوا خورشید عالم
خلائق کو ملی ہے اُن سے عزت
پلاوے اپنا جو اُس ماہ کو دودھ
طراوت اس کی بخشی یاسمن کو
شرف اُس کو ملے کون و مکاں میں
اُسے حاصل ہے ہر دم شادکامی
معلّےٰ حضرتِ ربّ العلا میں
سحاب و ارض و افلاک و ثریا
طیور و مرغ و ماہی اور حیوان
ہمارے جسم میں دے اس گھڑی شیر
کہ تا یکبارگی باصد محبت
مکرّم اس امام المرسلینؐ کے
رسولِ حق حبیبِ ذوالمنن کو

۱ یعنی بلند نصیبہ
۲ یعنی بزرگی ۱۲
۳ یعنی برتر و بلند ۱۲
۴ یعنی ہمیشگی ۱۲
۵ یعنی [illegible] ۱۲
۶ یعنی دونوں آنکھوں
۷ یعنی ترک و
۸ یعنی ساتھ



بزرگیوں کے ۹ یعنی
نیک ۱۰ یعنی تازگی
۱۱ یعنی بزرگی ۱۲
یعنی آواز ۱۳ یعنی
بادل ۱۴ یعنی اُڑنے
والے جانور ۱۵ یعنی
دودھ ۱۶ یعنی صاحب
احسان ۱۲

شرف[۱] تا اُن سے پاویں دو جہاں میں
جناب حق سے آئی ہے ندا[۲] تب
نہیں تم اس فضیلت کے ہو قابل
یقیں روز ازل سے یہ مراتب
عطا ہم نے کئے اُس پارسا[۴] کو
کہ جو ساکن ہے اب ملک عرب میں
وطن سے اپنے وہ آوے مقرر
حلیمہؓ کا لکھوں نادر بیاں اب
کہ تھا مکہ کے پاس ہر ایک ناری
بنی اسعد تھا وہ موسوم سب میں
انھوں میں پارسا تھی ایک کریمہ
نہایت تھیں وہ بی بی پاک دامن
خدا کا اُن پہ تھا فضل و عنایت
قضارا اُس زمیں پر قحط سالی
ہوئے اُس قحط سے سب خاص اور عام
حلیمہؓ پر زیادہ تنگ دستی
بھی اُن ایام میں وے حاملہ تھیں
سوا اس باعث وہ فاقہ سے اذیت
وے دائم خدا کی وہ رضا[۱۳] میں
اسی فاقے میں با رنج و مصیبت
کیا حق نے عطا تب اُن کو فرزند
وے فاقے کے باعث تھیں وے دلگیر[۱۵]
حلیمہؓ کا اُسی محنت میں ایک شب

رہیں دل شاد ہو کون و مکاں میں
کہ اس دولت سے تم محروم[۳] ہو سب
نہ ہوگی یہ فضیلت کس کو حاصل
سعادت اور کرامت با مناسب
حلیمہؓ پاک دامن با وفا کو
ہے ظاہر پارسائی اُس کی سب میں
جلال سرمدی[۶] پاوے مقرر
کروں کلک[۸] سخن گوہر فشاں اب
قبیلہ پاک بازوں کا گرامی[۹]
یقیں مشہور تھا ملک عرب میں
مبارک نام تھا اُن کا حلیمہؓ
تھی اُن کی نیک بختی سب میں روشن
تھی ظاہر اُن کی عصمت[۱۰] بے نہایت
ہوئی وارد نشان پائمالی
گرفتار مصیبت اور آلام
ہوئی وارد مصیبت اور سختی
گرفتار عنا[۱۱] سے کاملہ تھیں
اُٹھا رہی تھیں دائم با مصیبت
تھیں صابر اُس مصیبت اور بلا میں
ہوئے ہیں وارد آثار ولادت
ہمایوں طلعت[۱۴] و شمشاد پیوند
نہایت خشک تر سینہ تھا بے شیر
قضارا آگیا ہے جان بر لب

۱ یعنی بزرگی ۱۲
۲ یعنی آواز ۱۲
۳ یعنی بے نصیب
۴ یعنی نیک و پرہیزگار
۵ یعنی بزرگی ۱۲
۶ یعنی ہمیشگی ۱۲
۷ یعنی سراسر ۱۲
۸ یعنی قلم ۱۲



۹ یعنی بزرگ ۱۲
۱۰ یعنی پاکی ۱۲
۱۱ یعنی رنج ۱۲
۱۲ یعنی مفلسی ۱۲
۱۳ یعنی خوشنودی
۱۴ یعنی صورت ۱۲
۱۵ یعنی آزردہ ۱۲
۱۶ [illegible] ۱۲

پڑی تھی بھوک کی سب تن میں آتش
سو دیکھا آپ نے یکبار در خواب
پکڑ تب اُس نے ہاتھ اُن کا بہ توقیر[۲]
بدن سب اُن کا کر تب اُس سے طاہر[۳]
کہ اے بی بی یہ پانی پُرضیا[۴] ہے
عجب ہے پُر حلاوت اُس کی تاثیر
یقیں پینے سے اُس کے بے اذیت
بھی سینہ شیر مشک آلود ہے اب
تمھارے بخت اعلیٰ تر ہیں سب سے
تم اپنا دودھ ختم المرسلینؐ کو
چلو تم اس گھڑی مکّے کی جانب
ملیں تم کو وہاں وہ شیر خوارے
ہلالِ اوجِ رافت[۶] مہر بطحا
شہنشاہِ جہاں سُلطانِ غالب
چراغ افروز بزم سر بلندی
ہمایوں فطرت و عالی خصائل
بہارِ گلشن جاہ و جلالت
سپہ سالار خیل[۱۱] رہنمایاں
درخشاں نیّرِ[۱۳] ایوانِ[۱۴] افلاک
محمد مصطفےٰ[۱۵] سُلطانِ آفاق
یہ کہہ اُس نے پھرا سینے پہ تب ہاتھ
حلیمہؓ کی ہوئی ہیں چشم تب باز[۱۷]
نظر اُن کی پڑی چھاتی پہ جس دم

یکایک اُن کو اُس دم آگیا غش[۱]
جوان پاک صورت مثل مہتاب
لجا یکبارگی در چشمۂ شیر[۳]
پلا پانی لگا کہنے کو ظاہر
یقیں یہ چشمۂ دار البقا[۶] ہے
نہ پانی بلکہ یہ ہے چشمۂ شیر
رفع یکبار سب ہووے مصیبت
مقرر اس گھڑی ہووے لباب
قوی طالع ہیں بیشک فضل رب سے
پلاؤ گے شہنشاہ امیں کو
یہاں سے ہو روانہ با مطالب[۷]
گرامی چرخ عظمت[۸] کے ستارے
شہ ہر دو جہاں رشک ثریا
مکرم آفتاب برجِ ثاقب[۱۰]
فروغ ہر دو چشم ہوشمندی
گرامی ہمت و والا فضائل
معلّٰے غنچۂ باغ رسالت
کلیدِ[۱۲] خانۂ مشکل کشایاں
چراغ روح و شمع عنصر پاک
درِ[۱۶] دریائے وحدت نور خلّاق
گیا رخصت وہاں سے بے خوشی ساتھ
گیا ہے عقل نے تب اُن کے پرواز
تو دیکھا آپ نے سب پیرہن نم[۱۸]

۱ه یعنی بیہوشی ۱۲
۲ه یعنی عزت ۱۲
۳ه یعنی دودھ ۱۲
۴ه یعنی پاک ۱۲
۵ه یعنی روشن ۱۲
۶ه یعنی جنت ۱۲
۷ه یعنی مقصد ۱۲
۸ه یعنی حرمی(?) ۱۲
۹ه یعنی بزرگی(?) ۱۲

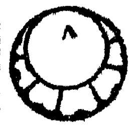


۱۰ه یعنی روشن ۱۲
۱۱ه یعنی گروہ ۱۲
۱۲ه یعنی کنجی ۱۲
۱۳ه یعنی تارا ۱۲
۱۴ه یعنی محل ۱۲
۱۵ه یعنی زمانہ ۱۲
۱۶ه یعنی موتی ۱۲
۱۷ه یعنی کشادہ ۱۲
۱۸ه یعنی بھیگا ہوا ۱۲

اُچھلتا اُس سے تھا فوارۂ شیر
ہوا تھا تازہ تر سرو گُل اندام
گویا آئی بہار اس دم خزاں کو
نہیں تھی بھوک کی پیدا القاہت[2]
ہوا تب اُن کے دل میں شوق غالب
اُسی ساعت ہوئیں مکّے کو راہی
وہاں حضرت کے چہرے پر نظر کر
لے اپنے ساتھ اس ماہِ فلک کو
وہاں سے لائی ہیں اپنے مکاں پر
نبیؐ کے تب قدم سے اُن کے گھر میں
ہوا سارا مکاں نعمت سے معمور
اُسی دن ابرِ رحمت آگیا ہے
برسنے کو لگا ہے اُس گھڑی آب
ہوئی ہے دور اُس دم قحط سالی
برکت یہ خدا نے اُس قدم کی
کیا حضرت کے باعث سب کو دلشاد
غرض اُس سرورِ عالی کے دم سے
ہوئی رحمت سے وہ معمور سرحد
ہوا سیراب اُس دم سب درو دشت[8]
کرشمہ یہ عجب تھا مصطفےٰؐ کا
قدم سے جن کے پائی زیب ہستی
اُسی سرحد میں آئے ہیں قدم وہ
سو اس باعث اُسی سرحد میں یکبار

نظر آئی بدن کی اور تاثیر
کھلا تھا مثلِ غنچہ روئے گلفام[1]
ملی ہے تازگی سرو رواں کو
بھرا تھا پیٹ تھی سب تن میں راحت
جمالِ مصطفےٰؐ کی ہو کے طالب
ہوئیں پروانۂ نورِ الٰہی
منوّر اپنے دیدے سر بسر کر
چراغ خانۂ مُلک و مَلک[3] کو
رکھی ہیں آپ کو چشمِ جہاں پر
برکت آگئی سب خشک و تر میں
ہوا گھر سیم و زر سے اُنکا بھرپور
گھٹا اُس شہر پر اُسنے کیا ہے
ہوا اُن کا وطن سب سبز و سیراب[4]
سبھوں کے آگئی چہرے پہ لالی
دکھایا ہے وجودِ[5] محترم[6] کی
کیا قحط و بلا سے سب کو آزاد
مُبارک آپ کے نامی قدم سے
ہوئے طالع بنی اسعد کے اسعد[7]
ہوئے ہیں کوہ و صحرا مثلِ گلگشت
امام المرسلیں نورِ خدا کا
ہوا آباد سب آفاق[9] و پستی[10]
ہوئے ہیں نور افشاں دمبدم وہ
نظر رحمت کے سب آئے ہیں آثار

۱ یعنی سرخ رنگ
۲ یعنی زردی
۳ یعنی فربہ
۴ یعنی تازہ ۱۲
۵ یعنی جسم ۱۲



۶ یعنی عزت کیا ہے
۷ یعنی نیک ۱۲
۸ یعنی بیابان
۹ مراد آسمان
۱۰ مراد زمین ۱۲

ہوا آباد بس عالم تمامی
لکھوں طفلی کے سب اعجاز نادر
یہ لکھتے ہیں یہاں اہل سیر[1] سب
کہ جس دم اس گل باغ صفا[2] پر
تھے وارد عالمِ طفلی کے ایام
علامت سب بزرگی کے نوادر
عجائب ہیں وہ نادر سب علامات
بیاں پر مغز نادر یہ عجب ہے
یہ لکھتے ہیں وجود اس مصطفےٰ کا
نہ طفلی میں کبھی آلودگی سے
تن نازک نجاست سے بُری تھا
نہ اس تن پر نجاست کا اثر کب
ہمیشہ تن میں تھی صافی و پاکی
نہ دیکھا کس نے کب بستر پہ اُن کے
مقرر خواب میں وہ جامۂ خواب
بھی بیداری میں حضرت نے مقرر
ہمیشہ رات دن میں ایک نوبت
بھی حضرتؐ کا ہمیشہ جسم تھا گل
عجب تھا حال نادر خواب گہ کا
خجل تھا عطر اُس بستر کی بُو سے
بھی کس نے شرمگاہِ مصطفےٰ کو
مثال گل کبھی عریاں[11] نہ دیکھا
فرشتے تھے نگہباں شرم گہ پر

حلیمہؓ کو ملی ہے شادکامی
سناؤں ہر سخن رشک جواہر
مقرر راویانِ معتبر سب
نہال[3] بوستانِ اصطفا[4] پر
سو اس ایام طفلیت میں مادام
مقرر ہر گھڑی ہوتے تھے ظاہر
طفولیت کے آثارِ کرامات
بھرا خوبی سے اور پاکیزہ سب ہے
معلّے آفتابِ پُر ضیا[5] کا
رہا مخلوط[6] ہو اندودگی سے
مقرر پاک و طاہر ہر گھڑی تھا
کہیں دیکھا کسی نے کر نظر کب
سدا رہتی تھی دور آلودۂ ناکی[9]
نجاست جامۂ اطہر[7] پہ اُن کے
نہ حضرت کا ہوا ہے غرق پیشاب
کئے نہیں کب وجودِ پاک کو تر
قضا حاجت کی تھی معمول ساعت
معطر عطر سے ہر بار جوں گل
سدا خوشبو سے بس رہتا تھا مہکا
مبارک جامۂ انور کی بُو سے
مبارک اُس وجود باحیا کو
کبھی بے ستر و بے ساماں نہ دیکھا
ہمیشہ ڈھانکتے تھے سب مقرر

۱ یعنی تواریخ کے جاننے والے ۲ یعنی پاک صاف ۳ یعنی اُسکا پودا درخت ۴ یعنی برگزیدگی

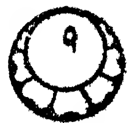


۵ یعنی روشن ۶ یعنی ملا ہوا ۷ یعنی پاک ۸ یعنی صفائی ۹ یعنی ناپاکی ۱۰ یعنی پاک ۱۱ یعنی برہنہ

حیا سے شرم گُنہ نادر تھا معمور
بھی لکھتے ہیں دگر یہ حال نادر
مقابل آپ کے آجا نور سب
وہ ہر اک سرزمیں پر تب ادب سے
کرشمہ دیکھ یہ حضرت کا نادر
جلالت کا دگر احوال مرغوب
کہ اُس خورشید اوج مکرمت پر
تھا جس ایام میں طفلی کا عالم
سو اُس ایام میں یکبار ہر روز
فلک سے نور خورشید جہاں کا
اُتر آتا تھا ایک ساعت زمیں پر
وہاں خورشید کا وہ نور یکبار
بھی اُس ساعت مثال پیرہن ہو
یقیں آغوش میں حضرت کو لے تب
پھر آجاتا منقش کر نور اعجاز
ہمیشہ آفتاب عالم افروز
نبی سے اقتباس نور کر کر
یہی ہر روز تھا معمول اس کا
تماشا یہ عجائب سر بسر تھا
غرض حضرت کا وہ جسم منوّر
مقرر آفتاب اوج افلاک
یقیں شیدا و عاشق سر بسر تھا
سو اس باعث زمیں پر آکے ہر روز

نگاہوں سے تھا ہر دم سب کی مستور
یقیں اُس حالت طفلی میں ظاہر
یقیں کرتے تھے جس ساعت گذر سب
سدا رکھتے تھے بس جاہ و طرب سے
ہو حیرتناک سب رہتے تھے ناظر
لکھا ہے راویوں نے اسطرح خوب
مُعلّے مہر عالی منزلت پر
فیاض نور میں تھا سرو جس دم
یقیں با عظمت و جاہِ دل افروز
مقرر آفتاب آسماں کا
تصدق ہو امام العالمیں پر
نبی کو اپنے دکھلاتا تھا انوار
نوادر ایک جامہ زیب تن ہو
سدا ملبوس تن ہوتا تھا وہ سب
فلک پر اُس گھڑی کرتا تھا پرواز
اسی صورت سے بس آتا تھا ہر روز
یقیں جاتا تھا اس ساعت فلک پر
عجب تھا قاعدہ معقول اس کا
جہاں میں اندنوں مشہور تھا
نہایت تھا گرامی اور انور
نبی کا دیکھ چہرہ پاک
سراپا ایک پروانہ مگر تھا
فدا ہوتا تھا بر سر و دل افروز

۱؎ یعنی پوشیدہ ۲؎ یعنی مرتبہ ۳؎ یعنی خوشی ۴؎ یعنی دیکھنے والے ۵؎ یعنی بزرگی ۶؎ یعنی آسمان ۷؎ یعنی بلند مرتبہ ۸؎ یعنی



۹؎ لباس یعنی کپڑا جیسے پیرہن ۱۰؎ یعنی روشنی ۱۱؎ حاصل کرنے والا ۱۲ حاصل کرنا ۱۲؎ یعنی آفتاب حضرت کے وجود مبارک سے روشنی حاصل کرتا تھا ۱۲

تجلی دیکھ نورِ مصطفیٰؐ کی ۔ چراغ بارگاہِ کبریا کی
تپش خورشید کی ہوتی تھی زائل ۔ اثر سوزش کا سب ہوتا تھا باطل
مقابل آپ کے جوں گو مہرِ نور ۔ جلالت سے یقیں ہوتا تھا معمور
وجودِ مصطفیٰؐ میں یہ اثر تھا ۔ یہ طفلی کا کرشمہ معتبر تھا
روایت دوسری ہے یہ دل افروز ۔ کہ اس ایّامِ طفلیت میں ہر روز
معلّا اُس جناب مصطفیٰؐ میں ۔ منوّر بارگاہِ پُرضیا میں
یقیں دو مرغ آ ہوتے تھے حاضر ۔ تجل تھا مہر تاباں اُن سے ظاہر
صفائی سے پر و بال اُن کے معمور ۔ نہایت چاند سے رہتے تھے پُرنور
وے آ نزدیک جھولے کے مقرّر ۔ نظر فرما جمال مصطفیٰؐ پر
گریباں کھول اُس ماہِ نو کا ۔ ہلالِ دیں چراغ پیش رَو کا
اُتر کر اُس میں بس ہوتے تھے غائب ۔ کرشمہ تھا نبیؐ کا یہ عجائب
لکھا بعضوں نے بھی اس طور نادر ۔ کہ اس صورت سے بس ہر روز ظاہر
ہمیشہ شخص دو ہوتے تھے پیدا ۔ کریں جو ایک نظر سے سب کو شیدا
سو آ حضرتؐ کے وہ نزدیک یکبار ۔ ہو عاشق ایک ساعت دیکھ دیدار
گریباں کھول پھر حضرت کا اُس دم ۔ مثالِ طفل ہو یکبار باہم
گریباں میں اُتر ہوتے تھے محجوب ۔ یہی تھا قاعدہ ہر روز مرغوب
وے ایک شخص کو کس نے دوبارہ ۔ شمائل میں نہ دیکھا آشکارا
نئے دو شخص باشان عجائب ۔ گریباں میں سدا ہوتے تھے غائب
گریباں سے وہ پھر جاتے کدھر تھے ۔ سبھی اس بھید سے بس بے خبر تھے
عجب حضرت کے یہ نادر تھے آثار ۔ کرامت کے ہویدا تھے یہ اسرار
نہ اس اسرار سے تھا کوئی آگاہ ۔ نہ کس پر یہ کھلا ہے بھید ناگاہ
کہ وے دو مرغ اور دو شخص نادر ۔ کہاں سے آ کے وہاں ہوتے تھے حاضر
گریباں سے گزر پھر کس مکاں کا ۔ سفر کرتے تھے نادر تر کہاں کا

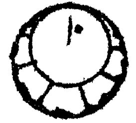
۱؎ یعنی دور ہوتی ۱۲
۲؎ یعنی بزرگی
۳؎ یعنی زیادہ ۱۲
۴؎ یعنی سب روشن
۵؎ یعنی چاند پہلی تاریخ کا
۶؎ یعنی پوشیدہ
۷؎ یعنی صورت ۱۲
۸؎ یعنی نشان ۱۲
۹؎ یعنی بزرگی ۱۲
۱۰؎ یعنی خبردار ۱۲
۱۱؎ یعنی عجیب ۱۲

۳۰ باقی

وہ کیا اسرار اور کیا رہگذر[۱] تھی
غرض سرِّ نبیؐ ہیں سب عجائب
نبیؐ کی ذات بس نورِ خدا ہے
ہزاروں عارف اس دریا میں ہیں غرق
نہ اس دریا کو پایاں اور حد ہے
یہاں دے اس سخن کو اختصاری
یہ ہے عباسؓ سے نادر روایت
کہ جس ایام میں سلطان اکوان[۶]
نہایت طفلِ رشکِ یاسمیں تھے
سو اک شب کو حلیمہؓ نے تمامی
رکھے ہیں اُن کو بس جھولے میں لا کر
پڑا تھا چاندنی کا اُس گھڑی نور
ردا سے تب گرہ بازو پہ یکبار
کیا ہے درد نے تب اُن کو بیچین
ہوئے ہیں مستعد[۸] رونے کی جانب
اُسی دم چاند ایوانِ فلک سے
لگا جھولے کے گرد اگرد پھرنے
لگا ہے کھیلنے ماہ یقیں سے
شہنشاہ جہاں خورشید آفاق[۱۱]
جدھر اُنگلی سے کرتے تھے اشارا
چلا آتا تھا اپنا سر جھکا کر
سرہانے آ کبھی ہوتا تھا قریب
کبھی دہنے کبھی بائیں طرف وہ

نہ اس اسرار کی کس کو خبر تھی
یہ ہیں اسرارِ نادر اور غرائب
یقیں دریائے عظمت اور ولا[۲] ہے
نہ واقف ہے کوئی از پائے تا فرق[۳]
نہ واقف کوئی جز ذاتِ صمد[۴] ہے
کروں دیگر بیاں سے زرنگاری[۵]
کہ جو ہیں عم سلطانِ ھدایت
محمدؐ مصطفیٰ دریائے احساں
نزاکت سے سراپا نازنیں تھے
نبیؐ کے سرو قد کو دھو گرامی
گئے پھر کام کو اپنے مقرر
ہے افلاک سے عالم تھا معمور
پڑی ہے پیچ تھا حضرت کے بسیار[۷]
یقیں اُس دم وہ سب کے نورِ عینین
کئے ہیں قصد رونے کا عجائب
اُتر آیا شبستانِ[۹] ملک سے
تصدق آپ کو حضرت پہ کرنے
مُعلّیٰ اُس چراغِ بزمِ[۱۰] دیں سے
محمدؐ مصطفیٰ سلطانِ عشاق
اُدھر ماہِ فلک وہ آشکارا[۱۲]
اشارے پر پھرا کرتا تھا یکسر
کبھی آتا تھا بس بیروں کی جانب
یقیں پھرتا تھا ماہِ پُر شرف وہ

[۱] یعنی راستہ
[۲] یعنی دوستی و محبت
[۳] یعنی سر
[۴] یعنی بے پروا یعنی اللہ تعالیٰ
[۵] یعنی منقش
[۶] یعنی دونوں جہاں



[۷] یعنی بہت ۱۲
[۸] یعنی آمادہ و تیار
[۹] یعنی خلوت خانہ
[۱۰] یعنی مجلس
[۱۱] یعنی زمانہ
[۱۲] یعنی روشن

مقابل آپ کے پھرا ادب سے
کہ اے خورشید عالم بدرِ کامل
خدا نے آپ کے باعث جہاں سب
خدا کے آپ دلبر بس یقیں ہیں
کیا ہے آپ نے اب قصد یکبار
ولیکن ایک قطرہ گر زمیں پر
ہلے گا اُس گھڑی عرش بریں سب
نہ نکلے پھر زمیں پر سبزۂ تر
اسی باعث سے سب اُمت تمھاری
عجب تاثیر یہ رونے کی سب ہے
کرو اس دم نظر رحمت پہ اپنی
وہاں عباسؓ اُس ساعت کھڑے تھے
تب آہٹ چاند نے بس اُنکی کر غور
غرض اُس سرورِ عالی نشاں کی
نوادر عالمِ طفلی عجب تھا
نہ اس طفلی کا عالم کس بشر نے
مگر نورِ خدا وہ رب کے دلبر
غرض طفلی کا خوش عالم ہی سارا
بھی حق کے مصطفٰے تھے خاص محبوب
پھر اُس طفلی میں محبوبی کے سب طور
بھی جس کا جو شفیق ناز ہووے
پیارے کا کہیں رونا کسے کب
سو اس باعث یقیں جاں آفریں[8] نے

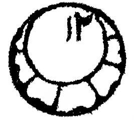
لگا ہے بولنے جاہ و طرب[1] سے
ہلال[2] آسماں نورِ منازل[3]
کیا پیدا زمیں تا آسماں سب
مُقتدر رحمۃٌ للعالمیں ہیں
کہ رونے سے کریں دیدے گہربار
گرے اس نرگس شہلا[4] سے یکسر
تزلزل[5] میں یقیں آوے زمیں سب
گیاہِ سبز ہووے خاک یکسر
یقیں ہو جاوے مضطر ایکباری
نہ بہتر آپ کا رونا یہ اب ہے
شفقت بس کرو اُمت پہ اپنی
یقیں محو تماشا ہو رہے تھے
رہا ہے آسماں پہ جا کے فی الفور
حبیبِ[6] خالق ہر دو جہاں کی
منور جلوۂ خوبی سے سب تھا
نہ دیکھا ہے کسی عالی قدر نے
یہ طفلیت عجب رکھتے تھے یکسر
سبھوں کو طفل ہوتا ہے پیارا
خطاب ان کو تھا محبوبی کا مرغوب[7]
نظر آئے ہیں نادر تر یہ فی الفور
کہو کیا اُس کا پھر انداز ہووے
پسند آتا ہے یک ساعت کہا اب
خداوندِ سماوات[9] و زمیں نے

۱ یعنی خوشی ۱۲
۲ یعنی چاند ۱۲
۳ یعنی منزلوں ۱۲
۴ یعنی [illegible]
۵ ایک قسم زلزلہ ۱۲

۲ باقی

۶ یعنی دوست
۷ رغبت کی گئی
یعنی بہتر شئے
۸ یعنی جان پیدا کرنیوالا اللہ تعالیٰ
۹ یعنی آسمانوں ۱۲

پیارے کے نہ رکھ رونے کو منظور
کہ تا بازی یہ نادر کر دکھاوے
غرض یہ ناز بر داری عجب تھی
دُلارے کے عجب اعجاز سب تھے
یقیں تھے مصطفےٰ حق کے پیارے
اُتر کر ماہ[۱] نے باد ل نوازی
نہیں یہ طور آخر کچھ عجب ہے
نہ عالم تھا یقیں وہ طفلیت کا
یقیں طفلی میں حضرت کو خدا نے
کیا تھا واقفِ اسرار[۲] نہاں سے
وہ عالم گر تھا طفلیت سے منسوب[۳]
تھے واقف آپ ساری کیفیت سے
یقیں مکشوف[۴] اُن پر غیب سب تھا
رکھا نیں کوئی شئے مخفی خدا نے
کہو محبوب سے پر دہ کہاں ہے
نوادر اس سخن کے سب ہیں آثار
سو اس باعث سنو لا ایک نادر
کہ اک دن آپ کی خدمت میں عباس[رض]
ہوئے ہیں عالمِ طفلی کے سائل
یہ سُن حضرت نے تب اُن کی زبانی
کہ اے عم عالمِ طفلی عجب تھا
مجھے حق نے کیا جس روز پیدا
کیا آگاہ بیشک غیب سے سب



دیا ہے چاند کو یکبار دستور
یقیں رونا تماشے میں بھلاوے
پیارے پن کی سرداری عجب تھی
یہ محبوبی کے بیشک ناز سب تھے
پیارے کے عجب تھے ناز سارے
کیا محبوب رب سے آکے بازی
نشاں محبوبیت کا بس یہ سب ہے
مقرر تھا وہ عالم قربیت کا
جناب حضرتِ ربّ العُلا نے
رموزِ عالمِ کون[۵] ومکاں سے
دلے سرِّ الٰہی تھے نہ محجوب[۶]
گرامی تر رموزِ[۷] معرفت سے
تمامی عالمِ لاریب سب تھا
مقرر اس جناب کبریا نے
یقیں معشوق سے کیا شئے نہاں ہے
یہاں لازم ہے اس دم کشف[۸] اسرار
تشفی[۹] سب کی بس کرتا ہوں ظاہر
کہ جو بیشک ہیں عم افضل[۱۰] الناس
کہ اُس عالم میں تھا کیا قرب حاصل
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
بھرا قربِ الٰہی سے وہ سب تھا
اُسی ساعت میں بس مجھ کو ہویدا
تمامی عالمِ لاریب سے سب

سلہ یعنی چاند ۱۲
سلہ یعنی بھیدوں ۱۲
سلہ یعنی دونوں جہاں
سلہ یعنی نسبت دیا گیا
سلہ یعنی پوشیدہ ۱۲۵
سلہ بھید یہ جمع ہے

رمزکی سلہ یعنی ظاہر کرنا
سلہ یعنی ظاہر ہے
بھیدوں کا سلہ یعنی
دل جمعی سلہ یعنی
بزرگ ترین آدمیوں کے

نہ کوئی سرِّ حق مجھ سے نہاں تھا ۔ رموزِ غیب بیشک سب عیاں تھا
ہر اک شئے جو زمیں اور آسماں ہیں ۔ نہاں ہے خلوتِ کون و مکاں ہیں
مقرر اُس سے واقف سر بسر تھا ۔ تمامی جزو و کل سے باخبر تھا
یہاں تک جو قلم عرشِ عُلا پر ۔ یقیں اُس دم جو لکھتا تھا مقرر
میں واقف تھا ہر ایک اُس کی رقم سے ۔ بھی اُس ساعت جو لکھنے میں قلم سے
یقیں آوازِ لکھنے کی نوادر ۔ میرے آ کان میں پڑتی تھی ظاہر
میں اُس آہٹ سے اُس کی باخبر تھا ۔ نہ غافل اُس گھڑی میں سر بسر تھا
بھی جو چرخِ بریں پر مہر و ماہ ۔ جناب حق میں ہر شام و سحر گاہ
یقیں سجدے میں سر رکھ اپنا ظاہر ۔ خدا کا ذکر جو کرتے تھے نادر
میں آواز انکا تب کرتا تھا درگوش ۔ نہیں تھا اس گھڑی میں طفل بیہوش
بھی جس شب میں مجھے حق نے جہاں میں ۔ کیا پیدا مقرر جس زماں میں
اُسی ساعت خدائے بحر و بر نے ۔ مقرر خالقِ جن و بشر نے
کیا ایک کوہ پیدا ہر فلک پر ۔ وے ساتوں کوہ باعظمت مقرر
بلندی اور وسعت میں نہایت ۔ نہیں رکھتے ہیں بیشک حد و غایت
فرشتے اُس پہ کر پیدا اُسی دم ۔ کیا معمور سارے کوہ اعظم
سوا یہ حق کے تعداد اُن کی تکثیر ۔ نہیں معلوم ہے کس کو مقرر
قیامت تک اسی صورت سے ظاہر ۔ بھی صلوات سب پڑھتے ہیں نادر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ
وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

ثواب اس کا میری اُمت کو بخشے ۔ تمامی تابعِ ملت کو بخشے
غرض وہ کوہ اس دم سر بسر سب ۔ میرے آتے تھے اس ساعت نظر سب
بھی آواز ہر فرشتے کی تمامی ۔ یقیں سنتا تھا ان کانوں سے نامی
غرض یہ طفلیت کا کیا بیاں ہے ۔ نبی کی کیا بزرگی کا نشاں ہے

محبو کھولو اس دم دیدۂ ہوش ‖ یہ عظمت کا بیاں کر اس گھڑی گوش
کہو کیا شان ہے یہ مصطفےٰ کی ‖ حبیبِ خاص محبوبِ خدا کی
کہ جو طفلی میں تھا یہ کشف نادر ‖ بیاں عرفان کا تھا بس یہ ظاہر
کہو پھر جس گھڑی سلطانِ عالم ‖ معلّا کاشف اسرارِ اعظم
سریرِ جاہ و عزت کے ہو مالک ‖ نبوت کے کئے ہیں طے ممالک
کمالات کے پھر اس ہنگام میں تب ‖ کہ جو مہبطِ یقیں ہیں وحی کے سب
کہو کس شئے سے وہ واقف نہیں ہو ‖ رہے ہیں بے خبر کس کام سے او
یقیں جو عرشِ اعظم پر گئے ہیں ‖ مکان و لامکاں سب طے کئے ہیں
پھر اُن کا کشف غالب کس قدر تھا ‖ نبی سے کیا کہو محجوب تر تھا
یہاں ادراک کی کب ہے رسائی ‖ جو پاوے مصطفےٰ سے آشنائی
نہ کام آوے یہاں اب خود فروشی ‖ مکاں یہ دیکھ بہتر ہے خموشی
خموشی اب یہاں منظور تر دیکھ ‖ مقام انکساری سر بسر دیکھ
کروں اس مجلس پنجم کو آخر ‖ ہزاروں تحفۂ صلوات فاخر
جنابِ مصطفےٰ میں بھیج انجام ‖ سخن کو بس کروں خوبی سے انجام
محبو با محبت از سرِ ہوش ‖ کرو صلوات سے سینوں کو پُرجوش
پڑھو صلوات بجد مصطفےٰ پر ‖ اور اُن کی آل پاک باصفا پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

چھٹی مجلس ٦

قلم نے دیکھ نادر شعلۂ نور ‖ رکھا اس کاغذ پہ اپنا فرق مشکور
چلا ہے مجلس ششم میں کھا جوش ‖ دکھاوے تا جہاں کو چشمۂ نوش
یہاں ایک موج زن بحرِ کرم ہے ‖ رواں تا حشر دریائے قدم ہے

۱ یعنی چشمِ علمِ یقین ۲ بڑائی ۳ یعنی معرفت ۴ یعنی ظاہر کرنیوالا ۵ یعنی تخت ۶ جمع ہے ملک کی ۷ یعنی جگہ اُترنے کی ۸ یعنی پوشیدہ چھپا ہوا ۹ یعنی عاجزی



۱۰ یعنی عمدہ ۱۱ یعنی برگزیدہ ۱۲ یعنی سر ۱۳ یعنی پسندیدہ ۱۴ یعنی میٹھا خوش مزہ ۱۵ یعنی آسمان زمین [illegible] قدیم ہونا [illegible]

ملایک تشنہ لب ہو صرف آویں
اسی دریا سے جام فیض پاویں

نبوت کا لکھوں اب حال نادر
کروں اجلال سب حضرت کے ظاہر

لکھا ہے اس طرح سے ناقلوں نے
سبھی اہل سیر روشن دلوں نے

کہ حق نے اس امام الانبیا کو
رسول انس و جاں خیر الورا کو

کیا مبعوث عالم پر تمامی
کریں تا انس و جاں اُن کی غلامی

ہدایت پاوے حضرت سی جہاں سب
خلائق عام جو ہیں انس و جاں سب

نبی جو ہو گئے مبعوث یکسر
نہیں تھا عام بعث اُن کا مقرر

فقط ہر قوم کے وے پیشوا تھے
نہ سارے خلق کے وے رہنما تھے

نہ جنوں کو کیا دعوت کسی نے
نہ پایا بعث ایسا کس نبی نے

وے سلطان رسل شاہ غالب
جو ہیں مہر مشارق اور مغارب

خلائق پر ہے بعث اُن کا یقیں عام
نبی سب کے ہیں حضرت ماہ اسلام

بنی آدم جہاں تک بس سبھی ہیں
سبھوں کے خاتم مرسل نبی ہیں

بھی جنوں کو کئے حضرت نے دعوت
ہیں جن حضرت کے تابع اور اُمت

ہوئے جو انبیا اور مرسلیں سب
مبشر آپ کے ہیں وے یقیں سب

سو اس باعث ہوئی حجت یہ قاطع
ہوئے ختم النبی یہ مہر ساطع

کواکب کا ہوا ہے نور مفقود
یہ ہیں خورشید عالم صاحب جود

روایت اس طرح سے معنوی ہے
ہر اک اسناد سے روشن قوی ہے

کہ جس دم سرور دیں شاہ عالم
محمد اشرف اولاد آدم

ہوئے پیدا جہاں میں با کمالات
درخشاں جن سے ہے اوج جلالت

ملک کو اس گھڑی جاں آفریں کا
ہوا فرمان رب العالمیں کا

کہ جا کر اس گھڑی روئے زمیں پر
وہاں دہلیز ختم المرسلیں پر

نگہبانی کریں سلطان دین کی
چراغ خانہ علم و یقیں کی

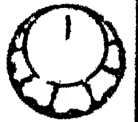
ملک فرمان حق سے ہو کے مامور
زمیں پر آئے ہیں با فر موفور



نگہبانی کا عہدہ دے کے دائم
ہوئے جب ہفت[1] سالہ شاہِ آفاق
ہوا فرمان اسرافیل کو تب
میرا محبوب وہ مشکیں کلا[2] لہ
قد اُس کا نونہالِ باغ دیں ہے
جبیں اُس کی منوّر با جلالت
تو اُس محبوب کی خدمت میں جاکر
تو اسرافیل سُن یہ حکم رب کا
رہے خدمت میں اُس نور الہدیٰ کی
ہمیشہ ہو مُرافق[4] اور مُلازم
حضر[5] میں اور سفر میں ساتھ تھے وہ
اسی صورت سے لے خدمت کا پیشہ
دکھا کر چہرۂ انور نبیؐ کو
کبھی لب کھول بالحن طرب[6] خیز
اسی صورت سے تھے ہمدم نبیؐ کے
ہوئی جب عمر اُس فریاد رس کی
وہ بیشک کامرانی[8] کا تھا عالم
شکر لب سبزی خط سے تھے اخضر
خمیدہ تھے دو ابرو صرف جوں قوس[9]
گلِ رخسارِ شمعِ بزمِ لاہوت[10]
ہوا فرمان تب روح[11] الامیں کو
کہ اُس محبوبؐ کی خدمت میں جاکر
یہ سُن جبرئیل تب حکمِ الٰہی

رہے خدمت میں آنحضرت کے قائم
محمّد مصطفٰے محبوبِ خلّاق
کہ اے دربارِ اعلیٰ کے مُقرّب
ہوا ہے اس گھڑی بس ہفت[1] سالہ
گلِ رخسار شمعِ آفریں ہے
ہے روشن مطلعِ مہرِ رسالت
سدا محفوظ وہ نت فیض پاکر
زمیں پر آئے شیوہ[2] سے ادب کا
چراغِ بحر و بر بدر[3] الدجیٰ کی
حضوری میں رہے ہیں دل سے قائم
نگہباں آپ کے دن رات تھے وہ
تھے غائب از نظر حاضر ہمیشہ
یقیں کرتے تھے وہ خوشتر نبیؐ کو
سخن سے لب کو کرتے تھے شکر ریز
رہے دائم شاغل و محرم[7] نبیؐ کے
مقرّر جس گھڑی پندرہ[8] برس کی
طلوعِ نوجوانی کا تھا عالم
تھے رشکِ سبزۂ دریائے کوثر
فدا تھے جس پہ سب محراب فردوس
خمار آلودہ نرگس جامِ جبروت[11]
نگہبان درِ عرشِ بریں کو
رہے خادم ہوا اپنا سر جھکا کر
ہوئے ہیں جا کر عظمت پناہی

له یعنی زلف ۲ یعنی طرہ القصہ ۳ یعنی اندھیری رات کے چاند ۴ یعنی ہر دقائق کو سمجھنے والے ۵ یعنی ساتھی ۶ یعنی موجودگی ۷ یعنی



آواز خوشی ۸ یعنی دل اٹھانیوالا ۹ یعنی واقف کار ۱۰ یعنی مقصد بری وہ مکان جہاں سوائے ذات الٰہی کے عالم عظمت و جلال الٰہی ۱۱ یعنی جبرئیل

رہے ہیں خادمِ درگاہ ہو کر
ہمیشہ فدویت سے با صد اخلاص
خفی قرباں تھے حضرت پہ ہمیشہ
وے ظاہر کئے نیں اپنا احوال
تعالی اللہ یہ کیا ہے شانِ حضرت
ادا اُس ذات کی کس سے ثنا ہو
یقیں حضرت وہ محبوبِ خدا تھے
وہاں جبریلؑ کے کیا ہیں تعشق
یہ ایک موتی گراں قیمت بہا ہیں
ہیں غواصِ معانی اس کے ناقل
کہ ایک دن بارگاہِ مصطفٰے میں
ہوئے روح الامیں مورودِ نگاہ
وہیں جبریلؑ نے تب مصطفٰے کا
لگے رکھنے کو اپنی چشم تر پر
سو اُس دم اُس امام المرسلیں نے
نظر کر اُس کا یہ ذوق و تعشق
کہے اُن سے ردا بوسی یہ کیا ہے
کہے جبریلؑ نے اے ذاتِ و تاج
نہ پوچھو مجھ سے تم اس ذوق کا حال
ہیں میکائیلؑ حاضر بس یہاں اب
تو حضرت نے طرف ان کے نظر کر
سو میکائیلؑ نے اُس دم ادب سے
کہ اے نورِ سوادِ چشم جبریلؑ

نگہبانِ رسولؐ اللہ ہو کر
مقامِ قرب سے با مہرۂ خاص
بلا گرداں تھے حضرت پر ہمیشہ
رہے مخفی ہو خادم تا چہل سال
تھے جبریل امیں قربانِ حضرت
صفت خورشید کی ذرّے سے کیا ہو
چراغِ بارگاہِ کبریا تھے
نہیں اس نور کو کس سے تعلق
ہے حضرت کی جلالت اور ثنا میں
کہ ہو سننے سے جس کے فیض حاصل
جنابِ حضرتِ شمس الہدے میں
تھے میکائیلؑ بھی اُس روز ہمراہ
اُٹھا کر گوشۂ دامن ردا کا
سوادِ دیدۂ عالی قدر پر
حبیبِ خاص رب العالمیں نے
نہایت چاپلوسی اور تملق
کہو اس ذوق کا کیا ماجرا ہے
تمامی قدسیوں کے دُرّۃ التاج
رموزِ عاشقی اور شوق کا حال
سنو اُن کی زبانی یہ بیاں اب
لگے ہیں پوچھنے یہ راز یکسر
کہے ہیں اس طرح محبوبِ رب سے
معلّے گوہرِ دریائے تجمیل

۱ یعنی چالیس برس
۲ یعنی علاقہ و نسبت
۳ یعنی نسبت ہم
۴ یعنی تعریف ۵ یعنی
غوطہ زن کا نیوالا ۶
آفتاب ہدایت کے

۱۱ باقی

۷ یعنی چادر ۱۲
۸ یعنی سیاہی ۱۲
۹ یعنی نرمی و خوشامد ۱۲
۱۰ یعنی مژہ ۱۲
۱۱ یعنی روشنی
۱۲ یعنی خوبی ۱۲

یہ جبرئیل آج درگاہِ احد میں
ہو پروانے لقائے احمدی کے
رکھے اس دہلیز کا بس شوق غالب
سو حق نے اُن پہ رحمت کی نظر کر
دیا ہے رخصتِ دیدار حضرت
سو اس باعث یہ بیتابی ہے اُنکی
دلش چوں بے رخت جز خوں نہ گردد
یہ کیا ہے حسن شاہِ لی مع اللہ
یہ حالت تھی جہاں اہلِ فلک کی
وہاں پھر کیا بشر کی حاضری ہے
علی ہے پُر معاصی قبضۂ خاک
دگر حضرت کے جاہ و قربت میں
روایت اس طرح جبرئیل سے ہے
کہ جس دم اُس خدائے ذو المنن نے
کیا اس طور سے خواہش ہو پیدا
کیا کافور جنت سے یقیں تب
سو اس باعث سدا کافور تر سے
وہ تن میں اپنے خنکی ہر گھڑی دیکھ
نہ واقف تھا میں اس سر نہاں سے
کہ کس باعث خدا نے مجھ کو پُر نور
نہاں اس بھید میں اسرار کیا ہے
غرض آئی ہے جب معراج کی شب
کہ جا محبوب کی خدمت میں اسدم

جناب لاابالی صمد میں
جمالِ بادشاہ سرمدی کے
ہوئے رخصت طلب سرمراتب
عنایت سے نوازش سربسر کم
شہودِ مظہرِ انوارِ حضرت
حضوری سے فرح یابی ہے اُن کی
فدائے روئے پاکت چوں نہ گردد
یہ کیا ہے نورِ پاکِ اللہ اللہ
یہ بیتابی و غم خواری مَلک کی
ثنا گوئی کی کس میں یاوری ہے
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
مکرم جلوۂ محبوبیت میں
مکرم شاملِ تنزیل سے ہے
فرازِ خیمۂ ارکانِ کن نے
کرے اپنے کرم سے مجھ کو پیدا
مجسم جسم میرا سر بسر سب
خنک تھا جسم میرا اس اثر سے
بدن کی یہ طراوت پروری دیکھ
رموزِ کردگارِ دو جہاں سے
یہ بخشا ہے خنک تر جسم کا نور
نہ بے حکمت مجسم تن ہوا ہے
ہوا فرمان مجھکو سربسر تب
نہایت با جلال و شانِ اعظم



لہ یعنی خدائے تعالیٰ
لہ یعنی ہمیشگی
یعنی حاضر ہونا دیکھنا
لہ یعنی خوشی پانا
لہ یعنی دل اُس کا بغیر دیدار
تیرے سوا خون کے نہ
ہووے پس کیونکر آپکے
چہرہ پاک پر فدا نہ
ہووے لہ اشارہ
ہے حدیث شریف
کے یعنی فرمایا

نبی صلعم نے واسطے
میرے ساتھ اللہ
کے ایک وقت ہوتا ہے
لہ یعنی طاقت نہ
یعنی اٹھانے والے
لہ یعنی قرآن مجید
لہ یعنی ٹھنڈک
لہ یعنی بھید دل
لہ یعنی بدن
لہ یعنی تر و تازگی

لیا بُراق کی اُس دم سواری
دکھا سیر اُس کو اب عرشِ عُلا کی
ویلے وہ اُس گھڑی با عیش و راحت
اُسے بیدار با آہستگی کر
نہ ہووے وہ شکر خوابی کا عالم
یہ سُن میں اس طرح حکمِ الٰہی
سو دیکھا آپ کو بر بسترِ خواب
خمار آلود تھیں چشمِ جہاں بیں
یقیں وہ خوابِ راحت اُس گھڑی دیکھ
ہوا حیرت زدہ میں سخت فی الفور
اُسی دم سوچ یہ تدبیر نادر
قدم کے پاس آ حضرت کے فی الحال
بصد آہستگی با عزت و فر
وہ رُخساروں کی خنکی کا اثر جب
طراوت سے تب اس کی ایکباری
ہوئی مرفوع از چشمانِ حق بیں
اُسی ساعت تب اُس محبوبِ رب نے
بصد عیش و طرب با فرِ مسعود
طراوت سے میرے رخسار کی تب
کھلا اُس رات سے یہ بھید نادر
اسی شب کے لئے کافور تر سے
کہ تا حضرت کو میں معراج کی شب
کروں بیدار با آرام و عشرت

بٹھا اُس کو بفرقِ نا مداری
مکرم اس ہیرے خلوت سرا کی
ہے نائم بر سریرِ استراحت
ملالت سے نہ ہوئے تا مکدر
مُبدل با گرانی کچھ ہے اس دم
ہوا ہوں جانبِ محبوب راہی
ہیں اس صورت سے مشغول شکر خواب
عجب تھے دام نرگس جعد نسریں
تنِ نازک بفرشِ دلبری دیکھ
کروں بیدار با آرام کس طور
بدن اپنا خنک تر دیکھ ظاہر
کفِ پا پر رکھ اپنا اُس گھڑی گال
لگا رخسار ملنے تب قدم پر
کفِ پا پر ہوا ہے کارگر جب
بہ نرمی خواب کی نادر خماری
ملالت کچھ نہ پائے سرورِ دیں
بہارِ گلشنِ جاہ و طرب نے
کئے ہیں باز چشمِ خواب آلود
ہوئے بیدار بیشک دلبرِ رب
بنایا حق نے میرا جسم ظاہر
مجسم خنکیِ عالی قدر سے
قدم پر آپ کے رخسار مل سب
نہ پاوے طبعِ نازک کچھ کدورت

لے یعنی شان و شوکت
سے یعنی حرم شہ ... سے یعنی ...
سے یعنی بستر راحت سے ...
سے یعنی ... سے یعنی
آرام ... سے یعنی خواب
پریشان ... سے یعنی
... رب ... ۱۲

۱۰
باقی

سے یعنی بیشانی ۱۲
سے یعنی ... اسود
سے یعنی تازگی
سے یعنی دور ... ۱۲
یعنی خوشی سے یعنی
کرت ... سے یعنی ...
یعنی ... والشعلی

گرانی اُس مزاج نازنیں پر
اسی باعث یقیں کافور سے میں
غرض کھول اب یہاں سب دیدہ ہوش
یہ دیکھو آپ کے اعزاز و تکریم
سبب سے جن کے پاکر جسم کافور
کہ رکھ رخسار حضرت کے قدم پر
کریں بیدار اُس دلدار رب کو
عجب حرمت کے یہ نادر ہیں آثار
یہ ہیں توقیر سب معشوقیت کے
نوادر تر وہ محبوب خدا تھے
عجب یہ دلبری کا شانِ اعظم
غرض حضرت کے اس جاہ و شرف کا
ادا ہرگز نہ ہووے کس سے ہر چند
نبوت کا لکھوں اب حال شستہ
کہ جب عمر گرامی شاہ دیں کی
درازی اور تقریب کرے حاصل
سو پایا عالم خوبی نے اتمام
کھلے ہیں اس گھڑی در آسماں کے
ہدایت کے ہوئے ہیں باب مفتوح
ہوئے خوش عالم ارواح سارے
خوشی حاصل ہوئی مُلک و مَلک میں
سو اس ایام میں سلطان عالم
عبادت کے لئے جب گھر سے باہر

نہ واقع ہوئے اس ماہِ مُبیں پر
مجسم بس ہوا اُس نور سے میں
کر دو دور اب خمارِ خوابِ خرگوش
یہ کیا ہے ناز برداری و تعظیم
ہوئے جبریلؑ اس صورت سے مامور
عذارِ پاک پائے محترم پر
حبیبِ نیلگوں عالی نسب کو
عجب اعزاز کے ظاہر ہیں اسرار
مکرم طور ہیں محبوبیت کے
سدا جبریلؑ اُن کے خاکپا تھے
ہوا ختم اُن پہ باقربِ مکرم
بیاں اُس راز دارِ مَن عَرَف کا
زباں ہے انکساری سے یہاں بند
کہ ہے نادر جلالت کا کرشمہ
مبارک اُس سراج الاولیں کی
جب آچالیس تک پہنچی ہے کامل
نزولِ وحی کے پہنچے ہیں ایام
ہوئے اقبال یاور سب جہاں کے
عنایت کے ہوئے اسباب مشروح
دیئے ہیں کھول رحمت کے فوارے
ہوئی موردِ رحمت نہ فلک میں
حبیبِ حق امامِ جن و آدم
بیاباں کی طرف جاتے تھے ظاہر

۱ یعنی روشن ۔ ۲ یعنی عزت ۔ ۳ یعنی بزرگی ۔ ۴ یعنی حکم کئے گئے ۔ ۵ یعنی رخسارہ ۔ ۶ یعنی بزرگ ۔ ۷ اشارہ ہے طرف حدیث شریف کے ۔ ۸ یعنی خوشنما



۹ چراغ اولین کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۱۰ یعنی دروازہ ۔ ۱۱ یعنی کشادہ ۔ ۱۲ یعنی تشریح کیا گیا ۔ ۱۳ یعنی نازل ۔ ۱۴ فرشتہ

سورہ میں سر جھکا شاخ و شجر سب
بیاباں کوہ و انہار و شجر سب

جواہر کر نثار لب بہ لب سے
بھی کہتے تھے تعظیم و ادب سے

سلام علیک یا بدرِ الکمالت
سلام علیک یا شمس الرسالت

یہ سن آواز اُن ساروں کا نادر
یقیں ہوتے تھے حضرت شاد خاطر

دگر لکھتے ہیں اس صورت سے احوال
کہ ظاہر جس میں ہے حضرت کے اجلال

کہ جب عمر شریف صاحب گنج
ہوئی ہے متصل تا بیست اور پنج

سو اُس ایام میں حضرت کے در گوش
صدا پڑتی تھی اک سرمایۂ ہوش

صدا آتی تھی بیشک غیب سے وہ
مقرّر عالم لاریب سے وہ

یہ سن ہیبت بھری نادر صدا تب
حبیب حق رسولِ کبریا تب

بس اس سے امتیازِ روح پا کر
سدا دل شاد رہتے تھے مقرّر

اسی صورت سے با اعزاز و اجلال
گئے ہیں عمر کے تینتیس جب سال

تب اُس دم اُس امام الانبیا کے
حبیب بارگاہِ کبریا کے

نظر آنے لگا ہے جلوۂ نور
کہ ہو ذرّے سے جس کے مہر مستور

تماشا دیکھ اس نورِ ازل کا
شعاع بیچگوں و بے بدل کا

منوّر اُس سے نت ہوتا تھا خاطر
طراوت تن میں آجاتی تھی ظاہر

بصارت کو تھی اُس سے روشنائی
سدا سینے کو تھی حاصل صفائی

غرض جب دور جاہِ احمدی کا
جلوسِ بادشاہِ سرمدی کا

قریب آیا ہے با فرّ و جلالت
کہ جس سے کفر نے پایا زوالت

سو اُس ایام میں وہ رب کے محبوب
چراغ طالب و مصباح مطلوب

رہے خلوت میں جا کوہِ حرا پر
مقامِ وحدت و جائے صفا پر

نبی کے بس وہ خلوت کا مکاں تھا
نہ خلوت بلکہ جلوت کا مکاں تھا

تھا اُس کوہِ حرا میں اک عجب غار
وہاں ساکن ہوئے سلطان اسرار

لگے ہیں کرنے کو وحدت کی وہاں سیر
ہوئے ہیں شاغل از حق غافل از غیر

۱؎ یعنی سب ۱۲
۲؎ یعنی جامع کمالات
۳؎ یعنی سورج
۴؎ یعنی سورج رسالت کے
۵؎ یعنی حقیقی
۶؎ یعنی آواز ۱۲
۷؎ یعنی عزت ۱۲
۸؎ یعنی بزرگی ۱۲
۹؎ یعنی سورج
۱۰؎ یعنی پوشیدہ
۱۱؎ یعنی چمکدار ۱۲
۱۲؎ یعنی بیہمتائی ۱۲
۱۳؎ یعنی مرتبہ
۱۴؎ یعنی ہمیشگی
۱۵؎ یعنی زوال ۱۲
۱۶؎ یعنی چراغ ۱۲
۱۷؎ یعنی مشغول ۱۲

باقی ۹

تھی تنہائی سے دل کو آشنائی
عجب ہو قلزم وحدت کے غواص
لگے کرنے جمع اذکار کے گنج
منور اُس سے کر یکبار دل کو
ہوئے شاغل الوہیت سے حق کے
تماشا عالم وحدت کا سب دیکھ
ہو محرم عالمِ اسرار سے تب
منور آپ کا بس دل ہوا ہے
اُٹھا ہے دل سے پردہ غیب کا تب
ضمیر پاک میں ہر دم اُدھر سے
ولے تھا اس گھڑی ہیبت کا عالم
طبیعت پر خشیت زور ور تھی
اُسی ہنگامۂ آشفتگی میں
صدا اک آپڑی ہے کان میں تب
پڑا لرزہ رسولِ بحر و بر کے
ہوئے ہیں اس گھڑی بیہوش بیتاب
ہو صولت سے مکدر بے کم و کاست
نہ آیا کوئی نظر تب ہو کے بیہوش
نہ تن میں تاب و طاقت کا اثر تھا
اسی ساعت صدائے پُر جلالت
مبارک دل تب اس سلطان دیں کا
سو ہیبت کھا شہِ عالی شرف تب
نہ آئی کس کی صورت تب نظر میں

تھی یکتائی میں پیدا روشنائی
سدا محوِ تفکر ہو بہ اخلاص
ہوا اسرارِ حقیقت کے گہر سنج
مجلّے کر سرائے آب و گل کو
عجب اسرار ماہیت سے حق کے
مقامِ قرب کی خلوت کا سب دیکھ
شہودِ جلوۂ انوار سے تب
نزول وحی کے قابل ہوا ہے
حجاب اس خلوت لاریب کا سب
کشش ہونے لگی ہمدم اُدھر سے
جلال و صولت و رغبت کا عالم
وہ اُلفت اور اُنست بے اثر تھی
اسی مرعوبی و سرگشتگی میں
اسی دم جسم کے ارکان میں سب
چراغ خانۂ عز و قدر کے
ہوا زہرہ عجب ہیبت سے بے آب
لگے ہیں دیکھنے اس دم چپ و راست
رہے ہیں اس گھڑی ہیبت سے خاموش
عجب دہشت کا عالم جلوہ گر تھا
پڑی پھر کان میں آبا مہابت
لگا بلنے امام المرسلیں کا
لگے ہیں دیکھنے بس ہر طرف تب
پڑے ہیں اس گھڑی خوف و خطر میں

۱ یعنی دریا
۲ یعنی غوطہ لگانے والے
۳ جمع ذکر کی
۴ یعنی اذکار سے روشن
۵ شغل کی جمع
۶ صفائی یکتائی
۷ یعنی حقیقت
۸ یعنی جاننے والے
۹ یعنی بے شک
یعنی دل ۱۲

۱۴

۱۰ یعنی دہشت
۱۱ یعنی ڈر
۱۲ یعنی خوف
۱۳ یعنی ہیبت
۱۴ یعنی دہشت
۱۵ جمع رکن کی ہے
۱۶ یعنی دائیں بائیں
۱۷ یعنی خوشنائی ۱۲
۱۸ یعنی بزرگی ۱۲

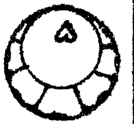
زیادہ اس کی ہیبت سے اسی دم
ہوا ہے اس گھڑی یہ خوف غالب
غرض سوم مراتب شاہِ اعجاز
سو ہو کر خوف سے بیتاب تر تب
نظر اُس دم پڑا ایک شخص نادر
نبیؐ کے پیشتر آ سر بسر وہ
عقب میں اس کے سلطانِ زمانہ
وہاں سے جلد تر تب وہ رواں ہو
لگا ہونے کو اس دم طول قامت
سر اُس کا تب یکایک پھر زمیں سے
پھر اُس نے پر منوّر کھول یکبار
وے پُر نور تھا شکل و شمائل
قدم تھے زرد اس کے بس نہایت
تھے سر سبز اُسکے سبھی بال و پر سب
تھا اس کا چہرہ نورانی قمر سے
منور تھے عجب براق دنداں
عجب زلفوں کا تھا بس سرخ تر رنگ
تھی گردن پر عجب اک اس کے تحریر
عجب تھے چشم مکحول اس کے سر ست
لکھا کلمہ شہادت کا جبیں پر
غرض اس ہیبت و شانِ علا سے
پڑا ہے جب نظر سلطان دیں کے
ہوا ہیبت سے حضرت کا عجب طور

ہوئے بیتاب بس سلطانِ عالم
کہ بیجاں ہو رہا ہیبت سے قالب
نہایت پُر جلالت سُن یک آواز
لگے کرنے کو ہر جانب نظر تب
تن اُس کا تھا عجب پر نور ظاہر
چلا حضرت کی جانب کر نظر وہ
چلے ہیں اُٹھ وہاں سے بے بہانہ
صفا مروہ کے آیا درمیاں وُو
وے تھا اس کا نورانی جسامت
لگا ہے اُس گھڑی عرش بریں سے
کیا ہے مشرق و مغرب کو پر کار
نمایاں رُخ پہ تھا نور فضائل
نہیں زردی کو تھا کچھ اُسکے غایت
کہ ہوئے پانچ جس سے بے قدر سب
درخشاں آبداری میں گہر سے
خجل تھا جن کے آگے برق خنداں
کہ مرجاں دیکھ سُرخی جسکی ہو دنگ
فزوں یاقوت سے تھی جسکی توقیر
مئے وحدت سے تھے مخمور پیوست
گویا جوں نقش تھا ثابت نگیں پہ
عجب فرّ و شکوہ بے بہا سے
امام الانبیا و المرسلیں کے
ہوئی گم تاب و طاقت ان کی فی الفور

۸ باقی

ولے دل اپنا اس ساعت قوی کر
جلالت و جاہ کی بس پیروی کر
شکر لب کھول اُس دم با معانی
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ اے مہ پارۂ خورشید منظر
چراغ بزم خوبی مہر خاور
رہے رحمت تیرے پر بس خدا کی
جنابِ مستطاب کبریا کی
عجب پُر نور ہے تیرا یہ قامت
عجب چہرہ ہے انور پُر کرامت
نہ دیکھا میں نے اس عظمت سے کسکو
جلال و ہیبت و صولت سے کسکو
تو ہے کون اور کیا ہے نام تیرا
نوادر حسن ہے گلفام تیرا
یہ سُن اُس بندۂ درگاہ رب نے
کہا ہے اس طرح بادِ ادب نے
کہا اے نورِ شبستانِ جلالت
چراغ معرفت شمع رسالت
مقرب میں یقیں روح الامیں ہوں
میانجی تمامی مرسلیں ہوں
مجھے بھیجا ہے رب العالمیں نے
خدائے بیچگوں جاں آفریں نے
سکھاؤں تم کو تا میں علم دیں کا
طریقہ سب ادب کا اور یقیں کا
یہ کہہ جبریل نے با فرِّ اجلال
ادب سے کھول اس ساعت پر و بال
نکالے ایک نامہ اپنے پر سے
کہ تھا پُر نور تر روئے قمر سے
حریری خط تھا وہ پُر نور و شفاف
زیادہ برق کے چہرے سے تھا صاف
بنا تھا گوہر و یاقوت سے وہ
لکھا تھا خامۂ لاہوت سے وہ
کروں خوشبو کی اُسکے کیا میں اوصاف
ہوا جس سے معطر قاف تا قاف
سو دے ہاتھوں میں ختم المرسلیں کے
محمد صاحبِ تاج و نگیں کے
کہے اے غنچۂ باغ رسالت
گلِ نو بادۂ شاخ جلالت
پڑھو اس نامۂ عالی قدر کو
خطِ یاقوت و قرطاسِ گہر کو
کہے اُس شاہ دیں نے تب یہ ارشاد
کہ اُمّی ہوں نہیں پڑھنا مجھے یاد
یہ سُن جبریلؑ نے تب شاہ دیں کو
لئے ہیں داب سلطانِ یقیں کو
نچوڑے ہیں تنِ نازک کو تب سخت
ہوا افسردہ جسمِ پاک اک لخت

۱ یعنی بزرگی ۱۲
۲ یعنی آفتاب مشرق کے
۳ یعنی بزرگی بادشاہ کے
۴ یعنی بزرگی ۱۲
۵ یعنی دبدبہ ۱۲
۶ یعنی عجب ۱۲
۷ یعنی خلوت ۱۲
۸ یعنی جبرئیل



۹ یعنی قاصد ۱۲
۱۰ یعنی دبدبہ ۱۲
۱۱ یعنی بہشتی ۱۲
۱۲ یعنی قدرت الہی
۱۳ یعنی قلم قدرت
۱۴ یعنی تر و تازہ و نیا
۱۵ یعنی کاغذ
۱۶ ...
۱۷ یعنی بے پڑھا ۱۲

بغل سے چھوڑ کر حضرت کو فی الفور
یہ سُن کر آپ نے پھر اُن کی گفتار
یہ سُن جبرئیلؑ نے با فتوروآداب
اسی صورت سے بیشک تین نوبت
ہر اک نوبت بعد آداب اُن کو
رکھائے بعد اُس کے باعنایت
غرض سلطان دیں کو تین نوبت
کئی اسرار ہیں پس اس میں مکتوم
سبب پہلا ہے اُس صورت سے نادر
کرے صبر و رضا میں استقامت
نبوّت کی گرانباری میں اُن کو
رہے قوت ہمیشہ تن میں حاصل
کریں اس راہ دیں میں استواری
سبب ہے دوسرا اس طور مرقوم
نظر کر حق تعالےٰ کی جلالت
رہیں بس آخشیت کے مکاں میں
نزولِ وحی کے بارگراں کی
تحمل کا نہ تن میں کچھ اثر تھا
سو اس باعث سے جبرئیلؑ امیں نے
اقامت سے نبیؐ کو کرکے دلشاد
سبب ہے تیسرا مرقوم اس طور
نظر کر ان کی عظمت اور جسامت
کیا ہے خوف نے آکر مکاں تب

اشارت پھر کیے پڑھنے کو اس طور
کیے ہیں بس اسی صورت سے تکرار
لیے ہیں سخت محکم آپ کو داب
ہوئی آپس میں بس تکرار و حجت
لیے روح الامیں نے داب اُن کو
نبیؐ کو سورۂ اِقْرَأْ کی آیت
کیے جبرئیل نے ضم باعنایت
کروں بعضی روایت اُن سے مرقوم
کہ اس سلطانِ دیں کا جسم طاہر
شکیبائی سے ہووے پُر کرامت
یقیں اس امر دشواری میں اُن کو
نہ ہو ویں امر میں دعوت کے کاہل
تنِ نازک کو حاصل ہو قراری
کہ حضرت شاہِ دیں سلطان معصوم
بزرگی اور عظمت اور مہابت
تھے غالب خوف و ہیبت جسم جانمیز
ثقالت دیکھ عظمت کے نشاں کی
نہایت قلب خاشع سر بسر تھا
مقرب بندۂ جاں آفریں نے
کیے ہیں تابِ روحانی سے امداد
کہ حضرت کے مبارک دل میں فی الفور
عجائب دیکھ کر یہ شکل و قامت
تھا واقع رعب و ہیبت کا نشاں تب

١ھ یعنی دستور ١٢
٢ھ یعنی جبرئیل ١٢
٣ھ یعنی پیوستہ ملا ہوا ١٢
٤ھ یعنی پوشیدہ ١٢
٥ھ یعنی سبب ١٢
٦ھ یعنی صبر ١٢
٧ھ یعنی مضبوطی ١٢

٧
یا قوی

٨ھ یعنی بے گناہ ٩ھ
یعنی بزرگی ١٠ھ یعنی
دبدبہ ١١ھ یعنی خوف
ودضا ١٢ھ یعنی گرانی
یعنی بھاری پن ١٣ھ
یعنی دل ١٤ھ یعنی
عاجز ١٥ھ یعنی دہشت

جب اس آئینۂ دل میں دوئی کا　　غبار آیا ہے بس ماؤ توئی[۱] کا
سو کر جبرئیل نے وحشت سبھی دور　　کئے ہیں اک دلی سے اُن کو مسرور[۲]
سبب جو تھا یہ ہے مرقوم نادر　　کہ جبرئیل امیں گردوں[۳] کے سائر[۴]
نبی کے نور اقدس سے ازل میں　　مقامِ قدس[۵] و جائے بے خلل میں
تعلق دل سے رکھتے تھے نہایت　　تعشق کو نہیں تھا اُن کے غایت
سو اس دن وہ جمال بے بدل دیکھ　　لباس حسن میں نور ازل دیکھ
سو کھایا پھر دل نے اُن کے تب جوش　　ہوئے فرط[۶] محبت سے ہم آغوش
جہاں ہوتی ہے کامل آشنائی　　وہاں اُلفت سے ہے یہ روشنائی
غرض جبریل نے شاہِ جہاں کو　　رموزِ[۷] آگاہِ اسرار[۸] نہاں کو
پڑھا وہ آیت قدسی ہدایت　　کئے تعلیم اس دم باعنایت
قدم پھر اپنا مارے ہیں زمیں پر　　نکل آیا وہاں سے چشمۂ تر
مُصفّا[۹] آب حیواں سے تھا روشن　　ہو جس سے روح کا سیراب[۱۰] گلشن
حلاوت اور مزہ میں بے بدل تھا　　گویا سرچشمۂ فیض ازل تھا
سو دے جبریل نے حضرت کو ترغیب　　کئے ہیں تب وضو بر حسب ترتیب
پھر حضرت کو وضو کروا بہ تعجیل　　ہوئے ہیں پیشوا ایک بار جبریل
نبی نے اُن کے پیچھے اقتدا[۱۱] کر　　پڑھے ہیں رکعتیں[۱۲] اس دم ادا کر
کہے جبریل نے پھر مصطفےٰ سے　　تمامی انبیا کے پیشوا سے
کہ اے سلطانِ دیں یہ راہِ دیں ہے　　طریق اسلام کا یہ بس یقیں ہے
یہ پایہ[۱۳] دین کا ہے بس قوی تم　　رہو اس کی ہمیشہ پیروی کر
شروع دیں میں دو رکعت یہ نامی　　ہوئی ہیں فرض اس دیں میں گرامی
پھر اس بعد از نمازِ پنج گانہ　　ہوئے ہیں فرض حق یہ جاودانہ
لکھا ہے یوں کہ اس سلطانِ دیں کو　　چراغ بحر[۱۴] و بر ماہِ یقیں کو
نماز اور یہ وضو با عز[۱۵] و تکریم　　کئے ہیں دو مراتب آ کے تعلیم

۱ یعنی ہم اور تو ۱۲
۲ یعنی خوش ۱۲
۳ یعنی آسمان
۴ یعنی سیر کرنیوالا
۵ یعنی پاکی ۱۲
۶ یعنی بہت سے
۷ یعنی پیچھے ادب سے اٹھائے
۸ یعنی بھیدوں



۹ یعنی پاک ۱۲
۱۰ یعنی تازہ ۱۲
۱۱ یعنی پیروی ۱۲
۱۲ یعنی دو رکعت
۱۳ یعنی مرتبہ و پایہ
۱۴ یعنی جنگل و دریا
۱۵ یعنی عزت و بزرگی ۱۲

روایت اس طرح ہے علی سے
کہ حضرت کے قریبِ بعثت یک روز
ہوئے جبریلؑ نازل آسماں سے
سوار اس دم تھے اک تخت بریں پر
منور تخت زیبا وہ عجب تھا
تھے پائے اُس کے روپے کے نوادر
سوا اس کے زرِ خالص تھا سارا
لگے اُس میں جواہر سب عجب تھے
ملک اس تخت کے چوگرد یکسر
کہ تا حضرت کو با فوجِ ملائک
اسی شان و جلالت سے تب آکر
سلام و امن کے تحفے کو لا سات
کہے حضرت سے اے شاہِ کرامت
اٹھو اور دیکھ لو سب دیں کے ارکاں
یہ کہہ جبریلؑ نے اُس دم زمیں پر
بہشتی تھا عجب چشمہ وہ ظاہر
اسی پانی سے پھر ترتیب کے سات
بھی اُس پانی سے حضرت کو بہ تعظیم
سو حاصل کر وضو سے تب فراغت
وضو یہ باعثِ دفعِ ضرر ہے
جو کوئی داخل ہو امت میں تمہاری
کرے گا گر وضو کامل اسی طور
تو حق اُس کے گناہاں سربسر تب

امیر المومنیں حق کے ولی سے
کہ تھا وہ روز شنبہ راحت افروز
جنابِ کردگارِ دو جہاں سے
جلال و جاہ سے آئے زمیں پر
مکلل گوہرِ اعلیٰ سے سب تھا
زیادہ برق سے روشن تھے ظاہر
تھا خوبی میں قمر سے عالم آرا
زمرد پانچ اور یاقوت سب تھے
تھے بس ستر ہزار اُس دم مقرر
سکھاویں راہ دیں کے سب مناسک
یقیں اترے ہیں بطحے کی زمیں پر
بجا لائے سبھی رسمِ تحیات
معلّٰی گوہرِ بحرِ امامت
کرتا اُٹھ جس سے ہے ایوانِ ایماں
نکالے ایک چشمہ مار کر پر
مصفّا اور تھا پُر نور ظاہر
سبھی دھوئے ہیں اعضا تین مرات
وضو کروا کے ترتیب تعلیم
کہے اے گوہرِ کانِ بلاغت
گناہوں کا کفّارہ سربسر ہے
شریعت اور ملت میں تمہاری
بجا لا اُس کے ارکاں اندرِ غور
جو ہوں ظاہر و باطن پُر خطر سب

۱ه یعنی منتخب ۱۲
۲ه یعنی درگاہ ۱۲
۳ه یعنی بلندی ۱۲
۴ه یعنی بزرگی
۵ه یعنی چمکیلا
۶ه یعنی چاند ۱۲
۷ه یعنی ایک جواہر کا ... قسم کا نایاب زمرد ہے
۸ه یعنی راستے ۱۲
۹ه یعنی سلام کرنا
۱۰ه یعنی غسل ۱۲
۱۱ه یعنی مرتبہ ۱۲
۱۲ه یعنی تین بار ۱۲
۱۳ه یعنی مذہب ۱۲

۶ باقی

کرے گا سب عفو[۱] اپنے کرم سے رہے وہ پاک ہو سر تا قدم سے
بھی ہووے جس گھڑی قائم قیامت رکھے گا آگ سے اس کو سلامت
عتاب و قہر[۲] سے محفوظ ہو کر رہے جنت میں وہ محظوظ[۳] ہو کر
نماز اس دم پڑھے فوج ملک سات پڑھے تکبیر سے سب تا تحیات
غرض یہ دین عجب ہے شاہِ دیں کا محمد مصطفٰے ماہِ یقیں کا
عجب اس دین کی نعمت سر بسر ہیں فوائد[۴] کے عجب اس میں اثر ہیں
غرض جس دم نبوت کا کھلا باب[۵] رسالت کے ہوئے موجود اسباب[۶]
سو اس ایام میں سلطان دیں کے امام الاولین و الآخریں کے
نظر کر معجزاتِ باہرہ[۷] سب کہ جو آیات حق ہیں قاہرہ[۸] سب
نصیبہ خیر تھا جن کا ازل سے جنابِ کردگارِ لم یزل سے
مقرر وہ سبھی اہل بصائر[۹] کر اپنے باز تب چشمِ ضمائر[۱۰]
سبھی راہِ خدا میں دل قوی کر یقین و صدق کی سب پیروی کر
سعادت جان اپنی راہ دیں میں رضا مندی ربّ العالمیں میں
ہوئے ندوی بارگاہ مصطفٰے کے جناب حضرت خیر الورا[۱۱] کے
کئے تسلیم اپنا مال و جاں سب دیئے ہیں چھوڑ اپنا خانماں[۱۲] سب
رہے ثابت قدم حق کی رضا میں ہوئے ہیں بس فدا راہِ خدا میں
تھا محکم سب سے بس ایمان اُن کا ہے شاہد شان میں قرآن اُن کا
وے ہیں اصحاب بیشک مصطفٰے کے حبیب حق امام الانبیا کے
مکمل سب سے ہیں اعلٰی وے دیندار سبھی قوم مہاجر[۱۳] اور انصار
خصوصاً چار اصحاب گرامی رسول اللہ کے احباب نامی
ستون[۱۴] دین ہیں بیشک وے اظہر ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
بیاں اُن کا سبھی مشہور تر ہے سبھوں کی جانفشانی[۱۵] بس نشر[۱۶] ہے
بھی حضرت کی نبوت اور غزا[۱۷] کا بھی دعوت اور معراج علا[۱۸] کا

۱ه یعنی معاف ۲ه یعنی غصہ ۳ه یعنی خوش ۴ه یعنی فائدے ۵ه یعنی دروازہ ۶ه یعنی ساماں ۷ه یعنی روشن ۸ه یعنی زبردست قوی ۹ه یعنی عقلمند روشن دل لوگ ۱۰ه جمع ضمیر کی یعنی دل ۱۱ه بہترین خلق کے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

۱۲ه یعنی گھر بار ۱۳ه یعنی ہجرت کرنیوالے اور وہ اصحاب جو کہ مکہ معظمہ سے حضرت کیساتھ مدینہ کو ہجرت کئے اور انصار وہ اصحاب جو مدینہ میں ہجرت کے وقت حضرت کی مدد کو آئے ۱۴ه یعنی ۱۵ه یعنی سب کھپایا ۱۶ه یعنی مشہور ۱۷ه یعنی جنگ ۱۸ه یعنی بلند ۱۲

سبھی احوال وہ مشہور تر ہیں
سو اس باعث لکھا نہیں کچھ وہ احوال
جمع کر معجزات قاہرہ سب
ہر اک مجلس میں رکھ جوں مشعلِ نور
کہ ہو سننے سے جس کے دل قوی تر
لکھوں حضرت کے اب اجلالِ پُر ذوق
لکھیں ہیں اس طرح سے ناقلوں نے
کہ جو پیدا ہوئے ہیں ہر زماں میں
بزرگی دے سبھوں کو حق نے اوّل
پھر اُن کی شان و عزت کے موافق
عطا کر معجزوں کی سب کو قدرت
ہر اک شے سے ہر ایک کو دے بلندی
ہر اک اشیاء پہ تھے ہر ایک قادر
چلایا نوحؑ کا پانی پہ فرماں
خلیلؑ اللہ پر کر آگ گلزار
عصا قدرت کا دے موسیٰؑ کے بس ہات
دکھا کر معجزہ صالحؑ کا نادر
سلیمانؑ کو بھی دے فرمانروائی
کر عیسیٰؑ پر بھی بابِ فضل مفتوح
اسی صورت سے ہر اک کا دکھا دور
ہر ایک مخصوص رکھتے تھے نشاں ایک
ولے حق نے امام المرسلیں کو
عطا کر رتبۂ اعلےٰ سبھوں سے

بزرگی کے دلائل سر بسر ہیں
یہاں لکھنے بس کیا موقوف اقوال
نبوت کے دلائل باہرہ سب
نئے ڈھب سے کیا ہر ایک کو معمور
حجت کی رہیں سب پیروی پر
کہ جو ہیں انبیا کی شان سے فوق
سبھی اہلِ صفا روشن دلوں نے
نبی اکمل و مرسل جہاں میں
کیا بعضوں سے پھر بعضوں کو افضل
بزرگی اور عظمت کے موافق
دیا ہر ایک کو مخصوص حجت
دیا کفار پر فیروزمندی
تھے آثار اُن کے وہ عظمت کے ظاہر
اماں کشتی کو دے در بحر طوفاں
دکھایا اُن کے یہ عظمت کے آثار
چلایا سحر پر اُن کے کمالات
نکالا اونٹنی پتھر سے باہر
کیا ہے تخت کو اُن کے ہوائی
دیا اُن کے سبب اموات کو روح
دیا ہر ایک کو نادر عجب طور
نبوت کی علامت بے گماں ایک
سراج الاولیں و الآخریں کو
کیا ممتاز ہر پیغمبروں سے

۱ یعنی جمع قول کی
۲ یعنی قوی غالب
۳ یعنی روشن
۴ یعنی رتبہ
۵ یعنی بلند
۶ یعنی افضل سب سے
۷ یعنی ...
۸ یعنی فتح مندی
۹ یعنی ...

باقی ۵

۸ یعنی حکومت
۱۰ یعنی ہوا پر چلنے والا
۱۱ یعنی دروازہ
۱۲ یعنی کشادہ
۱۳ یعنی مردوں کو
۱۴ یعنی جان
۱۵ یعنی سرفراز

سو اس باعث سے دے اعجاز سارے ۔ دیا ہے حضرت احمدؐ کو بارے
عطا کر قوتِ ممتاز اُن کو ۔ کیا ہے مجمع اعجاز اُن کو
ہر اک شئے کی ہر اک کو دسترس تھی ۔ سبھی وہ دسترس حضرت کو بس تھی
نوادر معجزاتِ قاہرہ سب ۔ رسالت کے شواہد ظاہرہ سب
تھے قائم ذات میں خیر الوریٰ کے ۔ وجود پاک میں بدر الدجےٰ کے
خدا نے کر عطا قدرت کی یہ شان ۔ دکھایا آپ کی عظمت کی یہ شان
سبھوں سے معجزے کر اُن کے فائق ۔ کیا ہے شان و عظمت کے موافق
نہ یہ خوبی کسی کی ذات میں تھی ۔ نہ قوت کس کے یہ حرکات میں تھی
سبھی حرکات اور سکنات ان کے ۔ تھے سارے معجزے دن رات ان کے
ہر اِک اشیا پہ کر کر ان کو مختار ۔ دیا ہے معجزے سب اُن کو یکبار
عطا کر قدرت و قوت تمامی ۔ کیا ہے مظہر کل بس گرامی
نظر کر اقتدار اُن کی یہ ظاہر ۔ زباں عاجز ہے اور ہے عقل قاصر
ولے تھوڑا لکھوں نادر بیاں اب ۔ ہر اک معجز کا دکھلاؤں نشاں اب
پھر اس عظمت کا نادر دیکھ یہ طور ۔ کریں اہل خرد اس شان کو غور
لکھوں اب معجزہ اک از سر شوق ۔ کہ ہے یہ نوحؑ کے اعجاز سے فوق
کہ اک دن گوہر دریائے رحمت ۔ محمد مصطفیٰؐ سلطان عظمت
گئے ہیں سیر کو بطحا سے باہر ۔ سو پہنچے اک مکاں پر آکے ظاہر
عجب تھا اُس مکاں پر ایک تالاب ۔ بھرا اس میں نہایت صاف تھا آب
کنارے اسکے سب پتھروں کے تھے ڈھیر ۔ اُٹھانے سے ہوں جسکے پہلواں زیر
عجب تھا وہ مکاں لیکن ہوادار ۔ سو ٹھہرے ہیں وہاں سلطان ابرار
ہوا ہے عکرمہ تب آکے حاضر ۔ پسر بوجہل کا مردود کافر
سو حضرت نے کر اُس کی رہنمائی ۔ کئے دعوت بتوحید الٰہی
جواب اُس نے دیا حضرت کو ظاہر ۔ کہ مجھکو معجزہ دکھلاؤ نادر

۱ے یعنے قوی محکم مضبوط
۲ے یعنے گواہ ۳ے یعنے کفر کی اندھیری کو روشن کرنیوالے چاند کامل
۴ے یعنے توانائی و زور و طاقت ۱۲ ۵ے یعنے

۴

کوتاہی کرنے والی
۶ے بلند یعنے بزرگ ۱۲
۷ے یعنے بزرگی ۱۲
۸ے یعنے عاجز ۹ے یعنے
بادشاہ نیکوکاروں کے

کرتا اُس سے میرا ایماں قوی ہو
یہ سُن کر اُس سے محبوبِ خدا نے
کہے ہیں اس طرف پتھرے ہیں سب ڈھیر
کہو اُن پتھروں سے عالی جاہ تم کو
یہ سُن حضرت کی تقریر اُس نے انجام
یہ سن پیغام شاہِ بحر و بر کا
ہلے پتھرے مکاں سے تب تمامی
اُسی تالاب میں پتھر اسی دم
سو آئے تیرتے حضرت کی جانب
کھڑے پانی پہ ہوا سدم ادب سے
کئے حضرت نے پھر ان کو اشارہ
سو آئے تیرتے اُس دم کنارے
یہ دیکھا حاضروں نے کھیل نادر
بھی آخر عکرمہ نے کام پایا
یہاں اہل خرد دیکھیں نظر کر
چلی گر نوحؑ کی پانی پہ کشتی
وے یہ معجزہ بس ہے عجب تر
ہے کشتی اور پتھروں میں بہت فرق
عجب ہے معجزہ اعلےٰ بہ تصریح
بھی حضرت نوحؑ کے بیشک زماں میں
ہوا واقع خدا کا قہر یارے
وے حضرت کا جب آیا زمانہ
اماں پائے ہیں سب قحط و بلا سے

مجھے حضرت کی واجب پیروی ہو
معلےٰ گو ہر بحر عطا نے
تو جا اب پاس اُن کے اور نہ کر دیر
بلاتے ہیں رسولؐ اللہ تم کو
کہا پتھروں سے جا حضرت کا پیغام
حبیبِ حق رسولِ نامور کا
چلے خشکی میں کرتے خوش خرامی
ہوئے تیراک اُس پانی پہ باہم
مقابل آپ کے آ با مراتب
ہوئے قائم مستر حکمِ رب سے
چلے سب باز بس ہوا آشکارا
گئے اپنے مکاں پر سب دوبارے
کئی آئے مسلماں میں ظاہر
نبیؐ کی ذات پر ایمان لایا
کہ کس کی شان ہے اب اسمیں برتر
تو اُس میں کچھ نہیں واقع درستی
کہ پانی پر ہوئے تیراک پتھر
نوادر تر یہ ہے پتھرے نہ ہوں غرق
ہے اُس کو نوحؑ کی قوت پہ ترجیح
بلا نازل ہوئی ہے سب جہاں میں
ہوئے ہیں غرق بیشک لوگ سارے
در رحمت کھلے ہیں جا و وا نہ
مصیبت اور سب رنج و عنا سے

۱ھ یعنے بلند
۲ھ یعنے دریا
۳ھ یعنے جنگل و دریا
۴ھ یعنے صاحب
۵ھ یعنے تیرنے والے
۶ھ یعنے

۸ باقی

۷ھ یعنے بلند والے
۸ھ یعنے زیادہ سچی
۹ھ یعنے ظاہر
۱۰ھ یعنے غلبہ
۱۱ھ یعنے مشقت ۱۲

ہوئے سرسبز صحرا اور سب دشت
یہ دیکھو بس نبیؐ کی ہے عجب شان
نہ پائی خلق نے بھی کچھ اذیت[1]
اگرچہ کافروں نے شاہ دیں کو
دیئے ہیں سخت تکلیف اور آزار[2]
ولے برداشت[3] کر تکلیف وہ سب
عجب حضرت کی رحمت کی نظر تھی
اگر کرتے غضب سے اک اشارت
روایت ہے یہاں بس یہ گرامی[4]
مصیبت کافروں سے سخت تر دیکھے
ہوئے اک روز بیشک سخت غمناک
اسی ساعت جناب حق سے جبریلؑ
کہ اے محبوب میرے شاہ معصوم[8]
کرے گر تو نظر سے اک اشارت
رضا تیری و قدرت بس مری اب
فرشتہ ایک پھر آیا فلک سے
بجا رسم ادب لاکے نہایت
مجھے بھیجا ہے حق نے آپ کے پاس
مؤکل[10] میں ہوں بیشک سب جہاں کا
اشارت ہو دے گر حضرت سے اسدم
یہ سن اس رحمۃ للعالمین نے
دیئے نیں حکم غارت اس کو یکسر
عجب تھی ذات احمد مظہر[16] جود[17]

ہوئی دنیا مقرر مثل گلگشت
سبب جن کے ہوا واقع نہ طوفان
نہ پہنچی آئی کسی کے کچھ مصیبت
حبیب حق امام المرسلیں کو
بہت سا رنج پائے شاہ مختار
کئے حق میں نہ ان کے بد دعا کب
محبت اور شفقت کی نظر تھی
جہاں ہوتی سبھی یکبار غارت
کہ حضرت مصطفیٰ سالار نامی
اذیت[5] بے نہایت سر بسر دیکھ
کئے آزردہ اپنا خاطر[6] پاک
یہی پیغام لے آئے بہ تعجیل[7]
نہ کر تو خاطر نازک کو مغموم
تو کرتا ہوں جہاں اک پل میں غارت
دونوں حاضر ہیں کہ اب دل کی مطلب
ہوا حاضر وہاں ملک ملکت[9] سے
کہا اے گوہر بحر[11] ہدایت
میں ہوں محکوم[12] حکم افضل[13] الناس
بیابان و درخت و انس و جاں کا
تو غارت کر دکھاؤں سب یہ عالم
حبیب حق امام[15] المرسلیں نے
گیا تب وہ رضا لے آسماں پر
تھا اک رحمت کا دریا جس میں موجود

۱ے یعنی تکلیف
۲ے یعنی دکھ ۱۲
۳ے یعنی صبر ۱۲
۴ے یعنی بزرگ
۵ے یعنی رنج و ہم
۶ے یعنی دل ۱۲
۷ے یعنی جلدی
۸ے یعنی پاک



۹ے فرشتوں کا ملک یعنی آسمان سے
۱۰ے یعنی دریا
۱۱ے یعنی حکم کیا گیا
۱۲ے یعنی بزرگ آدمی
۱۳ے یعنی بزرگ
۱۴ے یعنی وکیل
۱۵ے یعنی پیشوا پیغمبروں کے
۱۶ے یعنی ظاہر ہونے کی جگہ
۱۷ے یعنی بخشش

شفیق ایسا ہوا نہیں کوئی جہاں میں ۔ رحیم و مہرباں سب انس و جاں ہیں
نبی کی شان میں عاجز زباں ہے ۔ ثنا کی تاب اور طاقت کہاں ہے
دگر حق نے کرا اپنا لطف و احساں ۔ دکھایا ہے خلیل اللہ کی شان
کہ اُن کی ذات کو دے یہ کرامت ۔ رکھا ہے آگ میں اُن کو سلامت
دے حضرت کی کر شان اُس سے عالی ۔ دکھایا ہے یہ فضلِ لایزالی
کہ حضرت کا لباسِ پاک و اطہر ۔ رکھا ہے آگ سے محفوظ یکسر
خواص حضرت کے تن کا یہ عجب تھا ۔ نوادر سربسر مشہور سب تھا
کہ جو کپڑا لگا حضرت کے تن سے ۔ ہوا ملبوس جو واصل بدن سے
نہ پہنچا آگ سے اس کو ضرر کب ۔ ہوئی نہیں آگ اس پر کارگر سب
یہ بس تھا معجزہ حضرت کا نامی ۔ لباسِ تن نوادر تھا گرامی
کہ جس کے واسطے سب آگ ایکبار ۔ سدا ہوتی تھی گلشن اور گلزار
نہیں تھا آگ میں یہ تاب و امکاں ۔ کہ ملبوسِ نبیؐ کو دیوے نقصاں
جسے کرتے تھے حضرت باعنایت ۔ لباس اُس جسمِ اطہر کا عنایت
اگر میلا وہ کچھ ہوتا تھا فی الحال ۔ اُسے دیتے تھے سارے آگ میں ڈال
وہ بس میل آگ سے ہوتا تھا سب صاف ۔ نکل آتا تھا کپڑا ہو کے شفاف
نہ پہنچے ایک تاگے کو ضرر کب ۔ نہیں تھا آگ سے اس کو خطر کب
محبّو اب یہاں ہے غور درکار ۔ لباس اور تن میں بس یہ فرق بسیار
جو عظمت تھی خلیل اللہ کے تن میں ۔ وہ عظمت تھی نبیؐ کے پیرہن میں
خلیل اللہ کا وہ جسمِ منقوش ۔ نبیؐ کے یہ تنِ اطہر کا ملبوس
دونوں عظمت میں یکساں سربسر تھے ۔ دونوں آتش سے بےشک بےخطر تھے
لطیفہ اک یہاں لکھتے ہیں نادر ۔ کہ حضرت کا لباسِ پاک و طاہر
بدن سے جو لگا حضرت کے یکسر ۔ نہ آتش سے تھا خوف اُس کو مضر
پھر حضرت کی محبت جس کے دل میں ۔ بھری ہووے سراپا آب و گل میں

له یعنی حضرت رسول اللہ ۱۲ ۔ له یعنی لطف ۱۲ ۔ یعنی صاف ۱۲ ۔ یعنی مہربانی ۱۲ ۔ یعنی نادر ۱۲ ۔ یعنی لباس ۱۲ ۔ یعنی لباس ۱۲

باب چھٹی

یعنی نقصان ۔ یعنی صاف و روشن ۔ یعنی لباس ۱۲ ۔ یعنی نقش کیا گیا ۱۲ ۔ یعنی اچھی بات ۔ یعنی پاک ۔ یعنی مٹی ۱۲

قیامت میں اُسے پھر کیا خطر ہے
جو فدوی ہووے اُس فریاد رس کا
محبت جو رکھے حضرت سے ہر بار
محبت آپ کی دکھلاوے یہ شرف
محبت میں یہ حضرت کی اثر ہے
محبتو آتشِ دوزخ سے ہر بار
تو لازم تر ہے الفت کا پیشہ
رہو اخلاص سے از پائے تا فرق
کہ تا یہ جاں نثاری کے سب آثار
بھی موسیٰ کا نوادر جو عصا تھا
دکھا کر اُس عصا نے بس کمالت
حجر پر مارتے تھے اُس کو جس دم
بھی موسیٰ اپنی لے اُمت کو بارے
ہوا دریا عصا سے شق وہ یکبار
تھا موسیٰ کے عصا کا یہ خوارق
خدا نے مصطفےٰ کو بس دیا ہے
عصا سے تھا زیادہ اس میں خاصہ
کہ حضرت نے کر اُس سے اک اشارا
عصا کا تھا عمل جاری سحر پر
کیا ہے حق نے جادو اُس سے غارت
عجب جادو پر اُس کا بس عمل تھا
یہاں رکھ صاف اب چشمِ ارادہ
بس اُنگلی سے بنی ایکباری

کہو کیا آتشِ دوزخ سے ڈر ہے
جلے نہیں آگ میں یک بال اُس کا
قیامت میں ہے دوزخ اس کو گلزار
خوارق اس کی آتش کو کرے برف
خواص اس کا یہ نادر سر بسر ہے
قیامت میں اماں گر ہوئے درکار
رہو حضرت کے فدوی ہو ہمیشہ
محبت میں سدا حضرت کی ہو غرق
قیامت میں یقیں ہوویں نمودار
وہ بیشک سحر پر فرما نروا تھا
کیا فرعون کے جادو کو غارت
نکل آتا تھا اُس سے چشمۂ نم
گئے ہیں جس گھڑی دریا کنارے
ہوئے موسیٰ گذر دریا سے تب پار
وے اُس سے زیادہ اور فائق
گرامی اُن کی انگلی کو کیا ہے
سنو اُس کا ہے نادر یہ خلاصہ
گئے ہیں چاند کو شق آشکارا
وے حکم اُس کا تھا نافذ قمر پر
ہوا شق چاند اُس کی یا اشارت
اسے بس قدرت حق میں دخل تھا
کہو عظمت ہے کس کی بس زیادہ
ہوئے ہیں چشمۂ تسنیم جاری

۱ یعنی باغ ۲ یعنی بزرگی ۳ یعنی عجوبات خلاف عادت وقوع میں آئے ۴ یعنی پناہ ۵ یعنی سرتاپا ۶ یعنی ظاہر ۷ ...



۸ یعنی چھوٹا ۹ یعنی عمدہ ۱۰ یعنی خاصیت ۱۱ یعنی جادو ۱۲ یعنی دو ٹکڑے ۱۳ یعنی جادو ۱۴ یعنی جاری ۱۵ یعنی پتھر ۱۶ یعنی بہشت کی نہر

نکلتا ہے سدا پتھر سے پانی
کہ انگشت مبارک کس قدر ہے
ہو جاری اُس سے نادر چشمہ آب
یہ عظمت ہے زیادہ بس نہایت
حشر میں بھی مقرر ختم مرسل
یقیں جب ساتھ لے اُمت کو اپنے
چلیں عرصات سے جنت میں جس دم
اُسی دم ختم مرسل شاہِ لولاک
تو ظاہر کر وہاں صولت کو اپنے
تب انگشتِ کرم سے آشکارا
اُسی دم آگ سب ہو جائیگی دُور
تب اپنی لیکے اُمت جاویں اُس پار
عصا سے معجزہ بس ہے یہ دلکش
کریں ظاہر وہاں صولت کو اپنے
کہو کیا شان حضرت کی عجب ہے
نہ اس عظمت سے عظمت کس کی برتر
دگر یہ معجزہ بس ہے عجائب
کہ اک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں
کئی حاضر ہوئے ہیں آکے کفار
کہے سب نے دکھاؤ اپنی عظمت
کہے حضرت نے اے کفار سارے
کہے سب نے کہ یہ اشجر جو ظاہر
کرو اس کی طرف تم یک اشارا

دلے عظمت کی ہے یہ بس نشانی
وجود اس کا نہایت مختصر ہے
کرے یک خلق کو معمور و سیراب
نہ اس قوت کو کچھ ہے حد و غایت
کہ سارے انبیا سے جو ہیں افضل
تمامی تابع ملت کو اپنے
تو ہیں بس راہ میں ساتوں جہنم
حبیب حق چراغ ارض و افلاک
جلال و عظمت و ہیبت کو اپنے
کریں گے جانبِ دوزخ اشارا
شرر اُس کے سبھی ہو وینگے مستور
نہ کس کا ایک جلے گا بال زنہار
کہ کر اُنگلی سے شق دریائے آتش
لجاویں پار کر اُمت کو اپنے
خدا کا فضل اور احسان سے ہے
عجب یہ شان ہے اللہ اکبر
ہے صالح کی یقیں قوت یہ غالب
جنابِ حضرت خیر الورا سے ہیں
کہ جو تھے سخت مردود اور اشرار
نبوت کا کرشمہ اور قوت
کہو کیا مانگتے ہو مجھ سے بارے
یہاں ہے آپ کی خدمت میں حاضر
کہ اس کی پشت سے اب آشکارا

۱ یعنی تازہ ۱۲
۲ یعنی مدد
۳ یعنی میدان حشر
۴ یعنی آسمان
۵ یعنی زمین و آسمان ۱۲
۶ یعنی دبدبہ ۱۲
۷ یعنی حرارت ۱۲
۸ یعنی چنگاری
۹ یعنی پوشیدہ

۲ باقی

۹ یعنی پوشیدہ
۱۰ یعنی دبدبہ ۱۲
۱۱ یعنی نور کی ۱۲
۱۲ بہترین خلائق ۱۲
۱۳ یعنی شریر لوگ
۱۴ یعنی معجزہ ۱۲
۱۵ یعنی اونٹ ۱۲
۱۶ یعنی پیٹھ ۱۲

نکل آوے جو خرمے کا درخت ایک — لگے خرمے کا میوہ اس پہ بھی نیک
اُسے ہم کھا کے اب لاتے ہیں ایماں — یقیں ہوتے ہیں بیشک اب مسلماں
یہ سُن اُس نونہال باغ دیں نے — گل ایجاد و گلزار یقیں نے
اشارت ایک کی اشتر کی جانب — اسی دم قدرتِ حق سے عجائب
نکل اُس کی قفا سے نخل نادر — لگا میوہ اسے قدرت سے ظاہر
یہ عظمت دیکھ عالی بخت سارے — ہوے ہیں صاحب ایماں بارے
وہ ناقہ سنگ سے آئی ہے باہر — وے یہ معجزہ ہے اس سے نادر
کہ اشتر کے مقرر تن میں جاں ہے — یقیں ہیں گوشت اور سب استخواں ہے
نکل آیا درخت اس سے قوی ایک — اُسی ساعت لگا میوہ اُسے نیک
نہیں تھا بیخ و بن اُس کا زمیں پر — رواں تھا جانور با نخل یکسر
جو پتھر ہیں مقرر اور سب سنگ — نکلتے اُس سے ہیں جاندار خوشرنگ
وے اشتر سے نکلے نخل اعلا — قوی یہ معجزہ ہے اس سے بالا
سلیماںؑ کا بھی گرچہ تخت نادر — ہوا پر سیر بس کرتا تھا ظاہر
وے حق نے شب معراج میں بس — نبی کی شان کر سب سے مقدس
دیا ہے بھیج ایک بُراق نادر — سراپا اس کا تھا غرق جواہر
سلیماںؑ کے تھا عالی تخت سے وہ — مکرّم سلطنت اور بخت سے وہ
سواری اُس پہ کر سلطان لولاک — ہوے ہیں سایر جنت و افلاک
جلوس میں تھے ملائک آسماں کے — مقرّب تر خداوند جہاں کے
بھی آئے سیر کر عرش عُلا کا — سبھی افلاک اور دار البقا کا
سلیماںؑ کا نہ اعلیٰ اُن سے تھا تخت — کہاں براق سے ہے نسبت تخت
یہ تھا رہوار بس اوج ہوا کا — وہ سایر تھا یقیں عرش عُلا کا
ہوا پر جانور اُڑتے ہیں ہر دم — وے منزل ہے نادر عرش اعظم
سلیماںؑ کے تھے ہمراہ دیو سارے — ملک ہمراہ تھے حضرت کے بارے

۱۱

یہ رتبہ اور یہ جاہ و جلالت
یہ کرنا سیر ساتوں آسماں کا
سلیماںؑ کو میسر یہ کہاں تھا
سلیماںؑ دولتِ فانی سے خوش تھے
ولے حضرت نے کر ہمت کو معمور
لکھوں اب اس مکاں پر ایک روایت
کہ ایک دن بارگاہِ شاہِ دیں میں
ہوئے روح الامیں بس آکے حاضر
کہے حق نے کہا اس طور پیغام
اگر دُنیا کی کچھ دل میں ہوس ہے
تو دے کر اس گھڑی سب تاج اور تخت
جواہر اور زر کے دے خزانے
جہاں ہووے اسی دم سب میسر
ملے پیغمبری اور بادشاہی
یہ سن حضرت نے اس سے منہ پھرائے
کہ دنیا سے نہیں ہے مجھ کو کچھ کام
مجھے ہے آرزو دولت وہاں کی
مجھے عقبیٰ کی شاہی بس عطا کر
غرض حضرت نے از فضلِ الٰہی
ولے جب ہووے گی قائم قیامت
سلیماںؑ ہوویں اس شاہی سے نادم
بھی سلطانِ دو عالم فضل رب سے
مکاں جنت میں پاویں سب سے اعلیٰ

یہ شانِ عظمت و قدر کمالت
یہ پھرنا سب مکان و لامکاں کا
کہاں ان میں اس عظمت کا نشاں تھا
اسی دولت و سلطانی سے خوش تھے
رہے اس دولتِ دنیا سے بس دور
کہ بس نادر ہے وہ بیشک روایت
جنابِ رحمۃ للعالمیں میں
بجا لا سب ادب کے رسم وافر
کہ اے محبوب میرے رحمتِ عام
تمنا سلطنت کی ہم نفس ہے
کروں حضرت کو سلطانِ جواں بخت
کروں دولت کے بخشش کارخانے
مسخر ہو ویں بیشک ہفت کشور
رہو دل شاد از فضلِ الٰہی
یہی جبریل کو پھر کہہ سنائے
نہیں یہ سلطنت درکار ما دام
قیامت اور اُس باغِ جناں کی
ہمیشہ مالک ملک بقا کر
قبول نہیں یہاں کی بادشاہی
سو دیکھ حضرت کی شاہی باکرامت
نہ ہوگی ان کو یہ دولت ملازم
یقیں جنت میں جاویں پیش سب
زیادہ سب سے قرب حق تعالیٰ

۵۱ یعنی مرتبہ
۵۲ یعنی آباد
۵۳ یعنی مضبوط
۵۴ یعنی درگاہ
۵۵ یعنی جبرئیل
۵۶ یعنی تابعدار



۵۷ یعنی ہمیشہ
۵۸ یعنی جنت
۵۹ یعنی پشیمان
۶۰ یعنی بلند

بھی سارے انبیا کے بعد یکبار　　سلیماںؑ کو ملے جنت کا گلزار[1]
یقیں سب مرسلِ[2] عالی نسب سے　　مکاں ادنیٰ ملے گا ان کو سب سے
یہ دُنیا کی ہے شاہی کی عجب شان　　ہے جس سے دین کی شاہی کو نقصان
بھی عیسیٰؑ کی دکھا کر حق نے یہ شان　　دیا اُن کے سبب اموات[3] کو جان
فزوں[4] اُن سے نبیؐ کی کر کرامت　　دیا ہے معجزے کو اُن کے عظمت[5]
دکھا کر حق نے فیض لایزالی[6]　　کیا ہے شان کو حضرت کے عالی
کر عظمت آپ کی عالم میں مفتوح　　دیا بزغالہ[7] بریان کو روح[8]
عجب یہ معجزہ عالی ہے یکسر　　یقیں ہے شان سے عیسیٰؑ کی برتر
اگر جیتے ہوئے اموات سارے　　نہیں ہے کچھ تعجب اس میں بارے
یقیں بزغالہ بریاں کو جاندار　　دکھائے کر کے سلطانِ جہاندار
عجب ہے شان یہ عالی مقرر　　یقیں عیسیٰؑ کی قوت سے ہے برتر
دہم مجلس میں واضح یہ بیاں ہے　　بزرگی کا نبیؐ کے سب نشاں ہے
یہاں اس بات کو کر مختصر اب　　لکھا نیں معجزہ تصریح[9] کر اب
غرض سلطانِ دیں کے سب مراتب　　ہیں اعلیٰ اور نامی با مناقب[10]
کہاں ہے تاب و طاقت کس بشر میں　　کسی مشتِ گیاہ[11] بے قدر میں
کہ حضرت کے سبھی اوصاف نامی　　کرے مرقوم باعظمت تمامی
قصوری کا زباں سے کر کے اقرار　　درود بے حد و صلواۃ بسیار[12]
پڑھوں بر روح[13] سلطانِ دو عالم　　فدا ہو مرقدِ[14] عالی پہ ہر دم

پڑھو اے اسعدِ دارین صلوٰۃ
بروح سیدِ[15] الکونین صلوٰۃ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

۱ یعنی باغ
۲ یعنی پیغمبر ۱۲
۳ یعنی مُردے
۴ یعنی زیادہ
۵ یعنی بزرگی
۶ یعنی ہمیشہ
۷ یعنی بکری
۸ یعنی جان



۹ یعنی ظاہر
۱۰ یعنی اوصاف
۱۱ یعنی گھاس
۱۲ یعنی بہت
۱۳ یعنی جان
۱۴ یعنی مزار ۱۲
۱۵ یعنی سردار دو جہاں کے ۱۲

ساتویں مجلس

قلم مداح شاہِ بحر و بر ہو
فدائے طلعتِ خیر البشر ہو

ہوا ہے مجلسِ ہفتم کا سالک
کہ سامع جس کے ہیں سارے ملائک

عجب نور اس میں نادر جلوہ گر ہے
کہ تا عرشِ بریں جس کی قدر ہے

بیاں دیکھ اس کا سب خوبی سے معمور
بلا گرداں ہے اس پر عالمِ نور

نظر کر اس کی خوبی ماہ و انجم
ملائک از زمیں تا چرخِ ہفتم

مقرر بے خودی سے غش کریں سب
یہ خوبی دیکھ کر غشغش کریں سب

عجب ہے مجلسِ ہفتم یہ نادر
کرشمے ذاتیہ ہیں اس میں باہر

یقیں یہ معدنِ نورِ مبیں ہے
شمائل نامۂ سلطانِ دیں ہے

بھری ہے یہ نوادر کیفیت سے
جمالِ مصطفیٰ کی سب صفت سے

تمنا اس ذات کی مرغوب ہے سب
بیاں محبوب کا محبوب ہے سب

یقیں حضرت کے نادر سب شمائل
تھے آثارِ نبوت کے دلائل

نشاں تھے وہ مکمل قربت کے
شواہر تھے عجب محبوبیت کے

خواص اُس تن کے سب مخصوص تر ہیں
بزرگی کے علامت بے حصر ہیں

سو بعضے وے علامت بس نوادر
اسی مجلس میں اب لاتا ہوں ظاہر

ہیں راوی معتبر اس کے تمامی
سخن میں متفق ہیں سب گرامی

یہ لکھتے ہیں کہ حق نے مصطفیٰ کا
معلّیٰ اس حبیبِ با صفا کا

بنایا تھا نوادر سرو قامت
سبھی محبوبیت کی دے علامت

کیا تھا جسم کو حضرت کے پُر نور
تمامی جلوۂ خوبی سے معمور

نبوت کے دلائل اس میں قاطع
رکھا تھا سر بسر پُر نور ولامع

عجب وہ سرو قد تھا سب سے ممتاز
تھا بیشک معدنِ عظمت و اعجاز

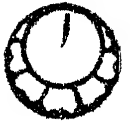
۱ یعنی دریا ۲
۳ یعنی ساتویں
۴ یعنی راہ چلنے والا
۵ یعنی بلند
۶ یعنی تعجب
۷ یعنی روشن
۸ یعنی ظاہر
۹ یعنی خصلت
۱۰ یعنی تعریف
۱۱ یعنی پسند

۱۴ باقی

۱۲ یعنی دلیلیں
۱۳ یعنی پورا
۱۴ یعنی نزدیکی
۱۵ یعنی بے انتہا
۱۶ یعنی بزرگی
۱۷ یعنی بلند
۱۸ یعنی قطع کرنے والا
۱۹ یعنی روشن
۲۰ یعنی عزت دیا گیا
۲۱ یعنی معجزہ

وجودِ پاک خوبی میں عَلم تھا ۔ بھرا اعجاز سے سرتا قدم تھا
گر تھے اور ادا سب قربیت کے ۔ بھرے تھے اس میں سب محبوبیت کے
سوا حضرت کے کس عالی قدر میں ۔ نہ یہ خوبی تھی نادر کس بشر میں
تھا حضرت کا طرب افزا عجب تن ۔ تھا بیشک گوہرِ عظمت کا معدن
خواص اُس تن کے نادر سب عجب ہیں ۔ دلائل مکرمت کے بس وے سب ہیں
غرض حضرت کے اس ناز و ادا کا ۔ عجب عالم تھا حُسنِ دلربا کا
تھا پہلا معجزہ یہ اُس میں نادر ۔ کہ بے سایہ تھا تن حضرت کا ظاہر
کبھی یہ چھاؤں اُس عالی نسب کی ۔ امام الانبیا محبوبِ رب کی
گری میں ایک ساعت بر سرِ خاک ۔ یہ نادر تھا خواصِ عنصرِ پاک
عجب تھا رشکِ گوہر سروِ قامت ۔ تھی ظاہر اس میں یہ نادر کرامت
مقرر تھا وہ تن نورِ الٰہی ۔ کہاں ہے نور میں ظاہر سیاہی
کیا بے سایہ حق نے جسمِ مختار ۔ کئی اس بھید میں مائل ہیں اسرار
سبب پہلا ہے اس صورت سے مشہور ۔ کہ تھا جسمِ نبی اللہ کا نور
نہیں اُس میں دوئی کا کچھ دخل تھا ۔ مقرر جسمِ عالی بے مثل تھا
شہودِ قرب تھا عین اُس کو حاصل ۔ یہ نقطہ ہے اسی وحدت کا کامل
یہ ممتازی کی خوبی بس عیاں ہے ۔ شہودِ عین وحدت کا نشاں ہے
علامت تھی یہ ظاہر معرفت کی ۔ یہ نادر ہے دلیل اُس کیفیت کی
کہ قطرہ اک نکل دریا سے باہر ۔ وجود اپنا دکھا کر سب کو ظاہر
ہوا ہے پھر اُسی دریا میں وہ غرق ۔ نہ دریا میں نہ اُس میں کچھ رہا فرق
یہ یکتائی کی بس ہے عین منزل ۔ نہ حضرت کے سوا یہ کس کو حاصل
سو یکتائی کی تن نے کیفیت یہ ۔ کیا حاصل خوارق اور صفت یہ
اسی باعث رہا سائے سے ہو دور ۔ ہے سائے کا بیاں معدوم مذکور
غرض یہ بھید نازک تر ہے کامل ۔ نہیں ہے عام کو فیض اس سے حاصل

سلہ یعنی خوبی کا ظاہر ہونے والا ۔ سلہ۲ یعنی بزرگی ۔ سلہ۳ یعنی جسم ۔ سلہ۴ یعنی بھیدوں ۔ سلہ۵ یعنی یکتائی ۱۲



سلہ۶ یعنی رونمائی الٰہی یعنی آنکھوں سے دیکھنا یعنی اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ۔ سلہ۸ خرق کی جمع ہے یعنی خلافِ عادت جو بات ظاہر ہو اور یعنی عادت ۔ سلہ۹ یعنی نیست ۱۲

وے اہل ولایت بس مقرر
سبب دیگر یہ ہے مرقوم نادر
کدورت کا نہ اس میں کچھ نشاں تھا
صفائی روح میں جو سر بسر تھی
لطافت میں مقرر جسم اور جاں
لطافت کے سبب سایہ بھی یکسر
صفائی کا یہ جلوہ تھا عجائب
یہ خوبی اس لطافت کی تھی اعظم
رہا پوشیدہ تر سب کی نظر سے
سبب دیگر یہ لکھتے ہیں عجائب
نہایت نور سے لامع یقیں تھا
مقابل اُس کے تھا خورشید بے نور
سو غالب ین دکھا وہ اپنا یکسر
مثل بھی یہ یقیں مشہور تر ہے
شمع اور ہووے مشعل گرد یکجا
مقابل اُس کے یہ معدوم ہووے
بھی بعضوں نے لکھی ہے یہ روایت
قیامت کیلئے محجوب کر سب
یہ لکھتے ہیں کہ جب ہووے قیامت
سو آ خورشید سب کے سر پہ یکبار
وہاں سایہ نبی کا ہووے حاضر
کرے اُس دم کرم ہے سایہ بانی
سو اس باعث یقیں ظلِ کرامت

سبھی اس رمز کے قائل ہیں یکسر
کہ تھا جسم نبی شفاف ظاہر
مصفا جسم اطہر بے گماں تھا
صفائی جسم میں بھی اس قدر تھی
لطیف اور پاک بس دونوں تھے یکساں
نہ آیا ہے نظر کس کو مقرر
تھا سایہ اس سبب نظروں سے غائب
کہ جس سے سایۂ جسم مکرم
نہ واقف کوئی ہوا سکے اثر سے
کہ حضرت کا مبارک جسم ثاقب
وہ غالب تر عجب نور مبیں تھا
مقرر ماہ کا تھا نور کا فور
ہوا نیں خاک بر لب سایہ گستر
کہ معلوم نبی میں سایہ سر بسر ہے
شمع کا ہووے سایہ پھر ہویدا
سو پر چھایہ وہاں معلوم ہووے
کہ سایہ آپ کا حق نے امانت
رکھا ہے اس کو مخفی سر بسر سب
کرے عرصات میں خلق استقامت
تپش کے اپنے سب دکھلاوے آثار
سو اُمت کے سر پر اپنے ظاہر
تپش خورشید کی کر دیوے فانی
رکھا محجوب حق نے کرامت

له یعنے بھید ۲ه یعنے صاف
۳ه یعنے پاکیزہ
۴ه یعنے پاک ۵ه
۶ه یعنے برابر ۷ه یعنے
بزرگ ۸ه یعنے
روشن ۹ه یعنے
روشن ۱۰ه
پھیلا ہوا
سایہ ڈالنے والا

۱۳
باقی

۱۰ه سایہ پھیلانے والا
۱۱ه یعنے عاجزی
۱۲ه یعنے ظاہر
روشن ۱۳ه یعنے
پوشیدہ ۱۴ه یعنے
میدان قیامت
۱۵ه یعنے فنا
۱۶ه یعنے سایہ

بھی بعضوں سے ہے نادر تر بیاں یہ
کہ ہے روئے زمیں یہ پُر علائق
سدا مخلوط با آلودگی ہے
سو اس باعث سے خلّاقِ جہاں نے
دے عزت آپ کے سائے کو یکسر
کہ تا روئے زمیں سے ہووے محجوب
مقرر جو حبیبِ کبریا ہو
یہ محبوبی کی خوبی سربسر تھی
دگر اُس سرورِ عالی کے سر پہ
عجب تھا سایہ گستر ابر نادر
تلے اُس ابر کے وہ ماہ اتمام
ہمیشہ ابر تھا وہ سر پہ قائم
تلے اُس ابر کے قندیل جاوید
بھرا تھا آبِ رحمت سے لبالب
دو جانب اُسکے دو اُڑتے تھے طائر
ہمیشہ کھول نادر بال و پر وہ
یہ کیا عظمت اُس عالی جاہ کی تھی
نہ دیکھا کس نے اس صورت کسی کو
کہ اُس کا اس طرح کا جسم و جاں تھا
مگر یہ شان اُس محبوب کا ہے
سحابِ نور سر پر تھا عیاں یہ
کہ تا یہ دیکھ عظمت مصطفےٰ کی
ہو واقف آپ کی سب قربت سے

سبب بے سایہ پن کا ہے عیاں یہ
مقرر ہے گذرگاہِ خلائق
ہمیشہ قابلِ فرسودگی ہے
خداوندِ زمین و آسماں نے
رفع اُس کو کیا دائم مقرر
گرے نیں خاک پر کب عکسِ محبوب
رہے کیوں اُس کا سایہ نقشِ پا ہو
خدا کے پاس سایہ کی قدر تھی
مبارک تارکِ والا گہر پہ
کرامت کا چھتر تھا سر پہ ظاہر
یقیں کرتے تھے ہر جا سیرِ مادام
عجب تھا سائباں رحمت کا دائم
تھا اک آویختہ جوں قرصِ خورشید
عجب یہ شان محبوبی کی تھی سب
درخشاں تھے پر و بال ان کے ظاہر
عجب تھے سایہ گستر سربسر وہ
یہ رحمت آپ پر اللہ کی تھی
کسی پیغمبرِ روشن نفس کو
سحابِ نور سر پر سائباں تھا
یہ روپ اُس کو ہر مطلوب کا ہے
جلالت کا تھا حضرت کے نشاں یہ
عجب اُس کو ہر صدق و صفا کی
مکرّم جلوہ محبوبیت سے

۱ یعنی علاقہ
۲ یعنی ملی ہوئی
۳ یعنی چھپنا
۴ یعنی بلند
۵ یعنی ...
۶ یعنی ...



۷ یعنی ہمیشہ ۸ یعنی گولائی و حلقہ ۹ یعنی آفتاب
۱۰ یعنی بدلی
۱۱ یعنی بزرگی
۱۲ یعنی موتی
۱۳ یعنی صفائی

رفع ہو جاوے شک دل سے سبھی کے　　یقیں ہو جاویں سب فدوی نبیؐ کے
بھی لکھتے ہیں کہ جو مرسلؑ جہاں ہیں　　ہوئے پیدا مقرر ہر زماں میں
خدا نے شان ختم المرسلیں کا　　بیاں کر اُن سے جا و دلنشیں کا
شناسائی کی دکھلا یہ علامت　　کیا تھا واقف اُن کو باکرامت
کہ ہو ویں جو نبیؐ آخر زماں کے　　یقیں پیدا خلاصے سب جہاں کے
کرے ابر اُن کے سر پر سایہ بانی　　یہ دکھلایا تھا عظمت کی نشانی
یہ رمز اُن کے یقیں محبوبیت کا　　کیا تھا سب سے ظاہر قربیت کا
سو اس باعث علامت سر بسر یہ　　تھی سارے خلق میں مشہور تر یہ
غرض حضرت کے سر پر ابر نادر　　یہ عظمت کی نشانی دیکھ ظاہر
نبوّت کے مقرر پیشتر سب　　ہوئے ہیں وقفیت سے بہرہ ور سب
کہ یہ لاریب ختم المرسلیں ہیں　　نبیؐ آخر زمانے کے یقیں ہیں
ہوا ہے شک سبھوں کے دل سے تب دور　　یہ خوبی دیکھ سب نورؐ علی نور
بھی بعضے راہبوں نے یہ نشانی　　یقیں رکھ یاد با صد جانفشانی
ہوئے ملک عرب میں آکے ساکن　　رہے ہیں منتظر ہو رات اور دن
ہوئے جب سرورِ آفاق پیدا　　علامت دیکھ یہ سر پر ہویدا
کیا تھا حق نے جن کے بخت عالی　　تھا جن پہ خاص فضل لایزالی
قدمبوسی کی وے پائے ہیں دولت　　ملی کونین میں اُن کو سعادت
کہ جیسے شام کے رستے پہ مشہور　　تھے راہب دو بحیرا اور نسطورا
نبیؐ کے بس رہے تھے منتظر ہو　　سفر میں دیکھ حضرت کو یقیں ہو
یہ نادر دیکھ سر پر سب علامت　　مقرر اس نشاں پہ باکرامت
نبوّت کے مقرر پیشتر وہ　　مسلماں بس ہوئے عالی قدر وہ
یقیں ان مجلسوں میں لا یہ مذکور　　کئے ہیں حضرت قاسم نے مسطور
سو اس باعث دکھائیں نے اشارا　　لکھا نیں سب مفصل آشکارا

۱؎ یعنی جاتا رہے
۲؎ یعنی پیغمبر
۳؎ یعنی ظاہر
۴؎ یعنی عزت
۵؎ یعنی بزرگی
۶؎ یعنی بدلی
۷؎ یعنی نصیبہ ور

۱۲ باقی

۸؎ یعنی یا درہوں
۹؎ یعنی ظاہر
۱۰؎ نام ایک راہب کا
۱۱؎ نام ایک راہب کا
۱۲؎ یعنی بلند
۱۳؎ یعنی لکھا ہوا
۱۴؎ یعنی ظاہر

غرض حضرت کی یہ جاہ و قدر تھی
نہ پایا کسی نبی نے یہ علامت
محض یہ فضل رب العالمیں تھا
دگر عظمت کے یہ آثار پُر نور
کبھی سر پر نبیؐ کے اُڑ کے ظاہر
نہ کس جاندار میں تھا تاب اسطور
ادب رکھتے تھے ہر دم جانور سب
ہمیشہ سب پرندے جوق در جوق
دو جانب سے چلے جاتے تھے صف چیر
تماشا یہ پرندوں کا عجب تھا
دگر حضرت کے اُس سرورِ رواں پر
نہیں تھی یہ مگس کو تاب و طاقت
وجودِ پاک پر راحت طلب ہو
نہیں تھا حق تعالیٰ کو یہ منظور
نشیمن ہووے اک ساعت مگس کا
کہ عاشق وہ نجاست پر یقیں ہے
وہ بیٹھے آ تنِ عنبر فشاں پر
عجب اُس جسم کی یہ سب قدر تھی
نہایت قدر تھی اُس تن کی عالی
ہر اک بال اُس امامِ بحر و بر کا
گرامی تر مقرر سر بسر تھا
فدا صد تاج زر تھے اُس پہ ہر بار
کرامت بال کی لکھتا ہوں ظاہر

یہ کیا عظمت نوادر مشتہر تھی
نشاں حضرت کے تھے یہ پُر کرامت
کرشمہ دلبری کا یہ یقیں تھا
تھے حضرت کے مقرر سب میں مشہور
گیا نیں کوئی پرندہ اور طائر
کہ جاوے ڈال سایہ سر پہ فی الفور
نہ رہ پیما ہوئے بالائے سر کب
مقابل آپ کے آ از سرِ شوق
سبھی آہستہ تر با عزّ و توقیر
یقیں تعظیم کا شیوہ یہ سب تھا
مبارک قامتِ عالی نشاں پر
کہ بیٹھے آ مقرر ایک ساعت
رکھے اقدام اپنے بے ادب ہو
کہ حضرت کا مبارک جسمِ پُر نور
پڑے سایہ نبیؐ پر بد نفس کا
مقرر ہر گھڑی غلظت نشیں ہے
مبارک آپ کے سرورواں پر
یہ محبوبی کی عظمت سر بسر تھی
نہیں یک موئے تھا عظمت سے خالی
مبارک اُس تنِ عالی قدر تھا
خراج اُس کا تمامی بحر و بر تھا
ظفر تھی دام میں اُس کے گرفتار
سنو عظمت کا اس کے طور نادر

۱ یعنی رتبہ
۲ یعنی خاص
۳ یعنی از طرف اللہ
۴ یعنی گروہ
۵ یعنی عزت
۶ یعنی آرام گاہ
۷ یعنی مکھی



۸ یعنی غلیظ
۹ یعنی بیٹھنے والی
۱۰ یعنی بزرگی
۱۱ یعنی بلند قدر
۱۲ یعنی بزرگی
۱۳ یعنی فتح
۱۴ یعنی عجب

کہ اک دن اُس ہمائے بحر و بر نے
سرِ عظمت کی کروا کر حجامت
کئے ہیں آپنے سب کو عنایت
ملا جن کو مبارک سر کا اک بال
لجا جس نے رکھا ہے اپنے گھر میں
اُسی ساعت ہوئی ہے آکے ساکن
تھے خالد بھی وہاں خدمت میں حاضر
کئی ہاتھ اُن کے آئے ہیں اسی دم
بنا تعویذ اُس کو برسرِ تاج
سبب اُس تاج کے خالد کا تھا شور
کیا غالب مقرر سب جہاں پر
مقرر سب عجم میں اور عرب میں
ظفر اُن کا ہمیشہ ہم عناں تھا
مقابل اُن کے آکر پہلواں سب
ہوا وہ تاج جب گم اُنکے گھر سے
گیا ہے اُٹھ مقرر وہ اثر سب
غرض خوبی یہ اُن بالوں کی سب تھی
دگر تن اُس امام المرسلیں کا
یقیں دائم تھا خوشبوئی سے معمور
خجل تھا عطر سب اُس کے مقابل
عجب وہ سرو قد رشک چمن تھا
سیہ زلفِ معنبر رشک سنبل
زیادہ گل سے بھی خوبی تھی اُن میں

یقیں عنقائے صحرائے ظفر نے
مبارک موئے عالی پر کرامت
جو حاضر تھے وہاں اہل ہدایت
کھلے اُس بال سے تب اُنکے اقبال
برکت اُس مکاں پُرقدر میں
یہ فیض موئے سر تھا رات اور دن
سو حضرت کے مبارک موئے فاخر
اُنھوں نے دیکھ وہ موئے مکرم
کئے ہیں اُس کو بیشک گوہر تاج
عطا کر حق نے انکو قوت و زور
تھی تیغ اُن کی کلید فتح کشور
ہوئے ہیں زور ور مشہور سب میں
مسخر اُن کا بیشک سب جہاں تھا
یقیں ہوتے تھے مثل ناتواں سب
اُسی دم اُن کے بازوئے قدر سے
ہوئی قوت وہ زائل سر بسر سب
یہ عظمت اُن کی بس نادر عجب تھی
مُعلّے جسم اُس ماہِ یقیں کا
تھی خوشبو اُسکی سب عالم میں مشہور
عبیر و مشک کی تھی قدر زائل
خجالت بخش گلزارِ سمن تھا
معطر تھے مثال نافۂ گل
سراسر بوئے محبوبی تھی ان میں

۱ یعنی میدان ۱۲
۲ یعنی بال ۱۲
۳ یعنی رہنمائی
۴ یعنی عمدہ و بزرگی
۵ یعنی بزرگی
۶ یعنی موتی ۱۲
۷ یعنی کنجی ۱۲
۸ یعنی ملک ۱۲

۱۱ باقی

۹ یعنی مقید ۱۲
۱۰ یعنی کمزور
۱۱ یعنی دور
۱۲ یعنی بزرگی
۱۳ یعنی بدن
۱۴ یعنی خوشبو
۱۵ یعنی چنبیلی ۱۲

گویا دو زلف تھے دو طرۂ ناز — پر و بالِ ہمائے اوجِ اعجاز
تھی خوشبو اُس کی سب عالم میں ظاہر — عجب تھی روح پرور زلفِ عاطر
پسینا بھی تھا یکسر عطر آلود — تھی خوشبو اس کی ہر خوشبو سے افزود
عرق اُس تن کا گویا عطر تھا خاص — زیادہ عطر سے تھا اُس میں اخصاص
لکھوں اوصاف کیا حضرت کے تن سے — مبارک جسم رشکِ یاسمن کے
بدن خوشبو سے وہ معمور سب تھا — گلاب افشاں تنِ نازک عجب تھا
یہ لکھتے ہیں کہ حضرتؐ شاہِ عالم — محمدؐ مصطفےٰ سلطانِ اکرم
قدم رکھتے تھے اپنا جس مکاں پر — مکاں ہوتا تھا وہ سارا معطر
وہاں رہتی تھی خوشبو یک شباں روز — خواص اُس تن کا تھا یہ جلوہ افروز
وہ خوشبو سے مکاں معمور سب دیکھ — در و دیوار میں خوشبو عجب دیکھ
نظر آثار یہ کر سب نوادر — یقیں معلوم سب کرتے تھے ظاہر
کہ آئے تھے یہاں وے ربّ کے مقبول — بہارِ گلشنِ ایجاد کے پھول
بھی جاتے تھے نبیؐ جس رہ گذر سے — لپٹ خوشبو کی آتی تھی اُدھر سے
اُسی خوشبو کے پے میں سب رواں ہو — مقرر طالبِ سرور واں ہو
نبیؐ کے پاس سب جاتے تھے اکثر — عجب تھی رہنما خوشبو مقرر
بھی دولت خانۂ سلطانِ مختارؐ — تھا بیشک غیرتِ دوکانِ عطار
مکاں ہر ایک حضرت کے قدم سے — طراوت بخش تھا باغِ ارم سے
غرض حق نے نبیؐ کے جسم و جاں میں — محلے اُس قدِ نکہت فشاں میں
کیا بے شبہ یہ خوبی عنایت — مکرم بوئے محبوبی عنایت
وہ قد تھا لالۂ گلزارِ جنت — خمیر مایۂ دیوارِ جنت
عجب اس میں نزاکت کا تھا عالم — مثالِ گل تھی خوشبو اس سے باہم
بھی تھا یہ معجزہ حضرت کا ظاہر — کہ خدمت میں ہوا جو آ کے حاضر
مبارک ہاتھ سے اپنا ادب ساتھ — ملایا جس گھڑی اس مرد نے ہاتھ

۱ یعنی کلغی
۲ یعنی بلندی
۳ یعنی خوشبودار
۴ یعنی زیادہ
۵ یعنی خاصیت اثر
۶ یعنی بزرگی



۷ یعنی دن رات
۸ یعنی پیدائش
۹ یعنی تازگی بخشنے والا
۱۰ یعنی جنت
۱۱ یعنی خوشبو
۱۲ یعنی بو بھی

یقیں اُس ہاتھ کی تاثیر سے تب — معطر ہاتھ ہو رہتا تھا وہ سب
مفخر، تا بمدت ہاتھ اُس کا — بہم رہتا تھا خوشبو سا تھ اُس کا
بھی لکھتے ہیں کہ جب وہ سرورِ گُل — بہارِ گلشن تکریم کے گُل
اُٹھا دست گلاب افشاں مقرر — اگر کس طفل کے رکھتے تھے سر پر
مُدام اُس طفل میں رہتی تھی خوشبو — نوادر تھی نشانی بس یہ دیجو
مُبارک ہاتھ کا یہ فیض نادر — یقیں جاری تھا اس صورت سے ظاہر
پسینے کا لکھوں حضرت کے کیا حال — مُقابل جس کے تھے سب عطر پامال
پسینا وہ نوادر سر بسر تھا — گلاب و مشک سے عالی قدر تھا
مقابل جس کے لاکھوں خرمنِ گل — عرق آلودہ تشویر تھے گُل
پسینے کے عجب تھے سب خوارق — تھی ہر ایک عطر سے بُو اُس کی فائق
پسینے کی ہے خوبی بے نہایت — و لے لکھتا ہوں یک نادر روایت
کہ اِک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں — جنابِ حضرت خیر الورا میں
کیا اک شخص نے آ عرض اس طور — کہ اے سلطانِ عالم صاحب غور
میرے ہے گھر میں لڑکی اک مستور — نہایت خوبصورت غیرتِ حور
جمال و حسن کی خوبی میں ہے طاق — بھی ہے عصمت میں وہ مشہور آفاق
نظر کر اس کی اب میں نے جوانی — بہار افزائے باغ زندگانی
کیا ہوں ایک سے منسوب ظاہر — و لے فاقے سے ہوں دل تنگ آخر
سو اس باعث بیاں کر حال سارا — عنایت کا ہوں طالب آشکارا
یہ سُن اُس گوہرِ بحرِ قدم نے — دُرِ دریائے الطاف و کرم نے
عنایت سے کیے اس کو سرافراز — کیا اُس نے طلب پھر عطر ممتاز
کہے حضرت نے شیشی کر تو حاضر — یہ سُن شیشی وہ لے آیا ہے ظاہر
عجب تھا اُس گھڑی گرمی کا ہنگام — عرق آلود تھا حضرت کا اندام
اُٹھا اک شاخ خرما آپ نے تب — پسینہ اس سے اپنا کر جمع سب

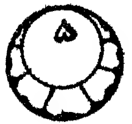
۱ یعنی عزت و بزرگی
۲ یعنی ہمیشہ ۱۲
۳ یعنی عجب ۱۲
۴ یعنی عجیب ۱۲
۵ یعنی پشیمان
۶ یعنی ڈھیر
۷ یعنی پسینہ میں تر

باقی ۱۰

۸ یعنی معجزہ و خاصیت
۹ یعنی پوشیدہ
۱۰ یعنی یکتا
۱۱ یعنی خوشبودار
۱۲ یعنی وقت ۱۲
۱۳ یعنی جسم ۱۲

کئے ہیں اس گھڑی شیشی کو لبریز — عجب تھا وہ مصفّا عطر گل بیز
اٹھا شیشی کو با لطف[۱] نہایت — کئے پھر آپ نے اس کو عنایت
لے شیشی ہاتھ میں وہ مرد اُس دم — گیا ہو گھر میں اپنے شاد و خرّم
دیا شیشی وہ جا دختر[۲] کو فی الحال — کھلے دختر کے اس خوشبو سے اقبال
غرض جس دم وہ شیشی کر کے مفتوح[۳] — لے اُس سے ایک قطرہ راحت روح[۴]
لگاتی تھی بدن میں اپنے وہ جب — معطّر اُس کا ہوتا تھا بدن سب
ہے اس خوشبو کا اس صورت سے مذکور — کہ ہوتا تھا مدینہ اُس سے معمور
تھی اُس خوشبو کی سارے خلق میں دھوم — مقابل اس کے تھے سب عطر معدوم[۵]
اسی خوشبو کے باعث وہ مقرر — ہوئی مشہور سب عالم میں یکسر
بھی حضرت اُمّ سلمہؓ پاک دیں سے — یہ ہے منقول[۶] ام المومنین سے
کہ یک دن تھا عجب گرمی کا ہنگام — اُسی ساعت امام خاص اور عام
مکاں پر لا میرے تشریف یک بار — معطّر کر مکاں تا سقف[۷] و دیوار
پھر آخر جا میرے بستر پہ حضرت — امام الانبیا سلطان ملّت
ہوئے مشغول خواب راحت انگیز — وے گرمی سے اُس ساعت گہر ریز
بدن حضرت کا بیشک ہو گیا گُل — عرق آلود تھے رخسار چوں گل
لگے تب مہر[۸] سے کرنے ترشّا — ہوا ان موتیوں سے رشک دریا
اُسی دم میں نے ایک شیشی کو کر صاف — عرق ہے آپ کا با حسن اوصاف
کیا شیشی کو میں نے اُس گھڑی پُر — ہر اک قطرہ تھا بیشک غیرت حور[۹]
پھر آخر میں نے اُس شیشی کو کر بند — دئی صندوق میں رکھ اپنے یک چند
مرے تھی ایک ہمسائے میں دختر — جمیلہ[۱۰] اور نہایت پاک گوہر[۱۱]
عروسی اُس کی بس ہونی تھی اس دم — سو میں نے کھول اُس شیشی کو بے غم
پسینہ اُس گل ایجاد کا لے — عرق اُس غنچہ ارشاد[۱۲] کا لے
معطر بس کئی اس کا سبھی تن — ہوئی خوشبو کی اس دن سے وہ معدن[۱۳]

۱ یعنی مہربانی
۲ یعنی لڑکی
۳ یعنی کشادہ
۴ یعنی جان
۵ یعنی نیست
۶ یعنی نقل کیا گیا
۷ یعنی چھت



۸ یعنی سورج
۹ یعنی آفتاب
۱۰ یعنی خوبصورت
۱۱ یعنی ذات و موتی
۱۲ یعنی رہنمائی
۱۳ یعنی کھان

یقیں دنیا میں جب تک تھی وہ قائم　　رہی خوشبو بدن میں اس کے دائم
بدن پانی سے وہ کرتی تھی جب صاف　　اُسی دم عطر کی خوشبو پُر اوصاف
نکلتی تھی بدن سے اُس کے اظہر　　مدینہ اُس سے ہوتا تھا معطر
ہوئی پھر اُس سے جو اولاد پیدا　　معطر تن سبھوں کا تھا ہویدا
رہی اولاد میں وہ عطر کی بُو　　نشانی اُس پسینے کی یہ دیکھو
مدینے میں یقیں اس خانداں کا　　سب اس گلدستۂ عنبر فشاں کا
اُسی خوشبو کے باعث سب نے انجام　　رکھے ہیں بیت عطارین بس نام
عجب تھا یہ پسینہ مصطفےٰ کا　　عرق اُس معدنِ صدق و صفا کا
مقابل جس کے تھے سب عطر معدوم　　یہ خوشبو کی مقرر اس کے تھی دھوم
پسینے میں جب اُن کے یہ صفت تھی　　عرق میں یہ نوادر کیفیت تھی
کہو پھر زلف عنبر بوئے اُن کی　　نوادر گیسوئے دلجوئے اُن کی
جہاں میں کسطرح عنبر فشاں تھی　　کہو نکہت میں کیا عالی نشاں تھی
سراسر کیا دلآویزی تھی ان میں　　لطافت اور گل بیزی تھی اُن میں
لکھوں حضرت کے کیا بالوں کی تعریف　　عیاں قرآں میں ہے جس کی توصیف
ہے جس کی شان میں واللیل نازل　　اشارہ زلف کا ہے بس یہ کامل
سیاہی اسکی تھی ہر شب پہ غالب　　نہاں ہر بال میں سِرّ تھا عجائب
نمایاں تھا سیاہی میں عجب نور　　بلا گرداں تھے جس پر گیسوئے حور
عجب تھی زلف مشکیں دام شبگیر　　ہوا ہے ملکِ اسریٰ جن کا تسخیر
بھری تھی اس میں نادر تر سیاہی　　تھا ظاہر جلوۂ نورِ الٰہی
نہایت تھی مُصفّا اور ملائم　　تھا سنبل دیکھ ان بالوں کو نادم
ہر اِک بال اُس ہمارے نازنیں کا　　تھا ہمسر جاہ میں عرشِ بریں کا
جنابِ حق میں زلفِ مصطفےٰ کی　　معلّےٰ گیسوئے خیر الوریٰ کی
نہایت تھی بزرگی اور عزت　　ہر اک سے زیادہ تر تھی حرمت

لہ یعنی جس کے سبب ہوئی ۲ یعنی کل ۳ یعنی پھیلنا ۴ یعنی سیاہی ۵ یعنی پسینہ ۶ یعنی سر کے بال ۷ یعنی خوشبو ۸ یعنی دل کا لگانا ۹ یعنی عنبر کی طرح

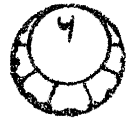
۹ باقی

پھول کی خوشبو جیسی تھی ۱۰ ان میں ۱۱ یعنی سورۂ واللیل ۱۲ یعنی پوشیدہ ظاہر ۱۳ یعنی مقید ۱۴ یعنی تر و تازہ ۱۵ یعنی بلند ۱۶ یعنی حلقہ ۱۷ یعنی حضرت ۱۸ یعنی عزت ۱۲

لکھیں زلفوں کا لانا در بیاں اب
کہ جس دم وہ حبیبِ سرو قامت
نیاز و ناز کا جس دم کھُلا در
مقدس[1] بارگاہِ کبریا میں
ہوئے ہیں ملتجی ناز و طرب سے
کہ یارب تو نے جبریلِ[2] امیں کو
بزرگی اور عزت دے نہایت
مجھے اس کے عوض میں کیا دیا ہے
جنابِ حق سے تب آیا یہ آواز
تیری زلفِ معنبر[3] کے جو ہیں بال
یقیں جبریلؑ کے چھ لاکھ پر پر
تیرے گیسو میں جو خوبی عیاں ہے
قیامت آشکارا ہووے جس دم
عوض میں تیرے ہر اک بال کے تب
کروں چھ لاکھ میں آزاد ہر بار
پر جبریلؑ میں گر ہے یہ اوصاف
قیامت میں اگر تو با صد اکرام
گنہگاروں کو اس دم قاف تا قاف
جہنم میں رہے باقی نہ عاصی[4]
عزیزو دیکھ لو حضرت کی عزت
جنابِ حق میں جن کی زلف کا تار
بزرگی کو کہاں پھر اُن کی حد ہے
پرِ جبریلؑ سے بہتر ہے یک موئے

لطیفہ ایک لکھتا ہوں یہاں اب
گئے معراج کو با صد کرامت
سو اس ہنگام میں وہ رب کے دلبر
جنابِ خالقِ ارض و سما میں
نہایت سرنگوں ہو کر ادب سے
مقدس طائرِ[5] چرخِ بریں کو
کیا چھ لاکھ پر اُن کو عنایت
عطا وہ کون سی نعمت کیا ہے
کہ اے محبوب میرے سب سے ممتاز
مِرے نزدیک وہ ہر بال فی الحال
ہیں غالب تر بزرگی میں مقرر
پرِ جبریلؑ میں وہ بس کہاں ہے
سو اُس میدان میں اے محبوبِ اعظم
مبارک موئے[6] فرخ[7] فال کے تب
کرم سے اپنے عاصی اور گنہگار
کہ ڈھانپے اپنے پر سے قاف تا قاف
کھڑا ہو جاوے اپنی زلف کو تھام
کروں آزاد تجھ پر رکھ نظرِ صاف
عذابوں سے سبھی پا دیں خلاصی
یہ کیا ہے ناز برداری و حرمت
ہے اس صورت سے با عظمت مقدار
فضیلت سے بھرا کیا سرو قد ہے
کہو پھر کس طرح ہے جسم دلجوئے

[1] یعنی پاک ۱۲
[2] یعنی اللہ ۱۲
[3] یعنی عزت دیا گیا سرفراز
[4] یعنی خوشبودار



[5] یعنی بزرگ ۱۲
[6] یعنی بال
[7] یعنی مبارک
[8] یعنی گنہگار ۱۲

جنابِ حق تعالےٰ میں مکرم
غرض حضرت کی ہے کیا شان عالی
گرامی جن کے ہیں زلفِ معنبر
رہائی پاویں دوزخ سے گنہگار
وسیلہ جن کو ایسا معتبر ہے
علی ہے اب تجھے کس بات کا غم
مطالب اپنے کر حاصل یہاں اب
لکھوں اس چہرۂ انور کے اوصاف
عجب چہرہ تھا اُن کا پُر فضائل
یقیں ہے والضحےٰ اُس کی صفت میں
عجب تھا روح پرور حسن جاوید
تھی چہرے پر عیاں ان کے ملاحت
بھرا محبوبیت کا اس میں تھا نور
عجب طور اس کے تھا جلوہ گری کا
عیاں تھے اسمیں سب خوبی کے انوار
بیاں اس حسن کا کس سے ادا ہو
عجب وہ حسن تھا اور تھا عجب رنگ
اگرچہ کیفیت تھی اس میں ظاہر
بظاہر اُس میں گر چون و چگوں تھا
نہاں اسرار گوناگوں تھا اس میں
عیاں تھا نور فرخندگی کا ظاہر
تلوّن تھا پہ رنگ آشنائی
عجب چہرے کا عالم سر بسر تھا

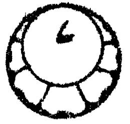
ہے اُن کی ذات کی کیا قدرِ اعظم
عجب ہے ان پہ فضلِ لایزالی
کرامت کے سبب سے جن کے یکسر
سبب ہے جسکے بخشے سب کو غفار
قیامت میں کہو کیا اُن کو ڈر ہے
وسیلہ ہے ترے سر پر یہ محکم
فدا کر آپ کے چہرے پہ جاں اب
جمالِ ساقیِ کوثر کے اوصاف
ثنا ہیں جس کے ہے قرآن نازل
بھی ہے والشمس اس کی کیفیت میں
تھے ذرے جس کے آگے ماہ و خورشید
تھا ظاہر جلوۂ نورِ صباحت
کہ جن کے خاک پا ہیں جنت و حور
عجب تھا شان اُس میں دلبری کا
ملائک کو نہیں تھی تابِ دیدار
بشر سے آپ کی تعریف کیا ہو
صفت میں جسکی ہے عقل و خرد دنگ
و لے بے کیفیت تھا سب مظاہر
و لے معنی میں تو رہے چگوں تھا
نمایاں جلوۂ بیچوں تھا اسمیں
بھرا تھا رنگ بیرنگی کا نادر
تھا ظاہر مظہرِ نورِ الٰہی
وہ اِک نورِ الٰہی جلوہ گر تھا

لہ یعنی درکار ۱۲
۲ہ یعنی بخشنے والا
۳ہ یعنی بعد ہے
۴ہ یعنی نفس
۵ہ یعنی بزرگ ۱۲
۶ہ یعنی تعریف
۷ہ یعنی سورۂ والضحیٰ
۸ہ یعنی سورۂ والشمس

باقی

۹ہ یعنی نمکینی ۱۲
۱۰ہ یعنی خوبروئی
۱۱ہ یعنی ظہور ۱۲
۱۲ہ یعنی رنگارنگ
۱۳ہ یعنی عقلمندی
۱۴ہ یعنی رنگارنگ کیا ہوا
۱۵ہ یعنی جائے ظہور ۱۲

کیا جب نور حق نے جلوہ کاری — کیا اُس حسن سے آئینہ داری
یہ ہیں[1] خورشید آیا نورِ مشہود — نہاں[2] در پردۂ مہ جلوہ فرمود
یہاں ہے رشتۂ[3] عقل و خرد گم — زباں میں اب نہیں تابِ تکلم[4]
یہ اسرارِ معانی[5] مختصر کر — بظاہر دیکھ لو اس کو نظر کر
کہ کیا تھا حسن حضرت مصطفیٰ کا — مہِ اوجِ[6] سپہرِ[7] اصطفا[8] کا
مقرر اس خدائے دو جہاں نے — خداوندِ زمین و آسماں نے
دیا نہیں حسن یہ عالم میں کس کو — ملائک اور بنی آدم میں کس کو
ہر اک خوبی سے اُن کو برتری دے — کیا ممتاز شانِ دلبری دے
روایت اک لکھوں نادر یہاں اب — کروں اس حسن کی خوبی بیاں اب
کہ جس شب حق نے محبوبِ ازل کو — مقرب اس حبیبِ بے بدل کو
بلا معراج کو بالائے نہ طاق[9] — دیا ہے بھیج مرکب ان کو بُراق
ہوے جب وہ حبیبِ خاصِ الٰہی — رواں معراج کو سوئے الٰہی
ملائک آپ کے لاکھوں تھے ہمراہ — تھا چہرہ ہر ملک کا غیرتِ ماہ
ہر اک کے ہاتھ تھا اک مشعلِ نور — ہر اک مشعل تجلی سے تھی معمور
مقابل تھا ہر اک مشعل کے خورشید — عرق آلودہ تشویر[10] جاوید
اسی دم بارگاہِ کبریا سے — جنابِ خالقِ نور و ضیا[11] سے
ہوا جبریل کو یہ حکم نامی — کہ اس محبوب کا نورِ گرامی
رکھا ہے میں نے سب سے بے نشاں کر — یقیں دس سو حجابوں میں نہاں[12] کر
حجاب[13] اک اُس کے چہرے سے تو کر دور — دکھاوے تا تجلی نورِ مستور
یہ سن جبریل نے فرمان اُس دم — اُٹھائے ایک پردہ ہو کے خرم[14]
اُسی دم آں جمالِ مصطفیٰ نے — مبارک چہرۂ بدر الدجیٰ[15] نے
درخشاں ہو با انوارِ تجلّٰی — عجب ظاہر کیا اپنا تولّی[16]
ہوا نور اُس کا سب مشعل پہ غالب — ہوئی اُس دم تجلی سب کی غائب



[1] یعنی دیکھو تو آفتاب کو باوجود نور ظہور کے [2] یعنی پوشیدہ چاند کے پردے میں جلوہ فرمایا [3] یعنی تاگا [4] یعنی گویائی کلام [5] یعنی حقیقت [6] یعنی بلندی [7] یعنی آسمان [8] یعنی برگزیدہ ۱۲

[9] یعنی آسمان [10] یعنی شرمندگی [11] یعنی روشنی [12] یعنی پوشیدہ [13] یعنی پردہ [14] یعنی خوش [15] یعنی چاند اندھیری کا [16] یعنی برتری [17] لو حسن و صورت ۱۲

عزیزو کھول کر اب چشم انصاف
کہو یہ کیا جمالِ دلربا ہے
کہاں ہے کس بشر میں تاب و طاقت
لکھے خوبی جمالِ مصطفےٰ کی
بیاں اُن کی فضیلت کا سنا دے
وے نادر روایت لکھ یہ پُر نور
کہ اک شب عائشہ رضہ خاتون مقبول
شب دیجور تھی ظلمات تھا سب
یکایک اس گھڑی سلطان عشاق
تجلی سے جمالِ مصطفےٰ کے
مکاں وہ ہو گیا پُر نور اُس دم
کیا ہے مشعل وحدت نے پھیرا
اسی دم عائشہ رضہ بانوئے دیں نے
جمالِ مصطفےٰ سے سر بسر سب
زباں تب کھول با صد عزت و جاہ
یہ کیا نورِ جمالِ مصطفےٰ ہے
کہ گھر یکبارگی اُس کی جھلک سے
کلام ان کا یہ سن حضرت نے یکبار
لگے کہنے کو اے صدیقہ پاک
کہ جو اعمال کی شامت سے یکسر
میرے دیدار سے محروم ہو سب
عجب ہے عائشہ رضہ روز قیامت
میرے دیدار سے جو ہوویں فیروز

نظر کر آپ کے نامی یہ اوصاف
مبارک چہرۂ بدر الدجیٰ نے
کہاں کس کے سخن میں یہ لیاقت
مقدس خلعتِ نور الہدیٰ کی
کرشمے سارے ظاہر کر دکھاوے
سخن کرتا ہوں اب خوبی سے معمور
تھیں گھر میں اپنے یادِ حق سے مشغول
چراغ اُن کے نہیں تھا گھر میں اس شب
ہوئے وارد وہاں با نورِ آفاق
چراغِ بارگاہِ کبریا کے
تجلی سے ہوا معمور اُس دم
ہوا مفقود اس سے سب اندھیرا
مکرم حجلۂ عصمت نشیں نے
نہایت دیکھ روشن اپنا گھر سب
لگیں کہنے کو یوں العظمۃ للہ
تجلی رُخ بدر الدجےٰ ہے
ہوا روشن زیادہ تر فلک سے
اُسی دم اپنے کر دیدے گہربار
ہیں ان شخصوں کے غم سے اب ہوں غمناک
یقیں روز قیامت میں مقرر
رہیں زیر ملامت شوم ہو سب
سو اس میدان میں با صد کرامت
کروں اُن کی شفاعت جلد اُس روز

۱ جا بجا اندھیرے کا
۲ یعنی حضرت ۱۲
۳ یعنی نور ۱۲
۴ چہرہ نیک ۱۲
۵ ہدایت کے ۱۲
۶ اندھیری رات ۱۲
۷ یعنی جہاں ۱۲
۸ یعنی روشن ۱۲
۹ یعنی ۱۲

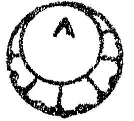
باقی ۷

۸ یعنی چھپ گیا
۹ یعنی پاکی ۱۲
۱۰ یعنی پردہ نشیں
۱۱ یعنی تمام بزرگی اللہ کو ہے ۱۲
۱۲ یعنی موتی برسانے والے
۱۳ یعنی بدبخت

اگر محروم سب معدوم ہوویں
یہ سنکر عائشہ نے آپ سے تب
کہو وے کون ہیں گمراہ اور مشؤم
قیامت میں جمالِ مصطفٰے سے
جواب اُن کو دیے تب شاہِ دیں نے
کہیں اے عائشہ محروم تر وہ
کہ جو سن اسمِ با اکرام میرا
کریں اُس کے جاہ و عزت کو فراموش
میرے اس نام کا جن کو نہیں پاس
رہیں مردود وے سب دور مجھ سے
غرض حضرت کا ہے سب فیض نادر
عزیزو گر ہے خواہش در قیامت
تو ہر دم سُن مبارک نام اُن کا
کرو صلوات سے سینے کو پُر جوش
علی اس راہ میں کر جان نثاری
سُنو اب اُس دُرِ دنداں کی تعریف
کہ جن کا ہے گراں سب مول اور تول
نوادر تھے عجب وہ سِلک دندان
سراسر غیرت لولوئے تر تھے
عجب لماس تھے خوبی سے معمور
لب نوشیں تھے بیشک دُرج یاقوت
شعاع دانتوں کی تھی اس میں ہویدا
تبسم جس گھڑی کرتے تھے حضرت

شفاعت سے میری محروم ہوویں
کہی ہیں اے حبیبِ حضرتِ رب
رہیں دیدار سے جو ہو کے محروم
نہ پاویں فیض اُس نورِ خدا سے
حبیبِ کبریا نورِ مبیں نے
قیامت میں مقرر ہے بصر وہ
منور اور لامع نام میرا
سدا صلوات سے رہتے ہیں خاموش
شفاعت سے مقرر ہوں گے بے آس
قیامت میں رہیں مہجور مجھ سے
عجب نعمت ہے دیدار اُن کا ظاہر
جمال مصطفٰے با صد کرامت
منور اسم با اکرام اُن کا
رہو مت ایک دم غفلت سے خاموش
مقرر ہے یہ راہِ رستگاری
مبارک تو توئے تاباں کی تعریف
دو عالم اک تبسم کا ہے بس مول
خجل تھی جن کے آگے صبح خندان
لطافت میں گویا سلک گہر تھے
فدا اُن پر تھا دائم عالم نور
تھی جن سے دل کو قوت روح کو قوت
شفق میں تھے گویا عقد ثریا
امام الانبیا سلطانِ ملت

لے یعنی بے نصیب
لے یعنی نامبارک ۲
لے یعنی روشن ۳
لے یعنی درود ۴
لے یعنی جدا اور دور ۵
لے یعنی دیدار ۶
لے یعنی روشن ۷
لے یعنی رہائی نجات کا ۸



لے یعنی موتی ۹
لے یعنی مسکرانا ۱۰
لے یعنی لڑی ۱۱
لے یعنی ایک ۱۲
لے یعنی ہیرا ۱۳
لے یعنی قیمتی پتھر ۱۴
لے یعنی طاقت ۱۵
لے یعنی روزی ۱۶
لے یعنی چمک ۱۷
لے یعنی ستارہ ۱۸

مثالِ برق اسدم نورِ نادر
مکاں سب نور سے ہوتا تھا معمور

درخشاں لب سے بس ہوتا تھا ظاہر
قمر کی روشنی ہوتی تھی مستور

عجب دانتوں میں یہ نادر اثر تھا
چراغِ شام جس سے بے بصر[۱] تھا

تبسم کر نظیرِ وہ از سرِ ہوش
سحر کا دل تھا بس ہیبت[۲] سے مدہوش

عجب موجِ تبسم کا تھا عالم
نکلتا نور تھا جس سے دمادم

بیاں لکھ اس تبسم کا نوادر
درخشاں اب کروں کاغذ کو ظاہر

کہ اِک دن عائشہ وہ پاک داماں
عروسِ[۳] شاہِ دیں سروِ خراماں

لے مجمع ساتھ اپنے عورتوں کا
بنا گلدستہ اہلِ عصمتوں[۴] کا

بہم بیٹھی تھیں گھر میں اپنے خوشحال
نوادر تھا ہر اک کا شغل و اشغال

کوئی سیتی تھی کپڑا اپنا اس دم
کوئی رشتے کو لے بیٹھی تھی باہم

اسی اشغال[۵] میں اُس دم ہوئی شام
اندھیرا ہوگیا حجرہ وہ انمام

تھا گھر میں اُن کے بے روغن فتیلہ
سو اس باعث وہ خاتونِ[۶] جمیلہ

پڑی ہیں بے چراغ یکبار غم میں
اندھیری سے نہایت تھیں الم میں

یکایک اُس گھڑی سلطانِ آفاق
معلّے[۷] شب چراغِ بزمِ عشاق

ہوئے تشریف فرما اُن کے گھر میں
مکرّم حجرۂ عالی قدر میں

اُسی دم اُس مہ اوجِ فلک نے
چراغِ خانۂ حور و ملک نے

نہ حجرے میں چراغ ملتہب[۹] دیکھ
بھی اُس بی بی کو اُس دم مضطرب[۱۰] دیکھ

لگے کہنے کو تب اُس مہ جبیں سے
اسی ساعت اس امّ المومنیں سے

کہ گھر ہے بے چراغ اس دم تمہارا
معطّل[۱۱] ہو رہا ہے کام سارا

اگر درکار ہووے گھر میں اب نور
تو اس دم نور سے کرتا ہوں معمور

تجمل[۱۲] اس نور سے مہتاب ہووے
جگر خورشید کا بس آب ہووے

نہ لابد[۱۳] ہے فتیلہ اور روغن
چراغِ نور اب کرتا ہوں روشن

اسی دم عائشہ نے شاہ دیں سے
سخن یہ گوش کر ماہِ یقیں سے

۱ یعنی اندھیارا ۱۲
۲ یعنی خوف
۳ یعنی جورو یعنی بی بی ۱۲
۴ یعنی پاکدامنوں
۵ یعنی کام ۱۲
۶ یعنی بی بی ۱۲



۷ یعنی خوبصورت
۸ یعنی بلند
۹ یعنی شعلہ دار روشن
۱۰ یعنی بیقرار
۱۱ یعنی بیکار ۱۲
۱۲ یعنی شرمندہ
۱۳ یعنی ضروری

بجا لائیں خوشی سے رسمِ خدمت ۔۔۔ کہیں فرماؤ اب ممنونِ منّت
یہ سُنکر اُس مہِ اوجِ سبل[۱] نے ۔۔۔ مُعلّے آفتابِ جزو کُل نے
تبسّم سے کئے ہیں غنچہ لب باز ۔۔۔ کیا اک نور نے تب لب سے پرواز
مکاں وہ سب ہوا پُرنور اُس دم ۔۔۔ تجلّی سے ہوا معمور اُس دم
رہا وہ نور گھر میں تا سحرگاہ[۲] ۔۔۔ خجل تھے جس کے آگے مہر اور ماہ
غرض تب عائشہ کے گھر میں یکبار ۔۔۔ درخشاں[۵] سر بسر یہ دیکھ انوار
گیا شادی سے دل یکبارگی پھول ۔۔۔ ہوئی ہیں کام کے کرنے میں مشغول
بھی مستورات[۳] جو اس دم تھیں حاضر ۔۔۔ ہوئیں اُس نور سے تب شاد[۶] خاطر
لگی ہیں کام کرنے اپنا اُس دم ۔۔۔ عجب تھا نور کا سب گھر میں عالم
رہی ہے روشنی وہ صبح دم تک ۔۔۔ عجب تھا نور اُن دانتوں کا بیشک
روایت اس طرح سے بھی دگر ہے ۔۔۔ طرب[۷] افزا نہایت معتبر ہے
کہ اک شب عائشہ خاتونِ نسواں[۸] ۔۔۔ مکرّم زوجۂ سالارِ اکواں[۹]
نبیؐ کا پیرہن سے چند اس کو ۔۔۔ لگی ہیں ٹانکنے پیوند اس کو
چراغ اس دم ہوا یکبارگی گُل ۔۔۔ مکاں میں سب اندھیرا ہو گیا کُل
گری سوزن[۱۰] یکایک ہاتھ سے تب ۔۔۔ ٹٹولا ہے اُنھوں نے وہ مکاں سب
ملی سوزن اندھیرے میں نہ آخر ۔۔۔ ہوئی ہیں اس سبب آزردہ[۱۱] خاطر
یکایک آگئے تب شاہِ عالم ۔۔۔ چراغِ بزمگاہِ جن و آدم
ہوئے موجِ تبسم سے شکرلب ۔۔۔ درخشاں آپ کے یکبارگی سب
مبارک دانت سے نکلا عجب نور ۔۔۔ ہوا ہے روشنی سے گھر وہ معمور
وہ سوزن نور کے پرتو سے یکبار ۔۔۔ ہوئی ہے اُس اُجالے میں نمودار
ہوئیں ہیں عائشہ رضؓ تب شاد خاطر ۔۔۔ نبیؐ نے شادماں دیکھ اُن کو ظاہر
کہے یکبارگی تب ہو کے مسرور[۱۲] ۔۔۔ کہ ہے لا شمع[۱۳] میرے دانتوں میں کیا نور
سخن یہ اس امام المرسلیں کا ۔۔۔ یقیں محبوبِ رب العالمیں کا

۹

۱ہ یعنی دسویں
۲ہ یعنی وقت صبح
۳ہ یعنی عورتیں
۴ہ یعنی روشن
۵ہ یعنی روشنیوں
۶ہ یعنی خوش دل
۷ہ یعنی خوشی
۸ہ یعنی عورتوں
۹ہ یعنی کونین
۱۰ہ یعنی سوئی
۱۱ہ یعنی رنجیدہ ۱۲
۱۲ہ یعنی خوش
۱۳ہ یعنی روشنی ۱۲

کہ اس میں بس تفاخر[۱] کا اثر تھا
پسند آیا نہ درگاہِ خدا میں
ہوا اس دم حضرت جبریلؑ نازل
کہا ہے حق نے یہ حضرت کو پیغام
ہوئے تم دانت کی خوبی میں مشغول
نہیں محبوب کو لازم ہے اس طور
کیے دانتوں کی خوبی تم نے اظہار
اُحد کے جنگ میں یہ تم سے آخر
غرض جب اُحد کا حضرت نے آہنگ[۵]
وہاں کافر نے اک پھینکا ہے پتھر
ہوا خوں دانت سے یکبار جاری
لے اپنے ہاتھ میں تب خونِ حضرت
نہیں گرنے دیئے اس کو زمیں پر
کہے حق نے کہا ہے مجھ سے اس طور
نہ گرنے دے اسے تو خاک پر اب
تزلزل[۹] میں نہ آوے ایکباری
غرض حضرت کے دانت اس دم گرے چار
نظر جبریلؑ نے کر اس کی جانب
کیے تب التماس حضرت سے یکبار
مقرر یہ جواہر بے بہا[۱۱] ہیں
یہ چہتا ہوں کہ مجھ کو کر سرافراز[۱۲]
انھیں یکبارگی تعویذ کر اب
کہ تا اس کے سبب سے باعنایت

تھی اذکارِ حق سے سربسر تھا
مقدس[۲] بارگاہِ کبریا میں
لگے کہنے کو اے سلطانِ کامل
کہ اے محبوب میرے ماہِ اتمام[۳]
گئے صنعت[۴] کو میری اسگھڑی بھول
کہ بھولے اپنے صانع کو وہ بے غور
شکست ان میں دکھاؤں تم کو یکبار
لیا جاوے گا بدلا اس کا ظاہر
کئے ہیں باکمال جاہ و فرہنگ[۶]
ہوئے اس سے شکستہ سلکِ[۷] گوہر
وہیں جبریلؑ آ از حکمِ باری
مبارک رشحۂ[۸] گلگونِ حضرت
رکھے ہیں ہاتھ زخمِ نازنیں پر
جمع کر خوں سب حضرت کا فی الفور
کہ تا گرنے سے اس کے یہ زمیں سب
نہ پاوے عرش اس سے اضطراری[۱۰]
رکھے حضرت نے پاس اپنے وہ یکبار
شکستہ دیکھ یہ گوہر عجائب
کہ اے محبوبِ حق سالارِ مختار
یہ دانت حضرت کے بس نورِ خدا ہیں
یہ بخشیں گوہراں بے مول ممتاز[۱۳]
رکھوں بازو میں باعزّ و قدر اب
مقرّبِ[۱۴] حق کا ہو جاؤں نہایت

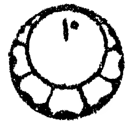
۱ یعنی فخر ۱۲ ۲ یعنی پاک ۱۲ ۳ یعنی ماہِ کامل ۴ یعنی کاریگری ۵ یعنی ارادہ ۶ یعنی عقل و دانائی ۷ یعنی لڑی ۱۲

۸ یعنی جہاں سے پانی ٹپکتا ہے ۹ یعنی لرزہ ۱۰ بیقراری ۱۱ یعنی قیمت ۱۲ یعنی سربلند ۱۳ یعنی عزت ۱۲ ۱۴ یعنی نزدیک ۱۲

رہوں آزاد ہو کر سب خطر سے
بہ سُن اس محرمِ درگاہِ حق نے
کرے جبریل سے اس طور گفتار
نہ آگاہ اُن کی تم خوبی سے ہو اب
گراں ان جوہروں کا ہی یقیں تول
حشر کا ہوئے جس دم گرم بازار
میں ہے کر اس گھڑی ساتھ اپنے ظاہر
اُسی دم حق تعالےٰ ہو خریدار
بہا ہیں ان کے سب اُمت کو میرے
کرے آزاد دوزخ کے الم سے
عزیزو کھول اس دم دیدۂ دل
نظر اُن کی کرو محبوبیت اب
کہ کیا اُس ذات کی عالی قدر ہے
کہ جن کے گوہرِ دنداں کی یہ چاہ
کہ بخشے سب کو حق اس کے بہا میں
محض یہ نشان ہے سب دلبری کا
عجب یہ بھید معشوقی کے تھے سب
ز رمزِ عشق کس عارف نباشد
غرض یہ حال اُس سلکِ گہر کا
لکھا ہوں مختصر کر بس نوادر
سنو اب فیض اُس آبِ دہن کا
کہ اک بحرِ کرامت تھا وہ پُرنور
عجب تھی تھوک حضرت کی گرامی

ہمیشہ حق تعالےٰ کے قہر سے
شہنشاہِ جہاں آگاہِ حق نے
کہ پنہاں اس جواہر میں ہیں اسرار
نہ واقف سرِّ محبوبی سے ہو اب
مقرر یہ جواہر سب ہیں بے مول
سوا اس ہنگام میں یہ دُرِّ شہوار
یقیں عرصات میں ہو جاؤں حاضر
طلب مجھ سے کرے یہ دُرِّ شہوار
اُسی دم تابعِ ملت کو میرے
نعیم ان کو یقیں بخشے کرم سے
یہ دیکھو مصطفےٰ کی کیا ہے منزل
مکرّم تر یہ شانِ قربیت اب
یہ کیا عزت و عظمت سر بسر ہے
خدا کے پاس ہے بس عزت و جاہ
نوادر ہے یہ فیض و عطا میں
یہ شیوہ ہے نزاکت پروری کا
نہ واقف اس سے بس جبریلؑ تھے کب
میانجی ہم ازو واقف نباشد
دُرِ دنداں شاہِ بحر و بر کا
بیاں محبوبیت کا ہے یہ ظاہر
زلالِ چشمۂ خورشید تن کا
سراسر آبِ رحمت سے تھا معمور
کرے آبِ بقا جس کی غلامی

۱ یعنے غضب ۱۲
۲ یعنے بھید کا جاننے والا ۱۲
۳ یعنے بھید ۱۲
۴ مجازاً آبدار موتی
۵ یعنے میدان محشر
۶ یعنے طرح بطرح
۷ مجازاً عوض ۱۲
۸ یعنے تحفہ ۱۲



۹ یعنے طور نقد ۱۰ کھید
یعنے عشق کے کسی جز
سے ۱۱ ایلچی
نہیں ہوتا ۱۲ یعنے خبردار
بھی اس سے ۱۳ یعنے
نہیں ہوتا ۱۴ یعنے تھوک
موتی ۱۵
یعنے میٹھا پانی ۱۲

خدا نے آپ کے آبِ دہن کو
ہر اک شئ نافع سے ممتاز کر کر
عجب اس لعلِ نوشیں میں اثر تھا
ہزاروں معجزے ہر بار نادر
یہ لکھتے ہیں کہ ہر اک زخم تن کو
دوا تھی تھوک بس حضرت کی کامل
بھی ہر اک چاہ میں پانی جو بیکار
گری گر تھوک اس میں شاہِ دیں کی
یقیں اس تھوک کے گرنے سے فی الفور
نہایت آب وہ ہوتا تھا شیریں
نبیؐ کی تھوک میں بس یہ اثر تھا
یہ لکھتے ہیں کہ جنگِ احد میں ایک
کسی کافر نے ان پر مار کر تیر
ہوے جینے سے تب اپنے وہ بے آس
نظر کر ان کی جانب مصطفےٰ نے
لگائے زخم کاری پر وہیں تھوک
شفا ان کو ہوئی یکبار حاصل
بھی لکھتے ہیں کہ تھے یک مرد صائب
قضارا آگ میں ہاتھ ان کا اک روز
وہ ہو مضطر جنابِ مصطفےٰ میں
نظر کر آپ نے تب ان کی جانب
لگائے زخم میں تھوک ان کے یکبار
کیا اس تھوک نے سب درد زائل

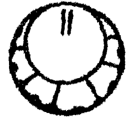
معلےٰ اس زلالِ یاسمن کو
رکھا تھا چشمۂ اعجاز کر کر
کرامت کا کرشمہ منتشر تھا
ہوئے اس چشمۂ عالی سے ظاہر
ہمیشہ سب کے ناسورِ بدن کو
شفا ہوتی تھی فی الفور اس سے حاصل
سدا رہتا تھا گندہ اور بودار
دُرِ دریائے عظمت اور یقیں کی
مبدل اس کے بس ہوتے تھے سب طور
بھی خوشبودار اور ہوتا تھا مشکیں
کرشمہ یہ ہمیشہ جلوہ گر تھا
صحابہؓ تھے پیمبرؐ کے بہت نیک
دیا حلقوم ان کا اس گھڑی چیر
اٹھا ان کو نبیؐ کے لائے ہیں پاس
کرم اس طبیبِ با صفا نے
اسی دم زخم وہ بیشک گیا سوکھ
عجب تھا تھوک میں یہ فیضِ کامل
تھا نام ان کا محمد ابن حاطب
جلا ہے سخت با تابِ جگر سوز
یقیں آئے ہیں دربارِ علےٰ میں
وہ بیتابی عیاں دیکھے ہیں غالب
ہوئے سوزش کے اس دم دور آثار
ہوئی صحت مقرر ان کو حاصل

۱ لعل یعنی نبی کی [illegible] شیریں
۲ والا یعنی چشمہ
۳ لعل یعنی لب
۴ [illegible] یعنی ہمیشہ جاری
۵ وہ [illegible]
[illegible] بد [illegible] ۱۲

باقی

۶ حلقوم سے گلا ۱۲
۷ یعنی نا امید شد
۸ یعنی کامل اور بزرگ آدمی
۹ یعنی ناگاہ
۱۰ یعنی بقرار
۱۱ یعنی جلیل اللہ
۱۲ یعنی نشان ۱۲

بھی لکھتے ہیں کہ ایک کافر تھا بدکار — کیا تھا اس پہ کسی نے تیغ کا وار
اُسی دم ہاتھ بازو سے جدا ہو — گرا ہے خاک پر بیتاب دونا[1] ہو
تو اُس نے ہاتھ وہ لے اپنے ہمراہ — اُسی ساعت بصد فریاد اور آہ
چلا آیا جنابِ[2] مصطفےٰ میں — مقدس بارگاہِ مجتبےٰ[3] میں
لگا کہنے کو اُس دم یا محمّد — دکھاؤ اپنا تم اب فیض امجد[4]
کیا اس زخم نے اب مجھ کو رنجور[5] — رہا ہے ہو کے تن سے ہاتھ یہ دور
اگر مل جاوے یہ بازو سے یکبار — درستی کے نظر سب آویں آثار
نظر کر یہ کرشمہ آپ کا اب — شہادت پر اُسی دم کھول کر لب
یقیں ہوتا ہوں اس ساعت مسلماں — فدا کرتا ہوں سبحت[6] پر میری جاں
یہ سُن اُس سے جناب مصطفےٰ نے — دو عالم کے یقیں حاجت روا نے
ملا کر ہاتھ وہ بازو سے اس طور — لگائے لب ہیں اسپر کے فی الفور
اسی ساعت خدا کے لم یزل نے — حکیم پاک بے چوں بے مثل نے
دکھا فیض اُس لبِ گوہر فشاں کا — اثر اُس چشمۂ عالی[7] نشاں کا
کیا اس ہاتھ کو بازو سے واصل[8] — کیا سب زخم کے آثار زائل
ہوا اوّل سے اُس کا سخت بازو — ہوا ہے زور ور مثل ترازو
یہ کامل دیکھ صحت اُس نے یکبار — کیا کلمہ سے لب اپنے گہر بار
نبیؐ پر صدق دل سے لاکے اخلاص — کیا ایماں سے حاصل رتبۂ خاص
انسؓ سے بھی روایت ہے یہ منقول — نہایت روح[9] پرور اور مقبول
کہ تھا اک چاہ[10] میرے گھر میں بیکار — تھا پانی اُس کا گندہ[11] اور بو دار
نہایت تلخ جوں قارورۂ قیر[12] — تھا کڑواہٹ سے اپنے پابزنجیر
نہ خواہش اس کی تھی ہرگز بشر کو — تھی نفرت بلکہ اُس سے جانور کو
غرض حضرت مکاں پر آکے اک روز — ہوئے اُس چاہ پر آ جلوہ افروز
اُسی دم اُس دُرِ دریائے دیں نے — سحابِ[13] مکرمت بحرِ یقیں نے



[1] یعنی دو ٹکڑا ۱۲
[2] یعنی درگاہ ۱۲
[3] یعنی برگزیدہ
[4] یعنی بزرگ ۱۲
[5] یعنی بیمار
[6] یعنی ... ہوتا
[7] یعنی بلند ۱۲
[8] یعنی ملنے والا
[9] یعنی جان کو پالنے والا
[10] یعنی کنواں ۱۲
[11] یعنی خراب ۱۲
[12] ایک سیاہ چیز ... ہوتی ہے
[13] یعنی بادل

مبارک لعل لب سے تھوک فی الحال | دیئے ہیں بامزہ اُس چاہ میں ڈال
اُسی دم چاہ وہ یکبار کھا جوش | ہوا آبِ[۱] بقا سے بس ہم آغوش
بدل اُس کی گئی یکبار تاثیر | ہوا ہے آبِ شیریں اُس کا جوں شیر[۲]
ہوا پانی نہایت صاف تر وہ | چمکنے کو لگا مثلِ گہر[۳] وہ
لگی ہے اُس میں آنے مشک کی بو | عجب پانی ہوا اُس دن سے دلجو
سبھی اہلِ مدینہ حسب دلخواہ | لگے اس چاہ کی کرنے کو سب چاہ[۴]
ہزاروں معجزے اس طور نادر | ہیں اُس آبِ دہن کے سب میں ظاہر
سوا اس باعث سخن یہ مختصر کر | دو صد عالم فدائے اک نظر کر
لکھوں اُس دیدۂ پُر نور کا حال | مبارک نرگسِ[۵] مخمور کا حال
سیاہی میں عجب تھی اُس کے مستی | سفیدی مایۂ ایزد[۶] پرستی
سیاہی تھی وہ گویا مطلعِ[۷] نور | سفیدی اس میں روشن مثلِ کافور
تھی سرخی اُس سفیدی میں نمودار | مئے الفت سے تھی مادام[۸] سرشار
عجب دیدے تھے وہ اندودۂ عشق | سراسر تھے خمار آلودۂ عشق
عجب عالم تھا اُس میں دلبری کا | حیا[۹] اور ناز اور پیغمبری کا
چنیں[۱۰] دیدہ بہ مستی سر کشیدہ | مثالش[۱۱] دیدۂ عالم ندیدہ
صفِ مژگاں[۱۲] مقوس[۱۳] مثل شمشیر | لگا جس سے دلِ اشرار میں تیر
دو ابرو تھے نشانِ قاب قوسین[۱۵] | ہلالِ آسمان محرابِ عینین[۱۶]
تلے اُس کے دو آنکھیں مثل قندیل | چراغ نور در فانوس تکمیل[۱۷]
بھرا تھا نور بینائی کا اس میں | حقیقت اور شناسائی کا اُس میں
عجب دو گوہر احسان تھے وہ | چراغ خانۂ عرفان تھے وہ
ہر اک گوہر بلا گرداں تھا اُن پر | سوادِ شام[۱۸] نت قرباں تھا اُن پر
اُن آنکھوں کی نوادر سب صفت ہے | نرالی سربسر سب کیفیت ہے
عجب ہے اُن کی بینائی کی تعریف | بصارت اور شناسائی کی تعریف

۱ه یعنی آبِ حیات ۱۲
۲ه یعنی وہ دودھ ۱۲
۳ه یعنی موتی ۱۲
۴ه یعنی خواہش
۵ه یعنی ایک پھول کا نام
۶ه یعنی آرزو ۱۲
۷ه یعنی خدا کی پرستش
۸ه یعنی طلوع ہونے کی جگہ
۹ه یعنی ہمیشہ ۱۲
۱۰ه یعنی ایسی آنکھ کہ مستی کی طرف سر کھینچے ہوئے
۱۱ه یعنی اس مثل عالم کی آنکھ نے نہیں دیکھا
۱۲ه یعنی پلک
۱۳ه یعنی خمیدہ مانند کمان کے
۱۵ه اشارہ طرف آیۂ شریف
۱۶ه یعنی دونوں آنکھیں
۱۷ه یعنی پورا
۱۸ه یعنی سیاہی

۳ باقی

یہ اک در بیاں ہے احوالِ بصارت[۱]
تو اوّل یہ اشارت ہے یہ اوّل
تجلّے آفتاب عرشِ اعظم
اُجالے میں ہر اک شئے جو نظر سے
اندھیرے میں بھی نظر آتا تھا وہ
تھا بینائی کا اک عالم نرالا
پڑا نیں کب چراغ و شمع سے کام
دویم کرتے تھے جس دم آنکھ کو بند
کھلی اور بند آنکھیں تھیں برابر
کھُلے پن میں جو آتا تھا نظر سب
تھیں بینا اس موافق بے تفاوت
سیوم لے کر ردا از پائے تا سر
ردا پردہ نہ ہوتا تھا نظر کا
ردا سے پار ہوتی تھی بصارت
چہارم آپ کے روشن بصر سے
تھیں آئینہ سب دیوار و در تھا
برابر تھا ہر ایک غائب و حاضر
ہے پنجم یہ کہ سلطانِ دو عالم
تھے بینا جس طرح آنکھوں سے کامل
اسی صورت یہ ہر اک شئے قفا سے
تھا بینائی میں یکساں پشت اور رو
تھی بینائی عجب حضرت کی یاور
یہ خوبی اُس بصارت کی عجب تھی

وے لکھتا ہوں ہر اک بالاشارت
کہ حضرت شاہِ دیں سلطانِ مرسل
منوّر شب چراغِ بزمِ عالم
یقیناً دیکھتے تھے اس بصر سے
مقرر دیکھتے تھے سر بسر وہ
برابر تھا اندھیرا اور اُجالا
بھی تیزی اس قدر آنکھوں میں مدام
نہ فرق آتا تھا بینائی میں ہر چند
تھی بینا ہر دو حالت میں مقرر
وہی مربوط کرنے میں بصر تب
یہ بینائی کی تھی نادر لطافت
اگر کرتے تھے دیدہ بند یکسر
حجاب اُس دیدۂ عالی گہر کا
نظر آتا تھا سب کچھ بے تفاوت
ہوئی نیں کوئی شئے غائب نظر سے
کرشمہ یہ نظر کا معتبر تھا
مساوی تھا ہر اک باطن و ظاہر
تجلّے شب چراغ عرش اعظم
نظر سے دیکھتے تھے جوں مقابل
نظر کرتے تھے پشت پر ضیا سے
تھے ناظر بے تفاوت آپ ہر سو
قفا اور سامنے سب تھا برابر
درستی اس نظر کی بس یہ سب تھی

لہ یعنی بینائی ۲ کہ یعنی آنکھ ۳ کہ یعنی بالکل ۴ کہ یعنی ربط کیا گیا یعنی آنکھیں بند کرنے میں ۵ کہ یعنی وہ ۶ کہ یعنی پاکیزگی



۷ کہ بالکل یعنی چادر ۸ کہ یعنی بینائی ۹ کہ یعنی برابر ۱۰ کہ یعنی دیکھنے والے ۱۱ کہ یعنی پیٹھ ۱۲ کہ یعنی روشنی کے بصر کی ہوتی

نبوت کی شمع تھے آپ حضرت
شمع کی ہر طرف کامل نظر ہے
تھی بینائی قفا کی جو نوادر
کہ اس خورشید عالم کی قفا پر
عجب روشن تھے دو سوراخ باریک
وے دو سوراخ دو آنکھیں تھیں کامل
انھیں سوراخ سے تھا جلوہ گر سب
اگرچہ پیرہن رہتا تھا تن میں
بصارت پر نہ ہوتی تھی وہ موقوف
بصارت کے دریچے تھے وے نادر
قفا پر تھیں عجب آنکھیں وہ روشن
عجب حق نے حبیب باوفا کو
قفا سے اس طرح بینا کیا تھا
کہ تا پیچھے کھڑے ہو کر منافق
کبھی دشمن پشت پر حضرت کی آکر
غرض حضرت کی بینائی عجب تھی
بصارت کی عجب تھی سب یہ تاثیر
کرامت کا بصارت میں نشاں ہے
نظر نے جن کی سیر لامکاں کر
کہاں تعریف ہووے اس نظر کی
بھرا تھا جس میں سب لاہوت کا سیر
نظر حضرت کی سب سے تیز تر تھی
سمایا جس میں سب نقشِ عدم تھا

چراغِ بحر و بر خورشید ملت
تجلی اس کی ہر سو سر بسر ہے
خلاصہ اس کا ہے اس طور ظاہر
یقیں پر نور پشت پر ضیا پر
مقرر آپ کے شانے کے نزدیک
بصارت کے دو روزن پر فضائل
یقیں حضرت کے آتا تھا نظر سب
لباس و جامۂ زیبا بدن میں
عجب دیدے تھے وے سوراخ موصوف
تھی بینا پشت اس باعث سے ظاہر
تھے ایوانِ نبوت کے دو روزن
رسولِ انس و جاں خیر الوریٰ کو
یہ آنکھیں آپ کو نادر دیا تھا
نہ استہزا کریں سب ناموافق
نہ پہنچا دیں ضرر یک دم دغا کر
بصارت اور شناسائی عجب تھی
عجب تھی اک نظر وہ رشک اکسیر
عجب عالم بصارت کا عیاں ہے
کیا ہے نوش جامِ وصل کبیر
تماشا بینائی عالی گہر کی
عیاں تھا عالمِ ملکوت کا سیر
نوادر آپ کی روشن نظر تھی
نمایاں جلوۂ لوح و قلم تھا

۱ یعنی دریا و جنگل ۲ یعنی ہر طرف یعنی ۳ یعنی سوراخ دو رہے یعنی ۴ یعنی کھڑکی ۵ یعنی محل ۶ یعنی رسول اللہ ۷ یعنی ہنسی ٹھٹھہ ۸ یعنی ایذا رسانی جو بسبب بات کرے دل میں رکھے ۔ ۱۲

۲
باب فی

۹ یعنی مٹی جو کہ سونا بنانے یعنی جس خاک سے چاندی یا سونا بنا ۱۰ یعنی شعبدہ یا جادو ۱۱ یعنی تعریف الٰہی ۱۲ یعنی عالم ذات ۱۳ یعنی عالم ارواح ۱۴ یعنی عالم تجلی کا ۱۲

نہ بینائی کو قوت تھی زمیں تک
تماشا جلوہ گر سب غیب کا تھا
بصارت نے سفر کر اس گذر سے
صفائی نور کی تھی اس میں ظاہر
غرض حضرت کی کیا عالی نظر تھی
رسائی جس نظر کی تھی وہاں تک
فوادِ اُس نظر کی کیفیت ہے
لکھوں اس کیفیت پہ نقل نادر
کہ جس دم بادشاہ ملک لولاک
وہاں سے ہو سُبک رو لامکاں تک
مئے وحدت کو کر یکبارگی نوش
بدیدا آنچہ زحد دیدن بروں بود
ہوا فرمان تب اُس نازنیں کو
مقام قرب سے کر رُخ ادھر کا
یہ سُن فرمانِ حق محبوب رب نے
جدائی سے نہایت خستہ جاں ہو
مبارک چشم کو رشک گہر کر
لگے ہیں مارنے دم بیخودی کا
نظر کر حق نے یہ محبوب کا حال
کہا حضرت سے اے محبوب اقدس
نہ ہو میری جدائی سے تو غمناک
خوشی سے جانب اُمت گذر کر
نہ ہو اس ساغر وحدت سے مدہوش

رسائی تھی سدا عرشِ بریں تک
مقدس قدرتِ لاریب کا تھا
عجب اسرار سب دیکھا نظر سے
بصارت تھی ہر اک خوبی سے ماہر
خدائی جس میں ساری جلوہ گر تھی
مقرر قرب گاہِ لامکاں تب
نظر وہ جلوہ گاہِ معرفت ہے
دلیلِ مختصر باشانِ وافر
گئے معراج کو بر بامِ افلاک
مقام قرب کو پہنچے ہیں بیشک
ہوئے بحرِ مکاشف سے ہم آغوش
ہیں آثارِ کیفیت کہ چوں بود
شرف بخشیں قدم سے پھر زمیں کو
کریں اس لامکاں سے قصد گھر کا
حبیبِ حق شہِ عالی نسب نے
اسیرِ دامِ فریاد و فغاں ہو
قرہ کو رشتۂ لولوئے تر کر
ہوا موجود عالم بیخودی کا
معلّٰے گوہر مطلوب کا حال
چراغ خانۂ آفاق و انفس
نہ کر اس نرگسِ شہلا کو نمناک
تیری عظمت سے سب کو بہرہ ور کر
نہ کر اُمت کو تو اپنی فراموش

سے یعنی پاک سے
سے یعنی بھید سے یعنی نزدیکی
سے یعنی سب جلوہ دکھا
وارث سے یعنی کشف
و ظاہر سے یعنی دکھا
جو کچھ کہ دیکھنے کی حد
سے باہر تھا سے
مت پوچھ نشان



کیفیت کا کہ کیسا تھا
سے یعنی بزرگی سے
سے یعنی تھکا ہوا
یعنی آزردہ سے یعنی پلک
مبتلا سے یعنی پلک
سے یعنی موتی سے
یعنی پاک سے یعنی
بلندی سے
سے تنگ سے

وسیلہ ہے تیرا ان سب کو یکسر — نجات ان کو تیرے سے ہے میسّر
جدائی سے میری ہے گرچہ مغموم — نہ اس دولت سے بھی تو ہووے محروم
خوشی ہو اپنی جا اُمّت سے تو مل — فراغت ہووے جس دم تجھ کو حاصل
توجّہ سے لگا اُس دم اِدھر دھیان — میری جانب نظر کر از دل و جان
اُٹھاؤں اُس گھڑی سب پردۂ غیب — دکھاؤں تجھ کو وحدت گاہ لاریب
نظر آوے میری قدرت کا سب کھیل — رہے دائم یہی چاہت یہی میل
بصارت کو تیری دے روشنائی — کروں مخول محلِ آشنائی
رکھا ہوں تیرے سر پہ وصل کا تاج — بصارت کو تیرے ہر دم ہے معراج
یہ سُن اُس دم امامِ مرسلیں نے — یقیں محبوب ربّ العالمیں نے
وہاں سے اپنے گھر تشریف لائے — خوشی سے عالمِ دُنیا میں آئے
اُسی دن سے اُٹھا کر پردۂ غیب — کیا ہے حق نے سب مکشوف لاریب
بصارت کو دیا کھول ان کے یکبار — کھلے ہیں ظاہر و باطن کے اسرار
رہی نیں کوئی شئے حضرت سے پنہاں — تمامی حاضر و غائب تھا یکساں
ہوا ہے آپ پہ فضلِ الٰہی — ہوا ہے کشف از مہ تا بہ ماہی
دلیل اس بات پر بس یہ قوی ہے — عیاں ظاہر یہ رازِ معنوی ہے
کہ پہنچی جن کی بینائی وہاں تک — رسائی تھی نظر کی لامکاں تک
نظر میں جن کے ظاہر یہ صفت تھی — خدا کی جن کو حاصل معرفت تھی
کہو پھر اُن سے سب حال اس جہاں کا — تماماً عالمِ کون و مکاں کا
رہا محجوب کس صورت سے ہرچند — کریں غور اس سخن کو اب خردمند
یہاں حضرت کی اب خوبی کو دیکھو — عیاں اسرار محبوبی کو دیکھو
بزرگی اور کرامت مصطفےٰ پر — ہوئی ہے ختم اُس شمعِ ہدیٰ پر
غرض جس طور کامل تھی بصارت — اُسی صورت سے کامل تھی سماعت
سماعت تھی عجب خوبی سے معمور — سبھی سنتے تھے خواہ نزدیک خواہ دور



بھی بیداری میں جس صورت سے حضرت
اسی صورت سے حضرت خواب میں سب
ہمیشہ گوش کرتے تھے نوادر
بھی حضرت سرورِ عالم سفر میں
ہر اک شے سے جو کرتے تھے ملاقات
صدا[۳] نادر تمامی جانور کی
یقیں کرتے تھے حضرتؐ ہر گھڑی گوش
کتابوں میں خلاصہ اسکا سب ہے
طوالت[۷] کے سبب سے مختصر کر
قفا[۸] پہ نقش بھی نادر تھا مرقوم
لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ظاہر
بُریدہ ناف اور مختون[۱۰] تھے خاص
تولد کے بیاں میں حال یہ سب
دیے دو ہاتھوں کی حضرت کے صفت کیا
کرم میں جس سے دریا سب خجل تھے
قمر نے دیکھ اس سے ایک اشارہ
بھی جاری سب ہوئے ہیں اس سے چشمے
دیا ہے مادۂ بے شیر نے دودھ
بھی لکھتے ہیں کہ شاہِ دوجہاں نے
قتادہؓ کے یقیں چہرے پہ اک روز
یقیں اُس ہاتھ کی عظمت[۱۴] سے فی الفور
ہوا چہرہ اُسی دم اُن کا انور[۱۵]
مقابل بیٹھ اُن کے لوگ ہر بار

یقیں سنتے تھے جو سلطانِ ملت
سراسر گفتگو کے تیں یقیں تب
سماعت کی یہ خوبی بس تھی ظاہر
ہمیشہ ہر گھڑی ہر رہگذر[۱] میں
نبیؐ پر بھیجتے تھے سب تحیات[۲]
دواب[۴] و طائر[۵] و شاخ و شجر کی
عجب تھے گوش[۶] وہ سرمایۂ ہوش
ہر اک احوال نادر اور عجب ہے
مفصل کچھ لکھا نیں حال یکسر
نبوت کی نشانی تھی یہ مختوم[۹]
محمدؐ تا رسولؐ اللہ آخر
ہوئے پیدا یقیں سلطانِ اخلاص
لکھا ہوں سر بسر اقوال یہ سب
لکھوں اُن کی نوادر کیفیت کیا
یقیں کانِ گہر سب منفعل[۱۱] تھے
ہوا ٹکڑے فلک پر آشکارہ[۱۲]
بیاباں میں ہوئے سیراب تشنے[۱۳]
ہوئے ہیں چشمِ کافر گرد آلود
حبیبِ حق امامِ انس و جاں نے
پھرائے ہیں دو دستِ عالم افروز
عجب چہرے تے بدلا اُن کے سب طور
درخشاں مثلِ آئینہ مقرر
ہمیشہ باندھتے تھے اپنا دستار[۱۶]

۱ یعنی راستہ
۲ یعنی درود ۱۲
۳ یعنی آواز ۱۲
۴ یعنی چارپایہ
۵ یعنی پرندہ اڑنے والے جانور
۶ یعنی کان
۷ یعنی درازی



۸ یعنی پشت
۹ یعنی ختم کیا گیا
۱۰ یعنی ختنہ کئے ہوئے
۱۱ یعنی شرمندہ
۱۲ یعنی ظاہر شدہ
۱۳ یعنی پیاسے
۱۴ یعنی بزرگی و حرمت
۱۵ یعنی روشن ۱۲
۱۶ یعنی پگڑی ۱۲

وہ آئینہ تھا چہرہ سر بسر سب | ہر اک شے اس میں آتی تھی نظر سب
بہ خوبی آپ کے ہاتھوں کی نادر | عیاں تھی سارے اصحابوں میں ظاہر
عجب اُس میں تجلّی کا اثر تھا | یہ ہاتھوں کا کرشمہ معتبر تھا
کہاں تعریف اُس کی کس بشر سے | لکھی جاوے کسی عالی قدر سے
قدم کے بھی نوادر سب ہیں اوصاف | ہوا جس سے منوّر قاف تا قاف
قدم وہ زینتِ عرش بریں تھے | مقامِ قدس کے شائر یقیں تھے
عجب تھی اُس قدم کی خاک پُر نور | ہوئے جس سے منوّر دیدۂ حور
اگر تعریف اُن کے خاکِ پا کی | عجب اس توتیا کے پُر ضیا کی
سیاہی اپنی لے آنکھوں کی ہر دم | لکھیں تا حشر گر سب جن و آدم
تو لکھنا اُن کا بیشک سب بجا ہے | ولے تعریف یہ بے انتہا ہے
کہو پھر کب علی سے سب شمائل | لکھے جاویں نبی کے با فضائل
کہ جن کے خاکِ پا کی یہ ثنا ہے | یہ عظمت اور حرمت برملا ہے
سو اس باعث گذر ترکِ ادب سے | مناسب دیکھ خاموشی یہ سب سے
کروں اس مجلس ہفتم کو تمام | درودِ بے بہا با جاہ و اکرام
پڑھوں اُس آفتابِ اوجِ دیں پر | امام الانبیا والمرسلیں پر

پڑھو اے حاضرو با لحنِ خوشتر
بروحِ مصطفےٰ صلوات اطہر

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلس آٹھویں

قلم نے سر جھکا راہِ ہدیٰ میں | فدا کر روح مدحِ مصطفےٰ میں
چلا ہے صفحۂ کاغذ پہ یک بار | کیے تا مجلس ہشتم کو تیار

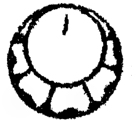


۱؎ یعنی روشنی ۱۲
۲؎ یعنی بڑا آسمان عرش معلّیٰ ۱۲
۳؎ یعنی سزاوار ۱۲
۴؎ یعنی سرمہ کی ۱۲
۵؎ یعنی اوصاف حسن ۱۲
۶؎ یعنی عزت ۱۲
۸؎ یعنی مرتبہ کما ہے آسمان سے یعنی آسمان دین کے آفتاب
۹؎ یعنی خوش آواز سے
۱۰؎ یعنی پاکیزہ ۱۲
۱۱؎ یعنی رہنمائی کی ۱۲

نہ مجلس بلکہ یہ گلزار دیں ہے
عجب ہے اس میں عالم کیفیت کا
بہار اس کے بیاں کا دیکھ روشن
چمن ہے معجزوں کا بس یہ پُر نور
غرض حضرت کے جو اعجاز ہیں سب
ہے دریا معجزوں کا بس یہ پُر جوش
نہ سب کس کے بیاں کرنے میں آوے
دے حضرت کے جو ہیں خرق عادات
سو اس باعث کئی اعجاز فاخر
کہ تا سننے سے اس کے ایک عالم
لکھا ہے اس طرح سب واصفوں نے
کہ جو تھے خرق عادت شاہِ دیں کے
یہاں میں معجزات اس کا ہے بس نام
اُسی اعجاز کو با جاہ و تکریم
جو اعلے سب سے تھی تقسیم نادر
یقیں تقسیم وہ روزِ حشر میں
وہاں عظمت دکھا کر اپنی یکبار
محض اُمت کی یہ سب غمخوری ہے
کہ تا روزِ قیامت میں وہ سارے
نظر کر اپنی اُمت کے سب اعمال
سو اس باعث یقیں روزِ حشر کا
سبھوں پر بس عنایت کی نظر کر
کہ تا سب عام اس سے فیض پاویں

بہارِ گلشنِ علم و یقیں ہے
بھرا ہے طور سب معشوقیت کا
فدا ہو جاویں اس پہ بہشت[1] کے گلشن
ہے سب اوصاف سے حضرت کے معمور
نہ کس سے ہو سکے اسکا بیاں کب
ہیں سب اہل خرد[2] کے گم یہاں ہوش
کہاں کوزے میں اک دریا سماوے
ہے سننا اس کا بیشک سب عبادات
لکھا کلک[5] سعادت نے کے ظاہر
کرے حاصل سعادت اپنی ہر دم
سبھی علمائے دیں اور عارفوں[6] نے
حبیبِ کبریا ماہِ یقیں کے
ہیں عاجز دیکھ جس کو خاص و عام
کئے حضرت نے بیشک تین تقسیم
کتابوں میں رکھے ہیں اس کو ظاہر
کریں ظاہر سبھی جن و بشر میں
چھڑا دیں اپنی اُمت کے گنہگار
عجب یہ طور اُمت پروری ہے
نہ ہو ویں مبتلا کس غم میں بارے
نہیں فارغ تھے حضرت اس سو در حال
تفکر کر وہاں کے شور و شر کا
رکھے تقسیم وہ محبوب[9] کرکر
یقیں ہوئے خطر[10] جنت میں جاویں

۱ یعنی آٹھ بہشت
۲ یعنی عقلمند لوگ
۳ جو دوسروں کے خلاف عادت ظاہر ہوویں یعنی معجزے
۴ یعنی عمدہ دلپسند



۵ یعنی قلم
۶ یعنی پہچاننے والے
۷ یعنی اولیاء اللہ
۸ یعنی مرتبہ ۹ یعنی پرورش
۱۰ خاص ۱۱ یعنی بے خوف ۱۲

یہ لکھتے ہیں کہ جب آوے قیامت
جہنم کا نظر کر اُس طرف شور
کریں مغلوب سب آتش کو اُس دم
دکھاویں زور اپنی قربیت کا
سو غالب اس سے ہو امت کو اپنے
بیاں یہ سب نوادر سربسر ہے
سو لاکر گیارھویں مجلس میں تتمہ
غرض تقسیم جو اوسط ہے نادر
یقیں وے معجزاتِ قاہرہ ہیں
سو حضرت کی مبارک ذات میں سب
بھرے بے انتہا تھے سر بسر وہ
ہوئے ہیں آپ سے ظاہر جو اعجاز
کتابوں میں وے ہیں مرقوم سارے
سو اوسط کے یقیں ہیں تین اقسام
ہے ذاتی ایک جو حضرت کے تن میں
تنِ بے سایہ اور جسمِ معطّر
صفاتی قسم دیگر جو ہے موسوم
ریاضت اور تقویٰ اور یقیں ہے
دگر اخلاق ہیں مشہور سب میں
خبر قرآں میں اس کی معتبر ہے
قسم ثالث وہ بس ہے ذو المعارج
کہ یعنے وے یقیں ذات و صفت سے
یقیں خارج میں بھی ہیں تین اقسام

سو اُس میدان میں وہ ماہِ کرامت
ادھر اعجاز کا دکھلاویں سب زور
تمامی شعلۂ سرکش کو اُس دم
مقرر شیوۂ محبوبیت کا
پھراویں بندۂ اُلفت کو اپنے
مطوّل ہے نہیں یہ مختصر ہے
جلالت کا سناؤں سب کرشمہ
تمامی خرقۂ عادات ظاہر
نبوّت کے دلائل باہرہ ہیں
یقیں حرکات اور سکنات میں سب
مقرر تھے تمامی بے حصر وہ
سو سب اعجاز ہیں لاریب ممتاز
وے بے انتہا ہیں سب وے بارے
یقیں ہر قسم کا نادر ہے بس نام
تھے ظاہر ہر گھڑی سارے بدن میں
سو اس کے بہت ہیں اور دیگر
وے ہیں اخلاق شاہنشاہ معصوم
سخاوت حلم اور بھی علم دیں ہے
یقیں ہند اور عجم اور سب عرب میں
یقیں خُلقِ عظیم آیت نشر ہے
اسے سب بولتے ہیں بس خوارج
ہیں خارج ظاہرا دو کیفیت سے
ہے نقلی ایک کا مخصوص تر نام



کہ جو واقع ہوا سابق زماں میں — نبوت کا کرشمہ سب جہاں میں
ولادت کے جو آگے سربسر ہے — بندگی کا بیاں سب جلوہ گر ہے
بھی آگے جو ہوا ہے خیر و شر سب — دیئے حضرت نے بھی اُس کی خبر سب
ہے علمی وہ کہ جو تھا ہونہارا — خبر اُس کی دیئے ہیں آشکارا
کہ جیسے فتح اسلام اور دگر شئے — کہ بعد از فوت جو واقع ہوا ہے
ہے ساتھ اُس کے علامت بھی حشر کی — نوادر کیفیت ہے اس خبر کی
سوم فعلی ہے قسمت اس میں نادر — ہوئے حضرت سے جو عالم میں ظاہر
قسم پہلا ہے اس سے پُر فتوت — ولادت سے مقرر تا نبوت
دوم بعد از نبوت تا بہ آخر — کہ رحلت کی ہے بس ساعت وہ ظاہر
یقیں یہ قسم ثانی کا سب احوال — کہا ہوں سبے ظاہر کرکے اجمال
وہ باقی جو رہا ہے قسم ثالث — ہوئے اُمت کے کامل اسکے وارث
دیئے حضرت نے وہ سب اولیا کو — یقیں اُمت کے سب اہل ولا کو
کہ ہیں تا اولیا سب اسکو جاری — رہے سب دیں کی قائم نامداری
جو ہیں سب اولیا کی خرق عادات — اُسے سب بولتے ہیں بس کرامات
حقیقت میں وہ اعجازِ نبی ہیں — وِلے اہل تصرف سب ولی ہیں
کرامت اولیا کی جو ہیں نادر — وہ جاری فیض ہے حضرت کا ظاہر
کہو اب غور کر اے اہل انصاف — کہ سارے معجزوں کے یہ ہیں اوصاف
بیاں سب کا کہو ہووے کدھر سے — ہے خارج سب یہ امکانِ بشر سے
وِلے بعد از نبوت جو نوادر — ہوئے ہیں معجزے حضرت سے ظاہر
دیے سارے معجزے بس دلکشا ہیں — بہت اقسام سے بے انتہا ہیں
سو نشمہ لکھ بیاں اُسکا سناؤں — تماشا اس کا عالم کو دکھاؤں
ہے پہلا معجزہ حضرت کا نامی — وہ ہے قرآں مقرر بس گرامی
بندگی اُس کی عالم میں نشر ہے — فصاحت میں یقیں ممتاز تر ہے

۱ یعنی پہلے زمانے میں
۲ یعنی نیک و بد
۳ یعنی ہونہارا ہوا نشان و
۴ یعنی سب کا مجمل
۵ یعنی قسم
۶ یعنی دوستی رکھنے والے



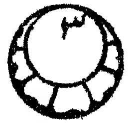
۷ یعنی حضرت کی صحبت رکھنے والے
۸ یعنی جو دوسروں سے خلاف عادت ظاہر ہو
۹ یعنی ظاہر سب سے پیدا ہے
۱۰ یعنی بشر سے ۱۲
۱۱ یعنی سب سے ہوا ۱۲
۱۲ یعنی خوش بیانی ۱۲

وہ اک دریا ہے عظمت کا لبالب
جمع ہو ویں اگر جنّ و بشر سب
نہ ہو وے ایک صورت انسے زنہار
دگر شق القمر کا معجزہ بس
سوا اس کے بہت ہیں معجزے اور
روایت ہے دگر اہلِ سِیَر سے
کہ اک دن وہ الوہیت کے مظہر
نماز ظہر سے فارغ ہو یکبار
یکایک وحی کے آثار ظاہر
ہوا چہرہ عرق آلود اُس دم
سو حضرت نے سر اپنا تب علی کے
درخشاں نور تھا اُس مہر خدیں
تھے بیٹھے مرتضےٰ اُسدم ادب وار
ہوا ہے جس گھڑی خورشید غائب
لگے ہیں پوچھنے تب مرتضےٰ کو
نمازِ عصر سے فارغ ہوے ہو
کہے تب مرتضےٰ نے مصطفےٰ سے
کہ حضرت کا میرے زانو پہ سر تھا
سو اس باعث نمازِ عصر یکسر
وے حاصل کیا میں نے سعادت
یہ سن اُس آفتابِ اوجِ دیں نے
مبارک اپنے اُس ساعت اُٹھا ہاتھ
کہ یارب تھا علی با مہر وافر

ہیں فصحا دیکھکر حیران اُسے سب
کریں گر فکر کامل تا حشر سب
کلام اللہ کے نادر ہیں آثار
یہ ہیں مشہور آفاق اور انفس
ہر اک کا ہے جداگانہ عجب طور
ہے مروی راویان معتبر سے
محمد مصطفےٰ خورشید خاور
تھے بیٹھے ساتھ لے مجلس کے حضار
ہوے چہرے پہ حضرت کے ماٰثر
نزولِ وحی کا تھا سخت عالم
رکھے زانو پہ شیر ہیکلی کے
گویا خورشید تھا برج اسد میں
ہوئی ہے شام اس حالت میں یکبار
اُٹھائے سر کو تب سلطانِ غالب
گل باغ محبت اور وفا کو
دیا تم یا علے بیٹھے رہے ہو
حبیبِ حق وہ محبوب خدا سے
میسّر مجھ کو یہ عز و قدر تھا
ہوئی ہیں اس گھڑی مجھکو میسّر
کہ خدمت آپ کی ہے بس عبادت
مہ بُرج کمالات اور یقین نے
ہوئے ہیں ملتجی اس طور رب ساتھ
تیرے محبوب کی خدمت میں حاضر


باقی

سو اس باعث نماز اس کی قضا اب — اسی ساعت ہوئی اے کبریا اب
کیا محبوب تونے مجھ کو ظاہر — سو رکھ محبوبیت کا پاس خاطر
تیرے سے بس یہی رکھتا ہوں امید — کہ باہر آوے اب مغرب سے خورشید
ہو طالع پھر دکھاوے آشکارا — نماز عصر کی ساعت دوبارا
کہ تا اس سے نماز اس دم علیؑ کی — ادا ہوئے چراغ منجلی کی
دعا کرتے ہی حضرت کے اسی بار — ہوئے ظاہر قبولیت کے آثار
کہ یعنے اس گھڑی خورشید ظاہر — نکل مغرب سے تب آیا ہے باہر
بلندی پر ہوا آکر نمودار — ہوئی حیرت جہاں کو اس سے یکبار
ہوا اس دم یہ فضل کبریائی — نماز عصر کی ساعت پھر آئی
ہوا سورج کے پرتو سے جہاں سب — منور از زمیں تا آسماں سب
نماز عصر پڑھ اس دم علیؓ نے — کئے شکر خدا کامل ولی نے
گیا خورشید پھر مغرب کی جانب — تماشا سب نے یہ دیکھا عجائب



یہ عظمت دیکھ محبوب خدا کی — محمد مصطفےٰ نور الہدیٰ کی
کئی کفار اس دم کفر کو چھوڑ — مسلمانی میں آئے دیں سے دل جوڑ
ہدایت کی دگر مشعل سے لے نور — روایت کے کروں محفل میں معمور
کہ تھا مکے کے باہر ایک قبیلہ — سبھی تھا زور ور بیشک قبیلہ
بھری تھی ان میں چالاکی و چستی — رسوم خود پرستی بت پرستی
تب ان سب نے رسول انس و جاں کا — سنے احوال سلطان زماں کا
ہوئے ہیں متفق اس دم تمامی — تھے سب بارہ ہزار اسوار نامی
تھا اک بت پر جواہر انکے ہمراہ — سبھی مکے میں آ باعزت و جاہ
گئے ہیں بارگاہ مصطفےٰ میں — جناب سرور خیر الورے میں
کہے سب نے ہبل اس بت کا ہے نام — پرستش اس کی ہم کرتے ہیں سب عام
اگر یہ بت رسالت کی گواہی — ہمارے سامنے دیوے گواہی

سلہ۱ یعنی ظاہر ہو کر
سلہ۲ یعنی روشن
سلہ۳ یعنی بزرگی
سلہ۴ یعنی نور ہوا
سلہ۵ یعنی اتفاق کرنے والے

سلہ۶ یعنی مرشد
سلہ۷ یعنی بہترین خلق
سلہ۸ یعنی رسول اللہ
سلہ۹ یعنی پوجا عبادت
سلہ۱۰ یعنی جیسا چاہیے

توہم فی الفور اب لاتے ہیں ایماں
یہ سن اُس پیشوائے دوجہاں نے
مبارک رُخ کر اُس دم بت کی جانب
کہ اے بُت کھول تو اس دم زباں کو
اُسی ساعت بُت بیجان نے یکبار
کہا اے گلبنِ باغِ رسالت
محمد آپ کا ہے نام انور
رسولِ خالقِ ارض و سموات
ثنا خواں آپ کا سبحان بس ہے
یہ سن سارے قبیلے نے بیاں وار
مسلمانی سے سب نے کام پائے
ہوئے بارہ ہزار اسوار نامی
دگر اک معجزہ روشن و باہر
کہ جس دم سرورِ دیں شاہ غالب
تھے رستے میں یمامے کے قبائل
ہوئی ہے تب وہاں مشہور یہ بات
ہوئے اُس دم جمع ادنیٰ و اشراف
ہوا اس قوم میں پیدا اُسی روز
اُٹھا اُس دم وہ لڑکا ساتھ لائے
کہے سب نے اگر تم ہو نبی خاص
تو یہ لڑکا ہمارے جو ہے ہمراہ
کہے تم کو رسولِ کبریا اب
توہم ایمان اب لاتے ہیں یکسر

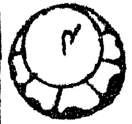
یقیں ہوتے ہیں بیشک اب مسلماں
یقیں پیغمبرِ آخر زماں نے
کئے ہیں اس طرح اُس کو مخاطب
بیاں کر سب میرے نام و نشاں کو
فصاحت سے کر اپنے لب گہربار
بہارِ گلشنِ جاہ و جلالت
یقیں ہو آپ سب عالم کے سرور
مکرم صاحبِ قرآن و آیات
گواہِ مکرمت قرآن بس ہے
رکھے ہیں سر کو تب سجدے میں یکبار
خدا سے عزت و اکرام پائے
مسلماں اُس گھڑی باشاد کامی
کیا ہے اس طرح راوی نے ظاہر
مدینے سے گئے کعبے کی جانب
سبھی تھے اسمیں دانا اور عاقل
کہ آئے ہیں سرِ اوجِ کمالات
سبھی اہلِ یمامہ با دلِ صاف
کسو کے گھر میں اک لڑکا دل افروز
جناب پاک میں حضرت کے آئے
پیمبر صاحبِ اجلال و اختصاص
رسالت کی گواہی دیوے دلخواہ
پیمبر صاحبِ تاج و لوا اب
سبھی ادنیٰ و اعلیٰ بس مقرر

۱ یعنے اُسی وقت ۱۲
۲ یعنے خوش بیانی
۳ یعنے موتی برسانے
والے ۴ یعنے زمین و
آسمان ۵ یعنے اللہ
تعالیٰ ۶ یعنے خوشی
۷ یعنے روایت
کرنے والے ۸ یعنے قبیلے
۹ یعنے بلندی ۱۲
۱۰ یعنے چھوٹے اور
بڑے تمام لوگ ۱۲
۱۱ یعنے بزرگی ۱۲
۱۲ یعنے جھنڈا ۱۲
۱۳ یعنے تمام ۱۲

۹ باقی

یہ سُن کر اُس امام بحر و بر نے — بہار گلشن فتح و ظفر[۱] نے
کئے ہیں اک نظر لڑکے کی جانب — شکرلب کھول اُسدم با مطالب
کہے اُس سے کہ اے لڑکے زباں کھول — خدا کا حکم ہے بیشک سخن بول
رسالت کی میرے دے اب گواہی — نبی ہے اس گھڑی مطلب گواہی
زباں کھول اپنی اُس لڑکے نے اُسدم — کہا اے بادشاہِ جنّ و آدم
مقرّر آپ ختم المرسلیں ہیں — یقیں محبوب ربّ العالمیں ہیں
بزرگی حق نے دی پیغمبروں پر — دیا تم کو شرف نام آوروں پر
فصاحت[۲] ساتھ پھر کلمہ ادا کر — رہا خاموش وہ سب کو سُنا کر
کہے ہیں مرحبا تب شاہِ دیں نے — امام الاصفیا[۳] ماہ یقیں نے
یہ سُن اہلِ یمامہ خاص اور عام — سبھوں نے کفر سے دھو دل کو تمام
دہیں کلمہ شہادت کا ادا کر — مسلماں سب ہوئے ہیں بس مقرّر
روایت کے چمن کا اور بلبل — سخن کرتا ہے پاکر نکہتِ[۴] گل
کہ یک قوم عرب مکّے کے باہر — تھے ساکن سب توانگر اور فاخر[۵]
شرافت[۶] اُن کی تھی عالم میں مشہور — شجاعت اور کرم سے سب تھے معمور
تھی ظاہر اُن کی سب میں پہلوانی — دلیری میں نہ کوئی رکھتے تھے ثانی
غرض جب دم نبوت شاہِ دیں کو — دیا حق نے سراج[۷] الآخریں کو
ہوئی جب یہ خبر مشہور سب میں — اُٹھا ہے شور اس کا سب عرب میں
یقیں اُس قوم نے تب یہ خبر سُن — ہر اک سے یہ کلامِ معتبر سُن
ہوئے اُس دم جمع پیر و جواں سب — مقرر متفق ہو پہلواں سب
جنابِ مُستطاب[۸] مصطفےٰ میں — سبھی آئے ہیں درگاہِ علےٰ میں
تھا گونگا ایک مادر زاد اُن میں — سخن گوئی سے تھا آزاد اُن میں
نہ طفلی سے کیا اس نے سخن کب — جنونی[۹] سے بھرا تھا اُس کا تن سب
کئے ہیں سب نے یہ حضرت سے تقریر — کہ اے عالی نسب سلطان توقیر[۱۰]

۱؎ یعنی محمدی
۲؎ یعنی سرداری
۳؎ یعنی پیشوا معصومین
۴؎ یعنی خوشبو
۵؎ یعنی فخر کرنیوالے



۶؎ یعنی عزت داری بزرگی
۷؎ یعنی چراغ
۸؎ یعنی برگزیدہ ۱۲
۹؎ یعنی دیوانہ پن
۱۰؎ یعنی عزت ۱۲

مسلمانی کی سب کو آرزو ہے ولے باقی یہی اب گفتگو ہے
کہ یہ گونگا جو ہے مشہور سب میں ہے شہرت اس کی سب قوم عرب میں
رسالت کی گواہی دیوے گر یہ کہے گر آپ کو پیغامبر یہ
تو اب ایمان ہم لاتے ہیں بارے مسلماں اس گھڑی ہوتے ہیں سارے
یہ سن حضرت نے اُن کا قول و اقرار کئے جانب توجہ اس کی یکبار
کہے اُس سے اگر تو کیفیت[1] سے میرے آگاہ ہووے معرفت[2] سے
تو کھول اپنی زباں گفتار[3] کر تو مرے اجلال[4] کو اظہار کر تو
تب اُس گونگے نے سُن یہ بات محکم فصاحت[5] سے زباں کھولا ہی اسدم
کہا بیشک نبی ہیں آپ سب کے مقرر خاص ہیں مقبولِ رب کے
نہ ثانی آپ کے پیغمبروں میں کوئی پیدا ہوا ہے رہبروں میں
عطا کر آپ کو حق نے یہ دیں اب کیا عالم میں ختم المرسلیں اب
شرف[6] جو آپ کے پاوے قدم سے رہے آزاد ہو سب درد و غم سے
مخالف آپ کے ملعون[7] سب ہیں مقرر بے شبہ مقہور[8] رب ہیں
اگر ہر بال میرا سب زباں ہو رہے تعریف میں گو ہر فشاں ہو
تو حضرت کی ثنا بیشک سر مو[9] نہ ہووے کب ادا تا حشر دلجو
یہ اُس گونگے کی سُن کیا تقریر مسلماں سب ہووے باعز و توقیر
لکھا راوی نے اس صورت سے[10] یکسر کہ وہ گونگا اُسی دن سے مقرر
سخن گوئی سے سب عالم میں ہو طاق فصاحت میں ہوا مشہورِ آفاق[11]
ہر اک افصح[12] مقابل اُسکے ہر بار قصوری کا سبھی کرتے تھے اقرار
محض یہ فیض تھا حضرت کا اس پر ہوا عقل و سخن گوئی میں اظہر[13]
دگر عباس بن مرداس سے ایک روایت ہے کہ ان الماس سے ایک
کہ جس دم سرورِ دیں ختم مرسل امام الانبیا سلطانِ افضل
نبوت کی ہووے مسند پہ قائم پڑا شہرہ جہاں میں اُن کا دائم

ا؎ یعنی حالت ۱۲
۲؎ یعنی پہچان ۱۲
۳؎ یعنی کلام زبانی ۱۲
۴؎ یعنی بزرگی ۱۲
۵؎ یعنی خوش بیانی ۱۲
۶؎ یعنی بزرگی ۱۲
۷؎ یعنی لعنت کیے گئے ۱۲

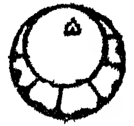


۸؎ یعنی قہر کیے گئے ۱۲
۹؎ یعنی بال کے سر برابر ۱۲
۱۰؎ یعنی بیچ بے مثل
۱۱؎ یعنی جہان ۱۲
۱۲؎ یعنی بہت صاف گفتگو والا
۱۳؎ یعنی ظاہر ۱۲

سواس ایّام میں اک روز نادر
کہ یعنے شخص اک باصورت خوب
قبا تھی تن میں اُس کے غیرت ہدق
نشتر مرغ اُس کا تھا مرکوب نادر
عجب چہرے پہ تھی اُس کے صلابت
عجب تھی عقل فرسا اُس کی آواز
کہ اب ظاہر ہوئے آخر زماں کے
نشتر سب میں ہوا ہے دور اُن کا
بزرگی میں ہر اک سے ارجمندی
کریں اب دین سے معمور عالم
نبی ایسے نہ کب پیدا ہوئے ہیں
کریں گر اک نظر سے وے اشارت
یہ کہہ اُس دم ہوا نظروں سے غائب
قبیلے نے یہ سب دیکھا ہے اسرار
تھی اس ایام میں یہ بات مشہور
نشتر مرغوں پہ وے ہوتے ہیں اسوار
سواس باعث اسی دم خاص اور عام
تھا بُت خانہ وہاں مشہور تر ایک
خمار اُس بت کا تھا مشہور تر نام
تمامی خلق وہ پُروہم دوسواس
کہ تا اُس جن سے پاویں وے اماں سب
یکایک اُس گھڑی بُت کے شکم سے
کہ اے قوم خمار آلودۂ غم

تماشا سب نے یہ دیکھا ہے ظاہر
نظر آیا ہر اک خوبوں سے محبوب
سفیدی میں سراپا اُسکا تھا غرق
ہمارے شہر میں آیا ہے طاہر
زیادہ شیر سے اکمل مہابت
چلا طاہر یہی کہتا ہوا راز
محمد سرور سب انس و جاں کے
عجب عالی ہے سب سے طور اُنکا
دیا ہے حق نے اُن کو سربلندی
توابع اُنکے ہیں سب جن و آدم
عجب مقبول رب پیدا ہوئے ہیں
زمیں اور آسماں سب ہووے غارت
عجب تھا تیز رو مرکوب راکب
ہوئی ہے گم سبھوں کی عقل یکبار
کہ جو جنّوں کے ہیں سردار منصور
صلابت ناک اُن کے سب ہیں اطوار
ہوئے ہیں خوف سے سب اُس کے ناکام
نوا ور بت تھا اس میں نامور ایک
پرستش میں تھے اُس کے خاص و عام
جمع اُس دم ہوئے اُس بُت کے آپاس
بچاویں ایک ساعت اپنی جاں سب
عجب آواز یہ نکلا عدم سے
سراپا درجہاں فرسودۂ غم

۱ یعنے تجلی ۲ منسوب عالاور ... مانند اونٹ کے ۱۲ ۳ جس پر سواری کی جاوے ۴ یعنے سختی ۵ یعنے خوف ۱۲ ۶ یعنے عقل گم کرنے



۷ والی ۸ یعنی شتر مرغ ۹ یعنی جس پہ سواری کی جاوے اُس کو مرکوب اور جو سواری کرے اسکو راکب کہتے ہیں ۱۰ یعنی گمان ۱۱ یعنی پیٹ ۱۲ یعنی مشتمل غم کے ۱۳ یعنی گھسا ہوا ۱۲

کرو بس دور غفلت کی خماری[۵]
خمار[۶] اس دم یقیں ہووے نگوں سار[۷]
چلو اب بارگاہِ مصطفےٰ میں
ہوئے مبعوث[۸] سالار زمن اب
ہے دیں انکا یقیں سب دیں سوں غالب
جہاں میں ہیں مکرم تر نبی[۹] وہ
پیمبر[۱۰] ہیں یقیں آخر زماں کے
جو اُن کی ملت[۱۱] اطہر میں آوے
رہے جو دین سے اُن کے مخالف
سُنے ہیں سب تے جس دم بُت سی یہ راز
جمع ہو آئے اُس دم خاص اور عام
خمار بت پرستی چھوڑ اُس دم
روایت کے گلاب و قند سے اب
کہ ایک کافر حصین تھا نام اُس کا
تھا اک بت گھر میں اُسکے سخت[۱] نور
پرستش میں تھا دائم اس کی مشغول
سو ایک دن اس کے گھر آ سرورِ دیں
کئے دعوت اُسے اسلام و دیں پہ
حصین نے منہ پھرا ان کی طرف سے
کہ مجھ کو دیں نیا منظور کب ہے
پرستش اس کی میں کرتا ہوں دائم
نہ اب منظور ہے مجھ کو نیا دیں
کہے تب اُس سے شاہِ نامور نے

کہ اب آیا ہے دورِ دین داری[۱]
پرستش سے بتوں کی مت رکھو کار
جناب حضرت خیر الورا ہیں
محمدؐ رہبر دیں بُت شکن[۳] اب
بزرگی اُن کو دی حق نے عجائب
رسولِ ابطحی ہیں ہاشمی وہ
مقرر رہنما ہیں دو جہاں کے
وہ بس دونوں جہاں میں فیض پاوے
رہے عالم میں وہ مادام[۴] خائف
کرے معلوم یہ ہیں دیں کے اعجاز[۶]
جناب مصطفےٰ[۱] ہیں با صد اکرام
مسلمانی سے پائے فیض اعظم[۱]
کروں پھر طوطیٔ جاں کے شکر لب
تھا دائم بت پرستی کام اُس کا
عبادت اُسکی تھی عین اُس کو منظور
نہ رہتا تھا کوئی دم ہو کے معزول[۱۰]
معلّٰے آفتاب اوج[۱۲] تمکیں[۱۳]
مکرم راہِ ایمان و یقیں پر
کہا اُس سرورِ عالی شرف[۱۴] سے
پرستش بت کی ہر دیں سے احب[۱۵] ہے
ہوں اُس بت کی سدا خدمت میں قائم
پھرے سے اپنے یہ سیکھا ہوں آئین[۱۶]
حبیبِ خالق جن و بشر نے

سلہ یعنی مستی کے
ٹہ یعنی وقت رہا نہ
ٹہ یعنی نامزد بت کو
سلہ یعنی اوندھا ہوا
ٹہ یعنی اٹھایا گیا
ٹہ یعنی ظاہر ہوئے
ٹہ یعنی بت توڑنے
ٹہ یعنی دین پاک
والے



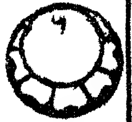
باقی

شہ یعنی ہمیشہ ڈرنے
والا ٹہ یعنی معجزے
ٹہ یعنی بزرگی ٹہ
یعنی بیکار ٹہ یعنی بلندی
ٹہ یعنی رتبہ ٹہ یعنی
مرتبہ والے ٹہ یعنی
دوست ٹہ یعنی
طریقہ ۱۲

کہ گر یہ بُت رسالت[۱] کے مرے اب
سُنے گر اُس کے منہ سے تو گواہی
جواب اُس نے دیا تب شاہِ دیں کو
کہ ہے یہیں سخن حضرت کا نادر
پرستش اُس کی میں کرتا ہوں دن رات
تمہارا سُن سخن نادر وہ یک بار
یہ سُن حضرت نے تب اُس کی زبانی
کہ اے بُت کھول تو اپنی زباں اب
اُسی دم قدرتِ حق سے وہ بے رُوح[۳]
لگا کہنے فصاحت[۵] اور ادب سے
کہ اے سالار عالم صاحب تاج
عطا کر آپ کو حق نے جلالت[۶]
نہیں کچھ شک رسول اللہ ہیں آپ
ہوا ہے پھر بُتِ بیجاں وہ خاموش
غبار کفر کو دھو دل سے وہ سب
دگر گوہر روایت کے صدف[۸] سے
کہ تھی مکے میں کافر ایک عورت
تھی عادت اُس کی اس صورت سے دلسوز
زبس[۹] کرتی تھی شوخی بے ادب ہو
اذیت اُس سے تھی[۱۱] شاہِ زمن کو
تھا گھر میں اُس کے لڑکا ایک نادر
لئے گودی میں وہ شمع[۱۴] شب افروز
نظر لڑکے کی اس دم شاہِ دیں پر

گواہی دیوے اپنے کھول کر لب
کرے منظور پیغمبر دینِ الٰہی
دُرِ دریائے وحدت اور یقیں کو
نہ گویا[۲] بُت ہوا ہے کب یہ ظاہر
کیا نہیں اُس نے آخر مجھ سے کب بات
رسالت کا کرے کس طور اقرار
کئے ہیں بُت سے تب گوہر فشانی
میرے نام و نشاں کو کر بیاں اب
زباں کو کر سخن سے اپنے مفتوح[۴]
مکرم اُس شہِ عالی نسب سے
چراغ بحر و بر سلطانِ معراج
دیا ہے بے شبہ ملکِ رسالت
حبیبِ حضرتِ اللہ ہیں آپ
حصیں نے اسکی یہ تقریر کر گوش
ہوا فدوی[۷] رسول اللہ کا تب
نکالا بے بہا[۹] عزّ و شرف سے
نہایت پُر جفا[۱۰] ناپاک سیرت
کہ آکر آپ کی خدمت میں ہر روز
نہایت ناروا مغضوب[۱۲] رب ہو
شفیعِ کُل رسولِ ذو المنن کو
ہوئے تھے دو مہینے اُس کو ظاہر
جنابِ پاک میں آئی ہے ایک روز
پڑھی ہے اس امام المرسلیں پر

۱ یعنی پیغمبری ۱۲
۲ یعنی بولنے والا
۳ یعنی بے جان ۱۲
۴ یعنی کشادہ ۱۲
۵ یعنی تیز زبانی ۱۲
۶ یعنی بزرگی
۷ یعنی تابعدار
۸ یعنی سبب



۹ یعنی اصول ۱۲
۱۰ یعنی ظالم
۱۱ یعنی غضب
۱۲ یعنی بہت
۱۳ یعنی آزار
۱۴ یعنی رات کو روشن کرنی
۱۵ یعنی ... ۱۲

تب اُس لڑکے نے بافیضِ مکرم
فصاحتؐ سے زباں کھول اپنی اُس دم

کہا ہے کر ادا تسلیم اکملؐ
سلام علیک یا سلطانِ مرسل

نظر حضرتؐ نے کر تب اُس کی جانب
ہوئے ہیں اس طرح اُس سے مخاطبؐ

کہ تجھ کو کیا خبر میں شاہِ دیں ہوں
امام الانبیا و المرسلیں ہوں

جواب اُس نے دیا تب باعنایت
کہ اے خورشید کیوانؐ ہدایت

کیا مجھ کو عطا اب حق نے توفیق
ہدایت کی دکھایا راہِ تحقیق

وہی ہے رہنمائے جنّ و آدم
مجھے اپنے کرم سے اُس نے اُس دم

مراتب سے کیا حضرت کے واقفؐ
بزرگی سے کیا حضرت کی عارفؐ

کھڑے جبریلؑ یہ ہیں آپ کے ساتھ
نظر آتی ہے میرے اُن کی یہ ذات

کہاں ہیں تاب و طاقت اس زباں میں
لیاقت اس لب گوہر فشاں میں

کہ حضرت کے مراتب کہہ بیاں وار
کرے ظاہر مناقبؐ اور آثارؐ

جناب پاک کی یہ شان بس ہے
ثنا خواں آپ کا سبحانؐ بس ہے

یقیں حضرت پہ جو ایمان لاوے
مقرر دو جہاں میں فیض پاوے

کرے انکار جو حضرت سے یک دم
وہ بےشک ہے سزاوارؐ جہنم

یہ سُن اقوالؐ جاں پرور سرانجام
کہے حضرت نے کہہ کیا ہے تیرا نام

کہا ماں نے میری ناکام میرا
رکھا ہے عبدِ عزّا نام میرا

میں ہوں اس نام سے بیزار ہر دم
نہ اس میں خوب ہیں آثار ہر دم

یہ سُن اُس سے شہِ خیر الامم[۱۲] نے
حبیبِ حق رسولِ محترم[۱۳] نے

شکر لب کھول با اجلالؐ واکرام
کہے حضرت نے اے شمعِ[۱۵] گلؐ اندام

عطا کر عزت و اکرام تجھ کو
بس عبد اللہ دیا ہوں نام تجھ کو

یقیں ہر نام سے یہ نام ہے خوب
خدا کے پاس ہے یہ نام محبوب

کیا پھر عرض لڑکے نے ادب سے
نہایت شادمانی[۱۶] اور طرب سے

کہ ہے حضرت سے ظاہر التجا ایک
مجھے مطلوب ہے بےشک دعا ایک

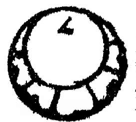
لہ یعنی خوش بیانی ۱۲
لہ یعنی سب کامل ۱۲
لہ یعنی متوجہ ۱۲
سیارہ زحل کا جو ساتویں آسمان پر ہے ۱۲
سیارہ زحل کا ... آسمان پر ہے ... اور چاند ... آسمان پر ہے ... آفتاب ۱۲
لہ یعنی خبردار ۱۲

باقی ۶

یعنی بیان کرنے والے ۱۲
لہ یعنی نشان ۱۲
لہ یعنی پاک ہے اللہ تعالیٰ ۱۲
لہ یعنی لائق ۱۲
لہ یعنی گفتگو ۱۲
لہ یعنی بادشاہ تمام امت کے ۱۲
لہ یعنی عزت کیا گیا ۱۲
لہ یعنی بزرگی ۱۲
لہ یعنی نازک بدن ۱۲
لہ یعنی خوشی ۱۲

کہ حق مجھ کو کرے حضرت کا خادم ۔ رہوں جنت میں بیشک ہو ملازم
اُسی دم دلبرِ دلدارِ حق نے ۔ ہمایوں محرمِ اسرارِ حق نے
کہے ہیں کھول لب اے طفلِ مسعود ۔ تیرے حاصل مقرر ہوویں مقصود
تو پاوے خلدِ جنت اور اِنعام ۔ جوارِ رحمتِ سلطانِ ابرار
کیا لڑکے نے اس مژدہ کو جب گوش ۔ خوشی کا اُسکے تن میں ہوا جوش
نبیؐ پر اُس گھڑی جان کر فدا وہ ۔ گیا ہے جانبِ دار البقا وہ
تب اُس کی ماں نے یہ احوال سارا ۔ نظر سے دیکھ اپنے آشکارا
کہی قدرت یہ کیا اللہ کی ہے ۔ عجب عظمت رسول اللہ کی ہے
زباں کھول اپنی اُس دم باشہادت ۔ کئی حاصل یقیں گنجِ سعادت
پھر آخر جوڑ سر اپنا قدم سے ۔ لگی کہنے امامِ محترم سے
کہ صد افسوس میری عمر آخر ۔ ہوئی ہے صرف بدبختی میں ظاہر
میرے دستِ جفا پرور سے ہر بار ۔ نبیؐ کی ذات کو پہنچا ہے آزار
تھا بیشک ناروا سب کام میرا ۔ نہ بہتر ہے مگر انجام میرا
اُسی ساعت یقیں مقبول رب نے ۔ شہِ کونین و سالارِ عرب نے
کہے عورت سے مت کھا دلمیں افسوس ۔ نہ ہو افضالِ حق سے سخت مایوس
تیرے اقبال یاور سب سے بس ہیں ۔ تیرے اجلال رہبر سب سے بس ہیں
تیرے باعث فرشتے آسماں سے ۔ کفن لاتے ہیں اب باغِ جناں سے
یہ سُن عورت نے حضرت سے بشارت ۔ قدم سے سر اُٹھائی باسعادت
نہایت اُس گھڑی کر شادمانی ۔ گئی ہے چھوڑ یہ دُنیائے فانی
قدم پر آپ کے بیشک فدا ہو ۔ گئی ہے طالبِ مُلکِ بقا ہو
کفن اُس کا وہیں باغِ جناں سے ۔ فرشتے لے کے آئے آسماں سے
صحابوں نے تب اُس فرزند و زن کو ۔ نہالِ جنت و سروِ چمن کو
اُٹھا تکریم اور عزت سے اُس دم ۔ کئے ہیں خاک میں مدفون باہم

۱ یعنی خدمتگار ۲ یعنی تو کرے ۳ یعنی مبارک ۴ یعنی واقفکار جاننے والے ۵ یعنی نیک بخت ۶ جمع مژدہ کی یعنی خوشخبری ۷ یعنی پردہ کس ۸ یعنی خوشخبری ۹ یعنی جنت ۱۰ یعنی بندگی ۱۲



۱۱ یعنی خزانہ نیک بختی کا ۱۲ یعنی سرگروہ ۱۳ یعنی رنج و درد ۱۴ یعنی بخشش ۱۵ یعنی نا اُمید ۱۶ یعنی مددگار ۱۷ یعنی جنت ۱۸ یعنی خوشخبری ۱۹ یعنی ہمیشگی ۱۲ ۲۰ یعنی ترو تازہ درخت

یہاں ہے غور لازم اے عزیزو
کہ تھی عورت نہایت وہ جفاکار
ولے حضرت کی اک عالی نظر جب
ہوا ہے اُس پہ کیا فضلِ الٰہی
ہوا اُس پر کرم جاں آفریں کا
کفن اُس کا ملائک لے کے آئے
غرض جس پر کرم ہے مصطفےٰ کا
الٰہی اُس نبی کے آپ کرم سے
مجھے یکبارگی سرشار کر تو
علے فدوی تمہارا یا نبی ہے
کہ در سے آپ کے با کحلِ اُمید
رہے دنیا و دیں میں شادماں ہو
دگر باغ روایت کے شجر سے
کہ سفیاں بن حرب تھا سخت کافر
تب اُس نے صولتِ دینِ نبی دیکھ
عداوت سے کر اپنے دل کو مذموم
گئی اس کو ملے رستے میں راہب
لگا سننے جلالت شاہِ دیں کی
غرض پہنچا ہے سفیاں روم کو جب
وہاں بھی سُن ثناخوانی نبی کی
تعجب سے کہا تھا دل میں غصہ
صفت اُس کی ہر اک جا مشتہر ہے
وہاں سے قصد کر اپنے شہر کا

ناقل ہے ضرور عالی تمیزو
اذیت اُس سے تھی حضرت کو بسیار
پڑی اُس پر نگاہِ پُر صفا جب
دفع ہوئی اُس کی ظلمت کی سیاہی
ملا ہے باغ فردوس بریں کا
یہ رُتبہ اُس کا عالم کو دکھائے
وہ مقبول ہے بیشک کبریا کا
نگاہِ رافت و چشم نعم سے
میرا بیڑا جہاں سے پار کر تو
جہاں میں آرزو اس کی یہی ہے
بصارت کو دے اپنی نور جاوید
رہے مطلب سے اپنے کامراں ہو
کروں شیریں زباں شیریں ثمر سے
اشد تھا سارے کفاروں میں ظاہر
بزرگی رسولِ ہاشمی دیکھ
گیا ہے چھوڑ مکہ جانب روم
ہر اک راہب کے منہ سے وہ عجائب
رسولِ حق امام المرسلیں کی
سو جا خدمت میں قیصر کی رہا تب
شفیعِ کُل رسولِ ہاشمی کی
محمد کا نوادر سب ہے قصہ
ثناخواں اُس کا بیشک ہر شہر ہے
چلا مشتاق ہو پھر اپنے گھر کا

۱ یعنی پاکیزگی ۲ یعنی تاریکی اندھیرا ۳ یعنی مہربانی ۴ یعنی ... ۵ یعنی ... ۶ یعنی ... ۷ یعنی ...

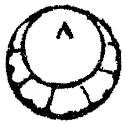


۸ یعنی ہمیشگی ۹ یعنی مقصد ور ۱۰ یعنی میٹھا پھل ۱۱ یعنی ابت سخت ۱۲ یعنی دعوی ۱۳ یعنی حراب ۱۴ یعنی یادری ۱۵ یعنی مشہور ۱۶ یعنی ارادہ

ملے ہیں جانور جو اُس کو در راہ
مقرّر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ ھُوْ ہر دم
یہ سُن ہوتا تھا حیرانِ دمبدم وہ
نہایت دل میں کرتا تھا عجائب
ملا سب راہ میں گھوڑا اُسے ایک
مقرّر بے لگام اُس کی تھی گردن
نظر سفیاں نے کر وہ اسپ نامی
ہوا ہے پے میں اُس کی گرمِ رفتار
کر اُس گھوڑے نے تب اسکی طرف رُخ
کہا ہے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ ھُوْ ظاہر
یہ سُن سفیاں نے اس گھوڑے سے تقریر
کہ اے اسپ ہمایوں یہ عجب ہے
کہا گھوڑے نے اے نادان کافر
وے نادر تر اس سے ہے تیرا کام
کہا سفیان نے وہ ہے کونسی بات
کہا گھوڑے نے یہ ہے بات نادر
کیا ہے تجھ کو اک قطرے سے پیدا
وے تو اُس سے نافرمان ہوا ہے
کہا سفیاں نے اس گھوڑے سے یہ تب
کہاں ہیں وے محمد صاحب تاج
مقرر وہ قریشی اور عرب ہیں
کرے جو اُن کی نافرماں روائی
یہ اتنا کہہ ہوا ہے گرم رفتار

زباں سے اُن کی وہ سنتا تھا ناگاہ
محمد ختمِ مُرسل شاہِ عالم
پریشانی سے رکھتا تھا قدم وہ
اسی حیرت میں تھے ہوش اسکے غائب
تھا بے زین[1] قامت[2] ور فتار[3] میں نیک
پہاڑوں کے چلا تھا زیرِ دامن
سو دیکھ اُس کی نوا در خوش خرامی
یہ چاہا تا کرے اُس کو گرفتار
بالحانِ خوش و آوازِ فرخ[6]
محمد رہبر دیں تا بآخر
کہا ہے اُس سے ہو کر غرقِ تشویر[7]
تیری گفتار نادر تر یہ سب ہے
تکلم[9] گرچہ ہے حیواں کا نادر
خسارہ[10] اس سے ہے تجھ کو سرانجام
نوادر تر میری وہ کیا ہے حرکات
کہ بیشک حق نے اب قدرت سے ظاہر
بھی روزی تجھ کو دیتا ہے ہویدا[11]
نبیؐ سے اُس کے منکر ہو رہا ہے
نبیؐ ہیں کون اس کا کر بیاں اب
رسولِ ہاشمی سلطانِ معراج
رسولِ ابطحی مقبول رب ہیں
سو ہے مردود و مقہورِ[12] الٰہی
پہاڑوں کے گیا دامن میں یکبار

۱ یعنے بغیر زین کا
۲ یعنے قد ۱۲
۳ یعنے چال
۴ یعنے پیچھے ۱۲
۵ یعنے تیز چلنے والا
۶ یعنے مبارک



۷ یعنے حیران و پریشانی
۸ یعنے مبارک
۹ یعنے کلام ۱۲
۱۰ یعنے نقصان
۱۱ یعنے ظاہر ۱۲
۱۲ یعنے قہر و غصہ
۱۳ یعنے کیا ۱۲

غرض سفیاں نے بہ تقریر کر گوش
پھر حضرت کے مبارک دیں میں آیا
دگر ہے ایک روایت عشق آموز
مصلّی بارگاہِ مجتبیٰ میں
نوادر ساتھ اسکے تھا شتر ایک
لطافت سے بھرا از گوش تا سم
سراپا خوش نہایت اور موزوں
غرض اشتر وہ سلطانِ زماں کے
سو حضرت نے شکر لب کھول بیجاد
وہاں حاضر تھے اُس دم مہر اقطاب
یہ سن حضرت سے وہ تعریف نادر
خریدا اشتر کئے ہیں سیم و زر دے
تب اس اشتر کو لایا فرح کامل
کھلے اقبال اشتر کے نوادر
سو یک شب آفتاب اوجِ توصیف
شتر نے دیکھ اُس دم شاہِ دیں کو
فصاحت سے زباں کر اپنی شیریں
سلام علیک یا بدر التمامہ
سلام علیک یا خیر الخلائق
سلام علیک یا نور البصائر
سلام علیک یا مصباح سنت
یہ سن حضرت نے اشتر کی زبانی
ملاطف ہو طرف اس کے قدم سے

رہا ہے ایک دم حیرت سے مدہوش
مسلمانی سے اپنا کام پایا
کہ اعرابی کوئی آیا ہے اک روز
جناب مصطفےٰ خیر الورا میں
نہایت سرو قد رفتار میں نیک
قدم پا سے منور اس کی تھی دُم
پشیماں دیکھ جس کو ہووے گلگوں
پسند آیا شہ کون و مکاں کے
کئے تعریف سے اسکے گہربار
عمرؓ فاروق عادل ابن خطاب
گئے ہیں پاس اعرابی کے ظاہر
گراں قیمت نہایت سربسر دے
قطاروں میں کئے حضرت کے داخل
بندھا رہتا تھا وہ حجرے کے باہر
مکاں سے اپنے باہر لائے تشریف
مہِ اوجِ کمالات و نفیس کو
لگا پڑھنے کو یہ مضمون رنگیں
سلام علیک یا زین القیامہ
سلام علیک یا بحر الحقائق
سلام علیک یا شمس الضمائر
سلام علیک یا مفتاح جنت
نوادر بے بہا گوہر فشانی
نہایت مہربانی اور کرم سے

[illegible] یعنی [illegible] ۱۱ یعنی [illegible]

باقی

[illegible] بخشنے والے قیامت کے ۱۲ ۱۳ یعنی اے بہتر خلائق کے ۱۴ یعنی اے دریا حقیقتوں کے ۱۵ یعنی اے نور آنکھوں کے ۱۶ یعنی اے آفتاب دلوں کے ۱۷ یعنی اے چراغ سنت کے ۱۸ یعنی اے کنجی جنت کے ۱۹ یعنی مہربانی اور توجہ فرمانے واسطے ۱۲

گئے ہیں پوچھنے احوال اُس کا — نوا دو حال فرخ[1] فال اُس کا
زباں کھول اُس نے اپنی با دو صد ناز — لگا کہنے کو یہ احوال ممتاز
کہ اے محبوبِ درگاہِ الٰہی — ہمارا ہر سفیدی و سیاہی
میرا مالک تھا اول ایک بدکار — نہایت ناخدا ترس و دل آزار
غضب انگیز تھا سب کام اُسکا — اسی باعث تھا غضب نام اُس کا
سو بھاگا ایک دن اُس کی جفا سے — گیا میں اک بیاباں میں وغا سے
بیاباں تھا وہ سب شیروں کا مسکن[2] — بھرے تھے شیر از کہ[3] تا بدامن
مجھے شیروں نے جب دیکھا ہے یکبار — جمع اُس دم ہوئے ہیں شیر بسیار
میرے آچار جانب سر بسر شیر — لگے ہیں بولنے با یک دگر شیر
کہ یہ مرکب ہے سلطانِ زماں کا — محمد مصطفےٰ شاہ جہاں کا
کریں اُس پر سواری شاہِ عالم — مُعلّٰی آفتابِ جن و آدم
عجب ہیں بخت اس اشتر کے اعلیٰ — یہ بُرجِ حمل ہے حمّال[4] مولیٰ
نہ لازم کس کو اب جور و جفا سے — اذیّت[5] اس کو پہنچا دے دغا سے
ہوئی ہے اس سے اب نادر ملاقات — فرح بخش[6] اس کی ہے ظاہر ملاقات
فضیلت پر در اس کی یک نظر بس — ہماری بہرہ مندی اس قدر بس
یہ سن کر میں نے شیروں کی زبانی — کیا ہوں بس نہایت شادمانی
اُسی دن سے ہوئی یہ مجھ کو اُمید — کہ راکب[7] ہو ویں مجھ پر نور خورشید
کریں خیر البشر مرکوب[8] مجھکو — سواری سے کریں منسوب مجھکو
بحمد اللہ ہوا حضرت کا مرکوب — کیا حاصل سعادت حسب مطلوب
شرافت[9] پا قدومِ پاک سے اب — ملا آکر شہِ لولاک سے اب
ہوئی ہے مجھ کو حاصل سربلندی — یہ کافی اس قدر ہے بہرہ مندی
یہ سن حضرت نے اُس کی حسن تقریر — زباں کھول اپنی با اعزاز[10] و توقیر
کہے ہیں اُس سے اے مرکوبِ مسعود[11] — نہایت اب ہوا ہوں تجھ سے خوشنود

سلہ یعنی مبارک طالع
سلہ۲ یعنی رہنے کا مکان
سلہ۳ یعنی کوہ کا مع پہاڑ
سلہ۴ یعنی اٹھانے والا
سلہ۵ یعنی تکلیف
سلہ۶ یعنی خوشی بخشنے والی



سلہ۷ یعنی سواری کرنے والے
سلہ۸ یعنی سواری کیا گیا
سلہ۹ یعنی بزرگی
سلہ۱۰ یعنی عزت و شرف
سلہ۱۱ یعنی اللہ نیک ۱۲

ہے عالی سب سے ہر دم کام تیرا
تو ہے کس بات کا اب اشتیاقی
بیاں کر اس گھڑی تو اپنی حاجت
کہا تب اُس نے اے سلطانِ ابرار
مِری اک التجا حضرت سے بس ہے
کہ جنت میں کرے حق مجھ کو داخل
نہ جنت کے مراکب دیکھ زیں پوش
وہاں بھی کر کرم سے یاد مجھ کو
دگر یک عرض ہے دنیا میں حضرت
تو بعد از آپ کے دیکھوں نہ خواری
سوا یہ آپ کے مجھ پر الم ہے
یہ سُن حضرت نے مشغول اُسکا یکبار
غرض رحلت کے جب ایام جانکاہ
سو حضرت نے بلا تب فاطمہ کو
وصیّت سے کئے تاکید ظاہر
یہ میرے بعد پھر مرکب و فاکیش
جدائی کا ہے میرے درد اُس کو
میرے بعد از خبرداری سے اس کی
ملے اُس کو ہمیشہ آب و دانہ
نہ پہنچے ایک دم اُس کو اذیت
غرض جس دم شہنشاہِ جہاں نے
ہوا ہے اُس شتر پہ غم نہایت
لگا ہے خوں بہانے چشم تر سے

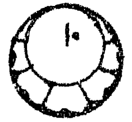
رکھا اب میں نے غضبا نام تیرا
دگر اُمید کیا ہے تیری باقی
تو پاوے اپنی مطلب بے لجاجت
معلّے آفتاب چرخ دوّار
یہی باقی میرے دل کی ہوس ہے
وہاں بھی آپ کی خدمت ہو حاصل
کریں حضرت وہاں مجھ کو فراموش
سواری سے کریں دل شاد مجھ کو
مجھے گر چھوڑ جاویں سوئے جنت
نہ میرے پر کرے پھر کوئی سواری
اُٹھانا پھر کسی کا سخت غم ہے
کئے یہ عرض مقبول اس کا یکبار
قریب آئے ہیں جب حضرت کے ناگاہ
مہ اوجِ جلالت نور مسہ کو
کہ اے آرامِ جاں نور البصائر
نہ اسواری سے ہووے کسکی دلریش
نہ آزردہ کرے کوئی مرد اس کو
نہ غافل ہو جو غمخواری سے اُسکی
نہ غفلت اُس میں جائز ہے یہاں نہ
مِری ہے اس طرح ثابت وصیّت
کئے رحلت امامِ انس و جاں نے
جدائی سے ہوا بے دم نہایت
ہوا بیتاب بس درد جگر سے

۳ باقی

یعنی ذلت خواری یعنی رنج غصہ سوال یعنی کہ یہ یعنی جان کھلانے والے یعنی سخت یعنی روشنی آنکھوں کی یعنی دعا کی عادت والا یعنی آزردہ یعنی تکلیف ۱۲

محبت تھی عجب حضرت کی اُس کو ۔۔۔ وفاداری شہ ملت کی اس کو
جدائی کے الم سے تین دن تک ۔۔۔ نہ یک تنکا اٹھایا اُس نے بیشک
نہ پروا اُس کو تھی آپ کے علف سے ۔۔۔ عجب اُلفت تھی شاہِ پُر شرف سے
سو یک شب فاطمہ بنت پیمبر ۔۔۔ خبر گیری کو آئی ہیں مقرر
شتر نے دیکھ اس بی بی کو ناگاہ ۔۔۔ کیا آقا کے غم سے اپنے یک آہ
کہا پھر درد و غم سے ہو کے مضطر ۔۔۔ سلام علیک یا بنتِ پیمبر
کہوں کیا ماجرا اس درد و غم کا ۔۔۔ فراق و محنت و سوز و الم کا
ہوا دیدار سے حضرت کے محروم ۔۔۔ جدائی نے کیا ہے سخت مغموم
ہوئی ہے تلخ میری زندگانی ۔۔۔ حرام اُس دن سے ہے دانہ و پانی
نہ اب تن میں رہا ہے صبر باقی ۔۔۔ ہوا ہے دل نہایت اشتیاقی
یقیں دنیائے فانی چھوڑ اُس دم ۔۔۔ چلا ہوں آپ کی خدمت میں بے غم
چلا بنتِ نبی سے ہو جدا اب ۔۔۔ ملا ہے مجھ کو ساغر وصل کا اب
یہ کہہ بی بی کے پھر قدموں پہ رکھ سر ۔۔۔ دیا اُس جانور نے جی مقرر
عجب اُس جانور میں تھی وفائی ۔۔۔ محبت اور طرح آشنائی
غرض مرنے سے اس اشتر کے خاتون ۔۔۔ ہوئی ہیں سخت غمگین اور محزون
پھر آخر دے کفن کر پاس کا سب ۔۔۔ کئے ہیں خاک میں مدفون اُسے تب
روایت میں دگر راوی نے ظاہر ۔۔۔ لکھا ہے حال اُس اشتر کا نادر
کہ اس اشتر کو مدفون جس مکاں پر ۔۔۔ کئے تھے سب نے باصد عزت و فر
ہوئے دن سات جب اشتر کو یکبار ۔۔۔ وہاں کھودا کسو نے لیکے ہتھیار
وے اس میں نہ کچھ اس کا اثر تھا ۔۔۔ نہیں اس خاک میں وہ جانور تھا
نہ کس کو کچھ نشاں اس کا ملا ہے ۔۔۔ نہ کوئی استخواں اس کا ملا ہے
عزیزو کیا بیاں ہے یہ دلآویز ۔۔۔ نہایت شعلہ پرور شوق انگیز
کہ الفت میں نبی کی جانور وہ ۔۔۔ یقیں کھاتا تھا بس خونِ جگر وہ

۱ مہینا ۲ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳ گھاس ۴ یعنی ناگہاں ۵ یعنی بے قرار ۶ یعنی بے نصیب



۷ فنا ہونے والی ۸ یعنی سارا ۹ غمگین ۱۰ یعنی دفن کیا ہوا ۱۱ یعنی شان ۱۲ یعنی ہڈی ۱۳ ۱۴ یعنی شوق بھڑکانے والا

اُسی اُلفت میں بیشک وہ فدا ہو | رہا ہے جاں نثار مصطفےٰ ہو
محبت نے کیا ہے اُس کے کیا کام | مقام قرب دکھلایا ہے انجام
بیاں اُس کا نوادر کر کے یہ گوش | محبت سے کر دسینے کو پُرجوش
کہ تا اس رتبۂ عالی کو پا کر | مکاں فردوس میں پاؤگے یکسر
یقیں جو جاں نثارِ مصطفےٰ ہے | وہ بیشک لائق دار البقا ہے
الٰہی کر علی کو تو سرافراز | محبت دے نبی کی سب سے ممتاز
کہ تا دُنیا سے حضرت کی محبت | لجا اپنی کرے پُرنور تربت
روایت کی دگر شاخ طرب سے | یہ میوہ خوشنما لایا ادب سے
کہ مسجد میں نبی کی تھا ستوں ایک | بزرگی میں گویا طوبیٰ سے تھا نیک
سو حضرت شاہِ دیں سلطان اخلاص | مکرم رہنمائے عام اور خاص
کھڑے رہ اس ستوں کو دیکے تکیہ | سدا پڑھتے تھے اس صورت سے خطبہ
رَوِیّہ تھا نہ اُس منبر کا سابق | تھی بیشک خطبہ خوانی اس موافق
صحابوں نے کر اس تکلیف کو غور | کئے ایجاد منبر ایک فے الفور
کہ تا بیٹھ اُس پہ سلطانِ زمانہ | کریں وعظ و نصیحت جاودانہ
قبول اس بات کو کر شاہِ مختار | امام الانبیا عالم کے سردار
ستوں کی تکیہ گیری چھوڑ اس روز | ہوئے منبر پہ آ کر جلوہ افروز
لگے پڑھنے کو خطبہ با فصاحت | معلّےٰ گوہر کانِ ملاحت
ستوں نے گوش کر حضرت کا آواز | جدائی کا نوادر دیکھ یہ ساز
نہ لا تاب جدائی ہو کے ناشاد | لگا ہے اس گھڑی کرنے کو فریاد
عجب آواز تھا اُس کا حزیں تر | مثالِ بچۂ اشتر مقرر
سُن آواز اُس کا ہو یکبار بیتاب | لگے رونے کو سب مسجد میں اصحاب
اُتر منبر سے آئے شاہِ عالم | حبیبِ حق امامِ جن و آدم
لگا چھاتی سے اُس کو با محبت | لگے ہیں پوچھنے یکبار حالت

۲ باقی

ستوں نے تب کہا ہے ہوکے مغموم
میں ہوں خوکردہ الفت تمھارا
رہا ہوں ایک مدت آپ سے مل
مرے دل پر ہے اس دم بیقراری
تب اس کی کر تسلی شاہِ دیں نے
کہے ہیں مت ہو اس صورت سے غمگیں
اگر دنیا میں تو طالب مرا ہے
تو میں ہردم بنا کر تجھ کو تکیہ
وگر درکارِ ملکِ سرمدی ہے
تو کرتا ہوں زمیں میں تجھکو مستور
کروں اس دم تجھے جنت میں داخل
کرے گا حق وہاں تجھ کو شجر ایک
مری امت تناول سب کریں پھل
تجھے کس بات کی اب آرزو ہے
اسی دم اس ستوں نے ہوکے مسرور
دفن اس کو کئے ہیں خاک میں تب
چڑھے منبر پہ پھر سلطانِ عالم
کہ تھا بس یہ ستوں بیتاب تراب
نہ چھاتی سے اگر اس کو لگاتا
تو فرقت میں مری یہ تا قیامت
محبتو اب یہاں ہے غور منظور
کہ بیجاں وہ ستوں بس سربسر تھا
اسے کیا تھی محبت شاہِ دیں کی

کہ اے سلطانِ عالم شاہِ معصوم
جدائی اب نہیں مجھ کو گوارا
جدائی نے کیا اب مجھ کو بیدل
یہ فرقت کے سبب ہے آہ و زاری
مکرم صاحب تاج و نگیں نے
صبوری سے دے اپنے دل کو تسکیں
اسی صورت سے بس راغب مرا ہے
کھڑا ہو کر پڑھوں مسجد میں خطبہ
تمنا قرب گاہِ احمدی ہے
قیامت میں کرے حق تجھکو محشور
مقامِ قرب ہووے تجھ کو حاصل
ترے پر بارور ہوویں ثمر نیک
تجھے ہووے میسر قربِ اکمل
یہاں کی یا وہاں کی جستجو ہے
کیا ہے دولتِ عقبیٰ کو منظور
کیا ہے اس نے حاصل اپنا مطلب
کئے اصحاب سے تقریر اس دم
فراقت سے مری تھا نوحہ گر اب
تسلی کی نہ کچھ باتیں سناتا
سدا فریاد کرتا با ندامت
محبت کا یہ دیکھو کیا ہے مذکور
مقرر ایک لکڑا خشک تر تھا
رسولِ بحر و برِ ماہِ یقیں کی

۱ یعنی گناہ ۱۲
۲ یعنی عادت کیا ہوا ۱۲
۳ یعنی بسبز
۴ یعنی چاہنے والا
۵ یعنی ہمیشگی
۶ یعنی نزدیکی
۷ یعنی پوشیدہ



۸ یعنی اٹھایا گیا ۱۲
۹ بار آور یعنی دونوں یعنی پھل لانے والے
۱۰ کامل ۱۱ یعنی جدائی
۱۲ واویلا
۱۳ یعنی شرمندگی سے ۱۲

وہ اس اُلفت سے کس عظمت کو پہنچا
ہوا ہے اُس کا رتبہ سب سے عالی
محبت اک ستوں میں اس قدر ہو
تو پھر لازم ہے جو ہیں اہل ایماں
کہ کر حضرت پہ ہر دم جاں نثاری
نہ اس اُلفت سے غافل ہوویں یکدم
محبت سے نبیؐ کی ایک لکڑا
تو پھر ہیں جو مسلماں پاک پیشہ
کریں اخلاص سے گر جاں فشانی
ملے گر اُن کو جنت کیا عجب ہے
جسے ہووے محبت شاہِ دیں کی
وہ ہے مقبول خلّاقِ جہاں کا
کیا ہے حق نے اس معنے سے آگاہ
کہا ہے حق نے اس صورت سے نادر
کہ کر آگاہ تو اے میرے محبوب
تو تم میری رہو فرمانبری میں
کرے مقبول تم کو حق تعالےٰ
غرض جس کو ہے الفت مصطفےٰ کی
وہ ہے مقبول بیشک بس خدا کا
بھی مردودِ نبیؐ مردودِ حق ہے
خلافِ مصطفےٰ بس ہر کہ باشد
محبت سے نبیؐ کی جو ہے خالی
ہے لکڑی کی بزرگی سے بھی وہ کم

بزرگی اور کس رفعت کو پہنچا
ملا ہے اُس کو مُلکِ لایزالی
جُدائی سے نبیؐ کی نوحہ گر ہو
سو کہلاتے ہیں عالم میں مسلماں
کریں حاصل مقامِ رستگاری
نہ ہیزم سے رہیں رُتبے میں ہو کم
دکھاوے اپنا رُتبہ کر کے اعلا
رکھیں حضرت سے کر الفت ہمیشہ
کریں صرف محبت زندگانی
رہِ جنت محبت اور ادب ہے
رموز آگاہِ ربّ العالمیں کی
وحی ہے کردگارِ اُنس و جاں کا
ہے فاتبعونی پھر یحببکم اللہ
عجب آیت ہے یہ قرآں میں ظاہر
خدا کی گر محبت ہووے مطلوب
محبت اور وفا اور چاکری میں
ولایت کا ملے رُتبہ یہ اعلےٰ
محبت ہے شہِ ہر دوسرا کی
وہ ہے محبوبِ الحق کبریا کا
یقیں ملعون خلّاقِ الخلق ہے
اگر ملعون نباشد گو چہ باشد
ستوں کا ہے مراتب اُس سے عالی
مگر ہیزم ہے وہ بہرِ جہنم

لہ یعنے ستون کی کلمہ
لہ یعنے ہمیشگی یعنے
رہائی نجات چھٹکارا
لہ یعنے لکڑی کی
یعنے
یعنے بلند درجہ



دوست شود پس
تابعداری کرو میری
دوست رکھے گا تم کو
اللہ تعالیٰ لہ یعنے خبردار
لہ تابعداری لہ یعنے
برحق ۱۲ جو کوئی مخالف
مصطفےٰ کا ہووے لہ
اگر ملعون نہ ہووے تو
اور کیا ہووے ۱۲
یعنے بلند ۱۲

الٰہی اب کرم سے اپنے ہر بار
محبت سب کو حضرت کی عطا کر
محبت دے ہر اک کے جان و دل میں
محبت سے نہ کر حضرت کی مہجور
مجھے بھی خاک پائے مصطفےٰ کر
علی کے ہے یہی بس دل میں امید
کیا امید پر مجلس یہ اتمام
بروح سرور سلطانِ عالم

جہاں میں جو ہیں مومن اور دیندار
اسی سے مرتبہ سب کا علا کر
صداقت دے سبھوں کے آب و گل میں
نہ کر اس دولتِ جاوید سے دور
دو عالم میں فدائے مصطفےٰ کر
تو ثابت اس کی رکھ امید جاوید
پڑھوں لاکھوں درود از صبح تا شام
مکرم سید اولاد آدم

پڑھوائے حاضر و صلوات جاوید
کہ تا بر لاوے حق سب دل کی امید

۱ یعنی بلندی ۲ یعنی جسم ۳ یعنی جدا کیا ۴ یعنی ہمیشہ ۵ یعنی غوطہ مارنے والا ۶ یعنی سیپ ۷ یعنی انمول ۸ یعنی خالص پاک ۹ یعنی بھاری پن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ



مجلس نہم

قلم غواص ہو بحر شرف کا
نکال اُس سے کئی روشن جواہر
دکھا مجلس میں بس اس کی جھلک اب
عجب ہیں بے بہا یہ گوہر ناب
فلک گر مہر و مہ کے لاکے پلّے
گرانی سے نہ اس کا کر سکے تولی
وے گوہر معجزاتِ مصطفےٰ ہیں
کہ حق نے جن کے باعث سب بنایا
بنے ہیں نور سے جن کے سب افلاک

گریباں چیر ناخن سے صدف کا
اُسے لا مجلس نہم میں ظاہر
کیا ہے اُس کو رشکِ نہ فلک اب
خجل ہے جس سے خورشید جہاں تاب
ارادہ یہ کرے تا اُس کو تولے
کہو پھر کون اس کا کر سکے مول
کرشماتِ حبیبِ کبریا ہیں
فلک اور عرش و کرسی کر دکھایا
کہا ہے شان میں بس اُن کی لولاک

۱۰ یعنی نو آسمانوں کی ۱۱ اشارہ طرف حدیث قدسی کے لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اے حبیب اگر تجھ کو پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

کواکب کے ہیں ہیرے جن سے پُر نور
بصارت آنکھ کی کامل یہ سب ہے
نبی سے سب کے ہیں پُر نور عینین
ہے اُن کی خاکِ در میں وصف ظاہر
روایت اِک یہاں یہ برمحل ہے
کہ تھا اندھا یہودی ایک مدبر
ہمیشہ کام بیجا اس کا سب تھا
حسد تھا دل میں اُسکے اور عداوت
جہالت سے تھا باطن اُسکا معمور
تھی اُسکی اس طرح سے رسم و عادت
لجا کر پھینک دیوے اس کو در پر
تھا اس صورت سے ہر دم کام اُسکا
تھی گھر میں ایک لڑکی اُس کے دانا
خدا نے دی تھی اس کو پارسائی
دل و جاں اپنا راہِ مصطفےٰ میں
محبت میں جنابِ پُر شرف سے
پدر اُس کا سراسر پُر شرر تھا
سو اس باعث چھپا وہ راز اپنا
نہاں اندھے سے رکھ وہ دینداری
سو ایک شب کو وہ بستر میں اپنے
تب اُس لڑکی نے فرصت پا یہ نادر
سعادت کرکے حاصل وہ نکوکار
وہ حجرے سے نکل جب آئی باہر

بصارت کا ہے عالم جن سے معمور
جہاں ہیں اور فلک پیما عجب ہے
سبھی کہتے ہیں ان کو قرۃ العین
کہ عالم کی کرے روشن بصائر
نشا اس خاکِ در کی بے بدل ہے
نہایت کور باطن اور کافر
جنابِ مصطفےٰ سے بے ادب تھا
تھا مستغرق سراپا در بغاوت
ضلالت اُس کی تھی عالم میں مشہور
ہمیشہ کر جمع ہر اِک نجاست
جنابِ مصطفےٰ کے رہگذر پر
اذیت بخش تھا انجام اُسکا
نہایت خوبصورت پُر تمنا
سعادت سے تھی اُسکو آشنائی
فدا کرتی تھی اُلفت اور وفا میں
سدا تھی مست جامِ من عرف سے
ہمیشہ مصدرِ جہل و ضرر تھا
نہ بتلاوے کبھی انداز اپنا
سدا کرتی تھی وہ خدمت گذاری
رہا ہے سو مقرر گھر میں اپنے
ہوئی خدمت میں جا حضرت کی حاضر
ہوئی رخصت طلب حضرت سے یکبار
وہاں نعلین تھے حضرت کے ظاہر

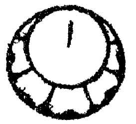
۱ یعنی ستارے ۱۲
۲ یعنی سنائی ۱۲
۳ یعنی آنکھیں ۱۲
۴ یعنی آنکھوں کا ۱۲
۵ یعنی دروازہ ۱۲
۶ یعنی بدبخت
۷ یعنی سپاہ دل ۱۲
۸ یعنی ڈوبا ہوا ۱۲
۹ یعنی دشمنی ۱۲
۱۰ یعنی گمراہی ۱۲

۱۱ باقی

۱۲ یعنی تکلیف دینے والا ۱۲
۱۳ اشارہ ہے طرف حدیث شریف کے ۱۲
۱۴ یعنی نکلنے کی جگہ
۱۵ یعنی نقصان
۱۶ یعنی بھید ۱۲
۱۷ یعنی اندھا ۱۲
۱۸ یعنی جوتے ۱۲

پڑی نعلین پر اُس کی نظر جب — اُٹھا ہے جوش دل سے سر بسر تب
غرض لے ہاتھ میں نعلین یکبار — لگی ہے چومنے اُس کو ادب وار
کبھی سر پر اُٹھا رکھتی تھی یک دم — کبھی ملتی تھی اس پر دیدۂ نم
لگا چھاتی کو پھر عز و طرب[1] سے — کبھی ملتی تھی رخسار[2]یں ادب سے
بجا لا اُس نے الفت کا قرینہ — مئے[3] اُلفت سے کر معمور[4] سینہ
زمیں پر رکھ دیئے نعلین یکبار — پھر اُس سے خاک لے با قدر و مقدار
مکاں پر اپنے تب آئی ہے ظاہر — تھا ساتھ اس کے عجب کحل الجواہر[5]
سو آئی وہ پدر کے پاس اپنے — یقیں اس بے بصر[6] کے پاس اپنے
پڑا بستر پہ حیت وہ بے خبر تھا — بدن سے اپنے غافل سر بسر تھا
تب اُس لڑکی نے اس فرصت کو کر غور — لے اس نعلین کی وہ خاک فی الفور
دئی ہے آنکھ میں اُس کی لگا تب — گئی ہے آنکھ کی کامل دوا تب
غرض آثار[7] جس دم صبح دم کے — درخشاں ہو سبھی عالم میں چم کے
اُسی ساعت ہوا وہ کور بیدار — یقیں اُس خاک کی حرمت[8] سے یکبار
کھلی آنکھیں تو اس دم صبح دم کا — نظر آیا ہے عالم صبح دم کا
بصارت[9] کے ہوئے آثار ظاہر — ہوئے ہیں صبح کے انوار ظاہر
سمایا نور عالم کا نظر میں — بصارت آ گئی ہے بے بصر میں
پڑا حیرت میں اُس دم کور[10] جہاں[11] — بلا لڑکی کو نزدیک اپنے فی الحال[12]
دکھا آنکھیں کہا حیرت عجب[13] ہے — ہوئیں پُر نور[14] آنکھیں کیا سبب ہے
نہ میں نے کچھ کئی اُس کی دوائی — ہوئی پیدا کہاں سے روشنائی
کہا لڑکی نے قدرت ہے خدا کی — برکت ہے نبیؐ کے خاکِ پا کی
گئی تھی رات کو میں گھر سے باہر — جنابِ مصطفٰےؐ میں ہو کے حاضر
اُٹھا نعلین کی حضرت کی بس خاک — اُسے لا گھر میں مثلِ سرمۂ پاک
لگائی آنکھ میں تیری اسی شب — ہوئی ظاہر برکت اُس کی یہ سب

[1] یعنی عزت اور خوشی
[2] یعنی دونوں گال
[3] یعنی شراب محبت
[4] یعنی آباد
[5] یعنی سرمہ
[6] یعنی اندھا
[7] یعنی نشان ۱۲



[8] یعنی عزت ۱۲
[9] یعنی بینائی ۱۲
[10] یعنی اندھا
[11] یعنی بڑا جاہل
[12] یعنی اسی وقت
[13] یعنی تعجب
[14] یعنی روشن ۱۲

کھلا اُس کے سبب آنکھوں کا روزن
گرامی ہے عجب وہ خاک نعلین
سخن جس دم کیا جاہل نے یہ گوش
ہوا غصے سے جل کر اس گھڑی تیز
نہایت خشمگیں تب ہو کے ظاہر
خدا نے اپنی بس قدرت سے اس دم
دگر آنکھیں کیا اس کو عطا تب
پھر آنکھیں اپنی دو ثابت نظر کر
پھر اپنے کھود اُس دم دیدۂ پاک
نئے سر سے پھر آنکھیں اُس کی لاریب
غرض ہر بار اُس نے تیز تر ہو
نکال آنکھیں مقرر تین نوبت
ہر اک نوبت خدائے جل وشاں نے
یقیں اپنی دکھا عظمت کو ہر بار
نئے سر سے بصارت اُسکو پھر دے
غرض اُس کور نے چوتھے مراتب
دونوں آنکھیں نکال اپنی وہ فی الحال
ہوا ہے اس گھڑی آواز از غیب
قیامت تک گر ان آنکھونکو ظاہر
تو ہم ہر بار الطاف و کرم سے
یقیں اُس کے مراتب پر نظر کر
نئے سر سے تیری آنکھونکو دے نور
دکھاویں تجھ کو قدرت کا تماشا

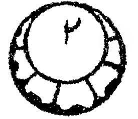
ہوئی آنکھیں تمھاری صاف روشن
یقیں اس سے ہوئے پُر نور عینین
جہالت نے کیا ہے اُسکی تب جوش
لے سکیں ہاتھ میں اس دم بڑی تیز
نکال آنکھیں دیا ہے پھینک باہر
یقیں اس خاک کی حرمت سے اس دم
ہوا بینا یقیں وہ پُر حجاب تب
نہایت خشمگیں ہوا اور مضطر
دیا ہے ڈال بیشک بر سر خاک
اُسی ساعت ہوئیں پُر نور از غیب
نہایت خشمگیں اور بے جگر ہو
دیا ہے پھینک ہر دم بے شباہت
خداوند زمیں و آسماں نے
دکھا اُس خاک کی حرمت کو ہر بار
کئے پُر نور ہر دم اُس کے دیدے
ارادہ یہ کیا غصے سے غالب
سراسر خاک میں دلوے اُنھیں ڈال
کہ اے جہال تا داں سخت پُر عیب
نکالے اور دلوے پھینک باہر
محبت رکھ حبیب محترم سے
سدا نعلین کی اس سے قدر رکھ
بصارت سے کریں ہر بار معمور
بزرگی اور عظمت کا تماشا



عبث تو آپ کو محنت میں مت ڈال
عناد و بغض تیرا سربسر سب
کیا اس مرد نے یہ راز جب گوش
اُٹھے غفلت کے پردے اسکے دل سے
اُسی دم مصطفےٰ کے آ قدم پر
ارادہ صدق دل سے اپنا اخلاص
عجب تھی آپ کے نعلین کی خاک
سبب سے جس کے آنکھیں بدگہر کی
پھر اُس کے دیدۂ باطن کو دے نور
عزیزو کھول کر اب دیدۂ دل
یہ دیکھو کیا ہے رتبہ مصطفےٰ کا
کرامت اور فضائل انکے کیا ہیں
کہ جن کی خاک پا میں یہ اثر تھا
ہوئے ہیں جس سے بینا کور باطن
عجب تھی خاک پا وہ رشک اکسیر
پھر اُن کی ذاتِ اقدس کے فضائل
تھی حق کے پاس کیا توقیر اُن کی
عجب تھے مصطفےٰ محبوب داور
جسے ہو دیدۂ باطن کرے غور
وے جو کور و بدبخت ازل ہیں
کہاں اُن کو بصارت کی نظر ہے
نبیؐ کی عزت و حرمت سے اُن کو
ہے ظاہر سربسر بغض و عداوت

نہ کر عقل و خرد کو اپنے پامال
ہے بے حاصل مفر اس قدر سب
رہا حیرت سے ساکت اور خاموش
ہوئی زائل ضلالت آب و گل سے
گرا ہے عاجزی سے اپنا رکھ سر
مسلماں ہو گیا با صدق اخلاص
نہیں تھی خاک وہ تھا سرمہ پاک
ہوئیں پُر نور ہر دم بے بصر کی
کیا حق نے یقیں ایماں سے معمور
کرو بس غور حضرت کے فضائل
مکرم اس حبیب کبریا کا
یقیں عالی منازل انکے کیا ہیں
یہ حرمت کا کرشمہ معتبر تھا
ہوئے انوار سے ایماں کے موقن
یہ اس کی ہے بزرگی اور توقیر
کہو کیا ہیں مکرم اور کامل
گرامی تھی عجب تصویر اُن کی
مقرر تھے الوہیت کے مظہر
ہو بینا تو نظر فرماوے سب طور
بھی مغضوب خدائے لم یزل ہیں
شقاوت دل میں اُن کے سربسر ہے
بزرگی اور اس عظمت سے اُن کو
نہایت دل میں رکھتے ہیں بغاوت

۱ہ یعنی دانائی سمجھ ۱۲
۲ہ یعنی دشمنی ۱۲
۳ہ یعنی دور ۱۲
۴ہ یعنی گمراہی
۵ہ یعنی بد ذات
۶ہ یعنی اندھا ۱۲
۷ہ یعنی دل کی آنکھ
۸ہ یعنی فضیلتیں
۹ہ یعنی بلند مرتبے
۱۰ہ یعنی دل کے اندھے



۱۱ہ یعنی روشنی ۱۲
۱۲ہ یعنی یقین کرنے والے
۱۳ہ یعنی عزت
۱۴ہ یعنی محبوب اللہ تعالیٰ کے
۱۵ہ یعنی خدائی
۱۶ہ یعنی جائے ظہور
۱۷ہ یعنی غضب کیا گیا
۱۸ہ یعنی بدبختی ۱۲
۱۹ہ یعنی دشمنی ۱۲

یقیں ہیں وے منافق اور کافر — ہے اُن کی دینداری حسب ظاہر

وے باطن میں کافر سے ہیں بد تر — بھی مشرک سے زیادہ بد ہیں اکثر

الٰہی دے مسلمانوں کو اخلاص — محبت مصطفیٰ کی سب کو دے خاص

رکھ ان بد باطنوں کے قرب سے دور — نبی کے قرب سے کر سب کو مسرور

محبت ان کے سب اصحاب کی دے — بھی آلِ سیدالاحباب کی دے

خصوصاً جو ہیں نامی چار اصحابؓ — کھُلا ہاتھوں سے جن کے دین کا باب

وے منظورِ جنابِ کبریا ہیں — قبول خواجۂ ہر دوسرا ہیں

محبت اُن کی دے ہر بار سب کو — کہ جانیں ان کے حرمت اور ادب کو

نہ کر اصحابؓ سے منکر کسے تو — نہ کر بدبخت اور مدبر کسے تو

طفیل اُن کے علی کو کر عنایت — صحابؓ و آل کی اُلفت نہایت

منوّر گوہر ایماں عطا کر — ہمیشہ خاکِ پائے مصطفیٰ کر

روایت کا دگر ہے سرمہ داں اب — نکالوں سرمۂ گوہر فشاں اب

کہ تھی عورت کوئی ساکن یمن میں — تھی گلبن پارسائی کے چمن میں

دیا فرزند نر حق نے اُسے ایک — نہایت حسن اور صورت میں تھا نیک

ولے اندھا وہ مادر کے شکم سے — ہوا پیدا الیقیں کتمِ عدم سے

سو ماں تب اس کو نابینا نظر کر — ہوئی غمناک بیشک اور مضطر

غرض حضرت کے سُن پھر اُسنے اوصاف — ارادت سے عقیدہ اپنا کر صاف

پھر اپنے ساتھ لے تحفے نوادر — مدینے کی طرف آئی ہے ظاہر

سو آ پہنچی ہے دربار علا میں — جناب خواجۂ ہر دوسرا میں

پسر کو رکھ قدم پر ہو ادب دار — کئی ہے کور پن کا حال اظہار

یہ سُن اُس نورِ ابصارِ ملک نے — معلّے آفتاب نہ فلک نے

عنایت کا اُٹھا کر اس گھڑی ہاتھ — رکھے ہیں اُس کے دیدے پر خوشی ساتھ

اُسی دم حق نے کر لطف و عنایت — دکھا اس ہاتھ کی حرمت نہایت

ل یعنی بے ایمان ۱۲
۲ یعنی شریک کرنے والا جو شخص
ایک خدا کا قائل ہو
۳ یعنی سردار دوجہاں
۴ یعنی دروازہ
۵ یعنی درگاہ ۱۲
۶ یعنی عزت ۱۲

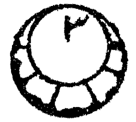
۹
باقی

۱ انکار کرنے والا ۱۲
۲ بدبخت ۹ یعنی
۳ والی ۱۰ پھول کا درخت
۱۱ یعنی پیدا ۱۲ یعنی بیقرار
۱۳ یعنی صحابہؓ ۱۴
یعنی بلند ۱۲

تب اُس عورت کے اُس اندھے پسر کو
جو تھا معذور نابینا شکم سے
عجب تھے ہاتھ حضرت کے جہانتاب
تب اُس عورت نے پا اپنے مطالب
یہ عظمت دیکھ حضرت کی مکرّم
قبیلے نے نظر کر سب یہ اسرار[3]
ہوا ہے اعتقاد اُن کا زیادہ
مسلماں تب ہوئے خدمت میں آکر
الٰہی اب کرم سے مصطفٰے کے
مرے جو دیدۂ بینا ہیں بے نور
دے اُن کو نور اب عزّ و شرف کا
سیاہی معصیت کی کر کے غارت
برکت سے نبیؐ کی یا الٰہی
کر ایماں سے میرے اب دل کو بینا
علی ہے گرچہ نابینا مُقتّر
روایت کا دگر لے سُرمۂ نور
کہ اصحابوں میں تھے یک مرد دانا
سفیدی سے بھرے تھے اُن کے دیدے
بصارت کا نہ مطلق کچھ اثر تھا
سو نکلے ایک دن وہ گھر سے باہر
زباں بس عاجزی سے کھول اُس روز
کہ اے چشم و چراغ جن و آدم
دریغا[10] حق نے مجھ کو بے بصر کر

دیا قدرت سے آنکھیں بے بصر کو
ہوا بینا وہ حضرت کے کرم سے
کھلے ہیں جس سے بینائی کے ابواب[1]
ہوئی ہے شاد[2] ماں اُس دم عجائب
قبیلے میں گئی ہے اپنے جس دم
پسر کو دیکھ بینا اُس گے یکبار
سبھوں نے صاف دل سے لا ارادہ
ہوئے شاداں نبیؐ کا فیض پاکر
یقیں اُس معدن[4] صدق و صفا کے
بصارت[5] سے کر اس دم اُن کو معمور
لگا سُرمہ مقرّر مَن عَرَف[6] کا
دے اس میں معرفت سے اب بصارت
سبھی دھو اس میرے دل کی سیاہی
نجاست قبر میں کر کور اعمیٰ[7]
دے روشن ہیں انوارِ پیمبر
کروں پھر دیدۂ باطن کو معمور
نہیں تھے خرد[8] سالی سے وہ بینا
نہایت کور تھے اور غم رسیدے
سیہ عالم نظر میں سر بسر تھا
جنابِ مصطفٰے میں آئے ظاہر
لگے کرنے بیاں اس دم جگر سوز
فروغ[9] دیدۂ پُر نور عالم
رکھا ہے اس طرح معذور تر کر

۱ یعنی دروازے ۲ یعنی خوش ۳ یعنی بھید ۴ یعنی کھان ۵ یعنی بینائی ۶ اشارہ طرف حدیث



۶ تتمہ حدیث یعنی اللہ کو پہچانے کا ۷ یعنی اندھا ۸ یعنی کمسنی ۹ یعنی روشنی ۱۰ یعنی افسوس

لگا آنکھوں میں شمع روشنائی[1]
اگر دیدے میرے اے کاش اس طور
تو حضرت کے جمالِ بے بدل[2] کو
نہ ہو محروم روئے احمدی[3] سے
نہ رہتا اس طرح سے بے سعادت
وے حق نے کر اس دولت سے[4] محروم
یہ سن کر اس طبیب درد دل نے
کئے ہیں ان کی آنکھوں پر اسی دم
اسی ساعت خدا نے پاک دم کی
سفیدی آنکھ سے سب ان کی کر دور
ہوئی آنکھیں تب ان کی اسقدر تیز
ضعیفی میں بھی تیز ان کی نظر تھی
حبیب مدرک اس صورت سے نادر
کہ ہیرے باپ مدرک جنکا ہے نام
درِ دولت پہ لیکن مصطفےٰ[1] کے
سدا رہتے تھے حاضر با سعادت
سو اس عادت موافق اپنے اک دن
گئے خدمت میں شاہِ محترم کی
سو اس دن مصطفےٰ نے مرحمت ساتھ
یقیں اس ہاتھ کی حرمت سے یکبار
اسی ساعت سفیدی سب ہوئی دور
بصارت کا کھلا ہے اسقدر باب[16]
عجب آئی ہے تیزی اس نظر میں

بصارت سے نہ بخشا آشنائی
نہ ہوتے کور اس عالم میں فی الفور
ہمیشہ دیکھتا حسنِ ازل کو
لقائے بادشاہِ سرمدی[4] سے
کہ ہے دیدار حضرت کا عبادت
کیا دیدار کی نعمت سے محروم
شناسائے[5] رموزِ آب و گل[6] نے
دمِ پُر نور راحت بخش عالم
برکت پہ دکھا نور قدم کی
کیا عینین[7] کو بس انکے پُر نور
بصارت تھی ہمیشہ شہرت انگیز
کرامت یہ نبی کی سر بسر تھی
روایت دوسری لکھتے ہیں ظاہر
تھے نابینا طفولیت[8] سے مادام[9]
امام الانبیا والاولیا کے
تھی اس صورت سے بیشک انکی عادت
نکل گھر سے یقیں وہ پاک باطن
سرِ اوج[10] ہدایت اور کرم کی
رکھے آنکھوں پہ ان کے دُرفشاں[12] ہاتھ
ہوئی آنکھوں میں بینائی نمودار[13]
ہوئیں آنکھیں مصفا[14] اور پُر نور[15]
نظر آنے لگے ماہی تا بہ مہتاب
نہ ویسی تھی بصارت کس بشر میں

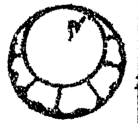
۱ یعنی بینائی ۱۲
۲ یعنی بے مثل ۱۲
۳ یعنی حضرت ۱۲
۴ یعنی ہمیشگی ۱۲
۵ یعنی جاننے والے ۱۲
۶ یعنی مٹی یعنی جسم
۷ جمع یعنی آنکھوں کو
۸ یعنی بچپن ۱۲



۹ یعنی ہمیشہ ۱۲
۱۰ یعنی بلندی
۱۱ یعنی بزرگی
۱۲ یعنی موتی بکھارنے والے
۱۳ یعنی ظاہر
۱۴ یعنی صاف
۱۵ یعنی روشن
۱۶ یعنی دروازہ ۱۲

رہے دُنیا میں وہ اسّی برس تک نہ حاجت تھی لگاویں کب وہ عینک
سُئی باریک اور باریک ہے تار پروتے تھے یقیں ہاتھوں سے ہر بار
عجب تھے ہاتھ وہ حضرت کے پُرنور بصارت کا تھا عالم اس سے معمور
غرض اس میں یہ نادر سب اثر تھا جلالت کا کرشمہ سربسر تھا
فدا اُن پر نہ ہوں کیوں چشم عالم اثر تھا جس میں بینائی کا ہر دم
دگر گل اک روایت کے چمن سے نکالا تازہ تر برگِ سمن سے
کہ اک لڑکا کسی کافر کا تھا خوب بنایا تھا اُسے بس حق نے محبوب
قضارا ہاتھ سے اپنے وہ یک بار گرا ہے خاک پر ہو کر نگوں سار
تب اُس لڑکے کا اسدم ضرب کے ساتھ اُکھڑ کاندھے سے ٹوٹا اُس گھڑی ہاتھ
پدر نے تب لگا کر لیپ اُس دم جبیرے سے اُسے باندھا ہے محکم
وہ لڑکا اُٹھا گھر سے اُس روز کہیں جاتا تھا با آہِ جگرسوز
اُسے تب دیکھ شاہِ ذوالکرم نے حبیبِ حق امامِ محترم نے
بلا کر اُس کو با رفق و مدارا جبیرہ کھول اُس دم آشکار
عنایت اور نہایت مہر کے ساتھ پھرائے ہاتھ پر اس کے یقیں ہاتھ
تب اُس لڑکے کا بیشک ہاتھ اسدم درستی پا ہوا ہے سخت محکم
جبیرہ ہاتھ میں دے اُس کے بچار کہے حضرت نے جا گھر کو سبکسار
غرض لڑکا گیا جب اپنے گھر کو ہوئی حیرت نہایت تب پدر کو
تب اُس لڑکے سے پوچھا حال سارا بیاں اُس نے کیا اجلال سارا
پدر نے اُس کے سُن یہ حال نادر جناب پاک میں آیا ہے ظاہر
قبیلے کو بھی اپنے ساتھ لایا یقیں ایمان کی دولت کو پایا
یہ لکھتے ہیں جوانی میں وہ لڑکا اُسی اک ہاتھ سے سو من کا بوجھا
اُٹھاتا تھا سہولیت کے بس ساتھ قوی اُس کا ہوا تھا اسقدر ہاتھ
نبیؐ کے ہاتھ کی بس یہ صفت ہے نوادر تر عجب یہ کیفیت ہے

سے یعنی چشم ۱۲ سے یعنی بیدا کی سے یعنی بینا سے یعنی اتفاقاً سے یعنی طرح کی لکڑی سے یعنی اوندھا سے یعنی ... ۱۲ سے یعنی



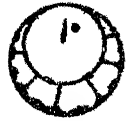
صاحب عزت ۱۲ صاحب مہربانی ۱۲ سے یعنی صلح ۱۲ سے یعنی حبیب ۱۲ سے یعنی مضبوط ۱۲ سے یعنی جلدی ۱۲ سے یعنی ظاہر سے یعنی بزرگی سے یعنی آسانی سے یعنی عجائب ۱۲

روایت ہے کہ دگر دار الشفا سے — نکالا نقل ایک کامل دوا سے
کہ اصحابوں میں تھے کامل کوئی ایک — معاذ ابن عفر نام اُن کا تھا نیک
برص زانو پہ اُن کے سر بسر تھا — مقرر کوڑھ کا ظاہر اثر تھا
دوا اُن کو ہوئی نافع نہ ہرگز — ہوئے آخر دوا کرنے سے عاجز
تھی اس باعث ملالت اُنکے دلپر — نہایت غم کی حالت ان کے دلپر
سو اکدن اپنی وہ بی بی کو بے پاس — تھے بیٹھے ہو دوا سے اُسکے بے آس
نظر کرنا اُمیدی کے وہ آثار — کہا اس پارسا نے اُن سے اک بار
کہ بس کیا کام ہے اس دم دوا کا — کھُلا ہے باب اب دار الشفا کا
مریضوں کا تدارک پُر اثر ہے — شفا بخش جہاں روشن نظر ہے
ہے عیسیٰ کو بزرگی جن کے دم سے — خلیل اللہ کو راحت قدم سے
عجب ذات مقدس مظہر نور — گہر افروز چشم عالم حور
سو حاضر ہے محمد مصطفےٰ کی — چراغ بارگاہِ کبریا کی
کہو مت دیر بس خدمت میں جا اب — رسومِ بندگی لاکر بجا اب
کہو سب ماجرا اس درد و غم کا — برص کی یہ سفیدی اور سقم کا
مقرر آپ کی اب اک نظر سے — عنایت اور عطائے مفتخر سے
دفع سب کوڑھ کی ہووے سفیدی — رہے باقی نہ دردِ نا اُمیدی
سنا بی بی سے یہ روشن فضائل — علاج معتبر تدبیر کامل
تب اُس دم راہ لے دار الشفا کی — مقدس بارگاہ مصطفےٰ کی
سو حاصل کر مقرر بہرہ یابی — کئے احوال سب ظاہر شتابی
یہ سُن کر اُس طبیب بحر و بر نے — حکیم صادق عالی گہر نے
عصا دے ہاتھ کا اپنے مقرر — کہے ہیں اب عصا یہ میرا لیکر
لیجاؤ گھر میں اپنے آشکارا — کرو اس کوڑھ کو اس سے اشارہ
اشارہ سے سفیدی ہوئے سب دور — رہے دل ہو تمھارا شاد و مسرور



سن کر ہاتھ میں لے وہ عصا تب ۔ سو گھر میں اپنے جا با مدعا تب
دکھائے ہیں مرض کو اپنے اس طور ۔ مرض نے اس عصا کو دیکھ فی الفور
ہوا ہے خوف کھا اک بار غائب ۔ اسی دم اڑ گیا تن سے عجائب
رہی باقی نہ کچھ اس کی نشانی ۔ ہوئی بیمار کو بس شادمانی
اسی ساعت مرض اپنا بھی کھو ۔ رہے ابن عفر تب شادماں ہو
جلالت کا یہ دیکھو کیا بیاں ہے ۔ بزرگی اور عظمت کا نشاں ہے
عصا کو دیکھ جن کے کوڑھ سارا ۔ ہوا غائب نظر سے آشکارا
یہ ظاہر جب اثر تھا اس عصا میں ۔ کہو پھر اس وجود مصطفیٰ میں
نہیں عظمت کی تھی وہ کونسی سنئے ۔ خدائی جن کے باعث سب بنی ہے
کیا ہے حق نے ختم ان پر رسالت ۔ کیا ہے ختم بھی ان پر جلالت
روایت ہے دگر لے سرمۂ نور ۔ کروں چشم ارادت اس سے معمور
کہ لونڈی ایک تھی مکے میں عاقل ۔ زنیرہ نام تھا بس نیکو خصائل
سو آ خدمت میں اک دن مصطفیٰ کی ۔ شہ عالم رسول کبریا کی
ہوئی ہے صدق دل سے وہ مسلماں ۔ کئی حاصل سعادت اور ایماں
قضارا اس پہ گذرے ہیں کئی روز ۔ ہوا اک عارضہ اس کو جگرسوز
کہ یعنی آنکھ سے اس کی گیا نور ۔ ہوئی ہے سخت نابینا و معذور
قریشی حال سے ہو اس کے واقف ۔ گئے ہیں پاس اس کے سب مخالف
کہے ہیں ایک دل ہو اس سے سب نے ۔ ستمگر اس گروہ بے ادب نے
کہ تو نے بت پرستی سے اٹھا دھیان ۔ محمد کے اوپر لائی ہے ایمان
اسی شومی سے جو بد ہیں یہ اعمال ۔ گئی ہیں پھوٹ آنکھیں تیری فی الحال
کئے ہیں لات اور عزیٰ نے تجھکو ۔ اسی صورت سے نابینا خفا ہو
محمد کے اٹھا دین سے دل ۔ کہ شومی اس کی یہ ظاہر ہے کامل
کر اس کے دین سے دوری تو ہر دم ۔ بتوں کے سامنے کر پشت کو خم

۱؎ یعنی جلدی ۲؎ یعنی خوبی ۳؎ یعنی بزرگی ۴؎ یعنی بلند مرتبہ ۵؎ یعنی لاٹھی جو بزرگوں کے پاس رہتی ہے ۶؎



۱؎ یعنی جسم ۲؎ یعنی پیغمبری ۳؎ یعنی اچھی خواہش ۴؎ یعنی خصلت والی ۵؎ یعنی دشمن ۶؎ اتفاقاً ۷؎ یعنی نحوست ۸؎ لات و عزیٰ دونوں بت ہیں

کہ شاید ہو تیرے پہ مہرباں اب
یہ سن اقوال اس فرخ لقا نے
کہ خوات اس نبی کی مظہر نور
یقیں پرتو سے ان کے بس مقرر
ہدایت کی ملی ہے مجھ کو دولت
نہ تم کو اس بصارت کی خبر ہے
در دولت پہ حضرت مصطفےٰ کے
فدا ہے سب میرا یہ مال اور جان
بصارت جو گئی آنکھوں کی یکسر
کسو تنے کا نہ اسمیں کچھ سبب ہے
نہ تم ہو دین کی خوبی سے آگاہ
یقیں یہ بت پرستی سب ہے باطل
یہ تیرے ہیں یقیں ان سے خطر کیا
یہ سن اس دم قریشی سب خجل ہو
جب آئی رات تب وہ گھر میں اپنے
غرض وہ جاں نثار مصطفےٰ تھی
سو اس باعث خدائے دو جہاں نے
طفیلِ مصطفےٰ سے بس اسی شب
نئے سر سے کر آنکھیں اسکی پُر نور
غرض جب صبح نے آثار اپنے
ہوئی ہے اس گھڑی عورت وہ بیدار
نظر اس کے پڑا عالم سحر کا
تب اس عورت نے آنکھیں دیکھ پُر نور

کریں بینا مقرر تجھ کو وہ سب
جواب ان کو دیا اس پارسا نے
ہدایت کا ہے عالم ان سے معمور
ہوئے دیدے میرے دل کے منور
ہوئی پُر نور باطن کی بصارت
گدھے کو نسبہ عفراں کی کیا قدر ہے
چراغ بحر و بر شمس الہدیٰ کے
یہ آنکھیں ہیں قدم پر ان کے قربان
خدا کی ہے یہ خواہش بس مقرر
مقرر بے شبہ یہ امر رب ہے
کیا ہے حق نے بیشک تم کو گمراہ
بتوں کی کچھ نہیں طاعت سے حاصل
نفع کیا ان سے عائد اور ضرر کیا
گئے ہیں گھر کو اپنے منفعل ہو
یقیناً سو گئی بستر میں اپنے
نہایت معتقد اور باوفا تھی
یقیں دانائے اسرار نہاں نے
کرم کی کر اس عورت پر نظر تب
بصارت کے کیا عالم سے معمور
دکھائے ہر طرف انوار اپنے
اسی دم کھل گئی چشم اس کی یکبار
ہوا مفتوح در اس دم نظر کا
کئی شکر الٰہی ہو کے مسرور

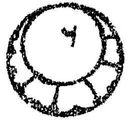
۱ یعنی سارے مدار ۲ یعنی آباد ۳ یعنی روشنی ۴ یعنی بینائی ۵ یعنی تجلی ۶ یعنی آفتاب ہدایت ۷ یعنی تمام ۸ یعنی ۹ یعنی حوف ۱۰ یعنی والا مجاز ۱۲ یعنی والا ۱۲ یعنی ملنے والا

۶ باقی

۱۰ یعنی نقصان ۱۲
۱۱ یعنی شرمندہ ۱۲
۱۲ یعنی نیہان ۱۲
۱۳ یعنی اعتقاد رکھنے والی
۱۴ یعنی جاننے والا چھپے ہوئے بھیدوں کا
۱۵ یعنی صبح
۱۶ یعنی کشادہ
۱۷ یعنی دروازہ ۱۲
۱۸ یعنی خوشی ۱۲

غرض جس کا عقیدہ صاف تر ہے ۔ فدا حضرت پہ جو شام و سحر ہے
وہ دیکھے فائدہ دنیا و دیں کا ۔ مقرب[1] ہووے رب العالمیں کا
مطالب اُس کے بر لاوے خدا سب ۔ مقاصد اپنے پاوے بے دعا سب
کسی شئے کا نہ وہ محتاج ہووے ۔ ہمیشہ سُرخ رو عالم میں رہووے
مگر جو ہیں منافق[2] اور بے دیں ۔ ہیں جن کی کور تر چشمِ خدا بیں
سزا اعمال کی وہ اپنے پا کر ۔ رہیں دونوں جہاں میں ہوکے مضطر
روایت اس محل پر معتبر اب ۔ لکھوں با دانش[3] حالِ بے بصر اب
کہ تھا مکے میں اندھا ایک کافر ۔ نہایت کور باطن[4] اور فاجر[5]
تھی اُس مردود کی ظاہر بغاوت[6] ۔ نبی سے سخت رکھتا تھا عداوت
جفا کاری میں دائم مستعد[7] تھا ۔ سیہ دل زشت[8] منظر اور بد تھا
تھا اُس کے گھر میں ایک نیزہ بہت تیز ۔ بھرا تھا زہر کے پانی سے خوں ریز
سو اک دن گھر سے اپنے پُر جفا وہ ۔ لے نیزہ ہاتھ میں مثلِ عصا وہ
عداوت کی چلا بانی[9] پہ آخر ۔ سو آ کعبے میں وہ پہنچا ہے ظاہر
اُسی دم وہ مہِ اوجِ سعادت ۔ محمد مصطفٰے کانِ عبادت
نماز اندر تلاوت میں تھے مشغول ۔ سُنا آواز تب وہ کورِ[10] مجہول
چلا آواز کے اُس دم اثر پر ۔ سو آ پہنچا ہے وہ نزدیک یکسر
عداوت دل میں رکھ اس دم زیادہ ۔ کیا ہے مارنے کا تب ارادہ
اُٹھایا ہاتھ جب سلطانِ دیں پر ۔ حبیبِ حق امام المرسلیں پر
اُسی ساعت میں اُس مقہور[11] رب کا ۔ گیا ہے سوکھ ہاتھ اُس بے ادب کا
پڑا دہشت سے تن میں اُس کے لرزہ ۔ گرا ہے ہاتھ سے یک بار نیزہ
وہاں سے بھاگ آیا اپنے گھر میں ۔ سو بیدم ہو گیا ایک دم سقر[12] میں
ہوا مردود وہ دوزخ میں داخل ۔ سزا پایا ہے اپنی سخت کامل
کرے گا جو بدی کام اُس کا بد ہے ۔ مثل ہے یہ بدی از بہرِ[13] خود ہے

[1] یعنی خاص دوست
[2] نفاق رکھنے والا بے ایمان
[3] یعنی عالم
[4] یعنی دل کا اندھا
[5] یعنی بدکار
[6] یعنی دشمنی
[7] یعنی تیار
[8] یعنی بدصورت



[9] یعنی بنا کرنیوالا
[10] یعنی اندھا جاہل
[11] یعنی قہر کیا ہوا
[12] یعنی دوزخ
[13] یعنی اپنے واسطے

فلک پر مہر ہے تاباں مقرر
اڑا دیوے خاک جو کوئی اسپہ یکسر
نہ جاوے خاک وہ اس پر بصد زور
وہ لے دیدے کرے گا اپنے تیں کور
چراغے را کہ ایزد برفروزد
کہ خواہد تف زند ریشش بسوزد
نگہباں جس کا خالق سربسر ہے
کہو دشمن سے کیا اسکو ضرر ہے
دگر دُرج روایت اس گھڑی کھول
نکالا اُس سے موتی کیا ہی بے مول
کہ جب پائے نبوت شاہ ابرار
ہوا دعوت کا اسدم گرم بازار
سو اُس ایام میں اہل شقاوت
کمر بستہ ہوئے ہیں بر عداوت
انہیں لوگوں میں تھا اک پُر علائق
یقیں مشہور تھا نام اُسکا طارق
قریشیوں کے وہ پاس آیا ہو اک روز
نکل کعبے سے با داغ جگر سوز
تھے حاضر سب وہاں بوجہل و شیبہ
ولید بے حیا بو لہب و عتبہ
کہا ان سب سے فرصت پہ نشر ہے
محمد پر یہی وقت ظفر ہے
کہ بیٹھا ہے مسلمانوں کا سردار
یقیں کعبے کے اس دم زیر دیوار
کہو اب کس میں ہے یہ نامداری
کہ لیوے ہاتھ میں ایک سنگ بھاری
چلا کعبے پہ اب جاوے مقرر
وہاں سے پھینک دیوے اسکے سر پر
سو پورا ہووے اس دم کام اُسکا
یقیں ہونا ہے اب انجام اُسکا
کہے سب نے قوی ہے نام تیرا
یہی ہے اس گھڑی بس کام تیرا
محمد کو اگر مارے تو اس دم
تجھے ہم مال دیتے کرتے ہیں خرم
یہ سُن اُس کام کا کر اُسنے آہنگ
گیا کعبے کے اوپر لے گراں سنگ
دکھا قوت مقرر اپنی فی الحال
دیا ہے آپ کے سر پر اُسے ڈال
غرض جس کا نگہباں کبریا ہو
ضرر اُس کو کسی دشمن سے کیا ہو
وہیں دیوار سے کعبے کے ظاہر
کوئی پتھر نکل آیا ہے باہر
تب اُس کعبے کے پتھر نے اُسے تھام
رکھا ہے جوں امانت بس نہ بام
اُسے کعبے کے پتھر نے زمیں پر
نہیں گرنے دیا ہے تا زمیں پر

جس چراغ کو اللہ روشن کرے جو کوئی اسکو پھونک مارے گا اسکی داڑھی جلے گی

۵ باقی

۱۱ یعنی بادشاہ نیکوکاروں کے ۱۲ یعنی بدبخت ۱۳ یعنی علاقوں میں بھرا ہوا ۱۴ یعنی مشہور ۱۵ یعنی قصد ۱۶ یعنی ارادہ ۱۷ یعنی بھاری پتھر

دونوں پتھر معلّق[۱] بس وہاں تھے
گویا سر پر نبی کے سائباں[۲] تھے

وہاں بیٹھے تھے جب تک شاہِ ابرار
معلّق تھے وہ دو پتھر گرانبار[۳]

اُٹھے ہیں جس گھڑی حضرت وہاں سے
ہوئے تشریف فرما اُس مکاں سے

تب اُس کعبے کے پتھر نے مقرّر
دیا ہے چھوڑ اُس پتھر کو یکسر

گرا ہے خاک پر وہ آکے فی الفور
مبارک سنگِ کعبہ پھر اسی طور

ہوا دیوار میں کعبے کے داخل
ہوا اپنے مکاں میں جا کے واصل[۴]

نظر طارق نے کر کر یہ تماشا
اُتر کعبے سے آیا بے تحاشا[۵]

گرا حضرت کے آ قدموں پہ یکبار
مسلماں ہو گیا یہ دیکھ اسرار[۶]

دگر کافر وہاں بھی جو تھے حاضر
مسلمانی میں سب آئے ہیں ظاہر

روایت کے دگر دُرج[۷] کرم سے
پرویا ایک دُر نوک قلم سے

کہ اک دن بوجہل اس بدعمل نے
لعین دو جہاں کورِ[۸] ازل نے

تزاید[۱۰] دیکھ دین احمدی کی
بزرگی بادشاہِ سرمدی[۹] کی

حسد سے چاک کر تب اپنا سینہ
لگا کرنے عداوت اور کینہ

سو اک دن سارے کفاروں میں آ کر
کہا اُس کور نے سب کو سنا کر

کہ آیا ہے محمد کا عجب دور[۱۱]
وہ دکھلا ہر گھڑی اپنے نئے طور

جہاں کو اپنے سب کرتا ہے تابع
بتوں کے کیش[۱۲] کو کرتا ہے ضائع

مجھے اس بات کا بس سخت غم ہے
یقیں اب لات و عزیٰ کی قسم ہے

کہ گر وہ اس گھڑی کعبے میں آوے
خدا کی بندگی میں سر جھکا دے

تو میں اک سنگ بھاری پھینک اسپر
یقیں کرتا ہوں اب یہ جاں مقرر

قریشوں سے یہ کہہ کر اُس نے یکبار
کیا اس کام کا بس عہد و اقرار

اُسی ساعت امام ہر دو عالم
شہِ دنیا و دیں سالار[۱۳] اکرم

طرف کعبے کے آ کر با جلالت[۱۴]
ہوئے ہیں اس گھڑی مشغول طاعت

یہ فرصت دیکھ اس دم بوجہل نے
غنیمت جان اس کو نا اہل[۱۵] نے

[۱] یعنی ہوا میں لٹکے ہوئے
[۲] یعنی سایہ کرنے والے
[۳] یعنی بھاری
[۴] یعنی ملنے والا
[۵] یعنی بلا دھڑک
[۶] یعنی بھید
[۷] یعنی ڈبیہ
[۸] یعنی ہمیشہ کا اندھا
[۹] یعنی ہمیشگی
[۱۰] یعنی زیادتی
[۱۱] یعنی زمانہ
[۱۲] یعنی مذہب
[۱۳] یعنی سردار
[۱۴] یعنی بزرگی
[۱۵] یعنی نالائق

کئی من کا اٹھا کر سنگ محکم
چلا آیا طرف حضرت کے وہ کور
اسی دم قدرت حق سے وہ پتھر
ہوئے ہیں ہاتھ اُس کے اکڑی بند
ہوا ہے زور قوت اُس کا زائل
کیا پھر اُس نے خواہش زور کیساتھ
ولے اُس کا ہوا باطل ارادہ
ہوا عاجز تب جناب مصطفیٰ میں
لگا ہے اُس گھڑی کرنے کو زاری
تھا دل حضرت کا دریائے عنایت
تب اُس دم اس امام محترم نے
نگاہ لطف سے کر اس کو خرسند
ہوا اس دم بند سے آزاد کافر
غرض جس کی نگہبانی کرے حق
کسی دشمن سے کیا اس کو خطر ہے
روایت کا دگر ہے شب چراغ اب
کہ جب طالع ہوئے بدر رسالت
لگے ہونے زیادہ سب میں مشہور
نظر کر طور یہ اہل جفا تب
جمع ہو سب جفا کاران دلسوز
کئی ان میں قریشی تھے جفا کیش
سبھوں نے کہا قسم عزا کی اکبار
کہ گر کعبے میں آوے ختم مرسل

لے اپنے ہاتھ پر قوت سے اس دم
کیا ہے قصد پھینکے اس کو کر زور
بلک اُس کے پڑا ہاتھوں کو یکسر
گویا ہو کر رہا پتھر کا پیوند
پڑی ہے اُس پہ آکر سخت مشکل
نکالے اپنا اُس پتھر سے تب ہاتھ
ہوا ہے درد ہاتھوں میں زیادہ
متلے بارگاہ مجتبیٰ میں
نہایت عاجزی اور انکساری
نہیں تعریف کو جس کے نہایت
سحاب جود و دریائے کرم نے
چھڑائے اس کے دو ہاتھوں کے تب بند
گیا ہے سامنے سے بھاگ ظاہر
خدائے دو جہاں خلاق مطلق
عداوت سے کسو کی کیا ضرر ہے
کروں حضار کے روشن دماغ اب
سو ہر روز آپ کے جاہ وجلالت
تھا روز افزوں بزرگی کا بھی نور
لگے حسرت سے ملنے ہاتھ کو سب
ہوئے ہیں متفق سارے وہ یکروز
بنی مخزوم بھی تھے سب بد اندیش
کئے ہیں اس طرح سے عہد واقرار
امام الانبیا سلطان افضل

ا؎ یعنی مضبوط بھاری ۱۲
۲؎ یعنی بھاری ۱۲
یعنی ارادہ ۱۲
یعنی جو طرف ۱۲
یعنی دور ہونے والا یعنی اسکی
دور ہونے والا یعنی جاتی رہی ۱۲
یعنی بے فائدہ ۱۲
یعنی رونا یعنی زاری
یعنی بزرگوار ۱۲
یعنی برگزیدہ
یعنی خوش ۱۲

باقی

یعنی قید ۱۲
یعنی دہشت ۱۲
یعنی نقصان ۱۲
قسم کا موتی کہ رات کو مانند چراغ کے روشن رہتا
یعنی حاضرین مجلس ۱۲
یعنی بزرگی ۱۲
یعنی والا
عرب میں ایک قبیلہ کا نام ۱۲
یعنی دشمن ۱۲
یعنی رسول اللہ

سو کر تلوار سے یکبار حملہ
اسی صورت سے کر ساروں نے چستی[1]
غرض سلطانِ دیں بعد اسکے یکروز
زیارت کر ہوئے مشغول طاعت
سُن آواز آپ کا تب قومِ کفار
اُسی دم حق نے کر لطف و عنایت
کہ یعنی وہ مکرم رب کے محبوب
وہاں کفار سب بیدین و ملت
وے غائب تھی صورت مصطفےٰ کی
نہ دیکھ حضرت کا اُس دم جسمِ طاہر
اُسی آواز کی جانب سبھی آ
دگر جانب سے پھر آواز گر گوش
پھر اُس آواز کے رُخ پر اُدھر سب
دگر جانب سے پھر آواز نادر
اسی صورت سے پھر وہ چار جانب
یقیں حیران وے کفار سب ہو
سبھی رہتے تھے ساکت[10] ایک ساعت
اُسی آواز کی آہٹ پہ کر دَور[11]
نہ دیکھ اُحسنِ جمالِ مصطفےٰ کو
سبھی کفار اس ساعت خجل ہو
گئے ہیں پھر وہاں سے اپنے گھر سب
غرض جس کی نگہبانی کرے حق
محض یہ خاص فضلِ بے چگوں تھا

کریں قصد اُس نبیِ کامل کے جملہ
کئے اس عہد و پیمان پر دوستی
ہوئے کعبے میں آ کر جلوہ افروز
لگے اِلحان[2] سے پڑھنے قرأت
جمع ہو کر سبھی آئے ہیں یکبار
کیا ہے کورِ چشم[3] بے ہدایت
ہوئے آنکھوں سے اس دم سب کی محجوب[4]
سبھی سنتے تھے آوازِ قرأت
حبیبِ کبریا نورِ الہدےٰ[5] کی
سبھی کفار سُن آواز ظاہر
طرف آواز کے کرتے تھے بلوا[6]
ہو حیرتناک اُس دم مثلِ خرگوش
جمع ہوتے تھے آ کر بے بصر سب
سبھوں کے کان میں پڑتا تھا ظاہر
کرشمہ[8] دیکھ حضرت کا عجائب
پریشاں اور مضطر[9] بس عجب ہو
گھڑی یک بعد پھر سُن کر قرأت
جنونی[12] ہو پھرا کرتے تھے ہر طور
لقائے[13] مہر[14] اوج[15] اصطفےٰ[16] کو
نہایت زرد[17] رو اور منفعل[18] ہو
ہوئے تھے حکمِ حق سے بے بصر سب
اُسے کیا خوف ہے دشمن سے مطلق
فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ[19] تھا

۱ یعنی چالاکی ۱۲ ۲ یعنی خوش آواز ۱۲ ۳ یعنی گمراہ ۱۲ ۴ یعنی پوشیدہ ۱۲ ۵ نور ہدایت کے یعنی حضرت ۱۲ ۶ یعنی دھوکا کی ۷ یعنی شور و فساد ۸ یعنی معجزہ ۱۲ ۹ بیقرار ۱۲ ۱۰ یعنی خاموش ۱۲ ۱۱ یعنی



گردش ۱۲ ۱۲ یعنی دیوانے ۱۲ ۱۳ یعنی دیدار ۱۲ ۱۴ یعنی آفتاب ۱۲ ۱۵ یعنی آسمان ۱۲ ۱۶ یعنی برگزیدگی ۱۲ ۱۷ یعنی شرمندہ ۱۲ ۱۸ یعنی شرمندہ ۱۲ ۱۹ یعنی شرمساران ۱۲ ۱۹ والقرآن یعنی پس پردہ کر دیا ہم نے ان کی آنکھوں پر کہ وہ نہیں دیکھتے ۱۲

بھی بعضوں نے کرشمہ معتبر یہ
اُٹھا آنکھوں سے تب غفلت کے پردے
کئے معلوم یہ فضلِ خدا ہے
اسی صورت سے یہ دنیا میں ظاہر
خدا نے کور کر ساروں کے دیدے
سو اس باعث جلالِ احمدی سے
بھری ہے اُن کے دل میں سب سیاہی
وہ کیا جانیں مراتب مصطفےٰ کے
الٰہی دور رکھ صحبت سے اُن کی
کہ تا شومی نہ اُن کی کچھ دکھا زور
علی کو اُن کی دے صحبت سے دوری
شہادت میں قوی کر اُسکی انگشت
روایت کے خزانے میں در خشاں
کہ اِک دن بوجہل وہ ناخرد مند
جنابِ پاک میں آیا نبیؐ کی
کہا تب یا محمدؐ اس میں کیا ہے
خبر دینا ہے تو بس آسماں کی
یہ سُن کر اُس سے تب سلطانِ دیں نے
کہے جو ہاتھ میں تیرے نہاں ہے
تجھے کہتا ہوں وہ ہے کونسی چیز
بھی وہ شئے جو تیرے ہاتھ میں بند
رسالت کی میری ہوتی ہے شاہد
یہ سُن بوجہل نے حیران تر ہو

جلالت کر نظر سب سر بسر یہ
ہوئے حضرت کے جان و دل سے بردے
مکرم شرف ذاتِ مصطفےٰ ہے
جلالت سے نبیؐ کی جو ہیں منکر
یقیں آنکھوں پہ ڈالا سب کے پردے
سبھی منکر ہیں جاہِ سرمدی سے
سبھی ہیں غرق در قہرِ الٰہی
حبیبِ حق رسولِ کبریا کے
سبھوں کو ہر گھڑی الفت ہے اُنکی
کرے سب مومنوں کی چشم کو کور
نبیؐ کی دے محبت سے حضوری
نہ کر بوجہل آسا با درشت
ہے اس صورت سے یہ لعلِ بدخشاں
لے اپنی مشت میں کوئی چیز کر بند
حبیبِ حق رسولِ ہاشمی کی
بتا گر تجھ کو اب علمِ ہدا ہے
خبر دے اب میرے مشت نہاں کی
رموز آگاہ رب العالمیں نے
مجھے احوال اُس کا سب عیاں ہے
نہ حاجت اسمیں ہے کچھ غور و تجویز
اسی ساعت با فضالِ خداوند
زباں سے اُس کے سُن شیریں عقائد
نہایت غرق حیرت سر بسر ہو

لہ یعنی جلالت سے ۱۲
لہ یعنی ہمیشگی ۱۲
لہ یعنی ڈوبے ۱۲
لہ یعنی نحوست و شامت ۱۲
لہ یعنی ... ۱۲ مانند گمراہ کرنیوالا
ابوجہل کے ۱۲
لہ یعنی چھپا ہوا ۱۲ ... لعل
لہ ایک قسم کا ... بدخشاں کی کان
لہ یعنی بیوقوف ۱۲
لہ یعنی درست ۱۲

باقی ۳

لہ یعنی اللہ کے ۱۲
لہ یعنی ہدایت ۱۲
لہ یعنی مٹھی ۱۲
لہ یعنی جمع رموز کی یعنی اللہ کے بھیدوں کے جاننے والے ۱۲
[illegible] یعنی پوشیدہ ۱۲
لہ یعنی اللہ کی رحمت سے ۱۲
لہ یعنی گواہ ۱۲

کہا یہ بات ہے اس سے عجائب
نوادر ہے نہایت پُر غرائب

کہے حضرت نے تیرے ہاتھ میں اب
مقرر جھے نہاں پتھر ہیں وہ سب

اُسی دم اُس نے کھولا ہاتھ یکبار
ہوئے ہیں جھ یقیں پتھر نمودار

ہر ایک پتھر نے کھول اپنی زباں تب
ہو با الحان خوش گوہر فشاں تب

کہا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَق
محمد ہیں رسول اللہ مطلق

یہ سُن پتھروں سے تب اذکارِ نادِر
ہو حیرت ناک بس بوجہل کافر

عناد و جہل سے دل کو نہ کر پاک
اُسی دم ڈال پتھر بر سرِ خاک

کہا جادو محمد کا قوی ہے
یہ اُس کی سحر ہیں بس خود روی ہے

کیا ہے اس نے ہر اک شئے کو تسخیر
ہے جادو اُس کا بس کامل جہانگیر

یہ کہکر روسیاہی ے گیا ہے
یقیں قہرِ الٰہی ے گیا ہے

لکھوں اب معجزہ دیگر نوادر
کھلے جس سے کلی ہر دل کی ظاہر

کہ اعرابی تھا اک مردِ نکوکار
نہایت پاک صورت نیک گفتار

سو اک دن وہ جناب مصطفیٰ میں
ہو حاضر بارگاہِ مصطفیٰ میں

کہا تب اُس نے اے سلطانِ آفاق
مسلمانی کا بس ہوں دل سے مشتاق

وے اِک التجا حضرت سے اب ہے
مجھے اک معجزے کی بس طلب ہے

کہ تا اُس سے مرے دل کا کھلے باب
تسلی کا نظر سب آوے اسباب

یہ سُن حضرت نے اعرابی سے اسطور
کئے ہیں دُر فشانی اس سے فی الفور

کہ ہے جو سامنے تیرے شجر اب
ہے جڑ اس کی نہایت سخت ترسب

تو جا نزدیک اس کے بر ملا اب
میرا لے نام جلد اُس کو بلا اب

یہ سُن کر مرد ہو وہ تیز رفتار
کہا ہے اُس شجر سے جا کے یکبار

کہ اے نامی شجر تجھ کو مقرر
بُلاتے ہیں محمد سے دلبر

سُنا جب جھاڑ نے نام مقدس
وہیں جنبش میں آیا اس گھڑی بس

ہوا حضرت کی جانب پھر روانہ
ادب سے سامنے آ بے بہانہ

۱ یعنی بہت عجیب ۱۲
۲ یعنی ظاہر ۱۲
۳ یعنی خوش آواز سے ۱۲
۴ یعنی جمع ذکر کی ۱۲
۵ یعنی حیران ۱۲
۶ یعنی دشمنی ۱۲
۷ یعنی قید ۱۲
۸ یعنی تنگی عرب ۱۲



۹ یعنی پسندیدہ ۱۲
۱۰ یعنی بادشاہ جہان ۱۲
۱۱ یعنی دروازہ ۱۲
۱۲ یعنی جھاڑ ۱۲
۱۳ یعنی لوگوں کے ۱۲
۱۴ یعنی سامنے ۱۲
۱۵ یعنی معشوق ۱۲
۱۶ یعنی پاک ۱۲

جھکا سر اُس شجر نے اپنا یک بار
کہا ہے تب بجا لا کر تحیت[1]
یہ سُن اُس جھاڑ سے مضمون نادر
دیئے ہیں پھر رضا سلطان دیں نے
درخت اوپر روانہ ہو کے سالم[2]
وہاں ادنیٰ و اعلیٰ جو تھے حاضر
اس اعرابی نے یہ حالت نظر کر
قوی اس کا ہوا ہے دین و ایمان
بہت کافر یہ عظمت دیکھ اُس روز
روایت کا دگر گل ہے پُر او صاف
کہ جب مکے سے سلطانِ زمن نے
قدم سے آپ کے اُس دم مدینہ
بنا مسجد لگے کرنے وہاں تب
کئے پھر عرض سب نے شاہِ دیں سے
کہ اب تعمیر کو مسجد کی اس دم
یہاں لکڑے مدینے میں ہیں نایاب
تھے صدیق آپ کی خدمت میں اس دم
کئے افسوس کر تب شاہِ دیں سے
کہ اے سلطانِ عالم شاہِ کونین
ہے مکہ میں میرے گھر ایک انبار
وہ گھر دور اس دم سربسر ہے
اگر لکڑے یہاں ہوتے وہ حاضر
ہزار افسوس اب گھر ہے بہت دور

اُٹھا پھر سر خوشی سے ہو ادب دار
سلام علیک یا خیر البریہ
لگے کہنے کو حبشی آپ ظاہر
یقیں اس جھاڑ کو ماہِ یقیں نے
ہوا ہے جا مکاں پر اپنے قائم
تماشا سب نے یہ دیکھا ہے ظاہر
گرا ہے آپ کے آکر قدم پر
ہوا ہے صدق دل سے وہ مسلماں
ہوئے ایمان کی دولت سے فیروز
کروں اُس سے معطر قاف تا قاف
کئے ہجرت حبیبِ ذو المنن نے
ہوا پُر نور تر مثلِ نگینہ
ہوئے ہیں متفق اصحابِ دیں سب
حبیبِ حق امام المرسلیں سے
نہ ہوتے ہیں میسر چوب و ہیزم
سوا اس کے مہیا سب ہے اسباب
تاسف سے نہایت دل پہ لا غم
رسول انس و جاں ماہِ یقیں سے
دُر دریائے وحدت نورِ عینین
کئی لکڑے ہیں اس میں بس طرحدار
یہاں لانا یقیں دشوار تر ہے
تو کرتا صرف مسجد اس کو ظاہر
رہا اس کام کے کرنے سے معذور

۱؎ درود و سلام ۱۲ ۲؎ یعنی اسے بہر حال ۱۲ ۳؎ یعنی ... ۱۲ ۴؎ یعنی تا آب ۱۲ ۵؎ یعنی چھوٹے اور بڑے ۱۲ ۶؎ ... ۱۲ ۷؎ یعنی ... ۸؎ ... ۱۲ ۹؎ ... ۱۲



باقی

۱۰؎ یعنی تمام جہان سے ۱۲ ۱۱؎ یعنی بہت روشن ۱۲ ۱۲؎ یعنی عمارت بنانے کو ۱۲ ۱۳؎ چوب و ہیزم دونوں یعنی لکڑی ۱۲ ۱۴؎ یعنی بہم ۱۲ ۱۵؎ یعنی موجود ۱۲ ۱۶؎ یعنی افسوس ۱۲ ۱۷؎ یعنی بادشاہ دونوں جہان کے ۱۲ ۱۸؎ یعنی دونوں آنکھوں کے ۱۲ ۱۹؎ یعنی ڈھیر ۱۲ ۲۰؎ یعنی نہایت سخت ۱۲

غرض صدیقؓ کے چہرے پہ اسدم
نظر حضرت نے کر تب اُنکی جانب
کہ یا بوبکر وے لکڑے تمہارے
اگر ہووے تمھاری خواہش اسطور
وے مکّے سے ہو یک ساعت مہاجر
وہاں سے ہوکے اس دم برق رفتار
کہو اب کیا تمھارا مدعا ہے
یہ سُن صدیق نے ہو شادماں تب
اسی ساعت رسول کبریا نے
کیے مکّے کی جانب کر اشارہ
اُسی ساعت خدائے بحر و بر نے
جو لکڑے گھر میں تھے صدیقؓ کے سب
وے لکڑے اُڑ زمیں سے مثل طائر
سو ہو مکّے سے سب یکبار راہی
منازل ایک پل میں طے سبھی کر
غرض مکّے سے ہو لکڑے وہ رہوار
ہوا سے پھر اُتر لکڑے وہ ظاہر
یہ عظمت دیکھ اس ماہِ فلک کی
کھلا اصحاب کا شادی سے سینہ
ہوا ایماں قوی سب اہل دیں کا
منافق بھی نفاق اپنے کو دے چھوڑ
وے لکڑے حضرتِ صدیق نے تب
دگر گل اس روایت کے چمن سے

تاسف کا نمایاں سب تھا عالم
کہے صدیقؓ سے ہو کر مخاطب
وہاں ہیں اس گھڑی مکّے میں سارے
تو حاضر اب یہاں کرتا ہوں فی الفور
تمھارے سامنے ہوتے ہیں حاضر
منازل قطع کر آتے ہیں یکبار
پریشانی کی یہ کامل دوا ہے
کہے بہتر ہے بلواؤ یہاں اب
حبیب خالق ارض و سما نے
کہ اے لکڑو سب آؤ آشکارا
مقرر خالق جن و بشر نے
عطا اُن کو کیا قدرت سے پر تب
ہوئے ہیں راہ پیما اور شاطر
مثال برق ہو اس دم ہوائی
چلے آئے ہیں سب حکم نبیؐ پر
مدینے میں سبھی آئے ہیں یکبار
ہوئے خدمت میں آنحضرت کی حاضر
چراغ خانۂ ملک و ملک کی
ہوئے دل شاد سب اہل مدینہ
کھلا در اس گھڑی صدق و یقیں کا
رہے اسلام سے یکبار دل جڑ
لگائے مسجدِ پُر نور کو سب
ہے غالب اس طرح مشک ختن سے

۱ یعنی ظاہر ۱۲
۲ یعنی ہجرت کرنیوالے
۳ یعنی بجلی کی طرح تیز چلنے والے ۱۲
۴ یعنی مطلب ۱۲
۵ یعنی خوش ۱۲
۶



۷ یعنی ظاہر ۱۲
۸ یعنی راستے طے کرنیوالے ۱۲
۹ یعنی سیر کرنیوالے ۱۲
۱۰ یعنی پس ۱۲
۱۱ یعنی راہ چلنے والے ۱۲
۱۲ یعنی حاضرین مجلس
۱۳ یعنی دروازہ
۱۴ وہ عجلہ ہیں ۱۲

کہ اک دن وہ گُل باغ لطافت
گئے ہیں سیر کو صحرا کے اطراف
سو آیا ہے وہاں اک گرگ ناگاہ
کھڑا ہو دور نزدیک بار سب سے
نظر کر اُس کی جانب شاہِ دیں نے
سو آ نزدیک حضرت کے قدم پر
ادب سے پھر اُٹھا سر اپنا یکبار
کہ اے محبوب حق سالار آفاق
میں ہے آیا ہوں اب شیروں کا پیغام
اجازت ہووے گر حضرت کی یکبار
کہے حضرت نے کہہ تجھ کو رضا ہے
زباں پھر کھول اُس نے با فصاحت
ہے سابق سے درندوں کی یہی چال
اسی ساعت وہ ہر ایک کا شکم چیر
درندوں کی مقرر وہ خورش ہے
پیمبر جو ہوئے سابق میں مشہور
کہ راس المال سے وہ اپنے ہر سال
درندوں کا وہ حصہ سب جمع کر
وہ حصہ دے درندوں کے شر سے
دلے حضرت کا اب آیا زمانہ
سو اس باعث مجھے کر اپنا قاصد
جنابِ پاک میں حضرت کی اب
یہ سُن سلطانِ دیں شاہِ اعظام

بہارِ گلشنِ جاہ و شرافت
تھے ہمراہ آپ کے ادنیٰ و اشراف
مہیب اُس کی عجب تھی شکل جانکاہ
رکھا سر اپنا خدمت میں ادب سے
بلائے اُس کو ختم المرسلین نے
رکھا ہے گرگ نے یکبارگی سر
فصاحت سے لگا کرنے کو گفتار
شہنشاہ جہاں سلطانِ خلاق
دگر جو ہیں درندے دشت میں عام
ادب سے سب کروں خدمت میں اظہار
درندوں کی سُنا کیا التجا ہے
کہا اے گوہر کانِ ملاحت
کہ جو پاتے ہیں اشتر اور بزغال
شبانوں میں نہیں کرتے ہیں تقصیر
ہر اک کے خوں سے اُن کی پرورش ہے
ہر اک کے تھا یہی اُمت کا دستور
کئی اک گاو اشتر اور بزغال
دلجار رکھتے تھے سب صحرا میں یکسر
سدا رہتے تھے ایمن خوف و ڈر سے
جلالت کا ہے یہ سب کارخانہ
یہاں بھیجا ہے سب نے با مقاصد
کہا میں نے سبھوں کا عرض مطلب
کریں اُمت سے ظاہر سب کا پیغام

۱ لطافت یعنی پاکیزگی ۱۲
۲ شرافت یعنی بزرگی ۱۲
۳ گرگ یعنی بھیڑیا ۱۲
۴ مہیب یعنی خوفناک ۱۲
۵ جانکاہ یعنی جان گھٹانے والی ۱۲
۶ فصاحت یعنی خوش بیانی ۱۲
۷ گفتار یعنی کلام ۱۲
۸ خلاق یعنی پیدا کرنے والا ۱۲
۹ دشت یعنی جنگل ۱۲

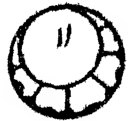


۱۰ بزغال یعنی بکری کا بچہ ۱۲
۱۱ شبانوں یعنی چرواہوں ۱۲
۱۲ شکم یعنی پیٹ ۱۲
۱۳ راس المال یعنی سرمایہ ۱۲
۱۴ درندوں یعنی پھاڑ کھانے والے جانور جیسے شیر بھیڑیا وغیرہ ۱۲
۱۵ شر یعنی فتنہ ۱۲
۱۶ ایمن یعنی بے خوف ۱۲
۱۷ جلالت یعنی بزرگی ۱۲
۱۸ عظام یعنی سرداروں بزرگوں کا ۱۲

وے اس صورت سے کر حصّہ مقرر
کہ تا اسکے سوا وے جانور کب
مفر جس طرح حصّہ کریں دو
یہ سُن پیغام شاہِ محترم نے
کہے اصحاب سے ہو کر مخاطب
کئے ہیں عرض سب اصحاب نے تب
کریں گے آپ صادر حکم جس طور
وے حکم خدا سے بس ہر اک سال
سوا اس کے درندے پاویں قسمت
مناسب اب نہیں ہے انکا حصّہ
یہ سُن کر گرگ سے حضرت نے یکسر
کہ دعویٰ ہے تمہارا صرف ماضی
کہا اُس نے مجھے اُمّت سے کیا کام
جواب اُس کو دیئے حضرتؐ نے یکبار
درندے سب میری اُمّت سے آخر
سُنی جب گرگ نے حضرت سے یہ بات
کہا پھر سب کا اک پیغام ہے اور
کہے حضرت نے دی تجھ کو رضا اب
کہا گر آپ کی اُمّت کا جاندار
درندے گر اُسے کھاویں شکم چیر
تو اُمّت سے کہو حق ہیں ہمارے
نہ اُن کی بد دعا کی کس میں ہے تاب
دُعائے بد سے اُن کی سب درندے

درندوں کو کریں دل شاد یکسر
نہ کھاویں اور پہنچاویں ضرر کب
قبول اب اسکو ہم کرتے ہیں خوش ہو
مکمل حامی خیر الامم نے
کہو کیا ہے جواب اُن کا مناسب
کہ اے غمخوار اُمّت و پیر رب
قبول اُس کو سبھی کر لیں گے فی الفور
زکوٰۃ مال ہم دیتے ہیں در حال
تو ضائع ہووے بیشک اس سے اُمّت
ہے نا منظور اس دم سب کا قصّہ
کہے پیغام کہہ سب کو مقرر
نہ اُمّت اب میری ہے اسپہ راضی
محض حضرت پہ ہے آیا ہوں پیغام
کہ اُمّت ہے میری اس شئے سے مختار
نہ حصّہ پاویں اس صورت سے ظاہر
رہا ہے سرنگوں ہو کر ادب سات
اجازت ہووے تو کہتا ہوں فی الفور
درندوں کا بیاں کر مدعا سب
ملے گر جانور صحرا میں یکبار
اگر صادر یہ اُن سے ہووے تقصیر
نہ کوئی بد دعا فرماوے بارے
جگر شیروں کا اس دہشت سے ہو آب
نہ رہویں کوئی پھر دنیا میں زندے

سلہ یعنی جونس ۲ یعنی نقصان ۳ یعنی بزرگوار ۴ یعنی پرہیزگار بہترین اُمت کے ۵ یعنی متوجہ ۶ یعنی ظاہر ۷ یعنی ابھی وقت



۸ یعنی گذرا ہوا ۹ یعنی خاص ۱۰ یعنی بھیڑیا ۱۱ یعنی سر مندہ ۱۲ یعنی مطلب ۱۳ یعنی جنگل ۱۴ یعنی خطا

کہے حضرت نے جو تم کو ملے شے
اُسے تم کھاؤ اب میری رضا ہے
یہ حصّہ تم کو بخشا میں نے بس خوب
سُنا ہے گرگ نے جب اس وضع سے
کہ حق نے آپ کے در سے مقرّر
رضا ئے پھر گیا صحرا میں اُس دم
غرض حضرت کے اس فیض و عطا سے
نہ کوئی محروم بیشک کب ہوا ہے
الٰہی یہ عسلی بیکس یقیں ہے
اُسے حضرت کے اس خوانِ نعم سے
نہ کر مایوس تو اب یا الٰہی
زیارت سے نہ کر دنیا میں مہجور
شفاعت پہ سخن کو کر کے موقوف
پڑھوں ہر دم بروحِ شاہِ لولاک

وہ صدقہ اُن کی جان و مال کا ہے
وہ کھانا باعثِ دفعِ بلا ہے
کرو حصّے ہیں اپنے اس کو محبوب
کھا شکر خدا کر دل جمع سے
نہ محروم اب کیا ہے ہم کو یکسر
مکاں پر آئے حضرت ہو کے خرم
مبارک اس جناب باصفا سے
ہر اک نے مدعا حاصل کیا ہے
سگِ درگاہ ختم المرسلیں ہے
معلّے اس درِ فیض و کرم سے
نہ دے محرومیت سے روسیاہی
شفاعت سے نہ کر عقبیٰ میں تو دور
درود بے بہا صلوات موصوف
چراغ بزم ہستی نور افلاک

پڑھو اے حاضرو صلوات ہر بار
بروحِ سرورِ دیں شاہِ ابرار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلس دسویں

قلم نے کھول در باغ ثنا کا
کئی ہے دستۂ گل اس سے نادر
کیا مست اس سے بیشک سب جہاں کو

تماشا دیکھ مدح مصطفےٰ کا
اُسے لا مجلس دہم میں ظاہر
کیا مخمور سب روح و رواں کو

باقی

عجب بو اُن گلوں کی ہے پُر اوصاف
ملائک مست ہوں اُس کی مہک سے
تماشا دیکھ اُس کا عشق کریں سب
عجب ہے اُن گلوں کی دلفریبی
وہ گل ہیں معجزے سلطانِ دیں کے
دمِ عیسیٰ سے دم جن کا ہے برتر
بنایا حق نے جن کو اپنا محبوب
اگرچہ حسن ہے یوسف کا مشہور
وے اس حسن کا عالم عجب ہے
بنا جس حسن سے سب عالمِ نور
بھی حضرت کے عجب اس پاک دم سے
ملی سب عالم و آدم کو ہستی
دمِ عیسیٰؑ میں یہ خوبی کہاں ہے
یقیں حضرت کے پرتو سے سیہ رو
یہاں ایک معجزہ یہ برمحل ہے
کہ اک دن تھے سفر میں شاہِ اکواں
تھے ہمراہ آپ کے اصحاب سارے
ہوا ہے اتفاقاً آب نایاب
ہوئے ہیں خشک لب یارانکے اسدم
تب اُس دریائے عظمت اور کرم نے
کہے ہیں مرتضےٰ کو جاکے فی الفور
علی مرتضےٰؓ تب ہوکے اسوار
غرض پانی کی گم تھی سب نشانی

معطر ہووے جس سے قاف تا قاف
اُتر آویں سبھی اوج فلک سے
اسی مجلس میں آ دل خوش کریں سب
کریں بیشک ملائک عندلیبی
کرشمے ہیں امام المرسلیں کے
رُخِ یوسفؑ سے ہے چہرہ منوّر
کیا ہر وصف سے وصف انکا بس خوب
دمِ عیسیٰؑ کا ہے عالم میں مذکور
دمِ عیسیٰ سے برتر دم عجب ہے
ہوئے پیدا ملک غلماں اور حور
سبھی ہستی میں آئے ہیں عدم سے
ہوا ذی روح سب آفاق و بینی
بھی یہ یوسف میں محبوبی کہاں ہے
ہوا ہے یوسفِ ثانی دمہ رو
دلیل اس بات پر بس بے بدل ہے
حبیبِ حق دُرِ دریائے عرفاں
سپہر جاہ و عظمت کے ستارے
تھے مشکیزے تمامی خشک و بے آب
نہایت تشنگی سے سب تھے بیدم
سحابِ جود و انوارِ قدم نے
کرو پانی طلب وادی میں کر غور
لگے تجویز کرنے آب یکبار
نہ اک قطرہ بہم پہنچا ہے پانی

یعنی تمام جہان ۱۲
یعنی خوشبو ۱۲
بلبل ہزار داستان
یعنی جنتیوں کے
یعنی جاندار ۱۲
یعنی زمین ۱۲
یعنی بادشاہ

مگر آیا نظر اک اُن کے اُشتر　　دو جانب اُس کے دو مشک تھے تر
غلام اُس پہ تھا اک راکبِ سپہ رو　　بدن میں اُس کی تھی گرد ار تر بو
نظر کر اُس کی صورت اور شمائل　　کرے عفریت اپنی عقل زائل
سو جا کر پاس اُس کے مرتضیٰ نے　　کئے پانی طلب شیرِ خدا نے
کہے ہیں اس سے بارفق و مدارا　　کہ دے ایک گھونٹ پانی آشکارا
نہ مانا بات اس نے اُن کی آخر　　چلا ہے منہ پھرا کر اپنا ظاہر
اُسی دم تھام اُشتر کو علیؓ نے　　پکڑ لائے ہیں شیرِ منجلی نے
تب اُس سر چشمۂ جود و عطا نے　　سحابِ مکرمت بحرِ سخا نے
دیئے ہیں حاضروں کو حکم یکسر　　کہ ان مشکوں کے کھولو سکھڑی بھر
صحابیوں نے دیئے ہیں مشک تب کھول　　ہوا پانی رواں تب اس سے پھول
ہوا ہے اس قدر پانی وہ جاری　　گویا ریزاں ہوا ابرِ بہاری
ہوئے اصحاب سارے سیر و سیراب　　پیا اونٹوں نے اور گھوڑوں نے بھر آپ
ہزاروں مشک بھی بھر بھر لئے ہیں　　دو مشکیں بند اس کے تب کئے ہیں
وے مشکیں اُسکی تھیں اُس دم لیا اب　　مرتب تھیں گویا پانی سے وے سب
تب اس عظمت کے تئیں کر کر نظارہ　　غلام زشت رو نے آشکارا
اُسی ساعت نبیؐ کے پاس آ کر　　رکھا ہے سر ادب سے تب قدم پر
اُٹھا سر اُس کا مقبولِ خدا نے　　رسولِ حق حبیبِ کبریا نے
کرم سے اپنے پھر دستِ گرامی　　پھرائے اُس کے چہرے پر تمامی
اُسی ساعت سیاہی سب ہوئی دور　　ہوا چہرہ نہایت اُس کا پُر نور
ہوئی ہے محو اُس دم سب درشتی　　گئی کافور ہو یکبار زشتی
بدن میں آ گئی اُس کے طراوت　　دکھائی حسن نے اپنی حلاوت
نظر آنے لگے رخسار جوں گل　　سیہ زلف معنبر رشکِ سنبل
جمال اُس کا یقیں ناز و ادا سے　　تجلی ہو گیا نور خدا سے

۱ یعنی پانی کی مشک ۱۲
۲ یعنی سوار ۱۲
۳ یعنی مصلحت ۱۲
۴ یعنی بھوت ۱۲
۵ یعنی ۱۲
۶ یعنی صلح ۱۲
۷ یعنی اور ۱۲

۱۲

باقی

۸ یعنی کھنسی ۱۲
۹ بادل گھنگھور ۱۲
۱۰ یعنی جاری ۱۲
۱۱ آسودہ ۱۲
۱۲ تروتازہ ۱۲
۱۳ یعنی بدصورت ۱۲
۱۴ یعنی ۱۲
۱۵ یعنی سختی ۱۲
۱۶ یعنی بدصورتی ۱۲
۱۷ بادل ۱۲
۱۸ یعنی شیرینی ۱۲
۱۹ یعنی آراستہ ۱۲

کہ جس کو دیکھ یوسف عشق میں آوے
عجب تھی ہاتھ میں حضرت کے تاثیر
صحابوں سے دلا پھر توشہ راہ
دو مشکیں لے شتر پر ہو کے اسوار
سبھوں نے دیکھ اُس کا حُسن گلفام
کہ آیا یوسف ثانی کہاں سے
یہ مشکیں ہیں ہماری اور اُشتر
کہا اُس نے میں ہوں خادم تمھارا
یہ سُن اقوال جاں پرور کسو نے
پھر اُس نے سب بیاں کر اپنا احوال
سبھوں نے ماجرا نادر یہ کر گوش
اُٹھا پھر آنکھ سے غفلت کے پردے
دیئے ہیں دل سے پھر سب نے گواہی
لگے کہنے کو اُس دم خاص اور عام
عجب دستِ نبیؐ میں ہے یہ تاثیر
کہ تھا یہ عبد بد ہر بد گہر سے
عجب عظمت ہے اُن کی پُر تصرف
نہ یہ طاقت نہ یہ ہے تاب کس میں
کہ جن کی اک نظر سے باحلاوت
سفر سب سے عالی جاہ ہوئے ہیں
عجب دریائے عظمت ہیں گہر خیز
یہ کہہ اس دم جنابِ مصطفےٰ میں
سبھوں نے صدق سے ایمان لائے

زلیخا حسن یوسف بھول جاوے
فرشتہ بن گیا اک دیو تصویر
کئے رخصت اُسے باعزت و جاہ
گیا اپنے قبیلے میں وہ یکبار
لگے حیرت سے کہنے خاص اور عام
مگر اُترا فرشتہ آسماں سے
وہ لے راکب کوئی ہے غیرت خور
غلام زشت رو دایم تمھارا
کیا ہیں اُس گھڑی باور کسو نے
کیا ظاہر حبیبِ حق کے اجلال
رہے ہیں ایک دم حیرت سے خاموش
کر اپنی چشم دل کے باز دیدے
کہ ہے ذاتِ نبیؐ نور الٰہی
یہ عظمت ہے عجب اور ہے عجب کام
عجب اُن کی نظر ہے رشک اکسیر
فرشتہ ہو گیا ہے اک نظر سے
کئے ہیں دیو کو ثانیِ یوسفؑ
نہ یہ عظمت نہ یہ ہے آب کس میں
یہ پاوے صورت اصلی تفاوت
یقیں بیشک رسول اللہ وے ہیں
عجب ابر کرامت ہیں شکر ریز
سبھی آئے ہیں دربار علا میں
یقیں دونوں جہاں میں فیض پائے

سلہ یعنی پھول کے رنگ کا
سکہ یعنی اونٹ ۱۲ سکہ یعنی سوار ۱۲ سکہ یعنی آفتاب کو شرمندہ کرنے والا ۱۲ سکہ یعنی سرخ اونٹ ۱۲ سکہ یعنی جان کی پالنے والی ۱۲ سکہ یعنی نقش ۱۲ سکہ یعنی قصہ عجیب ۱۲ سکہ یعنی کپڑا

۲

سکہ یعنی غلام ۱۲ سکہ یعنی بد صورت ۱۲ سکہ یعنی فرق ۱۲ سکہ یعنی ظاہرا ۱۲ سکہ یعنی بلند مرتبہ ۱۲ سکہ یعنی موتی اٹھانے والے ۱۲ سکہ یعنی شکر برسانے ۱۲ سکہ یعنی بلند ۱۲

دگر اعجاز کے خرمن سے یکبار
نکالا ایک دانہ بس طرحدار

کہ اک دن بوہریرہ پاک توشہ
تو ادر ایک لے خرمے کا خوشہ

جناب مصطفےٰ میں آ ادب سے
کئے ظاہر شہ عالی نسب سے

کہ اے سالار دیں سلطان معراج
پڑا ہوں مسکنت میں ہو کے محتاج

میرے ہمراہ یہ خرمے کا خوشہ
بھی ہے مسکنت کا میرے توشہ

سو لایا ہوں جناب پاک میں اب
بھی فدوی کے بس ہو دل کا مطلب

کہ حضرت کی دعا سے اس میں ہر بار
برکت کا نشاں ہووے نمودار

میرے دایم عیال اس تے کو کھاویں
اسی خوشے سے اپنا قوت پاویں

اسی دم اس امام محترم نے
ڈبو دریائے عظمت اور کرم نے

یہ سن کر بوہریرہ کی زبانی
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی

کہا ہے یا بوہریرہ گر یہ مطلوب
تو اک تدبیر بتلاتا ہوں یہ خوب

کہ اس خوشے سے خرمے کو جدا کر
رکھو اک مرتباں میں اسکو جا کر

پھر اس سے جس قدر ہووے کفایت
نکالو خرمہ تو بے نہایت

کھلاؤ جس قدر منظور ہووے
شکم سب کا سدا معمور ہووے

نہ ہووے مرتباں خالی وہ یک دم
اگر ہر روز کھاوے لاکھ عالم

یہ سن احوال حضرت سے تو ادر
نہایت اس گھڑی ہو شاد خاطر

وہ خرمے گئے ہیں گھر میں فی الفور
رکھے ہیں مرتباں اک لا اسی طور

ہوا وہ مرتباں تب معدن غیب
سراپا مخزن افضال لاریب

ہر اک دن بوہریرہ پاک پیشہ
نکال اس ظرف سے خرما ہمیشہ

کھلاتے تھے زن و فرزند کو سب
نہ گھر میں اُن کے کوئی بھوکا رہا کب

بھی اُس کے دوست اور مہمان بکثیر
سدا کھاتے تھے خرما وہ مقرر

بھی ہمسائے میں تھے جو اُن کے ساکن
کھلاتے تھے سبھوں کو رات اور دن

بھی بعد از رحلت ختم رسالت
تھی جاری مرتباں کی بس یہ حالت

خرمن یعنی کھلیان ۱۲
یعنی ہمیشہ ۱۲
طرحدار یعنی روشن ۱۲
نمود یعنی ظاہر ۱۲
عیال یعنی بال بچے ۱۲
قوت یعنی روزی ۱۲
محترم یعنی بزرگوار ۱۲



معمور یعنی آباد ۱۲
افضال یعنی بخششوں کا ۱۲
لاریب یعنی بیشک ۱۲
ظرف یعنی برتن ۱۲
رحلت یعنی وفات ۱۲

خلافت میں بھی صدیقؓ و عمرؓ کے — تھے شاداں اس سے سب لوگ انکے گھر کے
شہادت کا پیا عثمانؓ نے جب جام — ہوا ہے اُس گھڑی بس بلوۂ عام
تب اوباشوں نے سب لوٹ انکا گھر بار — گئے ہیں مرتباں لے کر وہ بیچار
تو اور مرتباں بس وہ عجائب — ہوا اُس لوٹ میں یکبار غائب
دگر اک شمع لے بزمِ طرب سے — رکھا محفل میں لا اس دم ادب سے
کہ تھی اِک پارسا عالم میں مشہور — دل و جاں اسکا تھا ایماں سے پُر نور
نہایت حسن و خوبی میں جمیلہ — نکوکاری میں مشہورِ قبیلہ
جناب مصطفےٰ میں خاص تھی وہ — سراپا مایۂ اخلاص تھی وہ
ہمیشہ آپ کی خدمت میں نادر — تحائف لاکے وہ کرتی تھی حاضر
اسی عادت موافق اپنے یکبار — کیا اک مرتباں گھی بھر کے تیار
اُٹھا لونڈی کے سر پہ رکھ طرب سے — دئی ہے بھیج خدمت میں ادب سے
قبول اس کو کرم سے کر نبیؐ نے — حبیبِ حق رسولِ ہاشمی نے
کئے ہیں اُم سلمہؓ کو اشارا — کہ لے اس مرتباں سے گھی یہ سارا
یہ خالی مرتباں لونڈی کے دے ہاتھ — کرو اس کو روانہ بس خوشی ساتھ
یہ سُنکر اُمّ سلمہؓ حکمِ عالی — کر اس دم مرتباں وہ گھی سے خالی
دیا لونڈی کو پھر اُس نے لجاکر — رکھی وہ گھر کے لا کونے میں یکسر
کئی دن بعد اس بی بی کو انجام — پڑا ہے مرتباں کا اس گھڑی کام
اُٹھا لائی ہے تب کونے سے ایکبار — نظر آیا ہے وہ بیشک گرانبار
تعجب سے دیئے ہیں مرتباں کھول — تو دیکھے گھی بھرا ہے اس میں بیمول
ہوا اُس پارسا کو پھر گماں یہ — کہ بس گھی سے بھرا ہے مرتباں یہ
قبول اُس کو کئے نہیں شاہِ دیں نے — حبیبِ حق امام العالمیں نے
سو ہو غمناک آ خدمت میں یکبار — لگی ہے معذرت کرنے کو بسیار
کہے حضرت نے مت غمناک ہو اب — اسی ساعت وہ گھی میں نے لیا سب

ل یعنی شاد ۱۲ ؛ ۲ یعنی بدمعاشوں نے ۱۲ ؛ ۳ یعنی خوشی کی مجلس ؛ ۴ یعنی خوبصورت ؛ ۵ یعنی ایک کی دوستی کی ؛ ۶ بے سخن ۱۲



۷ یعنی دے ۱۲ ؛ ۸ یعنی خوشی ۱۲ ؛ ۹ یعنی آخر ۱۲ ؛ ۱۰ یعنی بھاری ۱۲ ؛ ۱۱ یعنی بیشک ۱۲ ؛ ۱۲ یعنی سوائے ؛ ۱۳ یعنی عذر ۱۲ ؛ بہت ۱۲

نہو اس بات سے آزردہ خاطر
خوشی سے اپنے گھر میں جا تو فی الفور
رہے مادام[1] گھی سے مرتباں وہ
نہ گھی ہووے کبھی پھر اس سے خالی
محض[3] یہ حق تعالیٰ کی عطا ہے
یہ سن کر گھر میں وہ آئی خوشی سے
لگی ہے خرچ کرنے گھی وہ مادام[6]
ہوا ہے مرتباں دریائے روغن
سدا لبریز[9] باسن گھی سے تھا وہ
محض یہ آپ کا سب افضال[11] سب تھا
برکت تھی عجب ہدیئے کی پر نور
کئی مدت تک اس نے گھی وہ کھایا
غرض جب تک تھا ثابت مرتباں وہ
یقیں وہ مرتباں ٹوٹا ہے جس روز
روایت کا سچا پھر خوانِ نعمت
کہ اک دن آپ کے چہرے پہ آثار
کہ طلحہؓ تھے وہاں خدمت میں یکسر
کئے ہیں بھوک کی معلوم حالت
وہاں سے جلد تر آئے ہیں گھر میں
سو پک روٹی پکا گندم[17] کی اس دم
کئے تاکید تب اپنے پسر کو
خبر اس ماحضر[18] کی بس سنا اب
یہ سن لڑکا گیا مسجد میں اسدم

برکت ہے یہ اُس ہدیئے کی ظاہر
سدا گھی خرچ کر تو اس سے بے غور
یقیں لبریز[2] ہر دم بے گماں وہ
نہ لا تو دل میں اپنے کچھ ملالی[4]
یہ ہدیئے کی برکت بے بہا ہے
ہوا معمور[5] سب گھر اسکا گھی سے
لبالب مرتباں[7] تھا گھی سے انجام
مصفا[8] گھی عجب تھا اس میں روشن
ہوا ہیں مرتباں پھر کب تہی[10] وہ
مبارک معجزہ یہ بس عجب تھا
تھا دائم مرتباں وہ گھی سے معمور
ہزاروں من سدا سب کو کھلایا
تھا ایک دریائے روغن بیگماں وہ
کرشمہ یہ ہوا موقوف اُس روز
کھلاتا ہوں عجب الوانِ نعمت
نہایت بھوکے تھے بس نمودار[13]
سو تُو پژمردہ[14] نظر کر غنچۂ تر
سو ہو یکبارگی غرق ملالت[15]
نہیں تھی دسترس[16] کچھ انکو زر میں
لے روغن پھر ملائے اس کو باہم
کہ جا اب بادشاہِ بحر و بر کو
بلا اس کلبۂ احزاں[19] میں لا اب
وہاں تھے رونق افزا ماہِ عالم

[1] یعنی ہمیشہ ۱۲ [2] یعنی بھرپور ۱۲ [3] یعنی خاص [4] یعنی رنج ۱۲ [5] یعنی آباد ۱۲ [6] یعنی ہمیشہ [7] یعنی ... ۱۲ [8] یعنی صاف [9] ... ۱۲

۱۰ باقی

[9] یعنی بھرا ہوا ۱۲ [10] یعنی خالی ۱۲ [11] یعنی فضل وکرم ۱۲ [12] یعنی رنگا رنگ ۱۲ [13] یعنی ظاہر ۱۲ [14] یعنی مرجھایا ہوا ۱۲ [15] یعنی آزردگی ۱۲ [16] یعنی قدرت ۱۲ [17] یعنی گیہوں ۱۲ [18] یعنی جو کچھ حاضر ہے ۱۲ [19] یعنی مکان غمگین ۱۲

سو کر آداب سے تب عرضِ احوال
وہاں حاضر تھے سب ہشتاد اصحاب
اسی ساعت امامِ دو عالم
لے سب اصحاب کو آئے ہیں گھر میں
کہے حاضر جو ہووے اب شتابی
سو طلحہؓ نے کئے روٹی وہ حاضر
جو ہیں اب بھوک سے بیتاب یہ سب
سو اسدم اس امام انس وجاں نے
رکھ اس روٹی پہ ہاتھ اور پاکرم سے
یہ طلحہؓ سے کہے پھر شاہِ دیں نے
کہ یہ تیرا مکانِ مختصر ہے
بلا دس دس کو اور روٹی کھلا بس
غرض اسی وہاں تھے مرد حاضر
بھی کھا سلطانِ دیں نکلے وہاں سے
سو طلحہؓ نے وہیں دیکھے ہیں اسدم
کھلا پھر لوگ اپنے گھر کے سارے
ہوا نہیں ایک لقمہ اس سے غائب
روایت ہے کہ دیگر خوانِ کرم سے
کہ اکدن حضرت خیر النساءؑ نے
نظر کر بھوکھ کی سختی نہایت
کہ اے باباہے اسدم گھر میں تنگی
دو نوں لختِ جگر بھوکے ہیں اسدم
یہ سن حضرت نے اس ساعت اٹھا ہاتھ

بلایا ہے مکاں پہ اپنے فی الحال
سبھی تھے بھوک کی حالت سے بیتاب
رسولِ حق شفیعِ جن و آدم
وہ طلحہؓ کے مکانِ مختصر میں
اُسے لامت کر اس دم اضطرابی
کہے حضرت نے رکھ توجّہِ خاطر
سبھی کھا سیر ہوتے ہیں یقیں اب
معلّیٰ قلزم گوہر فشاں نے
دیئے ہیں پھونک الطاف وکرم سے
چراغ خانۂ علم و یقیں نے
نہ گنجایش کا موقع سر بسر ہے
اسی صورت سے کھاویں ملکے دس دس
سبھوں نے پیٹ بھر کھائے ہیں وافر
مکاں پر آئے اپنے اس مکاں سے
وہی تھا وزن روٹی کا نہ کچھ کم
کھلائے بعد ہمسایوں کو بارے
برکت کی یہ صورت تھی عجائب
کروں سیراب سامع کو نعم سے
مکرّم بانوئے دار البقا نے
کئے حضرت سے تب آکر شکایت
کرو مت فیض بخشی میں درنگی
کرو نعمت سے اپنے شاد و خرّم
سو کر اس بات میں درخواست حق ساتھ

سلہ یعنی متواضع کر بولے
سلہ یعنی بیقراری سلہ یعنی
دیا ۱۲ سلہ یعنی نہت ۱۲
سلہ پڑوسیوں کو ۱۲ سلہ
یعنی سے دانے کو ۱۲ سلہ
یعنی ہمیشگی کا گھر جنت ۱۲



سلہ یعنی دیری ۱۲ سلہ
یعنی جگر کے ٹکڑے یعنی حضرت
امام حسن و امام حسین علیہما السلام ۱۲
سلہ یعنی خوش ۱۲
سلہ یعنی دعا ۱۲

کہے پھر اُن سے آزردہ رہو مت
اُسے لے نام حق اور مصطفےٰ اب
اُسی ساعت پدر سے لے کے رخصت
نظر اُن کے پڑا خوانِ جو اِدھر
عجب کھانا تھا اس میں سب مزیدار
غرض خاتون جنت صاحب جاہ
رکھ اپنے سامنے خوانِ جو اِدھر
عجب معمور تھا وہ خوان ہر دم
مزہ اور تازگی اُس میں وہی تھی
نہایت خُردسال[۱] اُس دم تھے حسنین رضؓ
نہ واقف[۲] تھے وہ اسرارِ نہاں[۳] سے
حسن رضؓ بس کھیلتے باہر سے ایک روز
سو کھول یکبارگی خوانِ جو اہر
اُسے کھاتے ہوئے گھر سے نکل کر
یہودی کی وہاں حاضر تھی عورت
لگی کہنے کو اے سبطِ[۶] پیمبر صؐ
تمھارے ہاتھ یہ ٹکڑا عجب ہے
مجھے بھی بھوک ہے اس دم نہایت
سُنے معصوم نے جب اس سے یہ بات
اُسی دم ہاتھ سے وہ گوشت پارا
گیا وہ خوان بھی اس دم فلک پر
ہوئی تھیں بعد اسکے پھر دگر بار
روایت کے دگر حقّے کویں کھول

تمھارے گھر میں بھیجا حق نے نعمت
تناول کر کرو شکر خدا اب
سو آپس گھر میں خاتونِ قیامت
تھی نعمت اُس میں سب جنت کی ظاہر
تجمل تھا بو سے اس کی مشک تاتار
لے حسنین صؓ اور علی رضؓ کو اپنے ہمراہ
سدا کھاتی تھیں ہو کر شاد خاطر
نہ کھانے سے ذرہ ہوتا تھا کچھ کم
جو خوشبو اُس کی تابیت نت وہی تھی
نبی صؐ کے راحتِ جاں نورِ عینین
رموزِ[۵] کردگارِ دو جہاں سے
ہوئے ہیں گھر میں آ کر جلوہ افروز
نکال ایک گوشت پارہ اس سے نادر
چلے آئے ہیں باہر تب مقرر
نظر کر اُس نے وہ حلوانِ نعمت
دلِ خاتون زہرہ صؓ جانِ حیدر رضؓ
معطر اس کی بو سے روح سب ہے
کرو یہ گوشت اب مجھ کو عنایت
لگے دینے اُسے تب طول[۸] کر ہاتھ
فرشتہ لے گیا اک بار سارا
ملائک[۹] لے گئے اوجِ فلک[۱۰] پر
نبی صؐ سے فاطمہ رضؓ آ کر طلب گار
یہ یاقوتی عجب لایا ہوں بے مول

۱؎ یعنی سہ سالہ ۱۲
۲؎ یعنی کم عمر ۱۲
۳؎ یعنی خبردار ۱۲
۴؎ یعنی پوشیدہ بھیدوں سے ۱۲
۵؎ جمع رمز کی یعنی بھید ۱۲
۶؎ یعنی نواسے ۱۲

۹ باقی

۷؎ یعنی جہان ۱۲
۸؎ یعنی دراز ۱۲
۹؎ یعنی فرشتے ۱۲
۱۰؎ یعنی آسمان ۱۲

کہ تھی جابرؓ کے گھر بس غنم[1] ایک
تھا فربہ گوشت اُس کا اور بہت نیک

اُسے کر کر ذبح جابر نے اِک بار
مسالہ دے کئے دم پخت تیار

پھر اُس کو خوان میں رکھ کر طرب[2] سے
جنابِ مصطفےٰ میں لا ادب سے

کہے ہیں عاجزی سے یا رسولؐ اب
کرو فدوی کا یہ ہدیہ قبول اب

اُسی دم اُس امام نامور نے
حبیبِ حق شہِ عالی گہر نے

قبولیت کی دے اُن کو بشارت[3]
کئے ہیں عام دعوت کی اشارت

اُسی دم آ کے انصار[4] و مہاجر[5]
ہوئے ہیں آپ کی خدمت میں حاضر

کہے حضرت نے کھا اس گوشت کو اب
نہ توڑو ہڈیاں ثابت رکھو سب

اسی صورت سے کھا سب گوشت یکبار
ہوئے ہیں سیر اُس کھانے سے حضّار[6]

جمع پھر ہڈیاں کر مصطفےٰ نے
سحابِ[7] جود دریائے عطا نے

تمامی ہڈیوں پر باعنایت
رکھے ہیں اُس گھڑی دستِ ہدایت

برکت سے یقیں اُس ہاتھ کی تب
ہوئی ہیں ہڈیاں وے منتظم[8] سب

اُسی دم آگیا ہے گوشت اُس پر
جما[9] ہے غیب سے پھر پوست اُس پر

بدن میں آگئی ہے اُس کے تب جان
اُٹھی ہے خاک سے بکری ہلا کان

نظر کر حاضروں نے یہ تماشا
لگے پڑھنے درودیں بے تحاشا

وہاں حاضر جو تھے اُس دم مُنافق[10]
عقیدہ تھا جنھوں کا ناموافق

یہ عظمت[11] دیکھ محبوبِ خدا کی
رسولِ حق حبیبِ کبریا کی

محبّت رکھ رسولِ خاص سے تب
مسلماں وے ہوئے اخلاص سے تب

روایت کے دگر چشمہ کو کر باز
نکالوں آب[12] حیواں[13] روحِ[14] پرواز

کہ آیا ایک دن ایک مرد کافر
جنابِ پاک میں حضرت کی ظاہر

کہا اُس نے رسولِ محترم[15] سے
بہارِ گلشنِ جاہ و کرم سے

کہ تھی گھر میں مرے خورشید پیکر[16]
نہایت خوبصورت ایک دختر

گئی طفلی میں وہ دنیا سے یکبار
کیا ہے غم نے اس کے دل کو بیمار

[1] یعنی بکری ۱۲ [2] یعنی خوشی ۱۲ [3] یعنی خوشخبری ۱۲ [4] یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والے مددگار صحابہ [5] یعنی ہجرت کر کے آنے والے صحابہ ۱۲ [6] یعنی عام بخشش کے ۱۲ [7] یعنی بادل ۱۲ [8] یعنی درست و برابر ۱۲

۵

[9] یعنی جمع ۱۲ [10] یعنی نفاق رکھنے والے ۱۲ [11] یعنی بزرگی ۱۲ [12] یعنی زندہ ۱۲ [13] یعنی حباب ۱۲ [14] یعنی جان کو تازگی بخشنے والا ۱۲ [15] یعنی بزرگوار ۱۲ [16] یعنی آفتاب کی شکل والی ۱۲

جناب پاک میں آیا ہوں اس دم
اگر حضرت کے وہ آوے کرم سے
تو بس ایمان اس دم لامُقرّر
یہ سُن کر اس دُرِ بحرِ شرف نے
کہے اس سے میرے تو ساتھ آ اب
بجانب اُس نے اُس شاہِ زمن کو
پکارا آپ نے لڑکی کا لے نام
کہا لَبَّیْکَ یَا شَمْسَ التِّہَامَہ
کہے حضرت نے پھر اے ماہ پارہ
اشارے سے اسی لحظے میں ظاہر
جواب اُس نے دیا اے پیشوا اب
ملے گر مجھ کو اس دم زندگانی
نہیں ہے موت سے آخر رہائی
نہ ڈالو موت کی شدت میں مجھ کو
کہے ہیں اُس سے پھر ماہِ ہدیٰ نے
نہ نکلے گور سے باہر اگر تو
تیرے ماں باپ کب پاویں ہدایت
سبب اُن کے یہی ایماں کا بس ہے
کہا لڑکی نے پھر سلطانِ دیں سے
کہ اے دریائے رحمت ابرِ احساں
نہ مطلب مجھ کو ہے اب نکلے دیں سے
نہ اُن کے کفر سے مجھ کو خلل ہے
مجھے کیا فائدہ اُن کی خوشی سے

عقیدہ صدق سے رکھ دل میں محکم
جہاں میں اُس گھڑی دارِ عدم سے
فدا حضرت کی بیعت پر کروں سر
چراغِ بزمگاہِ من عرف نے
نشانِ قبر کی اس کے دکھا اب
دکھایا قبرِ نورِ ذوالمنن کو
اُسی دم گور سے اُس نے باکرام
شَفِیْعَ النَّاسِ فِیْ یَوْمِ الْقِیَامَہ
اگر دُنیا کی خواہش ہے دوبارہ
نکالوں گور سے اب تجھ کو باہر
نکالو مت مجھے بہرِ خدا اب
دلے دنیائے دوں آخر ہے فانی
غلط ہے سب جہاں کی آشنائی
دوبارہ اس گھڑی زحمت میں مجھ کو
محمد مصطفےٰ مشکل کشا نے
نہ دنیا میں کرے بیشک سفر تو
تیرا جینا مقرر ہے کفایت
یہی اقرار اُن کا ہمنفس ہے
رسولِ حق شفیع المذنبیں سے
معلّے آفتابِ برجِ ایماں
نہ حاجت اُن کے ایمان و یقیں سے
ہر اک کے ساتھ ہر اک کا عمل ہے
چھڑانا یا نبی اس غم کشی سے

۱ یعنی مضبوط ۱۲
۲ یعنی ہستی کے گھر سے ۱۲
۳ یعنی مجلس ۱۲
۴ یعنی جلال اشیا کی ۱۲
۵ یعنی حاضر ہوں آپ کی خدمت میں اے آفتاب
عرب کے ۱۲
۶ یعنی شفاعت کرنے والے لوگوں کی بیچ دن قیامت کے ۱۲

باقی

۸ یعنی قبر ۱۲
۹ یعنی فنا ہونے والی ۱۲
۱۰ یعنی چھٹکارا ۱۲
۱۱ یعنی محبت ۱۲
۱۲ یعنی تکلیف ۱۲
۱۳ یعنی ہمدم ۱۲
۱۴ یعنی شفاعت کرنے والے گنہگاروں کی ۱۲
۱۵ یعنی بلند ۱۲

یہ سن ماں باپ نے لڑکی کی آواز
ابھی سُن اُس گہر کے بھید کا یہ راز

غبار کفر سے دھو دل کو تمام
مسلمانی سے پائے خیر انجام

دگر ہے اک روایت روح پرور
لطافت میں ہر حیواں سے فزوں تر

کہ اعرابی تھا اک صحرا میں ساکن
نہایت نیک سیرت پاک باطن

سنا ہے اُسنے جب حضرت کے اوصاف
وہیں کے ہیں آیا با دل صاف

جناب پاک میں آکر ادب سے
کہا اس سرور عالی نسب سے

کہ آیا ہوں مسلمانی کا رکھ دھیان
مبارک ذات پر لاتا ہوں ایمان

وے اک معجزہ دکھلاکے اِس دم
کرو مجھ کو نہایت شاد و خرم

کہے حضرت کہ ہے کس بات کی چاہ
دکھاؤں معجزہ اب حسب دلخواہ

کہا اُس نے کہ اک لڑکی میری خوب
نہایت تھی جمیلہ اور محبوب

طفولیت کا تھا ایام اُس پر
تجلی تھا اُس کے آگے مہر انور

قضا را اسکو دریا کے کنارے
گیا اک روز لے کر گھر سے بارے

یکایک ہاتھ سے میرے وہ بیٹو ر
گری ہے ایک دم دریا میں فی الفور

ہوئی غائب اسی دریا میں وہ تب
ہوئی ہیں بیس برسیں بیتیاں اب

توجہ سے اگر حضرت کے ظاہر
سلامت آوے اس دریا سے باہر

تو اب لاتا ہوں میں ایمان ہو خوش
یقیں سب کفر دھو یا جان ہو خوش

یہ سن اس گوہر بحر حیا نے
دُرِ دریائے رحمت اور عطا نے

کر اُس کے حال پر تب مہربانی
کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی

کہ جا اس دم تو دریا کے کنارے
جہاں لڑکی ہوئی ہے غرق بارنے

کھڑا ہو اس مکاں پر تو مقرر
لے نام اس کا یقیں اس کو ندا کر

اسی دم حق تعالے کے کرم سے
نکل آوے وہ دریائے عدم سے

سخن وہ سن یہ ختم المرسلیں کا
معلے گوہر بحر یقیں کا

گیا دریا کنارے ہو کے خرم
پکارا نام لے لڑکی کا اُس دم

۱؎ یعنی بھید ۱۲ ۲؎ یعنی جاں پانے والی ۱۲ ۳؎ یعنی باکمر کی ۱۲ ۴؎ یعنی جان ۱۲ ۵؎ یعنی زمانہ ۶؎ یعنی اچھی خصلت والا ۷؎ یعنی خوبی ۱۲ ۸؎ یعنی حسن ۱۲ ۹؎ یعنی



۱۰؎ یعنی خوبصورت ۱۲ ۱۱؎ یعنی روشن ۱۲ ۱۲؎ یعنی آفتاب روشن ۱۲ ۱۳؎ یعنی اتفاقاً ۱۲ ۱۴؎ یعنی گوہر دریائے حیا کے ۱۵؎ یعنی آواز ۱۲ ۱۶؎ یعنی نیستی ۱۲ ۱۷؎ یعنی بلند ۱۲

یکا یک اُس نے تب دیکھا ہے اسطور
اسی ساعت وہ لڑکی باکرامت
ہوا ہے اس گھڑی وہ شاد و خرم
کدورت کفر کی دھو آب و گل سے
روایت کے چمن کا باغباں اور
کہ اک دن بارگاہِ اصطفا میں
کہیں سے آ گئے ہیں تین اشخاص
نہیں تھا پاس اُن میں کچھ ادب کا
کہا تب ایک نے ماہِ عرب سے
کہ میں نے یہ سنی ہے بات نادر
کہ میرے ہیں کمالات اور فضائل
خلیل اللہ کے عز و شرف سے
جواب اُس کو دیئے ختم رسل نے
کہ یہ سب فضل رب العالمیں ہے
کیا ہے حق نے مجکو خاص محبوب
اگر وہ ہیں خلیل اللہ ما و اُم
کہا تب دوسرے نے شاہِ دیں سے
کہ میں نے بھی سنا اسطور سے اور
کہ ہیں میرے مکارم اور مراتب
یہ شوخی اور تفاخر کب روا ہے
تجلی بس طورِ سینا پر مقرر
نہ پھر ایسا ہوا ہے شان کس کا
جواب اسکو دیئے شاہِ زماں نے

ہوا ہے جوش اس دریا میں فی الفور
نکل آئی ہے دریا سے سلامت
قبیلہ اپنا لے آیا ہے اسدم
مسلماں سب ہوا ہے جان و دل سے
حلاوت بخش لکھتا ہے بیاں اور
جنابِ مستطابِ مصطفیٰ میں
نصارا تھے مقرر تین وہ خاص
نہ خاطر تھا کسی عالی نسب کا
حبیبِ کبریا محبوبِ رب سے
کہا ہے آپ نے یہ قول فاخر
بزرگی کے مراتب با منازل
زیادہ جاہ و عزت کی طرف سے
مکرم آفتابِ جزو کل نے
مرا رتبہ زیادہ تر یقیں سے ہے
یقیں خلت محبت سے ہے مغلوب
حبیب اللہ ہے بیشک میرا نام
امام الانبیا و المرسلیں سے
کہا ہے آپ نے کھا فخر اس طور
کلیم اللہ کے رتبے سے غالب
نہ موسیٰ سے کوئی برتر ہوا ہے
کلام ان سے کیا ہے حق نے اکثر
نہ یہ رتبہ ہے با امکان کس کا
حبیبِ حق امامِ انس و جاں نے

۱؎ یعنی خوش ۱۲ ۲؎ یعنی میل ۱۲ ۳؎ یعنی تاریکی و میل ۱۲ ۴؎ یعنی لڑکی ۱۲ ۵؎ یعنی سردار ۱۲ ۶؎ یعنی خوش و با مزہ ۱۲ ۷؎ یعنی رسول اللہ ﷺ ۸؎ چاند عرب کے یعنی ۱۲ ۹؎ یعنی عزت و ارجمند ۱۲ ۱۰؎ یعنی عرب ۱۲ ۱۱؎ یعنی بزرگیاں ۱۲ ۱۲؎ یعنی فضیلتیں ۱۲ ۱۳؎ ابراہیم علیہ السلام ۱۲ ۱۴؎ یعنی عزت و بزرگی ۱۲ ۱۵؎ یعنی دوستی ۱۲

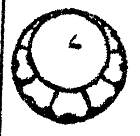
باقی

۱۶؎ یعنی عاجز و کم ۱۲ ۱۷؎ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۸؎ جمع مکرمت کی یعنی بزرگی ۱۹؎ یعنی موسیٰ علیہ السلام ۱۲ ۲۰؎ غرور ۱۲ ۲۱؎ یعنی فخر و ناز ۱۲ ۲۲؎ اُس پہاڑ کا نام ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کلام کیا کرتے تھے ۱۲

کہ ہے فضلِ الٰہی سے مقرر
یہ ہے مشہور آفاق اور انفس
وے حق نے تجھے لطف و کرم سے
بلا معراج کو عرش بریں پر
نہ دیکھا وہ مکاں کس نے نظر سے
نہ یہ رتبہ ملا کس انبیا کو
فرشتے جو ہیں اعلیٰ اور مرسل
یہ سُن حضرت کے سب جاہ و مکارم
کہ کہتے ہو ہمیشہ تم مقرر
اگر ہیں آپ عیسیٰ سے مکرم
تو عیسیٰ کا مقرر تھا یہی کام
ہر اِک مُردے کو جیتا کر کے ظاہر
اگر ہے آپ میں یہ تاب و طاقت
تو یہ دعوی یقیں پیغمبری کا
مقرر اس گھڑی ہے صدق اور راست
بھلا دیکھیں تمھارا خرق عادت
نہ ہووے آپ میں گر دسترس یہ
تو پھر دعوی نبوت کا دغا ہے
یہ سُن اقوال اُن کے مصطفےٰ نے
یہ شوخی دیکھ اُن تینوں کی اُس دم
پکارے آپ نے اسد م علیؑ کو
یقیں وہ مظہرِ سرِّ عجائب
وہاں حضرت کا آواز مکرم

مرادُ رتبہ یقیں موسےٰ سے برتر
ہوئی معراج انکو طور پر بس
بزرگی اور جلال محترم سے
کیا دیدار سے خوش اپنے یکسر
نہ پہنچا ہے وہاں کوئی ادھر سے
نہ دیکھا کس نے اُس عرش عُلا کو
نہیں کس کو وہاں امکانِ مدخل
کہا ہے تیسرے نے ہو کے نادم
کہ ہیں عیسیٰ سے ہوں عالم میں بہتر
فضائل آپکے ہیں ان سے اعظم
کہ لے ہر دم خدائے پاک کا نام
یقیں لاتے تھے وہ قبروں سے باہر
کریں مُردے کو جیتا بے شباہت
مقام قربت اور سروری کا
نہیں اسمیں تفاوت اور کم و کاست
کہ ہے کس طور سب جاہ و کمالات
نہ اپنا معجزہ دکھلاویں بس یہ
محض تقلید ہے اور افترا ہے
مکرم پیشوائے انبیا نے
ہو آشفتہ نہایت اور برہم
شہِ آفاق ماہِ منجلی کو
بہت تھے دور اُس دم اور غائب
پڑا ہے کان میں اُن کے اسی دم

لہ یعنی مجلس ۱۲
لہ یعنی ظاہر ۱۲
لہ یعنی باطن ۱۲
لہ یعنی با عزت و بزرگی ۱۲
لہ یعنی بلند ۱۲
لہ یعنی برتر ۱۲
لہ یعنی
لہ یعنی طاقت
داخل ہونیکی ۱۲
لہ یعنی بہتر اور بزرگی ۱۲
لہ یعنی بلند درجہ



لہ یعنی بہت بہتر ۱۲
لہ یعنی پیغمبر ۱۲
لہ یعنی
لہ یعنی فرق لہ یعنی
لہ یعنی فریب
معجزہ ۱۲
لہ یعنی پیروی کرنا ۱۲
لہ یعنی بہتان ۱۲
لہ یعنی پریشان ۱۲
لہ یعنی غضبناک ۱۲
لہ یعنی پریشان اور خفا ہو کر ۱۲
لہ یعنی بادشاہ جہاں
لہ یعنی روشن ۱۲
لہ یعنی بھید
لہ یعنی عجیب ۱۲

قدم رکھتے ہوئے خدمت میں حاضر ہوئی نہیں دیر کچھ آنے میں ظاہر
علیؓ کو تب کئے ہیں حکم اس طور کہ تینوں کو لجاؤ ساتھ فی الفور
ہے یوسف بن کعب کی سب عرب میں پرانی قبر وہ مشہور سب میں
سو جا کر اس گھڑی اس قبر کے پاس پکارو نام لے بے وہم و وسواس
وہیں شق[1] قبر اس کی ہووے ظاہر یقیں وہ قبر سے آجاوے باہر
کرے وہ کھول کر بیشک زباں اب میرے فضل و کمالات کا بیاں اب
نظر کر اُس کی حالت سب مخالف[2] جلالت[3] سے میری ہو جاویں واقف[4]
کریں اس دین کی عزت کو معلوم بزرگی اور اس عظمت کو معلوم
یہ سن کر اس گھڑی فرمان حضرت علیؓ سر دفتر دیوانِ حضرت
گئے ہیں قبر پر یوسف کے انجام پکارے ہیں وہیں حضرت کا لے نام
علیؓ کا سن وہ آواز مکرم ہوئی ہے قبر شق یوسف کی اس دم
پکارا آپ نے اس کو دگر بار ہوا ہے جسم اُسکا تب نمود[5] ار
تب اُس شیر خدا نے با رسوم کہے ہیں اس گھڑی یوسف کو بس قم[6]
اُٹھا ہے خاک سے بس جست و چالاک بدن سے دور کر سب گرد اور خاک
سلام اُس دم کر اس نے تب ادب سے کہا شیر خدا عالی نسب سے
کہ میں ہوں آپ کا فدوی[7] سر انجام ہے یوسف بن کعب بیشک میرا نام
کیا تھا حق نے مجھ کو علم میں طاق[8] سخاوت میں سدا مشہور آفاق[9]
رہا دنیا میں میں دس سو برس تک ملک تبع کو بھی دیکھا ہوں بیشک
ملک تبع تھا اول سخت خونریز[10] نہایت پر جفا اور ظلم انگیز
نصیحت سے مری دنیا میں کامل ہوا ہے دادگستر اور عادل[11]
بھی ہر دم سرورِ آخر زماں کا رسول حق امام انس و جاں کا
بیاں کرتا تھا خوبی اور اوصاف تھا مداح[12] نبی مشہور تا قاف
یہی اُمید تھی ملت[13] میں اُن کی ملا دے حق مجھے اُمت میں اُن کی

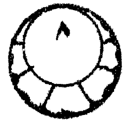
[1] یعنی دو ٹکڑے ۱۲
[2] یعنی دشمن ۱۲
[3] یعنی بزرگی ۱۲
[4] یعنی خبردار ۱۲
[5] یعنی ظاہر ۱۲
[6] یعنی اُٹھ ۱۲
[7] یعنی جاں فدا کرنے والا ۱۲
[8] یعنی یکتا ۱۲
[9] یعنی زمانہ ۱۲
[10] یعنی ظالم ۱۲
[11] یعنی انصاف کرنے والا ۱۲
[12] یعنی تعریف کرنے والا ۱۲
[13] یعنی دین ۱۲

۶ باقی

شرف اس دین کے عالی ہیں سب سے
ہوئے ہیں نو برس اور تین سو سال
رہا ہوں سو اسی خاک عدم میں
ہوا ہے غیب سے اب مجھکو الہام
کہ ہیں مُدبر کئی بد بخت و فاجر
تو دے اُن کی رسالت کی گواہی
نبی کی بس توجہ اور کرم سے
ادا کر اس گھڑی ذکر شہادت
رضا سے پھر گیا ہے خاک میں وہ
ہوئی ہے قبر اُس دم اسکی ہموار
تب ان تینوں نے بس لائے ہیں ایماں
روایت کے چمن کا پھول اک باغ
کہ اصحابوں میں تھے اک مرد مشہور
تھی گھر میں اُن کے بی بی پارسا ایک
قضارا وہ ہوئے بیمار اک روز
کیا ہے اُس مرض نے اُن کو لاغر
ہوئے چلنے سے اور پھرنے سے معذور
کیا بیمار پن نے اس قدر زور
پھر اک دن موت نے دکھلائے آثار
رہی چھاتی میں اک باقی رمق تب
یکایک اس گھڑی سالار نامی
عیادت کے لئے آئے وہاں تب
تو دیکھا آپ نے وہ جاں بلب ہے

فضائل ہیں قوی افضال رب سے
ہوا اس دنیائے دوں سے فارغ البال
نہ باقی ہے کوئی اُمید دم میں
کہ اپنی قبر سے اُٹھا اب سر انجام
رسول اللہ کی حرمت سے مُنکر
اُٹھا اس طور سُن حکم الٰہی
دوبارہ پھر اُٹھا خاک عدم سے
کیا یوسف نے تب حاصل سعادت
رہا خاک عدم میں اس گھڑی سو
یہ عظمت کے تمامی دیکھ آثار
ہوئے کافر کئی اس دم مسلماں
نکالوں پھول نادر ایک بیداغ
تھا دل اخلاص سے سب انکا معمور
نہایت نیک سیرت باوفا نیک
ہوا واقع مرض ان پر جگر سوز
حقیر اُن کا ہوا سب تن مقرر
رہی نیں جسم میں طاقت و مقدور
سو آپہنچے ہیں اس دم تا لب گور
ہوئی سکرات کی حالت نمودار
تھا نزدیک ان کا ہووے جاں بحق تب
مسیحا جن کی کرتے تھے غلامی
ہوا پُر نور اُن سے وہ مکاں تب
مسافر اس دہر دنیا سے اب ہے

سلہ یعنی فضیلتیں ۱۲
سلہ یعنی بیقرار ۱۲ سلہ
یعنی اللہ کی طرف سے معلوم
ہوا ۱۲ سلہ یعنی بھیجے
سلہ یعنی مرگیا ۱۲ سلہ
یعنی پیغمبری ۱۲ سلہ
یعنی نیک بختی ۱۲ سلہ



یعنی برابر ۱۲ سلہ یعنی
بزرگی ۱۲ سلہ یعنی نشان
سلہ یعنی آباد ۱۲ سلہ یعنی
پیغمبرانکا نیک بخت ۱۲ سلہ
یعنی دبلا ۱۲ سلہ یعنی [illegible]
قدرت ۱۲ سلہ یعنی
ظاہر ۱۲ سلہ یعنی
[illegible] ۱۲
نفس

یتیم اُن کے کھڑے چاروں طرف ہیں
سرھانے اُن کے جورو با ملالت[۱۲]
یتیموں نے جب اس سرور[۱۳] کو دیکھے
نکل آیا ہے تب مرگ[۱۴] پدر سے
نظر حضرت نے کر تب یہ اُن کی زاری
تھا دل حضرت کا اک دریائے وہاج[۱۵]
سرھانے اک پیالہ اُس کے تھا پاس
اُٹھا تب وہ پیالہ مصطفےٰ نے
سو کھول اُس صاحب سکرات کے لب
مزہ جب حلق میں پہنچا دوا کا
اگرچہ جان باقی اک رمق[۱۶] تھا
وے اُس ہاتھ کی حرمت سے یکبار
نئے سر سے تمامی اُن کے تن میں
اگرچہ وہ پیالہ تھا دوا کا
کریں ساقی کوثر جس کے لب تر
جو پیوے ہاتھ سے حضرت کے بس جام
غرض کر حق نے اس دم مہربانی
کیا سکرات کا زائل اثر سب
مرض بھی سب ہوا فی الفور زائل
عجب تھے آپ کے وے خیر مقدم[۱۸]
اماں[۲۰] یا مرگ کے نشتر سے یکبار
مرض کا بھی نشاں کچھ اُن کے تن میں
یقیں حضرت کا اُس دم یہ کرم دیکھ

عجب حسرت سو گریاں[۱] صف بصف ہیں
قیامت کے لئے بیٹھی ہے حالت
مسیح و خضر[۳] کے رہبر کو دیکھے
صدائے[۵] الغیاث[۶] اُن کے جگر سے
یتیمی اور درد و بے قراری
ہوا ہے اُس گھڑی رحمت کا مواج[۸]
دوا تھی ایک قطرہ اس میں لا باس[۹]
گرامی[۱۰] گوہر بحر بقا نے
چٹائے ہیں دوا اس کو یقیں تب
کھلا ہے باب[۱۱] اس دم بس شفا کا
محرک[۱۳] دگدگی[۱۴] سے بس حلق تھا
ہوئے سکرات کے معدوم[۱۵] آثار
مقرر روح پھر آئی بدن میں
وے اس دم ہوا مار البقا[۱۶] کا
بقا اُس کو نہ ہوئے کیوں میسر
ملے کیوں موت کا جام اس کو انجام
دے اُن کو از سر[۱۷] نو زندگانی
دکھا مرنے سے باقی سر بسر تب
ہوئی ہے تندرستی اُن کو حاصل
ہوئی ہے جس سے یہ دولت مسلم[۱۹]
اُٹھے وہ موت کے بستر سے یکبار
رہا نہیں اُس گھڑی باقی بدن میں
مبارک یہ عجب شرف[۲۱] قدم دیکھ

۱ یعنی روتے ہوئے ۲ یعنی اردواس ۱۲ ۳ یعنی سردار رہبر ۴ یعنی آواز ۵ یعنی موت ۶ یعنی فریاد کو ۷ یعنی صاف و روشن ۸ یعنی موج مارنے والا ۹ یعنی کچھ ڈر نہیں ۱۰ یعنی بزرگ ۱۱ یعنی دروازہ ۱۲ یعنی دم ساس ۱۳ یعنی حرکت ۱۴ یعنی ... ۱۵ یعنی سرے والا ۱۲

۵ باقی

۱۶ یعنی اُس کی سانس جو جان نکلنے کے وقت حلق میں ہے ۱۷ یعنی نیست ۱۸ یعنی زندگی کا پانی ۱۲ ۱۹ یعنی نئے سر سے دوبارہ ۲۰ یعنی تشریف لانا ۲۱ یعنی قائم ۱۲ ۲۲ یعنی پناہ ۲۳ گردن ۱۲

ہو خوشنود اُس گھڑی فرزند و زن سب
پدر کی زندگی سے شاد ہو کر
گئے کس طور سے اُس گھر کا پایہ
تب اُس دم وہ شفا بخش علیلاں
بشاشت اور فرحت بخش اُنکو
روایت کی دگر جوئے عطا سے
کہ تھی یثرب میں ساکن پیرزن ایک
رہی تھی وے کے عصمت کا قرینہ
مکرم مصطفےٰ کی ذات سے خاص
فدا کرتی تھی حضرت پہ دل وجاں
خدا کا اُس پہ تھا فضل وعنایت
جواں اُس پارسا کا اک پسر تھا
جوانی کا تھا عالم اُس پہ ظاہر
تھی مشہور اُس کی عالم میں جوانی
خرد اور عقل میں تھا سب سے وہ طاق
قضارا وہ ہوا ہے سخت بیمار
گیا ہے چھوڑ تب دنیائے فانی
ہوئی ہے پیرزن اس غم سے بیہوش
خبر یہ سُن مہاجر اور انصار
کئے تیار سب اسباب میت
اُٹھا اُس کو کفن میں لائے یکبار
ہوئی اُس پیرزن پر تب قیامت
اُٹھا پھر بے کسی سے اپنے دو ہات

لگے صلوات پڑھنے کھول کر لب
رہے سب درد سے آزاد ہو کر
جہاں ایسے ہما کا ہووے سایہ
دوائے زخم ابدانِ خلیلاں
مکاں پہ اپنے بس آئے ہیں خوش ہو
شکر لب تر کروں آب بقا سے
نہایت پاک دامن ذات میں نیک
تھے ہم قوم اس کے انصار مدینہ
قوی تھا اور محکم اُس کا اخلاص
ہزاروں دل سے تھی حضرت پہ قرباں
تھے خوشنود اُس سے سلطانِ ہدایت
نہایت خوبروئی میں نشر تھا
کریں غش دیکھ چہرہ جس کا ناظر
شجاعت مشتہر با پہلوانی
جمال وحسن میں مشہور آفاق
اذیت دیکھ اس دنیا سے یکبار
کیا رحلت یہ ملک جاودانی
گئی ہے صبر وطاقت کو فراموش
سبھی آئے مکاں پر اُس کے یکبار
دیئے ہیں غسل اُس کو بے اذیت
دکھائے پیرزن کو اُس کا دیدار
رہی باقی نہ اس میں استقامت
لگی ہے حق سے کرنے تب مناجات

یعنی درود
یعنی شفا بخشنے والے بیماروں کے
یعنی جمع خلیل کی
یعنی دوست
یعنی خوشی
یعنی بخشش کی ندی سے
یعنی پاکدامنی
یعنی مددگار اصحاب
یعنی مضبوط
یعنی ہدایت کے بادشاہ



یعنی بہادری والے
یعنی دانائی
یعنی جہان
یعنی سفر
یعنی ہمیشگی
یعنی مکہ سے ہجرت کرنے والے اور مدینہ منورہ کے مددگار اصحاب
یعنی بے تکلیف
یعنی بوڑھی عورت
یعنی قائم رہنا

کہ اے جان پرور و جان بخش عالم — خدائی تجھ کو ہے بیشک مسلّم
تیری قدرت سے ہے بالائے و پستی — کیا ہے تو نے پیدا ملک ہستی
تو جاں بخش جہاں جاں آفریں ہے — یقیں خلاق و رب العالمیں ہے
اگر چاہے کرے میت کو جاندار — نہ قدرت سے تیری یہ کام دشوار
طفیل اُن کے کہ جو ہیں رہبر عام — محمد روح پرور جن کا ہے نام
وہ ہیں رہبر تمامی رہبروں کے — سپہ سالار ہیں سب پیغمبروں کے
کیا باعث سے اُن کے جزو کل سب — کیا پیدا چمن میں خار و گل سب
وہ ہیں مقبول تیرے اور محبوب — صفت قرآن میں ہے جن کی مکتوب
محبت اُن کی میرے جان و دل میں — بھری بے انتہا ہے آب و گل میں
ہیں رکھتی ہوں محبت خاص اُن سے — نہایت ہے مجھے اخلاص اُن سے
سدا ہے مجھ کو اُن سے جاں نثاری — ہمیشہ رسم و راہ حق گذاری
سمجھتی ہوں میں اپنے خانماں سے — زیادہ اُن کو ہر دم مال و جاں سے
طفیل اُن مصطفےٰ کے اب کرم کر — مرا سب دور اس دم درد و غم کر
نہ رکھ دل پر میرے جوں لالہ داغ — جدائی کا میرے فرزند کے داغ
نہ اس داغ جگر کا مجھ کو ہے تاب — شکیبائی کا ہے اسباب نایاب
تو واقف ہے یہی میرا پسر ہے — میرا آرام جاں نور البصر ہے
سوا اس کے نہیں ہے کوئی غمخوار — یہی تھا اس ضعیفی میں مددگار
تیری قدرت ہے ظاہر یا الٰہی — ہیں بندے تیرے بیشک مرغ و ماہی
دکھا فیض اُس شہ لولاک کا اب — مکرم اُس حبیب پاک کا اب
طفیل مصطفےٰ کر مہربانی — دگر بار اس کو دے پھر زندگانی
کرم سے خلعت ہستی عطا کر — جلا اُس کو قبول اسدم دعا کر
سبب جن کے کیا ہے تو نے ظاہر — زمین و آسماں اوّل و آخر
نہ در سے اپنے کر محروم مجھ کو — نہ کر مایوس اور مغموم مجھ کو

لہ یعنی جان پالنے والے
لہ یعنی بخشنے والے جان کے
اور جان بخشنے والے خلق کے
لہ یعنی اونچی
لہ یعنی زمین و آسمان
لہ یعنی دنیا
لہ یعنی پیدا کرنے والا
لہ یعنی پالنے والا
لہ یعنی کل دنیا
لہ یعنی تمام جہان کے
لہ یعنی
لہ یعنی خاک اور بانی ۱۲

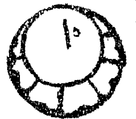


باقی

لہ یعنی لکھی ہوئی
لہ یعنی جسم و بدن
لہ یعنی طریقہ حق ادا کرنے کا
لہ یعنی صبر
لہ یعنی آنکھ کی روشنی
لہ یعنی چڑیا و مچھلی یعنی تمام مخلوق
لہ یعنی لباس
لہ یعنی دروازہ
لہ یعنی نا امید ۱۲

وہ بڑھیا سیدِ عالم کی مقبول | دعا میں تھی اسی صورت سے مشغول
تب عزرائیلؑ کو فرمان اس طور | ہوا ہے بارگاہِ حق سے فی الفور
کہ یہ بڑھیا مرے محبوب پر خاص | نہایت صدق سے رکھتی ہے اخلاص
فدا اُس کے ہمیشہ نام پر ہے | تصدّق قامتِ گلفام پر ہے
وسیلہ اُس کا لاکر درمیاں اب | فضیلت کا بھی اس کے کر بیاں اب
میرے سے التجا کرتی ہے اس روز | غمی ہو کر دعا کرتی ہے اس روز
ہے لازم اسکو اب غم سے چھڑاؤں | میرے محبوب کی عزت دکھاؤں
اسے داغِ جگر سے کرکے آزاد | کروں رحمت سے اسدم خرم و شاد
محبت سے جو ہووے اُسکے مغموم | رکھوں غم میں اُسے یہ کب ہے منظور
سے الفت ہے جو ہے اُس کے سرشار | میرے افضال کا وہ ہے سزاوار
زمیں پر اس گھڑی تو جلد جا اب | پسر کا روح اُس کے بس لجا اب
دوبارہ اس کے کر اب تن میں داخل | کہ تا اُس پیرزن کا ہووے خوش دل
پسر ور ہے نہ ہو یکبار مغموم | رہے محبوب کی برکت سے محروم
یہ سُنکر قابضِ ارواح اس دم | پسر کا اس کے بے روحِ مکرم
زمیں پر آگئے ہیں تن میں داخل | ہوا ہے زندگی سے تن وہ کامل
تب اُس بڑھیا کے اُس نور البصر نے | یقیں آرامِ جاں لختِ جگر نے
اُسی دم حق تعالیٰ کے کرم سے | اُٹھایا سر وہیں جیبِ عدم سے
گویا تھا خواب کی حالت میں سرشار | اُٹھا ہے خواب کے بستر سے یکبار
یہ ساری خلق نے دیکھا تماشا | ہوئے سب غرقِ حیرت بے تحاشا
اُسی دم وہ ضعیفہ جو تھی غمخوار | پسر کو اپنے جیتا دیکھ یکبار
ہوئی ہے بس نہایت شاد و خرم | ادا شکرِ الٰہی کر اُسی دم
لگی پڑھنے درود اُس شاہِ دیں پر | محمد مصطفےٰ ماہِ یقیں پر
پھر اُس میت پہ جو تھے لوگ حاضر | بٹھا سب کو پسر کے ساتھ ظاہر

ملک الموت [illegible]



۱۰

[illegible]

پکا اُس دم طعام فاخرانہ
عجب تھا محبت کا طریقہ
سو اس باعث ضعیفہ وہ معزز
محبت نے نبیؐ کی یہ عجب نور
چراغ اُس کے ہوا تھا گھر کا برباد
شگوفہ اُس کے ٹوٹا تھا چمن کا
محبت نے نبیؐ کے یہ دکھا طور
ازیں اُلفت مُرادِ دل بر آمد
بروا اے دل فدائے مصطفیٰ باش
محبت کا عجب ہے فیض یارو
محبت جس میں ہووے اُس نبیؐ کی
مقام قربت وہ حق سے پاوے
دعا اُس کی اجابت کا نشاں ہو
کرے منظور حق اس کی مناجات
ولے کس میں محبت یہ کہاں ہے
محبت جس میں ہے اس کیفیت کی
محبت کا عجب ہے یہ لطیفہ
ہوئی اس طور مقبولِ الٰہی
عجب اُس کی دعا میں یہ اثر تھا
کہ حق نے اُس کے مطلب کا کھلا باغ
محبت کی اگرچہ ہے یہ منزل
ولے لازم ہے اپنے حسبِ مقدور
بھلائی اس میں ہے دونوں جہاں کی

کھلا سب کو گئے گھر سے روانہ
نبیؐ پر جاں نثاری کا سلیقہ
ہوئی مطلب روا عالم میں یکسر
دکھا اُس کے کیا ہے گھر کو معمور
کیا اُلفت نے حضرت کی پھر آباد
گرا تھا غنچۂ نوپا سمن کا
آ رہے پھر شاخ سے جوڑا ہی فی الفور
زجوئے رفتہ آبے پس در آمد
بعالم تا ابد حاجت روا باش
یہ اُلفت ہے عجب اے دیندارو
حبیب حق رسولِ ہاشمی کی
جلا مُردے کو اک پل میں اٹھاوے
رہے مقبول خالق بے گماں ہو
وہ بیشک پاوے اپنے دل کے حاجات
کہاں اس جاں نثاری کا نشاں ہے
ہے حاصل اس کو منزل قربت کی
کہ حضرت کی محبت سے ضعیفہ
کئی مطلب کو حاصل پا گیا ہی
درخت قدوسیت کا یہ ثمر تھا
کیا ہے دور اُس کے دل کا سب داغ
نہ ہووے گر یہ رتبہ کس کو حاصل
نہ ہرگز جاں نثاری سے رہے دور
ہے بہبودی یہاں کی اور وہاں کی

سلہ یعنی عمدہ سلہ یعنی
شعور و ڈھنگ سلہ کل
سلہ یعنی آباد کیا سلہ یعنی
شگوفہ سلہ یعنی بیاہ
جیسلی سلہ یعنی اس
مراد سلہ یعنی دل کی
مطلب ہوئی سلہ یعنی
حاصل سلہ گیا ہوا یانی
ندی سلہ یعنی جا
پھر آیا سلہ یعنی

۳۳ باب

اے دل فدا ہو مصطفیٰ
کا وہ سلہ یعنی عالم میں
ابد تک حاجت روا رہ
سلہ قبولیت زیادہ
سلہ یعنی بیشک سلہ یعنی
مرادیں سلہ یعنی ہر ایک
سلہ یعنی بڑھیا سلہ
یعنی جیسا کہ جلیہ سلہ
یعنی قربان ہو سکا سلہ
یعنی پھل سلہ
یعنی بھی ہستی کا سلہ

نہ رہوے کام کچھ اس کا معطل
وہ بیشک فائدہ بس اسکا پاوے
در امید کی بس یہ کلی ہے
یہ چاہے خود رہے فرماں روا ہو
الٰہی مومنوں کو دے کے اخلاص
محبت سے نبیؐ کی دل کو دے نور
جو فدوی ہیں نبیؐ کے بس مقرر
بنا کتا علی کو اُن کے در کا
سوا اس کے نہیں ہے اور مطلب
روایت کا دگر ایک چشمۂ نوش
کہ ایک دن بارگاہِ مصطفےٰ میں
کئے جابرؓ نے اس صورت سے درخواست
کہ ہے فدوی کی اس صورت سے اُمید
کریں فدوی کا گھر نورِ قدم سے
کہ تا نعلین حضرت کے نظر کر
کہ اُس دم ماحضر کچھ گھر میں تیار
یہ سن حضرت اُس دم حسب مسئول
غرض اک روز سالارِ مکمل
کئی اصحاب کو لے اپنے ہمراہ
خوشی اُس دم ہوئی جابرؓ کو حاصل
مکاں پر جس کے آویں شاہ لولاک
بچھا جابرؓ نے اُس دم فرش نادر
گئے ہیں گھر کے بھیتر ہو کے خرم

یقیں حق اس کی ہر مشکل کرے حل
ہر ایک مشکل کو اپنی حل بناوے
میسر اُس سے ہر دم خوش دلی ہے
رہے ہر دم فدائے مصطفےٰ ہو
محبت مصطفےٰ کی سب کو دے خاص
ہر اک مومن کے کر باطن کو معمور
بھرے جو جاں نثاری سے ہیں یکسر
سدا بھوکھا کر اُن کی اک نظر کا
ہر اک مطلب کا بیشک ہے یہ مشرب
محبت سے عجب نکلا ہے کھا جوش
معلّےٰ حضرتِ خیر الورےٰ میں
نہایت صدق دل سے بے کم و کاست
کہ حضرت مہر عالم نور خورشید
منور ایک دن لطف و کرم سے
رکھا اس کو دیدۂ عز و قدر پر
کرے حاصل سعادت اپنی اک بار
کئے ہیں عرض کو تب اُن کی مقبول
شہنشاہِ دو عالم ختمِ مرسل
گئے جابرؓ کے گھر با عزت و جاہ
کھلا ہے اُن کا اُس دم غنچۂ دل
نہ تازہ ہووے کیوں اُسکا دلِ پاک
بٹھا حضرت کو با تعظیم و توقیر
تھی بکری ایک گھر میں اُن کے اُس دم



۱ یعنی بے فائدہ ۱۲
۲ یعنی آسمان ۱۲
۳ یعنی دروازہ ۱۲
۴ کلید کا یعنی کنجی
۵ یعنی حاکم ۶ یعنی بھرپور
۷ یعنی مقصد
۸ یعنی آنحضرت
۹ رسول اللہ ۱۲

۱۰ یعنی عرض
۱۱ یعنی آفتاب جہان
۱۲ یعنی روشن
۱۳ یعنی جو کچھ حاضر
۱۴ یعنی موافق سوال
۱۵ یعنی کامل
۱۶ یعنی ختم کرنے والے
۱۷ یعنی دل
۱۸ یعنی پیغمبر
۱۹ یعنی خوش

پچھڑا اس کو سلا اس دم زمیں پر / لے اپنے ہاتھ میں یکبار خنجر
ذبح اُس کو کئے ہیں ایکباری / ہوا خون حلق سے تب اُسکے جاری
تڑپنے کو لگی یکبار مذبوح / لگا پرواز کرنے اس سے تب روح
تھے جابر کے وہاں لڑکے دو حاضر / تھا عالم طفلیت کا اُن پہ ظاہر
تھے سن میں دو برس چھ سات کے وہ / مہ و خورشید تھے دن رات کے وہ
تھے چہرے اُن کے مثلِ ماہِ روشن / سیہ زلفِ معنبر رشکِ گلشن
ہر اک کا حسن کا تھا مشہور آفاق / جمال و حسن اور خوبی میں تھے طاق
غرض دونوں نے یہ دیکھا تماشا / ذبح کی دیکھ حالت بے تحاشا
بڑے بھائی نے نادانی سے اُس دم / کہا ہے دوسرے سے ہوکے خرم
کہ اے بھائی تماشا یہ عجب ہے / نوادر کھیل راحت خیز سب ہے
چلو اب بام پر آپس میں بس مل / کریں ہر ایک کی گردن کو بسمل
نوادر کھیل یہ آیا نظر اب / اسی صورت سے کھیلیں یکدگر اب
یہ کہہ خنجر اُٹھا تب غائبانہ / ہوئے ہیں بام کے اوپر روانہ
بڑے بھائی نے تب اُس کو سلا کر / پھرایا زور سے گردن پہ خنجر
کٹا حلقوم اُس کا ایکباری / ہوا ہے بے تحاشا خون جاری
تڑپنے کو لگی ہے اُس کی تب روح / پھرایا اُس نے آنکھیں مثل مذبوح
وہ حالت دیکھ بھائی کی اُسی دم / ہوا ہے بے شبہ ہیبت سے بیدم
اسی وحشت سے اُس نے ہوکے مضطر / پھرایا ہے گلے پر اپنے خنجر
اسی صورت سے وہ مذبوح ناداں / گرے ہیں خاک پر بس ہوکے بیجاں
ہوا ہے بام اُس دم رشک گلزار / تھا لالہ کا گویا تختہ نمودار
ہوا مثل فلک وہ بام گلگوں / ہوئے ہیں مہر و مہ سے غرق در خوں
غرض جابر کی بی بی اور جابر / گئے کچھ کام کو ماں پے ظاہر
نظر کر بام پر دیکھے ہیں ناگاہ / گرے ہیں خاک پر وہ مہر او رماہ

۱ یعنی ذبح کی گئی ۱۲
۲ یعنی حبیب ۱۲
۳ یعنی چاند و سورج ۱۲
۴ یعنی خوشبودار ۱۲
۵ یعنی یکتا بے مثل ۱۲
۶ یعنی عجب ۱۲
۷ آرام بڑھانے والا ۱۲
۸ یعنی ذبح ۱۲

۲
باقی

۹ یعنی پوشیدہ چھپ کر
۱۰ یعنی خوف ۱۲
۱۱ یعنی بے قرار ۱۲
۱۲ یعنی مکان کا کوٹھا چھت ۱۲
۱۳ یعنی ظاہر ۱۲
۱۴ یعنی پھول کا رنگ شفق ۱۲
۱۵ یعنی یکایک ۱۲

ہر اک مذبوح بے جاں نازنیں ہے ہر اک کے خون سے گلگوں زمیں ہے
دیا غم نے اسی ساعت جگر چیر لگا ہے دل میں کاری سخت یہ تیر
گریباں صبر نے اس دم کیا چاک مصیبت نے اڑایا سر پہ تب خاک
ولے دونوں امام الانبیا سے مہ[1] اوج ہدایت اور وفا نے
نہایت صدق سے رکھتے تھے اخلاص مقرر جاں نثاری ان کی تھی خاص
سو اس باعث وہ دونوں غم رسیدے[2] رکھ اپنے باز[3] تب رونے سے ویدے
جھٹ پر نبی[4] کی کر نظر تب اسے کر مرہم داغ جگر تب
لگے ہیں مصلحت[4] کرنے کو اس طور کہ فرزندوں کے غم نے گرچہ فی الفور
کیا ہے دل ہمارا چیر صد[5] لخت مصیبت سے ہے جانسوز[6] یہ سخت
ولے گھر میں ہمارے آج مہماں ہیں محبوب خدا دریائے عرفاں
مہ اوج ہدایت گھر کے باہر ہمارے آج آ بیٹھے ہیں ظاہر
سنیں گر حال اس درد و الم کا مقرر اس مصیبت اور غم کا
نہایت ہوویں محزوں[7] اور غمناک مکدر[8] ہووے غم سے خاطر[9] پاک
نہ کوئی شے کریں اس دم تناول گرسنہ[10] اٹھ کے جاویں سرور کل
سو اس باعث سے لازم ہے لقیں اب رہیں آہ و فغاں سے باندھ کر لب
ہے لازم کر مہیا[11] ماحضر[12] کو کھلاویں پیشوائے بحر و بر کو
فراغت اس سے پا سلطان فاخر[13] رلجاویں جس گھڑی تشریف ظاہر
پھر اس دم راز کھول اس درد و غم کا کریں موجود ہنگامہ[14] الم کا
یہ غم دل میں ہوا ہے ساکن انجام سکونت[15] اس مصیبت کی ہے مادام[16]
ولے لازم ہے اک ساعت صبوری کہ تا واقع نہ ہووے بے حضوری
غرض دونوں نے کر یہ مصلحت نیک اٹھا کملی سیہ لائے ہیں پھر ایک
اٹھا پھر خوں[17] چکاں دونوں پسر کو دونوں آرام جاں نور البصر کو
رکھ اس کملی میں اور کملی کو کر بند رکھے ہیں گھر کے تب کونے میں یک چند[18]

[1] یعنی ماہتاب آسمان ہدایت کے [2] یعنی غم دیدے [3] موجود [4] یعنی مصلاح ۱۲ [5] یعنی سو ٹکڑے [6] یعنی جان جلانے والی [7] یعنی غمگین [8] یعنی آزردہ [9] یعنی دل ۱۲



[10] یعنی بھوکے [11] یعنی موجود [12] جو کچھ حاضر ہو [13] فخر سرور شہنشاہ بزرگ [14] یعنی انبوہ وقت [15] یعنی رہنا [16] یعنی ہمیشہ [17] یعنی خون ٹپکتا [18] یعنی تھوڑی دیر ۱۲

کہ اس صورت سے یہ خونِ جگر نوش
محبت سے رہے حضرت کی خاموش

عجب تھا اُن کا یہ حضرت سے اخلاص
محبت کا یہ شیوہ تھا عجب خاص

پھر آخر اس گھڑی کر گھر میں تیار
طعامِ فاخرانہ اور مزیدار

بچھا سفرہ رکھے ہیں اس پہ لا کر
ادب سے ہاتھ دھو حضرت کے یکسر

بٹھا کر آپ کو با عزّ و اکرام
کہے اب نوشِ جاں فرماؤ الطعام

یہ سُن کر اُس دُرِ دریائے دیں نے
نہیں محبوبِ ربّ العالمیں نے

کئے ہیں قصد اُس دم با تفضّل
اُٹھائے لقمے کو فرماویں تناول

کہے جبرئیل نے تب ہو کے نازل
کہ اے محبوبِ حق عالی فضائل

کہا ہے حق نے اس صورت سے پیغام
کہ اے میرے مقرّبِ رہبرِ عام

کہو جابرؓ سے فرزندوں کو اپنے
بٹھاویں ساتھ دلبندوں کو اپنے

تناول مت کرو اُن کے سوا اب
ہے اس صورت سے بس حکمِ خدا اب

کہے حضرتؐ نے تب جابرؓ کو اس طور
بلا کر لاؤ فرزندوں کو فی الفور

کہ تا اُن کو بٹھا اپنے مقابل
کروں ساتھ اپنے اس کھانے میں شامل

کئے جابرؓ نے اُس دم عذر ظاہر
کہ وے گھر سے گئے ہیں آج باہر

کہے حضرتؐ نے باہر گھر سے جا کر
کہیں سے لاؤ اُن کو اب بلا کر

ادب سے عرض جابرؓ نے کئے تب
کہ اے خورشیدِ عالم دلبرِ رب

گئے ہیں گھر سے وے شاید کہیں دور
کرو خود نوشِ جاں کر مجھ کو مسرور

کہے حضرت نے اس دم حکمِ رب ہے
یہ کھانا اُن سوا منظور کب ہے

یہ سُن جابرؓ کی بی بی اور جابرؓ
ہوئے بیتاب و طاقت سخت ظاہر

رہا باقی نہ اُس دم صبر و آرام
کئے دونوں نے آہِ سرد ناکام

لگے کرنے کو اُس دم آہ و زاری
ہوئی ہے سخت زار و بے قراری

گئے پھر ماجرا حضرت سے ظاہر
اُٹھا لائے ہیں تب کمبل کو باہر

دیئے ہیں کھول دو مذبوح کو تب
دکھائے ہیں تن بے روح کو تب

لہ یعنی طرف نظیر ۱۲
مہ یعنی عمدہ طرح ۱۲
لہ یعنی ساتھ ۱۲
لہ نزدیکی ۱۲
لہ یعنی فرزند ۱۲
لہ یعنی محبوب دل ۱۲
لہ یعنی ہرکسی کو ۱۲

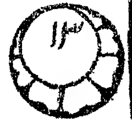
۱ پانچ

لہ یعنی جلدی ۱۲
لہ یعنی آفتاب جہاں کے ۱۲
لہ یعنی معشوق پروردگار ۱۲
لہ یعنی خوش ۱۲
لہ واردات یعنی گذرا ہوا حال ۱۲
لہ یعنی ذبح کئے ہوئے ۱۲

پڑے تھے خاک ہیں دو سروِ سیمیں
سراپا تھا دونوں کا غرق در خوں
اُسی دم بادشاہِ انس وجاں نے
نظر کر حالتِ اندوہِ جاں کاہ
ہوئے ہیں درد و غم سے سخت غمناک
اُسی دم خالقِ جن و بشر نے
کہا جبرئیل سے اب کر شتابی
تو جا خدمت میں اسکی اسگھڑی اب
نہ اس درد و الم سے تو حزیں ہو
اگر ہووے تجھے اے میرے محبوب
اُٹھا دستِ مبارک بس دعا کر
دعا سے تیری اس دم آشکارہ
اُٹھا کر موت کے بستر سے یکبار
نئے سر سے پھر اُن کو زندگی دے
تیرا ہے پاس خاطر مجھ کو منظور
یہ سُن جبرئیل سے ماہِ ہُدیٰ نے
ملا ہر ایک کا تن سر سے باہم
برکت سے شہِ لولاک کی تب
ملا ہے سر دونوں کا تن سے یکبار
گئی تھی روح جو تن سے گذر کر
کئے دونوں نے اس دم چشم کو باز
گویا حضرت کی اس دم اک نگہ سے
بھری محفل تھی وہ ماتم سے اوّل

گلِ باغِ لطافت رشکِ نسرین
پریشاں زلف اور چہرے تھے گلگوں
حبیبِ کردگارِ دوجہاں نے
وے لاشے دیکھ اس صورت سے ناگاہ
کئے ہیں نرگسِ شہلا کو نمناک
مقرر صانعِ شمس و قمر نے
میرے محبوب پر ہے اضطرابی
اُسے کہہ اے حبیبِ حضرتِ رب
نہ کر ماتم اور اس دم مت غمیں ہو
دوبارہ زندگی پھر اُن کی مطلوب
جنابِ پاک میں اک التجا کر
عطا کر خلعتِ ہستی دوبارہ
کروں جامِ بقا سے ان کو سرشار
کروں خوش عالمِ پایندگی دے
نہ ہوا اے برگزیدے سخت رنجور
حبیبِ حق رسولِ کبریا نے
کئے حق میں دعا اُن کے اُسی دم
بزرگی سے رسولِ پاک کی تب
درستی کے نظر آئے ہیں آثار
پھر آئی روح وہ تن میں مقرر
اُٹھے ہیں خاک سے اُس دم بصد ناز
اُٹھے دونوں برابر خوابگہ سے
ہوا ماتم وہ عشرت سے مبدل

۱ یعنی پاکیزگی ۲ یعنی چنبیلی کو شرمندہ کرنے والے ۳ یعنی سر سے پاؤں تک تمام ۴ یعنی خون ۵ یعنی پھول کا رنگ سرخ ۶ یعنی جان گھٹانے والی ۷ نام ایک پھول کا ہے مجازاً مراد ہے آنکھ سے ۸ یعنی تر ۹ یعنی پیدا کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ نے



۱۰ کا گریہ یعنی بنانے والا چاند اور سورج ۱۱ یعنی جلدی ۱۲ یعنی بیقراری ۱۳ یعنی رنج ۱۴ یعنی آزردہ ۱۵ یعنی لباس زندگی ۱۶ یعنی پیالہ زندگی ۱۷ یعنی مست ۱۸ یعنی مقبول ۱۹ یعنی ہدایت کے چاند یعنی رسول اللہ ۲۰ یعنی جان ۲۱ یعنی آنکھ ۲۲ یعنی سونے کی جگہ ۲۳ یعنی خوشی

مُصیبت کا نمایاں گرچہ تھا طور
بشاشت سے کھلا غنچہ سبھوں کا
وہ رونا گرچہ تھا قہر قیامت
بیٹھا حضرت نے پھر دونوں کو باہم
گئے تشریف لے اپنے مکاں پر
ہوئی جابرؓ کو حاصل شادکامی
سُنا کر اب خوشی کی بات نادر
ہزاروں بے بہا صلوات نامی
پڑھوں ہر دم رسولِ انس وجاں پر

خوشی کا پھر چلا آیا ہے بس دَور
ہوا خوش روح سارے حاضروں کا
ہنسی اُس نے دکھایا باکرامت
تناول کر طعام پاک اُس دم
چراغ بحر و بر سلطان کشور
ہوا آباد گھر ان کا تمامی
کروں اتمام اس مجلس کو ظاہر
درود روح پرور بس گرامی
حبیب کردگارِ دو جہاں پر

پڑھو اے حاضرو مادام صلوات
بروح سید عظام صلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

مجلس گیارہویں

قلم پھر چشمۂ کوثر سے منہ دھو
کرے تا گیارھویں مجلس کو مرقوم
فضیلت کا عجب اس میں بیاں ہے
ملک سُننے سے جس کے فیض پاویں
سعادت اُس کے ہے سننے سے حاصل
فضائل ہیں نبیؐ کے بے نہایت
وے لکھتا ہوں ایک شمہ نوادر
سخن اس طور سے ہے ناقلوں کا

چلا ہے صفحہ کا غذ پہ خوش ہو
فضائل نامۂ سُلطانِ معصوم
بزرگی اور عظمت کا نشاں ہے
سماعت کیلئے مجلس میں آویں
بیاں ہے صیقل آئینۂ دل
ہے قطرہ اُس کا دریائے عنایت
فضائل با مناقب اور مآثر
محدّث اور تمامی فاضلوں کا

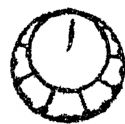
۱؎ یعنی ظاہر ۱۲ ۲؎ یعنی خوشی ۱۲ ۳؎ یعنی رنج ۱۲ ۴؎ یعنی کھانا ۱۲ ۵؎ یعنی خشکی و دریا ۶؎ یعنی ملک ۷؎ یعنی خوشی ۸؎ یعنی درود ۹؎ یعنی دونوں جہان کا پالنے والا ۱۰؎ یعنی بزرگ ۱۱؎ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۲؎ یعنی پیغمبر ۱۳؎ یعنی بزرگی ۱۴؎ یعنی سننے کیلئے ۱۵؎ یعنی صاف کرنے والا ۱۶؎ فضیلت کی جمع ۱۷؎ یعنی بلند مرتبے ۱۲ ۱۸؎ یعنی تھوڑا سا ۱۲ ۱۹؎ یعنی اوصاف حمیدہ ۱۲ یعنی نشان اور کار پسندیدہ ۲۰؎ یعنی نقل کرنے والے ۲۱؎ حدیث اور روایت بیان کرنے والے ۱۲

۱۶ بابِ تحفی

کہ حق نے جو امام المرسلین کو
فضیلت اور کمالت جو دیا ہے
نہ وہ بخشا فضیلت کسی نبی کو
عجب ہے ذات احمد سب سے فائق ہے
گرامی ہیں تمامی انس وجاں سے
عجب ہے شان اُنکی اور مآثر
بھی حق نے نور احمد کو ہویدا
کیا ہے نور سے پھر اُن کے سارا
ہوا اُس نور سے پیدا یقیں سب
دگر ہے یہ فضیلت بس نوادر
بنایا ہے زمیں کو اور زماں کو
کیا اُن کے سبب سے ارض و افلاک
بنایا اُن کے باعث عالم نور
کیا ایجاد عالم اُن کے باعث
کہا حق نے اگر جگ میں ہو پیدا
نہ پھر موجود کرنا میں یہ ہستی
کیا ہوں اُس کے باعث جزو کل سب
لکھوں میثاق کا اب حال نادر
کہ حق نے جس گھڑی ارواح مرسل
اُسی ساعت تمامی انبیا کو
کھڑا کر صف بصف با عزت وشاں
کہ حضرت مصطفٰے سلطان عالم
یہ پیدا جس نبی کے ہو زماں میں

محمد مصطفٰے سلطان دیں کو
عطا مختص جلالت جو کیا ہے
نہ ممتازی دیا ہے یہ کسی کو
بزرگی اور عظمت کے ہے لائق
مکرم ہیں زمین و آسماں سے
زباں جس کے بیاں سے بس ہے قاصر
کیا ہے نور سے بس اپنے پیدا
یہ قدرت کا تماشا آشکارا
زمیں تا قبر عرش بریں سب
کہ حق نے آپ کے باعث سے ظاہر
کیا موجود ساتوں آسماں کو
کہا ہے شان میں بس اُن کی لولاک
مُعلّے سب قصور و جنت و حور
مَلک اور جن و آدم اُن کے باعث
نہ کرتا ذات کو احمد کے پیدا
زمیں اور آسماں آفاق و پستی
کیا ایجاد بیشک خار و گل سب
فضیلت سرور عالم کی ظاہر
کیا پیدا ازل ہیں سب سے افضل
مقرب بارگاہ کبریا کو
لیا یہ اُن سبھوں سے عہد و پیماں
حبیب حق امام جن و آدم
جلوس اپنا دکھاوے سب جہاں میں

سلہ یعنی بزرگی سلہ یعنی
حاصل ہے دیو بزرگی اور
کمالی جو سوائے آنحضرت
کے اور کسی پیغمبر کو نصیب نہ
سلہ یعنی سرفرازی سلہ
یعنی بلند شہ یعنی
سلہ یعنی ظاہر شہ یعنی
زمین اور آسمان شہ
اشارہ ہے طرف حدیث
قدسی کے لولاک لما خلقت
الافلاک یعنی ...



حبیب ... پیدا
... آسمان ...
زمین ... موجود ...
تمام مخلوقات ...
یعنی ... کی ارواح
یعنی پیغمبروں ...
یعنی عہد و پیمان
یعنی ...

وہ حضرت کی رہے فرماں بری ہیں
کرے دل سے نبیؐ کی وہ غلامی
خبر قرآں میں یہ حق نے دیا ہے
عجب رتبہ نبیؐ کا ہے یہ اعلیٰ
نبیؑ سب آپ کے خادم ہیں ہر ایک
دگر ہے یہ فضیلت آشکارا
کہ نام اس سرورِ عالم کا نامی
مبارک آپ کا اسمِ معلّےٰ
سو اس باعث خدائے دوجہاں نے
بزرگی آپ کے اس نام کو دے
یقیں تعظیم اور اکرام کے ساتھ
بھی قرآں میں مقرر سب نبیؐ کو
نظر قرآں میں دیکھو کرکے مفتوح
ولے رکھ حق نے پاسِ نامِ احمدؐ
نبوّت اور رسالت کی صفت سے
ہے قرآں میں نبیؐ کا اسمِ پرنور
تعالیٰ اللہ یہ کیا عظمت ہے دلنشاں
ثنا خواں جن کا بیشک کبریا ہے
جنابِ حق میں جن کی یہ قدر ہو
صفاتوں سے پکارے جن کو خالق
کرے دُنیا میں جن کو حق تعالےٰ
کہو عقبےٰ میں ہووے اُنکی کیا شاں
ہر اک اُمت سے بھی حضرت کی اُمت

کمربستہ ہو دائم چاکری میں
کرے خدمت گذاری سب ہی نامی
بزرگی آپ کی ظاہر کیا ہے
ہیں سارے انبیا کے آپ مولا
وہ ہیں مخدوم نامی سب ہیں بس نیک
گواہ قرآں بس اس پر ہی سارا
خدا کے پاس تھا بیشک گرامی
ہے پر عظمت مقرر اور اعلیٰ
خداوندِ زمین و آسماں نے
مراتب اسم با اکرام کو دے
لکھا ہے بیشک اپنے نام کے ساتھ
پکارا نام سے بیشک سبھی کو
ندا ہے اس میں یا آدم دیا نوح
خطاب اُن کو کیا نہیں یا محمدؐ
ندا اُن کو کیا ہے منقبت سے
ثنا اور مدح کی صفتوں سے مذکور
بیاں اسکو کرے کس میں ہے امکاں
یقیں قرآں میں جن کی ثنا ہے
بزرگی نام کی یہ سر بسر ہو
دکھاوے جن کی عظمت سب سے فائق
یہ رُتبہ دے گرامی سب سے اعلےٰ
ہے شاہد عظمتوں سے جن کی قرآں
گرامی تر ہے سب سے بے نہایت

لہ یعنی ہمیشہ ۱۲ لہ یعنی خدمت ۱۲ لہ یعنی خدمت کیا ہوا ۱۲ لہ یعنی آشکارا ۱۲ لہ یعنی بس ۱۲ لہ یعنی بلند رتبہ والا ۱۲ لہ یعنی بزرگی ۱۲ لہ یعنی بزرگی ۱۲ لہ یعنی کرتا وہ ۱۲

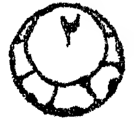
باقی ۱۵

لہ یعنی نگاہ و لحاظ ۱۲ لہ یعنی بزرگی ۱۲ لہ یعنی آواز ۱۲ لہ یعنی تعریف ۱۲ لہ یعنی بزرگ و برتر ہے اللہ تعالیٰ ۱۲ لہ طاقت ۱۲ لہ یعنی عزت ۱۲ لہ یعنی بلند ۱۲ لہ یعنی گواہ ۱۲

کتابوں میں ہے اس صورت سے مذکور[1]
پکارے حق تعالیٰ پھر مقرر
وے رکھ پاس خاطر مصطفیٰ کا
نگہ رکھ عظمت[2] و حرمت کو اُن کی
خطاب اُن سب کو بخشے دوستی کا
دگر ہے اس طرح سے اک روایت
نبیؐ کا لے مبارک نام احمدؐ
یہ طور اُن کا جناب کبریا میں
کہ حضرت کا مبارک لیکے سب نام
موافق سب کے حضرت کو پکاریں
سو اس باعث سے بھیجا اُسنے آیت
کہ اے بندو رسولِ کبریا کو
رکھو پاس آپکے جاہ[8] و ادب کا
پکارو نام سے مت اُن کو ہرگز
کرو مت نام سے اُن کو مخاطب
نبوت اور رسالت[10] کے لقب سے
عجب ہے مصطفیٰ کی عظمت[11] و شان
نہ چاہا حق نے لے نام گرامی
کرے ترک اس طرح حرمت[12] کو انکی
دگر ہے اک فضیلت کا بیاں اور
کہ ہوتے تھے اگر حضرت مکاں میں
سو آ اصحاب بعضے اُن کو ظاہر
خدا نے اس گھڑی بھیجا یہ آیت

کہ ہووے جس گھڑی سب خلق محشور[2]
ہر اک اُمت کا اس دم نام لے کر
امام[3] الانبیا و الاصفیا کا
کہے اے دوستو اُمت کو اُن کی
کرے رتبہ یہ اعلےٰ تر سبھی کا
کہ اصحابِ نبیؐ اہل ہدایت
ندا کرتے تھے بعضے یا محمدؐ
پسند آیا نہ درگاہِ خدا میں
پکاریں اُن کو بے تعظیم و اکرام
ندا[6] کر یا محمدؐ ہانک ماریں
کیا ہے اُن سبھوں کو بس ہدایت[7]
جنابِ حضرتِ خیر الورےٰ کو
یہ عظمت اور بزرگی اور نسب کا
نہ یہ ترک[9] ادب ہے تم کو جائز
بزرگی ہے نبیؐ کی سب پہ غالب
پکارو آپ کو جاہ و ادب سے
جنابِ حق میں ہی حضرت کا یہ مان
پکارے آپ کو عالم تمامی
بزرگی اور اس عظمت کو اُن کی
بزرگی کی ہے شان اسمیں اسی طور
مُعلّےٰ[13] حجرۂ عالی نشاں میں
پکاریں یا محمدؐ آؤ باہر
کہ ہیں نادان وے سارے نہایت

۱ یعنی بیان ۲ یعنی اُٹھایا گیا یعنی قیامت میں جس جگہ تمام مخلوق اُٹھائی جاویگی ۳ یعنی سبھوں سب نبیوں کے اور معصوموں کے ۴ یعنی بزرگی اور



عزت ۱۲ ۵ یعنی آواز ۶ یعنی مرتبہ ۷ بتائی ۸ یعنی چھوڑنا ۹ یعنی ۱۰ یعنی پیغمبری ۱۱ یعنی عزت بزرگی ۱۲ یعنی بلند ۱۲

نہ واقف وے مراتب سے ہیں تیرے
جو باہر آ تیرے حجرے کے یکبار
ہے لازم اُن کو جو تیرے ہیں اصحاب
اگر تو ہووے گا حجرے کے بھیتر
کریں آنے کی تیرے انتظاری
تو جب تشریف لاوے گھر سے باہر
وے پاویں فیض اس رسم ادب کا
ادب سے اُنکو حاصل برتری ہے
دگر اصحاب کو حضرت کے ہر گہ
کہ آخدمت میں اُس محبوب رب کی
بلند آواز سے حضرت کے وے سات
تھا اس صورت سے اُن کو حکم رب کا
سُنو قرآن میں یہ بس حکم ہے
ہے معنی اسکی اس صورت سے تبیاں
بلند آواز حضرت سے کرو مت
کہ جس صورت سے تم آپس میں سارے
بلند آواز بس کرنے سے فی الحال
نہیں تم کو شعور اس بات سے ہے
یقیں راوی ہیں اس صورت سے ناقل
تھا ثابت قیس کا آواز سب سے
یہ سُن آیت ہوے مغموم تر وہ
اسی غم سے ہو خستہ چند مدت
گئے نیں بارگاہِ مصطفےٰ میں

بزرگی اور مناقب سے ہیں تیرے
کریں تجھ کو ندا یوں بے ادب وار
مکاں پر جو تیرے آویں باداب
ادب سے وے کھڑے رہ جاویں در پر
رہیں خاموش با صد انکساری
کریں تب عرض احوال اپنا ظاہر
طریقہ یہ مناسب بس ہے سب کا
میسر مکرمت اور سروری ہے
نہیں تھا اس طرح بیشک یہ جائز
حبیب حق شہ عالی نسب کی
کریں فوق آپ کی آواز سے بات
تھا واجب خاطر اس پاس ادب کا
یقیں لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ ہے
کہا ہے حق نے یوں اے اہل ایماں
عُلا کر صوت اپنا کچھ کہو مت
سخن اور گفتگو کرتے ہو بارے
حبط ہوتے ہیں بیشک نیک اعمال
حذر بیشک ضرور اس بات سے ہے
کہ جس دم بس ہوئی آیت یہ نازل
رفیع الشان اور ممتاز سب سے
نہایت غم سے بیدل سر بسر وہ
رہے ہیں گھر میں بس کر ترک خدمت
جناب حضرت خیر الورےٰ میں

۱۱ یعنی مرتبے ۱۲
۲ یعنی تعریفوں سے
۳ یعنی ایک بارگی
۴ یعنی بے ادب کی طرح
۵ یعنی دروازہ ۱۲
۶ یعنی سو عاجزی سے
۷ یعنی طریقہ ۱۲
۸ یعنی بلندی ۱۲
۹ یعنی سرداری
۱۰ یعنی بلند اونچا
۱۱ یعنی ظاہر
۱۲ ... حبیب

۱۴ باقی

۱۳ مت بلند کرو اپنی آوازوں کو ۱۲
۱۴ یعنی خوب ظاہر معنی
۱۵ یعنی بلند ۱۲
۱۶ یعنی آواز ۱۲
۱۷ یعنی زائل نیست
۱۸ یعنی پرہیز ۱۲
۱۹ نام ہے ایک صحابی کا
۲۰ یعنی بلند مرتبہ
آزردہ وغمگین ۱۲

سو پوچھا آپ نے یاروں سے یک روز / کہاں رہتا ہے ثابت مردِ فیروز
نہ آیا پاس میرے کیا سبب ہے / کیا ہے ترکِ خدمت یہ عجب ہے
سعدؓ آئے ہیں اس دم اُن کے گھر کو / سو دیکھا ثابتؓ مغموم تر کو
نہایت خستہ تر ہے اُن کا خاطر / سدا رونے سے ہیں مشغول ظاہر
کہے کیوں ہے تمہارا خستہ احوال / کہے میرے ہوئے ہیں حبط اعمال
کئی دن تک نبیؐ کے ساتھ میں نے / بلندی سے کیا ہوں بات میں نے
نہ جانوں کیا میرا احوال ہوگا / قیامت میں مرا کیا حال ہوگا
ہوئی ہے عقل میری اس گھڑی گم / نہ جانوں کیا ہے پاداشِ تکلم
یہ سنکر سعدؓ نے اُس دم نبیؐ سے / کہے ہیں جا رسولِ ہاشمی سے
کہے حضرت نے میں ہوں اُس سے راضی / نہ نیکی کچھ ہوئی ہے اس کی ماضی
خدا بیشک سعادت اُس کو بخشے / عنایت سے شہادت اُس کو بخشے
اُسی راوی سے ہے اس طور منقول / ہوئی ہے یہ دعا حضرت کی مقبول
شہادت کا ملا ہے اُن کو نامہ / ہوئے مقتول در حربِ یمامہ
غرض جس نے کیا حضرت کی تعظیم / وہ پایا ہے مقامِ جاہ و تکریم
گیا حضرت کے جو آداب سب بھول / ہوا مردود وہ رحمت سے معزول
نبیؐ کے رتبۂ عالی عجب ہیں / یہ بیشک سب یقیں افضالِ رب ہیں
کیا ہے حق نے عالی شان اُن کو / کیا ہے صاحبِ برہان اُن کو
نہیں رتبے سے اُن کے کوئی آگاہ / خدا ہی جانتا ہے خوب واللہ
بیاں قرآں میں ہے اُنکے ادب کا / ہے شاہد بس کلام اللہ رب کا
یقیں جبریل آ کر حکمِ رب سے / سخن حضرت سے کرتے تھے ادب سے
خدا نے جن کو یہ بخشا ہے عظمت / بیاں جن کا کیا ہے جاہ و حرمت
تو پھر کس کو کہاں یہ طاقت و تاب / رکھے جو بس نگہ حضرت کے آداب
اسی آداب کا ہے جو محل اب / لکھوں اس باب میں نادر نقل اب

۱ یعنی فتحمند ۲ یعنی غمگین ۳ یعنی بہت آزردہ دیرساں ۴ یعنی باطل ہونا یعنی میرے اعمال سب باطل ہوگئے ۵ یعنی بدلا کلام کرنے کا ۶ یعنی شہیدی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا ۷ یعنی نقل کیا گیا ۸ یعنی شہر ۹ یعنی

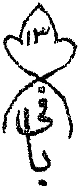


لڑائی یعنی یمامہ کی لڑائی میں شہید ہوئے ۱۰ یعنی عزت و بزرگی ۱۱ یعنی بے ادب ۱۲ یعنی دلیل ۱۳ یعنی خبردار ۱۴ یعنی گواہ ۱۵ یعنی بزرگی بات ۱۶ یعنی مرتبہ و عزت ۱۷ یعنی عجیب

کہ جس دم وہ دو عالم کے شہنشاہ
گئے معراج کو بام فلک پر
ہوئے افلاک کے در اُس گھڑی باز
کہ محبوب خدا سلطان لولاک
یہاں تشریف لا اپنے کرم سے
بُلا کر خلوت اعلیٰ میں اُن کو
کرامت کی عطا کر آج دولت
ہوا فرمان حق کا پھر ملک کو
کہ جب آویں یہاں محبوب اکمل
نظر کر تب جمال مصطفےٰ کو
مکاں سے اپنے اُٹھ با جاہ و تکریم
یہ سُن فرمان حق بیشک ملک سب
اُٹھے اپنے مکان سے پھر وہ سارے
ہوئے آنے سے حضرت کے شرفیاب
مگر ہفتم فلک پر تھا ملک ایک
تھا بیٹھا نور کی کرسی پہ قائم
مکاں اُس کا تھا بالا سب مکاں سے
عبادت میں تھا وہ مشغول مادائم
قریب اُس کے جب آپہنچے ہیں حضرت
سوا اس ساعت وہ تھا مشغول افکار
مقرر اُس گھڑی وہ اس سبب سے
اُٹھا اپنے مکاں سے وہ نہ اس دم
اُسی ساعت غضب سے حق کے فی الحال

عروس بزم گاہ لی مع اللہ
عنایت بخشش ہو فوج ملک پر
ہوا ہے غیب سے اس دم یہ آواز
معلےٰ آفتاب ارض و افلاک
فلک کو زیب بخشیں اب قدم سے
مقام قرب او ادنیٰ میں اُن کو
سرافرازی کی بخشوں انکو خلعت
تمامی ساکنان نہ فلک کو
محمد مصطفےٰ سلطان افضل
لقائے حضرت خیر الوریٰ کو
بجا لاؤ تمامی رسم تعظیم
سواری مصطفےٰ کی دیکھ کر تب
بجا لا شیوۂ تعظیم بارے
کئے تسلیم حضرت کو باداب
جمال و حسن اور اجلال میں نیک
ہزاروں تھے ملک اسکے ملازم
بزرگی میں تھا اعلیٰ سب ملک سے
نہ ذکر حق سوا رکھتا تھا کچھ کام
امام الانبیا سلطان ملت
تھا غافل آپ کے آنے سے یکبار
وہیں بیٹھا رہا غافل ادب سے
تھا مشغول خدائے ہر دو عالم
ہوئے ہیں سوختہ اُسکے پر و بال

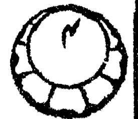
یعنی مجلس ۱۲ شعر ۲ [illegible]
اشارہ طرف حضرت [illegible] آپ کی مجلس
[illegible] ۱۲ شعر ۳ یعنی
بہتری ۱۲ شعر ۴ یعنی
[illegible] ۱۲ شعر ۵ یعنی
دین و آسمان ۱۲ شعر ۶
[illegible]



ہوا تھا اور بہت کچھ
عطائے الٰہی سے سرفراز
ہوئے ۱۲ شعر ۸ یعنی [illegible]
ملازم ۱۲ شعر ۹ یعنی چہرہ
مبارک ۱۲ شعر ۱۰ یعنی
طریقہ ۱۲ شعر ۱۱ یعنی
خدمتگار ۱۲ شعر ۱۲ یعنی
بلند ۱۲ شعر ۱۳ یعنی ہمیشہ
[illegible] ذکر [illegible] مشغول تھا
[illegible] ۱۲ شعر ۱۴ یعنی [illegible]

گرا افلاک سے اُسدم زمیں پر ۔ پڑا ہے خاک ذلت میں مُقرر
اُسی شامت سے بیشک سربسر تب ۔ ہوا ہے کوہ قاف اسکا مُقرّب
گئی اُس کی بزرگی خاک میں مل ۔ ہوا مضطر مقرر اور بیدل
غرض وہ بیکسی پر اپنی ہر دم ۔ لگا کرنے کو زاری اور ماتم
نظر کر اپنی اس صورت سے خواری ۔ ہوئی ہے اُس کو حاصل شرمساری
تھا دائم مبتلا وہ درد و غم میں ۔ پڑا داغ ندامت اور ندم میں
کئی مدت سے پھر جبرئیل آخر ۔ تفرّج کو گئے اس طرف ظاہر
ہوا ہے اتفاقاً سربسر تب ۔ قریب اُس کے ہوا اُنکا گذر تب
صدائے دردناک اس کی وہ کر گوش ۔ ہوئے جبرئیل کے تب باختہ ہوش
جب اُس کے پاس آپہنچے ہیں اسدم ۔ سو دیکھا آپ نے با دیدۂ نم
زمیں پر اِک ملک بے بال و پر ہے ۔ نہایت بیکسی سے نوحہ گر ہے
نظر کر اس کی حالت یہ مقرر ۔ ہو مضطر اُس گھڑی ناموس اکبر
لگے ہیں پوچھنے احوال یکبار ۔ کہ اے بے بال و پر بیکس دل افگار
ملک ہے تو یقیں چرخ بریں کا ۔ ہے ساکن آسمانِ ہفتمیں کا
پڑا ہے خاک پر تو سربسر کیوں ۔ ہوا ہے اس طرح بے بال و پر کیوں
گناہ سخت تر صادر ترے سے ۔ ہوا ہے کون سا ظاہر ترے سے
تری یہ حالت خواری عجب ہے ۔ بیاں کر اس الم کا کیا سبب ہے
یہ سُن جبرئیل کی آواز ناگاہ ۔ ملک نے سر اُٹھا حسرت سے کر آہ
پھر اپنی آنکھ سے کر اشک جاری ۔ لگا ہے بولنے با شرمساری
کہ ساکن میں فلک پر تھا مقرر ۔ تھا حاکم بے شبہ لاکھوں ملک پر
ہوئی نہیں کوئی خطا صادر میرے سے ۔ قصور و جرم کچھ ظاہر میرے سے
مگر جس شب شہنشاہ دو عالم ۔ مکرم اشرف اولاد آدم
گئے معراج کو چرخ علا پر ۔ لگے ہیں سیر کرنے جب سما پر

(حاشیہ)
۱ یعنی جائے قرار ۱۲
۲ یعنی رہنے کی جگہ ۱۲
۳ یعنی سزاوار ۱۲
۴ یعنی ترائی ۱۲
۵ یعنی شرمندگی
۶ یعنی پشیمانی
۷ یعنی سیر
۸ یعنی آواز ۱۲
۹ یعنی سنکر ۱۲
۱۰ یعنی روتے
۱۱ یعنی جبرئیل ۱۲



۱۲ یعنی زخمی ۱۲
۱۳ یعنی آسمان بلند ۱۲
۱۴ یعنی بیچ والا ۱۲
۱۵ یعنی بے بازو ۱۲
۱۶ یعنی ظاہر ۱۲
۱۷ یعنی یکایک ۱۲
۱۸ یعنی افسوس ۱۲
۱۹ یعنی آنسو ۱۲
۲۰ یعنی آسمان ۱۲

سواس دم میں یقیں اذکارِ حق میں
نہ رکھ حرمت کا اُن کے پاس خاطر
سواس باعث جلالِ کبریا سے
ہوئے ہیں سوختہ میرے پر و بال
رہا غفلت میں اس محبوبِ رب سے
سواس باعث گرا ہوں خاک پر اب
میرے گر کاش ہوتے بخت منصور
تو اس رنج و مصیبت اور الم میں
مقامِ قرب سے ویران ہوں آج
پڑا ہوں خاک ذلت پر یقیں اب
ہے وارد مجھ پہ یہ قہرِ الٰہی
مرا یہ سن مقرر ماجرا اب
ہوا میں اس گنہ سے سخت نادم
میری اس بیکسی پر اب نظر کر
جناب حق تعالیٰ میں ادب سے
شفاعت سے میرے حق میں دعا اب
میرے ہی دل میں یہ اُمید کامل
شفاعت آپ کی مقبول کر اب
عطا کر اپنی رحمت سے پر و بال
کرے سب درد و غم یہ دور اس دم
یہ سن جبرئیل نے اس کی زبانی
گئے ہیں اس گھڑی افلاک پر تب
وسیلے شہ عالی گہر کا

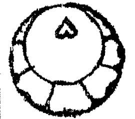
تھا بیٹھا مشتغل انوارِ حق میں
اُٹھا نہیں اس گھڑی کرسی سے ظاہر
مقرر اس گھڑی قہرِ خدا سے
گرا ہوں خاک پر ذلت کے فی الحال
مقصر خدمت و رسمِ ادب سے
مصیبت ہے دلِ غمناک پر اب
نہ ہوتا خدمتِ عالی سے مجبور
نہ رہتا ایک ساعت درد و غم میں
پریشاں خاطر و حیران ہوں آج
ہوں بیکس اور محزون و غمیں اب
ہے ظاہر بس میری یہ روسیاہی
کرو مجھ پر کرم بہرِ خدا اب
غلامِ مصطفٰے ہوں اور خادم
مقامِ قربت میں اب گذر کر
کرو بخشش طلب افضال رب سے
کرو حق سے برائے مصطفٰے اب
وسیلے سے نبی کے بافضائل
کرے حق اس گنہ سے درگذر اب
مقامِ قرب بخشے مجھکو فی الحال
عنایت سے کرو مسرور اس دم
کر اس کی بیکسی پر مہربانی
سر اپنا رکھ ادب سے خاک پر تب
حبیبِ حق رسولِ بحر و بر کا

لہ یعنی ذکر الٰہی ۱۲
یعنی مشغول ۱۲
یعنی عزت ۱۲
یعنی نصرت ۱۲
قصور کرنے والا ۱۲
مددگار ۱۲
یعنی رسوائی ۱۲
یعنی قصہ ۱۲
۱۲ باقی
یعنی شرمندہ و پشیمان ۱۲
یعنی رحمت و بخشش ۱۲
یعنی بادو ۱۲
خوش ۱۲
بلند ذات ۱۲
اللہ تعالیٰ کے یعنی رسول ۱۲

بیان کرنے لگے ہیں اُس کا احوال
ہوا آواز یہ جبریل کو تب
میسر محبوبؐ کا ہے اس گھڑی نام
سوا اس باعث دعا مقبول کر اب
کہو جا اس فرشتہ سے یہ ظاہر
اگر مطلوب ہے تجھ کو یہ فی الحال
تو پڑھ محبوب پر میرے مقرر
عطا کر اُس کی حرمت سے قدر اب
دکھا جاہِ شہِ لولاک تجھ کو
برکت سے پھر اُس کے تیری تقصیر
یہ سن جبریل نے حق سے بشارت
ملک یہ سُن بشارت باعنایت
درودوں کی برکت سے اسی دم
بجا لا شکر حق وہ بے کرانہ
نبیؐ کی عظمت و حرمت سے فی الفور
عزیزو گوش کرنا تم بیاں یہ
کرو اب غور حضرت کے فضائل
کہو رتبہ یہ کیا ہے شاہِ دیں کا
فرشتہ جو مقرب تھا فلک پر
وہ اک ساعت ہو ذکر حق سے مشغول
سوا اس باعث سے کھو اپنے پر و بال
ہوا قہر الٰہی اس پہ نازل
پھر آخر جو یتی آدم ہیں ظاہر

اسی ساعت جناب حق سے فی الحال
کہ اے دربار اعلیٰ کے مقرب
دعا کو تم نے بخشا ہے سرانجام
کیا اُس کے گنہ سے درگذر اب
کہ حق نے سب تیرے بخشا مقاصد
مقام قرب پاوے اور پر و بال
درود دیے نہایت روح پرور
کروں تجھ کو عنایت بال و پر اب
کروں پھر قابل افلاک تجھکو
عفو کر تجھ کو بخشوں جاہ و توقیر
کئے اس کام کی اس کو اشارت
لگا پڑھنے درودیں بے نہایت
ملے ہیں بال و پر پھر اسکو محکم
ہوا اوج فلک پر تب روانہ
ہوا ہے وہ مقرب حق کا اس طور
نبیؐ کی جاہ و عظمت کا نشاں یہ
بیانِ مکرمت اوصاف کامل
حبیبِ حضرت جاں آفریں کا
تھا حاکم کا فرشتہ سب ملک پر
رہا ہے آپ کی خدمت سے معزول
گرا ہے خاک میں ذلت کی فی الحال
کمالات سب ہوئے ہیں اسکی زائل
سدا غرق گنہ میں اور قاصر

لہ یعنی میسر ۱۲ کہ یعنی
کردیا کے لئے آنا ایسا نہ دیجئے
گئے ۱۲ سہ یعنی گناہ ہیں ۱۲
سمہ یعنی نزدیکی ۱۲ ہ شہ
یعنی بار دوستے یعنی جان
کا بانے والا ۱۲ شہ
بادشاہ لولاک یعنی رسول
اللہ ۱۲ شہ یعنی معاف ۱۲
شہ یعنی مرتبہ اور عزت ۱۲



لہ یعنی خوشخبری ۱۲ اللہ
یعنی مضبوط ۱۲ سلہ یعنی
بے انتہا ۱۲ سلہ یعنی بزرگی
بلندی ۱۲ سلہ یعنی نفیس ۱۲ سلہ
سلہ یعنی فرشتہ حاصل ۱۲ سلہ
یعنی حکم کرنے والا ۱۲ یعنی غافل ۱۲
یعنی بیکار رہنا ۱۲ یعنی اپنا ۱۲
شلہ یعنی نقصان کرنے والا

شیہ روئی سے جو اپنے گریجبار
دے ہیں مردود بیشک اور ملعون
جہنم کے ہیں قابل اور لائق
نہ ہے دوزخ سے اُن کی ننگ کاہی
حقارت سے اگر جو لیوے یکدم
وہ ہووے خوار اس دنیا و دیں ہیں
سزا تقصیر کی وہ اپنے پاوے
شفاعت سے نبی کی ہووے محروم
محبت اِس سے رکھنا معصیت ہے
الٰہی دور رکھ صحبت سے اُن کی
ہر اِک مومن کو توفیق ادب دے
محبت کا خزانہ کھول ہر دم
عطا کر سب مسلمانوں کو توفیق
مبارک نام حضرت مصطفٰے کا
کریں جاری زباں پہ اپنی ہر بار
سلامِ بے نہایت اور صلوات
علیؑ کو خاکپائے مصطفٰے کر
سنو حضرت کے اب دیگر فضائل
لکھا ہے راویوں نے اس طرح سے
کہ جتنے ہو گئے ہیں مُرسلِ رب
نہ کوئی پیدا ہوا روئے زمیں کا
خدا نے دی نبوت سب کو یکسر
نبوت نیں دیا حق نے کسے عام

کریں حضرت کی اس عظمت سے انکار
ہیں بیشک مبتلائے قہرِ بیچون
سزاوار عذاب پُر علائق
ہمیشہ دوزخی ہیں اور ناری
مبارک نام سلطان دو عالم
خلل انداز ایماں اور یقیں ہیں
شیہ رو قبر میں اپنا لیجاوے
رہے دونوں جہاں ہیں ہو کے مغموم
ملاقات اس سے کرنا شومیت ہے
پناہ میں اپنی رکھ الفت سے اُن کی
بجاں حبّ شہ عالی نسب سے
نبیؐ کی پیروی سے کر مُکرم
کہ نا سب عزت و حرمت سے تحقیق
امام الانبیا نورا لہدیٰ کا
ہمیشہ ہو سعادت کے طلب گار
پڑھیں حضرت پہ بار سیم تحیات
دو عالم میں فدائے مصطفٰے کر
بزرگی کا بیاں ہے جس میں کامل
جہاں سلطان عالم کا فرح سے
پیمبر قوم کے اپنے تھے وے سب
نبیؐ سارے جہاں اور آفرین کا
کیا تھا قوم کا اپنے پیمبر
ہر ایک کو قوم سے تھا اپنے بس کام

۱ؔ مکار ایسے ہیں ہیں ۱۲
۲ؔ یعنی مبتلا ہیں قہر الٰہی کے ۱۲
۳ؔ یعنی ۱۲ ۴ؔ جمع علاقہ
معنی لگاؤ و مکار ایسے
کہ یعنی ۱۲ ۵ؔ بیچیون کا عذاب ۱۲
پڑھیں ۱۲ ۶ؔ یعنی نیکوکار
۷ؔ یعنی جھگڑا ۱۲ ۸ؔ یعنی دل ۱۲
۹ؔ یعنی جیسی
۱۰ؔ یعنی بخالہ ۱۲



باقی

پڑھیں بے نصیب ۱۲ ۱۱ؔ یعنی
گناہ ۱۲ ۱۲ؔ یعنی عزت
۱۳ؔ یعنی محبت ۱۲ ۱۴ؔ یعنی
یعنی با اعتباری ۱۲ ۱۵ؔ نور
ہدایت کی یعنی آنحضرت ۱۲
۱۶ؔ یعنی نیک بختی ۱۲ ۱۷ؔ
یعنی چاہنے والے ۱۲ ۱۸ؔ یعنی
خوشی ہو ۱۲ ۱۹ؔ یعنی پیغمبر سارے
یعنی تمام مخلوق ۱۲

ہوا نہیں کوئی نبی سارے جہاں کا
مگر حق نے شہِ ہر دو جہاں کو
خلائق پر کیا مبعوث یکسر
نبوت آپ کو بخشا جہاں کی
نبی بیشک کیا ہے خاص سب کا
یقیں سارے جہاں کی سروری دے
کیا مبعوث ہے جنّات پر سب
ہوا نہیں کوئی نبی جنّوں کا انساں
فضیلت ہے دگر مخصوص افضل
نبی کو حق نے سب پر سروری دے
ہیں ختم المرسلیں سلطان مختار
نہ بخشا کس نبی کو حق نے یہ طور
ہوا منسوخ بیشک دین سب کا
ہے دینِ مصطفےٰ ہر دیں پہ غالب
یہ دیں ناسخ ہے بیشک تا قیامت
فضیلت ہے دگر مخصوص تر ایک
کہ حق نے اُس شہِ خیر البشر کو
گرامی اور اعلیٰ کر سبھوں سے
مدد کر ہر لڑائی میں مقرر
کسی مُرسل کو یہ رتبہ دیا نہیں
عجب ہے مصطفےٰ کی ذات نامی
مددگاری کو آئے ہیں فلک سے
دگر ہے یہ فضیلت بس گرامی

مقرر بس تمامی انس و جاں کا
حبیبِ حق رسول انس و جاں کو
نبی سب کا کیا ہے بس مقرر
رسالت سربسر بس انس و جاں کی
نہ مختص کر رکھا ان کو عرب کا
کیا سب کا نبی پیغمبری دے
نبی ہیں سب کے اور پیغمبرِ رب
فقط مخصوص یہ حضرت کی ہے شاں
کہ جو پیدا ہوئے دنیا میں مرسل
کیا ختم النبیّین پیغمبری دے
رسولِ ہاشمی عالم کے سردار
نہ کہلایا ہے ختم المرسلیں اور
یہ ناسخ ہے یقیں آئین سب کا
قوی دنیا میں اس دیں کے مطالب
نہ ہو منسوخ پاوے استقامت
بزرگی کا بیاں حضرت کی ہے نیک
حبیبِ حق رسولِ نامور کو
تمامی انبیا اور مرسلوں سے
ملائک کا دیا ہے بھیج لشکر
ملائک سے مدد کس کی کہا نہیں
ملائک واسطے جن کے تمامی
کیا حق نے مدد اُن کی ملک سے
کہ حق نے کر نبی کو سب سے نامی

۱ یعنی اُٹھائے گئے یعنی بشر کی طرف سے نبوت دیکر بھیجے گئے ۱۲ ۲ یعنی آدمی اور جن ۱۲ ۳ یعنی صاحب ۱۲ ۴ یعنی سرداری ۱۲ ۵ یعنی بزرگ ۱۲ ۶ یعنی تمام رسولوں کے ۱۲ ۷ رد کیا



۸ دستور شریعت ۱۲ ۹ یعنی طریقہ ۱۲ ۱۰ یعنی ثابت رہنا ۱۲ ۱۱ یعنی بزرگی ۱۲ ۱۲ یعنی حضرت رسول اکرم ۱۲ ۱۳ یعنی سب ۱۲ ۱۴ یعنی مشہور ۱۲ ۱۵ یعنی فرشتوں کا ۱۲ ۱۶ یعنی بزرگ ۱۲

بجا معراج کو عرش بریں پر
نہ یہ رتبہ کسی مرسل نے پایا
یہ رتبہ حق نے خاص انکو دیا ہے
دگر بھی ایک فضیلت بس عجب ہے
کہ حق نے اس حبیب نامور کو
عطا کر سربسر شان مقدس
کہ یعنے ذات حضرت کو باکرام
ہیں داخل عالمیں میں جن و انساں
نبیؐ کی ذات اشرف سے مقرر
اگر اس فیض کے حدو بیاں میں
کروں لکھنے میں اس کے عمر سب صرف
ولے ہر ایک بیاں کو مختصر کر
لکھا ہے اس طرح علمائے دیں نے
کہ حضرت کی مبارک ذات سے بس
کئے حاصل سبھوں نے بہرہ مندی
ملائک جو فلک کے بام پر ہیں
خدا نے ان کو ذات مصطفٰے سے
ملائک سب نبیؐ سے بہرہ ور ہو
کئی اسرار سے جو سربسر سب
سبھوں نے مصطفٰے سے فیض پاکر
یہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان ملت
گئے معراج کو چرخ بریں پر
کئے مسرور تشریف عطا سے

دیا ہے قاب قوسین ان کو یکسر
نہیں کوئی عرش کی کر سیر آیا
مشرف نور سے اپنے کیا ہے
بزرگی کا بیاں حضرت کی سب ہے
معلےٰ آفتاب بحر و بر کو
کہا ہے رحمۃ للعالمیں بس
کیا اپنے کرم سے رحمت عام
ملائک اور شیطان اور حیوان
ملا ہے فیض ان ساروں کو یکسر
مقرر استفادے کے نشاں میں
قیامت تک نہ پورا ہووے یکحرف
سناتا ہوں اشارہ اس کا یک سر
ہر اک کشاف اسرار یقیں نے
تمامی عالم آفاق و انفس
ہر ایک عالم نے پایا سربلندی
سو اس عالم میں داخل سربسر ہیں
کیا مسرور حضرت کی عطا سے
رہے ہیں واقف سر قدر ہو
ملائک تھے مقرر بے خبر سب
ہوئے سب بھید سے واقف مقرر
حبیب حق در دریائے وحدت
ملائک کو وہاں حضرت نے یکسر
مراتب ان کو بخشے ہیں دعا سے

بریں یعنے بلند ۱۲ ... اشارہ طرف آیہ ... الٰہی ... اللہ تعالیٰ نے آپکو ... معراج میں بلا کر ... قاب ... یعنے بلند ۱۲ ... رحمت واسطے ... عالموں کے ... فائدہ ۱۲

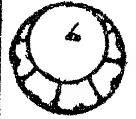


... بھیدوں کے ... عالم ظاہر ... اور نفس ... مراد عالم باطن ... سربلندی کا بیان ... یعنے خوش ... یعنے بھید ... بادشاہ دین ... آنحضرت ۱۲ ... بلند ۱۲

بھی اسرارِ الٰہی جو تھے مکتوم
وہاں حضرت نے رمز معرفت سے
ہزاروں بھید کے عقدے تھے مجمل
دیئے ہیں کھول سب دریائے اسرار
ملائک فیض پائے اس سے کامل
غرض اُس شب ملائک عام سارے
نظر کر آپ کا فیض گرامی
بھی درگاہِ الٰہی کے مقرب
خدا نے ان سبھوں کو ہر غزا میں
کمک حضرت کی کر سب نے مقرر
خدا نے اس سبب کر اُن کو نامی
کیا ہے سب ملک پر ان کو سردار
وسیلے سے نبیؐ کے سربسر وہ
سبھوں سے خاص تر ہیں وے مقرب
بھی لکھتے ہیں کئی اہل ہدایت
کہے جبرئیل سے تب شاہِ دیں نے
کہ اے جبرئیل رحمت سے مری اب
کہے جبرئیل نے اے شاہِ آفاق
کیا ہے حق نے جب شیطاں کو مردود
اسی ساعت سے کر خوف الٰہی
ہیں اپنے خاتمہ پر کر نظر تب
ہوئی ہے وحی جب حضرت پہ نازل
ہوا بیباک ہر خوف و خطر سے

نہیں تھا بھید اس کا کس کو معلوم
کئے واقف سبھوں کی کیفیت سے
کئے اس رات کو حضرت نے سب حل
ہوئے ہیں جلوہ گر سب اس سے انوار
کئے مطلوب کو سب اپنے حاصل
ہوئے ہیں بہرہ ور حضرت سے بارے
ملائک فیض پائے ہیں تمامی
ملائک جو گرامی خاص تھے سب
یقیں بھیجا جناب مصطفےٰ میں
کئے کفار کو نابود یکسر
مراتب سب کو بخشا ہے گرامی
رکھا غازی سبھوں کا نام یکبار
ملائک میں ہوئے ہیں نامور وہ
گنے جاتے ہیں اصحابِ نبیؐ سب
کہ جب نازل ہوئی رحمت کی آیت
چراغِ خانۂ علم و یقیں نے
ہوا کیا فائدہ تم کو کہو سب
معلّیٰ آفتاب بزم عشاق
ہوا جب بابِ رحمت اُس پہ مسدود
یہ دیکھ اُس کے عواقب اور تباہی
تفکّر میں پڑا تھا سربسر تب
ثنا قرآں میں دیکھ اپنی کامل
اُمور عاقبت دشوار تر سے

۱ یعنی پوشیدہ ۱۲ ۲ یعنی خدا شناسی کے طریقے ۳ یعنی مشکلیں جن کا سمجھنا مشکل تھا ۴ یعنی مختصر جو سب صاف ظاہر ہو ۵ یعنی آسمان ۱۲ ۶ یعنی بزرگ ۱۲ ۷ یعنی نزدیک ۱۲ ۸ یعنی جنگ و لڑائی ۹ یعنی مدد ۱۲ ۱۰ یعنی جنگ ۱۱ یعنی لڑائی میں



کافروں کو جس نے زیر کیا ۱۲ یعنی فتحمند ۱۲ ۱۳ یعنی گھر ۱۴ یعنی جہاں ۱۲ ۱۵ یعنی بلند ۱۶ یعنی مجلس ۱۲ ۱۷ یعنی دروازہ ۱۲ ۱۸ یعنی بند ۱۹ یعنی انجام کار ۱۲ ۲۰ یعنی سخت و مشکل ۱۲

کیا معلوم خوش ہے کام میرا
یہ ہے فیض آپ کی ذات علا کا
ہوا محفوظ میں حضرت کے دم سے
عجب ہے ذات حضرت کی مکرم
ملائک جن سے پائے بہرۂ عام
یہ رُتبہ آپ کا عالی عجب ہے
کرو اب غور اس شانِ علا کو
مُقصّر عقل اور قاصر زباں ہے
بھی جنوں کی تمامی قوم یکسر
خدا نے اُن کو ذات مصطفےٰ کا
بھی جنّوں کی تمامی قوم بادے
ہوئے سب بہرہ ور حضرت کے دم سے
ہوئے ہیں دولتِ ایماں سے محفوظ
یہ لکھتے ہیں کہ جب عالم میں دیں کا
کئی جنوں نے جب پائے یہ اخبار
کر اپنے باز اُس دم دیدۂ ہوش
کئے معلوم یہ آخر زماں کے
وہاں سے قوم میں جا اپنی اُس دم
کہ آیا دور اب سلطانِ دیں کا
جہاں سب اُن سے یکسر فیض پاوے
جو رغبت دین کی اُن کی کرے گا
چلو اب دیکھ سلطانِ زماں کو
قدمبوسی سے پاکر فیض کامل

مقرر خیر ہے انجام میرا
مکرم خواجۂ ہر دوسرا کا
ملی ہے مخلصی مجھکو الم سے
گرامی ہیں عجب سلطانِ عالم
کئے حاصل سبھوں نے فیض اتمام
فضیلت خاص یہ حضرت کی سب ہے
جلالِ خواجۂ ہر دوسرا کو
فضیلت یہ عجب عالی نشاں ہے
ہیں داخل عالمیں میں سب مقرر
دکھایا فیض انوار ہدے کا
سلاطیں اور جو تھے عام سارے
مبارک سرورِ دیں کے قدم سے
رہے قہر خدا سے ہو کے محفوظ
ہوا شہرہ امام المرسلیں کا
سوا خدمت میں سب حضرت کی یکبار
کلام اللہ کی آیت کو کر گوش
نبیؐ ہیں رہنما سب انس وجاں کے
کئے اس بھید سے ساروں کو محرم
محمد رحمۃ للعالمیں کا
ہدایت کے سبھی رستے پہ آوے
وہ ایمن ہو کے دوزخ سے رہیگا
رسول حق شفیع انس وجاں کو
کریں ایماں کی دولت کو حاصل

لے یعنی بلند ۱۲ ۲ہ
یعنی چھٹکارا ۱۲ ۳ہ
یعنی رنج ۱۲ ۴ہ یعنی مکرم
دو جہاں کے گرامی دونوں یعنی بادشاہ
حصہ و فائدہ ۱۲ ۵ہ یعنی
بلند ۱۲ ۶ہ یعنی
عاجز ۱۲ ۷ہ یعنی
قصور کرنیوالے ۱۲ ۸ہ
یعنی ہدایت کی روشنی کا ۱۲

۹

جن و سلطان زنگی یعنی
بادشاہ ۱۲ لله یعنی فائدہ
پانیوالے ۱۲ ۱۳ه یعنی فیض
پانیوالے ۱۲ ۱۳ یعنی
آوازہ ۱۲ ۱۴ یعنی کشادہ
۱۵ یعنی جمع دار ۱۲ ۱۶
یعنی زمانہ ۱۲ ۱۷ یعنی
رغبت وسط تمام جہان کا
۱۸ یعنی جو بیکس ۱۲ ۱۹
یعنی بے خوف ۱۲ ۲۰ یعنی
شفاعت کرنیوالے آدمیوں
کی اور جنوں کی ۱۲

سعادت کی یہ دولت بس عجب ہے ہدایت کا یہی ہنگام اب ہے
یہ سُن جنوں کا سارا فوج و لشکر سلاطین اور سب حکام یکسر
جمالِ مصطفٰے کے ہو کے مشتاق قدمبوسی کا رکھ سب دل میں اشواق
مہاجر ہو وطن سے اپنے وے تب ہوئے مکے کی وادی میں جمع سب
علم تھے تین لاکھ ان سب میں تامی جواہر سے مکلل تھے تمامی
ہزاروں ہر علم کے ساتھ تھی فوج گویا دریا تھا لشکر موج در موج
خبر اُن کی اُسی دم شاہِ دیں سے کہے جبریل نے ماہِ یقیں سے
اُسی ساعت شہنشاہِ دو عالم حبیبِ حق رسول جن و آدم
گئے تشریف لے مکے سے باہر ہوئے خدمت میں وے سب آکے حاضر
قدمبوسی سے پاکر فیض کامل کئے ایمان کی دولت کو حاصل
تھے سلطاں اُن میں بارہ صاحبِ تخت سو حضرت نے بٹھا ان سب کو یک تخت
سکھا کر سب کو احکامِ شریعت سبھی تعلیم کر ارکان ملت
کئے تب اُن کو رخصت شاہِ دیں نے چراغِ معرفت شمعِ یقیں نے
خبر قرآں میں یہ حق نے دیا ہے اُنھوں کے راز سے واقف کیا ہے
غرض حضرت کے دم سے عالم جن ہدایت پا ہوئے ہیں پاک باطن
اسی دن سے رسومِ دینداری یقیں جنوں کی ہے عالم میں جاری
طوائف جنیوں کے بھی مقرر مسلماں اُمتِ احمد ہیں یکسر
سبھی فدوی ہیں حضرت مصطفٰے کے ہیں خادم خواجۂ ہر دوسرا کے
یہ لکھ جنوں کا شمۂ حال نادر دکھایا فیض کے آثار ظاہر
خصوصًا جو بنی آدم ہیں سارے جو گزرے اور جو ہیں ہونے ہارے
سبھوں پر خاص حضرت کا کرم ہے مقرر عام یہ خوانِ نعم ہے
ہوئے ہیں مستفید اُس ذات سے سب ہوئے ہیں بہرہ ور برکات سے سب
ملی حضرت سے سب کو سربلندی ہوئی ہے سب کو حاصل بہرہ مندی

۱ نیک بختی ۱۲ ۲ یعنی وقت ۱۲ ۳ یعنی بادشاہ ۱۲ ۴ یعنی حاکم ۵ یعنی شوق ۱۲ ۶ یعنی ہجرت کرنیوالے ۱۲ ۷ یعنی جھنڈا نشان ۱۲ ۸ جھنڈا ۱۲ ۹ یعنی آراستہ اور چمکتے ہوئے ۱۲ ۱۰

۸

یعنی احکام دین یو مذہب کے ۱۲ ۱۱ یعنی سب ۱۲ ۱۲ یعنی خبردار ۱۲ ۱۳ یعنی طریقہ ۱۲ ۱۴ یعنی گروہ جماعت ۱۲ ۱۵ یعنی فدا کرنیوالے ۱۲ ۱۶ یعنی خدمتگار ۱۲ ۱۷ یعنی تھوڑا سا ۱۲ ۱۸ یعنی دسترخوان نعمتوں کا ۱۲ ۱۹ یعنی فائدہ مند ۱۲ ۲۰ یعنی فیضیاب ۱۲

ہدایت کا خزانہ کھول یکبار
کئی ہو پیروی سے ان کے نامی
ہوئے بدکار بھی ایمن بلا سے
ہوئی حاصل سبھوں کو رستگاری
کیا ہے حق نے اس رحمت کو بس عام
ہیں اس رحمت میں داخل سارے ظاہر
خدا نے کافروں کو بس مقرر
جو ہیں کافر و مشرک سر بسر سب
امان دنیا میں سب پائے بلا سے
زمانے میں ہر ایک پیغمبروں کے
اترتی تھی بلا سب کافروں پر
بھی حضرت نوحؑ کے طوفاں میں تب
ہوا ہے بھی جہاں میں با امارت
کہیں اترے ہیں آتش کے شرارے
ہوا ہے صاعقہ بعضوں پہ نازل
کہیں نازل ہوا ہے قہر کا باد
خبر قرآں میں حق نے دیا ہے
تواریخوں میں بھی ہر قوم کا حال
ولے حضرت کا جب آیا زمانہ
سو ویسی کافروں پر اس زماں میں
نبیؐ کی ذات کی برکات سے سب
بھی حضرت کے سبب بیشک حشر تک
عجب اس ذات کا ہے فیض بس عام

کئے ایماں سے سب عالم کو سرشار
ولایت کا مکاں پائے گرامی
بچے ہیں ہر گھڑی قہر خدا سے
قیامت تک ہے یہ سب فیض جاری
بنی آدم پہ یہ رحمت ہے مادام
جو ہیں دنیا میں مومن اور کافر
نہ محرومی دیا ہے اس سے یکسر
نبی کی ذات سے ہیں بہرہ ور سب
ہوئے محفوظ قہر کبریا سے
یقیں ایام میں ہر رہبروں کے
سبھی نابود ہوتے تھے مقرر
ہوئے ہیں غرق کافر ایکدم سب
ثمود و عاد کا سب قوم غارت
ہوئے ہیں اس سے بس نابود سارے
ہوئے ہیں اس سے سب دوزخ میں داخل
اکھاڑا اس نے سب کی بیخ و بنیاد
سبھوں کے حال سے واقف کیا ہے
لکھا ہے سب مفصل اور اجمال
یہ رحمت کا سبھی تھا کارخانہ
نہ نازل کب ہوئی آفت جہاں میں
بچے ہیں ہر گھڑی آفات سے سب
نہ اترے گی بلا دنیا میں بیشک
نزول فضل و رحمت کے ہیں ایام

۱؎ یعنی مجبور ۱۲ ۲؎ یعنی بزرگ ۱۲ ۳؎ یعنی بچو ۱۲ ۴؎ یعنی چھٹکارا ۱۲ ۵؎ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۶؎ یعنی خدا کو ایک جانے اور کسی کو بھی شریک کرے ۱۲ ۷؎ یعنی پناہ ۱۲ ۸؎ یعنی زمانے ۱۲ ۹؎ یعنی نصیب ۱۲ ۱۰؎ یعنی امیری اور حکومت کے ۱۲

باقی ۸

۱۱؎ یعنی چنگارے ۱۲ ۱۲؎ یعنی بجلی جو ابر سے زمین پر گرے ۱۲ ۱۳؎ یعنی ہوا ۱۲ ۱۴؎ یعنی خبر ۱۲ ۱۵؎ یعنی خبردار ۱۲ ۱۶؎ یعنی تفصیل وار ۱۲ ۱۷؎ یعنی مختصر ۱۲ ۱۸؎ یعنی قیامت ۱۲ ۱۹؎ یعنی دن ۱۲

یہ ہے دنیا میں رحمت کافروں پر
قیامت میں بھی جو ہیں بعضے کافر
شفاعت سے تب اس عالی نشاں کی
عذابِ سخت سب تخفیف اُن پر
عجب ہے فیض یہ حضرت کا نادر
بیاں اس فیض کا کس سے ادا ہو
وہ ایسے ہی حبیبِ خاص ہیں بس
گنہ گاروں پہ بھی اُن کا کرم ہے
زمانے میں مقرر سب نبی کے
گنہ اُمت سے گر ہوتا تھا صادر
اسی دم اُس گنہ کے وہ سبب سے
فضیحت اور رُسوا ہو کے یکسر
اُترتی منہ پہ تھی اُس کے سیاہی
کئی قوم اس گناہ و معصیت سے
کوئی مبروص اور مجذوم ہو کر
ہوئے ہیں بھی کئی ناپاک صورت
کئی بندر ہوئے اور گرگ خونخوار
اسی صورت سے اُمت انبیا کی
کیا ہے جس نے بدکاری مقرر
رکھا نہیں کس نبی کا پاس خاطر
کیا نہیں درگذر کس کے گنہ سے
تواریخوں میں احوال انکا سب ہے
جو گذرا واقعہ اُن پر مفصل

سبھی بیدین و سارے مشرکوں پر
عذابِ سخت ہوگا ان پہ ظاہر
حبیبِ حق رسولِ دو جہاں کی
کرے گا حق تعالے بس مقرر
ہیں جس سے بہرہ ور مشرک و کافر
صفت اُس ذات کی مرقوم کیا ہو
عجب ذات اُنکی ہے اعلیٰ و اقدس
نظر رحمت کی سب پر دمبدم ہے
جو آگے ہوگئے مرسل سبھی کے
کوئی گر امر میں رہتا تھا قاصر
خدائے پاک کے قہر و غضب سے
بھی ہوتا مسخ صورت وہ مقرر
سزا پاتا تھا از قہرِ الٰہی
ہوا ہے مسخ صورت شومیت سے
رہا ہے عقل اور ایمان کھو کر
کئی خنزیر کی پائے ہیں مورت
کئی خرس و شغال مردم آزار
جو تھی دنیا میں ہر ایک رہنما کی
سزا اُس کو دیا ہے حق نے یکسر
نہ کر احساں کسی مرسل پہ ظاہر
سزا بیشک لیا ہر دو سیہ سے
بیاں ہر قوم کا نادر عجب ہے
لکھا بیشک ہے آخر تا بہ اول

سلہ یعنی ہوگا کم ۱۲ سلہ یعنی حصہ پایا ہے ۱۲ سلہ یعنی لکھی ہوئی ۱۲ سلہ یعنی ملبوس ۱۲ سلہ یعنی پاک ۱۲ سلہ یعنی مقرر ۱۲ سلہ یعنی ظاہر سلہ یعنی قصور [illegible] ۱۲ سلہ یعنی بگڑی صورت کا بدل کر صورت ہو جانا ۱۲ سلہ یعنی خطا [illegible] سلہ [illegible] کی بیماری ہو

[illegible]

مگر جب سے خدائے انس و جاں نے
کیا پیدا شفیع المذنبیں کو
سو اس ذات مقدس کے سبب سے
بلا اور قہر سب موقوف کر کر
رکھا ہے سب کے تئیں امن و اماں میں
گناہوں سے نہ کر کس کو فضیحت
برکت اس نبیؐ کی یہ دکھا کر
گناہوں کو سبھوں کے ڈھانک یکسر
عجب ہے ذات حضرت کی مکرّم
وسیلے ہیں گنہگاروں کو سارے
سبب سے اُن کے ہم قہر خدا سے
ہوئی ہے جن کے آگے مسخ صورت
نہ بدکاری میں کچھ ہم اُن سے کم ہیں
ولیکن ہم طفیل اس شاہ دیں کے
خدا کے قہر سے محفوظ سب ہیں
نہ رسوا اور فضیحت ہم ہوئے ہیں
محض یہ خاص حضرت کا کرم ہے
قیامت میں بھی ہے اُمّید محکم
کریں حضرت شفاعت سب کو بارے
تصدّق آپ کے قدموں پہ جاں ہے
الٰہی اس نبیؐ کے فیض سے اب
اماں میں رکھ ہر اک شرّ و بلا سے
قیامت میں نہ کر حضرت سے محروم

خداوند زمین و آسماں نے
مکرّم رحمۃ للعالمیں کو
رکھا محفوظ ساروں کو غضب سے
فضیحت اور رسوائی سے یکسر
کیا نیں مبتلا کس کو جہاں میں
نہیں کرتا ہے کس کی مسخ صورت
رکھا نیں کس کو بیشک مبتلا کر
نظر رحمت کی کرتا ہے مقرر
مقرر فیض پایا اُن سے عالم
عجب عاصی ہیں بدکاروں کو بارے
بچے ہیں سب مصیبت اور بلا سے
جو اُتری شومیّت سے اُنپر آفت
زیادہ بلکہ اُن سب سے ظلوم ہیں
حبیب حق شفیع المذنبیں کے
سدا دلشاد اور محظوظ سب ہیں
نہ پامال مصیبت ہم ہوئے ہیں
یہ اُن کا فیض جاری دمبدم ہے
عذابوں سے رہائی پائیں ہم سب
رہیں آزاد ہو دوزخ سے سارے
یہ کیا فیض آپ کا عالی نشاں ہے
نہ کر محروم اس عاصی کو تو کب
فضیحت اور عذاب برملا سے
شفاعت کی نہ کر دولت سے محروم

۱؎ لو یعنی نزدیک ۱۲ ۲؎ یعنی مددگار ۱۲ ۳؎ یعنی بدل گئی ۱۲
صورت اعمال سے ۱۲ ۴؎ یعنی سبب ۱۲ ۵؎ یعنی منحوس ہونے سے ۱۲ ۶؎ یعنی شفاعت کرنیوالے گنہگاروں کے ۱۲ ۷؎ یعنی خوش ۱۲ ۸؎ یعنی ۱۲



۹؎ یعنی بہرہ ور ۱۲ ۱۰؎ یعنی معصوم ۱۲ ۱۱؎ یعنی خطاکار ۱۲ ۱۲؎ یعنی بے نصیب ۱۲ ۱۳؎ یعنی گنہگار ۱۲ ۱۴؎ یعنی فتنہ ۱۲

علی ہے یا رسول اللہ گنہگار — نظر رحمت کی رکھئے اُس پہ ہر بار

نہ کوئی اسکا جہاں میں داد رس[۱] ہے — سوا یہ آپ کے فریاد رس ہے

سنو حضرت کے اس فیض و کرم[۲] سے — مبارک سرور عالی کے دم سے

ہوئے ہیں بہرہ ور[۳] جن و ملک سب — مسلماں کافر و عاصی[۴] ہر اِک سب

نہ شیطاں بھی ہوا رحمت سے محروم[۵] — رہا نہیں فیض سے حضرت کے محروم

دلیل اس بات پر محکم[۶] ہے کامل — ہیں اوی اس کے عارف[۷] اور عاقل

کہ جس دم اس حکیم لم یزل[۸] نے — خدائے پاک بیچوں بے مثل نے

درِ[۹] رحمت سے کر ابلیس کو دور — کیا ملعون و مردود اور مقہور

فرشتہ ایک تھا جابر[۱۰] و قاہر — ہوا ہے حکم حق تب اُس پہ صادر[۱۱]

کہ اسکو قہر کے ہاتھوں سے ہر روز — طمانچے مارتے خون جگر سوز[۱۲]

فرشتہ وہ ہمیشہ حکم رب سے — طمانچے مارتا تھا ستو غضب سے

تھا ابلیس اُس بلا میں بس گرفتار — سدا قہر خدا سے اُس پہ تھی مار

ہوئی حضرت پہ جب آیت یہ نازل — کہ رحمت جس میں ہے عالم کو حاصل

کہا ابلیس نے تب یا الٰہی — عجب ہے یہ میری بس روسیاہی

نبی کی ذات سے ہیں بہرہ ور سب — ملائک اور یہ جن و بشر سب

کیا ہے اُن کو رحمت عالمیں[۱۳] کا — خلائق اور سارے آفریں[۱۴] کا

کیا ہے تو نے عالی عظمت اُن کی — ہے جاری سب پہ بیشک رحمت اُنکی

سبھی کفار و مشرک جو ہیں منحوس — ہوا نہیں در سے کوئی حضرت کے مایوس[۱۵]

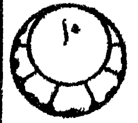
عجب عالی یہ شانِ احمدی ہے — یہ رحمت عام اُن کی سرمدی[۱۶] ہے

مجھے بھی فیض اور رحمت سے اُن کی — نہ کر محروم تو رحمت سے اُن کی

درِ رحمت سے حضرت کے پھر اُمت — مجھے مایوس اس در سے بنا مت

یہ سُن ابلیس کی زاری[۱۷] خدا نے — جناب خالق ارض و سما[۱۸] نے

فرشتہ اُس پہ تھا جو سخت قاہر[۱۹] — کیا اس طور سے حکم اُس پہ صادر[۲۰]



۱ یعنی فریاد کو پہنچنے والا ۱۲ ۲ یعنی بخشش ۱۲ ۳ یعنی نفع پانے والے ۱۲ ۴ یعنی گنہگار ۱۲ ۵ یعنی بے نصیب ۱۲ ۶ یعنی مضبوط ۱۲ ۷ یعنی خدا کے ولی ۱۲ ۸ یعنی اللہ تعالےٰ ۱۲ ۹ یعنی دروازہ ۱۲ ۱۰ یعنی جبر کرنیوالا اور قہر کرنے والا ۱۲ ۱۱ یعنی ظاہر ۱۲ ۱۲ یعنی جگر جلانیوالا ۱۲ ۱۳ یعنی تمام جہان ۱۲ ۱۴ یعنی تمام مخلوقات ۱۲ ۱۵ یعنی نا امید ۱۲ ۱۶ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۷ یعنی عاجزی ۱۲ ۱۸ یعنی آسمان کا اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ۱۲ ۱۹ یعنی قہر کرنیوالا ۱۲ ۲۰ یعنی ظاہر ۱۲

کہ اس کے سو طمانچے ہیں جو راتب
سو ہیں نے ذاتِ احمدؐ کے لیے اب
نہ ہووے اُن طمانچوں سے وہ معذوب
میرے محبوب کے در سے بھی یہ بس
نبیؐ کی ذات کی رحمت ہے کامل
غرض اُس پر جو پڑتی تھی سدا مار
اُسے بھی فیض حضرت سے ملا ہے
ہوا نہیں آپ کے محروم در سے
عجب ذاتِ نبیؐ ہے رحمتِ عام
ہے شیطاں جو خدا کے در سے مردود
وہ حضرت کی بھی اس رحمت سے الحق
نبیؐ کے فیض سے بس شادماں ہو کر
نبیؐ کے ہیں عجب یہ عظمت و جاہ
یہاں اُمید کا پایہ ہوا سخت
نبیؐ کے جب درِ دولت سے یکبار
تو ہم کو کس طرح سے پھر الٰہی
شفاعت سے کرے حضرت کی محروم
الٰہی اب برکت سے نبیؐ کی
اُٹھا دنیا سے با ایمان سب کو
نہ کر ہم بے کسوں کو سخت مغموم
علیؔ کو بھی جو ہے عاصی نہایت
بھی حیواں ہیں کئی اقسام ظاہر
غرض سب نے نبیؐ سے فیض پا کر

یہ ہوتا ہے سدا اس سے معاتب
طمانچے بس کیا موقوف وہ سب
اُسے بھی ہووے حاصل فیض محبوب
نہ ہووے اس طرح محروم و بیکس
اُسے بھی ہووے بہرہ اُس سے حاصل
بلا میں تھا یہ شیطاں بس گرفتار
سدا کی مار سے وہ بچ رہا ہے
یہ پایا فیض اُس عالی قدر سے
نہ کوئی اُن سے ہوا محروم و ناکام
شقاوت کے ہیں آثار اُس میں موجود
نہ مایوس اور ہوا محروم مطلق
طمانچے سے رہا آزاد ہو کر
عجب یہ شان ہے العظمۃ للہ
عجب ہیں یہ ہمارے بس جواں بخت
ہوا نہیں نا اُمید ابلیس بدکار
نبیؐ کے در سے دیوے روسیاہی
کرے کس طور نومیدی سے محروم
اسی شان جلالت سے نبیؐ کی
یقیں کر لائق غفران سب کو
نہ کر حضرت کی اس رحمت سے محروم
یہ دولت کہ کرم سے تو عنایت
بہائم مرغ و ماہی اور طائر
کئے ہیں امنیت حاصل مقرر

۶ باقی

سبھوں کو حق نے بس قحط و بلا سے
ملا ہے فیض سب کو مصطفےٰ کا
لکھا نیں حال ہر ایک کا مفصّل
شفاعت کا لکھوں اب حال شمّہ
کہ حق نے اُس شفیع المذنبیں کو
شفاعت کی اجازت دیئے یکبار
گناہوں سے بھی ظاہر یہ خبر ہے
بھی ہے یہ قول اس محبوب رب کا
شفاعت اذن پر ہوتی جو موقوف
نہ کہلاتے شفیع المذنبیں وہ
قیامت میں یہ ہوتی بات سب حل
وے حق نے رضا دے خاص یکبار
رضا جو مژدہ ہے بعد اُخرے
مقرر شیوۂ ممتاز ہے پھر
نہ واقف ہے کوئی اس کیفیت سے
چہ آگاہی بود ہر مشت خس را
شفاعت سے جو ہے حضرت کی منکر
نبیؐ کی ذات یہ بیشک سند ہے
ہیں راوی سب اسی صورت سے ناقل
کہ حضرت سرورِ دیں شاہِ آفاق
گناہوں پر اس اُمت کے نظر کر
مقدس خاطر اشرف کو غم میں
تو اُس دم اُس خدائے جل شانہ نے

رکھا محفوظ رنج و بلا سے
حبیبِ حق رسولِ کبریا کا
کہ ہوتی ہے حقیقت یہ مطوّل
کروں ظاہر فضائل کا کرشمہ
مفسّر رحمۃ للعالمیں کو
کیا اس امر میں بس ان کو مختار
دلائل اس سخن پر معتبر ہے
کہ ہیں شافع مشفع بس ہوں سب کا
نہ کرتے اس طرح سے ذکر موصوف
نہ ہوتے رحمۃ للعالمیں وہ
یقیں جھگڑا وہاں ہوتا یہ فیصل
شفاعت میں کیا حضرت کو مختار
محض یہ بس رسوخیت ہے ادنےٰ
عجب طور نیاز و ناز ہے یہ
نیاز عاشق و معشوقیت سے
نیاید نغمہ پردازی جرس را
وہ بیشک ہے یقیں مردود کافر
شفاعت آپ کی بے حصر و عد ہے
کہ جو اس بات سے واقف ہیں کامل
شفیع المذنبیں محبوبِ خلاق
عواقب میں تفکر سر بسر کر
سدا رکھتے تھے اُمت کے الم ہیں
حکیم پاک خلاقِ جہاں نے

لہ یعنی ہلاکت ۱۲ سلہ یعنی دراز ۱۲ سلہ یعنی تھوڑا سا ہمہ یعنی معجزہ ۱۲ ھ یعنی دلیلیں لہ یعنی سفارش کرنیوالا ۱۲ شہ یعنی آسمان شہ یعنی ایک دفعہ اور آخری یعنی دوسری دفعہ سلہ یعنی مقبول ۱۲ سلہ یعنی طریقہ سلہ کیا خبر ہوئے ہر گھاس کو سلہ یعنی آئی ہو خوش آوازی ہے یعنی جس طرح گھنٹے کو

۱۱

گھنٹا خوش آوازی خاص نہیں پیدا ہے اسی طرح ہر ایک شخص حضرت کے ارتبے کو کیا سمجھ ۱۲ یعنی انکار کرنے والا ۱۲ یعنی ہمیشہ یعنی نقل بیان کرنیوالے ۱۲ یعنی بادشاہ جہاں کے ۱۲ کلہ یعنی شفاعت کرنیوالے گنہگاروں کی محبوب اللہ تعالیٰ کے ۱۲ یعنی عاقبت انجام کار ۱۲ یعنی رنج ۱۲

نہ چاہا غم میں بس محبوب اُس کا
اُسی ساعت بصد اعزاز و اکرام
کہ اے محبوب میرے دلبر خاص
نہ دکھ اُمت کا اپنے دل پہ کچھ غم
تجھے بخشوں جو تو چاہے وہاں تک
کہ لینے ہوں رضا کا تیرے طالب
یہ سُن حضرت نے اُس دم کبریا سے
کہ اے خالق میرے داناے اسرار
مجھے اپنا کیا ہے تو نے محبوب
تو مجھ کو تیری عزت کی قسم ہے
کہ دوزخ میں رکھے گر کوئی گنہگار
لکھا جو وَالضُّحیٰ میں ہے فترضیٰ
غرض اُس سرورِ دیں کے مراتب
خدا نے جو کیے اکمل کو بخشا
ہوئے ہیں برگزیدے جو خدا کے
رضائے حق طلب کرتے تھے سارے
ولے خود حق رضا جوئے نبی ہے
ندا نے دے رضا سب عام یکبار
دلائل دے یہ نادر آشکارا
روایت ہے یہ سب علمائے دیں سے
کہ حق نے اُس شفیع المذنبیں کو
عنایت سے عطا کر ملک محمود
سوائے آپ کے کس کو مکاں یہ

رہے وہ دلبرِ مطلوب اُس کا
رضامندی کا یہ بھیجا ہے پیغام
حبیب کبریا معمور اخلاص
سدا رکھ دل کو اپنے شاد و خرم
کہ تا راضی تو ہووے اُس سے بیشک
اکروں خوشنود تجھ کو با مطالب
کہے ہیں اس طرح بیشک خدا سے
خدائے پاک خلاقِ جہاندار
رضامندی میری رکھنا ہر مطلوب
تیری قدرت و صنعت کی قسم ہے
نہیں اس کام میں راضی ہوں یکبار
دلیل اس قول پر دیکھو ہے برجا
ہیں اعلیٰ اور نامی با مناقب
نہ یہ رتبہ کسی مرسل کو بخشا
فرستادے ہیں یقیں اُس کبریا کے
تھی مرضی حق کی مطلوب اُنکو بارے
رضا کا آپ طالب بس یہی ہے
کیا ہے یہ شبہ حضرت کو مختار
شفاعت کا لکھوں احوال سارا
تمامی اہل دانش اور یقیں سے
امام الاولیں والآخریں کو
شفاعت کا مکاں بخشا ہے مسعود
نہ بخشنے کا عطا کر عز و شان یہ

حواشی:

لہ یعنے حرص ۱۲ سلہ لینے چاہنے والے یعنے طالب ۱۲ سلہ یعنے کاریگری ۱۲ سلہ یعنے اوساف بڑے کامل سلہ یعنے رسول اللہ صلعم سلہ یعنے مقبول سلہ یعنے بھیجے ہوئے سلہ یعنے خوشنودی سلہ یعنے ڈھونڈھنے والا ۱۲

۵ باقی

سلہ یعنے دلیلیں سلہ یعنے ظاہر سلہ یعنے عقلمند لوگ سلہ مراد ہے مقام محمود سے قیامت کے روز جناب رسول مقبول اس مقام پر اللہ تعالیٰ سے درخواست شفاعت کریں گے سلہ یعنے نیک ۱۲

محض یہ خاص ملک سرمدی ہے
مقام عز و جاہ احمدی ہے

بھی لکھتے ہیں کہ حضرتؐ کی شفاعت
ہے سات اقسام پر با صد عنایت

ہر اک اقسام کا احوال نادر
لکھوں ہوں مختصر کر سب کو ظاہر

قسم پہلی[1] شفاعت کی یہ بس عام
ہے داخل اُس میں سارا خلق اتمام

یہ لکھتے ہیں کہ جس دم خاص اور عام
جو ہیں اہل جفا[2] اور اہل اسلام

کھڑے رہ جاویں سب عرصات[3] میں آ
مقام شدت[4] و آفات میں آ

وہاں گم ہووے گی بس عقل سب کی
جو دیکھیں گے جلالت[5] قہر رب کی

عجب ساعت ہے وہ خونِ جگر سوز
قیامت کا ہے مشکل تر وہی روز

سبھوں پر تشنگی[6] بس ہووے غالب
گریں سختی سے آ قالب[7] پہ قالب

وہ شدت تشنگی کی اور تباہی
سو ہے ہنگامۂ[8] قہرِ الٰہی

تمامی انبیا وہ شور و شر دیکھ
یقین قہر الٰہی سر بسر دیکھ

کرے گی تاب و طاقت اُنکی پرواز
کریں سب اس گھڑی نفسی کی آواز

نہ ہوگی اس طرح سے کس کی طاقت
کرے اُس دم طلب حق سے شفاعت

مگر اُس دم امام ہر دو عالم
حبیبِ حق رسولِ جن و آدم

شفیع المذنبیں[9] سالارِ اُمت
امام المرسلیں[10] غمخوارِ اُمت

سراج[11] بحر و بر خورشید دارین[12]
محمد مصطفٰےؐ سلطانِ کونین

بلا میں دیکھ سب اُمت کو اپنے
تمامی تابعِ ملت[13] کو اپنے

کہیں گے یا الٰہی اُمتی بس
یہ حاصل اُن کو ہے شانِ مقدس[14]

شفاعت کے ہو پھر طالب خدا سے
جناب مستطابِ[15] کبریا سے

یقیں عرصات کے عالم کو سارے
چھڑاویں گے شفاعت کر کے بارے

یقیں عظمیٰ شفاعت اسکا ہے نام
شفاعت ہے گرامی[16] تر یہ بس عام

دگر حضرت کی نادر ہے شفاعت
وہ ہے مخصوص بہرِ اہل طاعت

کہ ہیں جو پاک مقبولِ الٰہی
نہیں اعمال میں جن کے سیاہی

له یعنی پہلی ۱۲ ـ ۲ه یعنے ظالم ۱۲ ـ ۳ه یعنی میدان قیامت ـ ۴ه یعنی سختی ۱۲ ـ ۵ه یعنی بزرگی ـ ۶ه یعنی پیاس ـ ۷ه یعنی وجود بدن ـ ۸ه یعنی انبوہ مجازاً ظلم ـ ۹ه یعنی شفاعت کرنے والے گنہگاروں کی



۱۰ه پیشوا پیغمبروں کے ـ ۱۱ه یعنی چراغ ۱۲ ـ ۱۲ه یعنی دونوں جہان ۱۲ ـ ۱۳ه یعنی دین و ـ ۱۴ه یعنی پاک ـ ۱۵ه یعنی پاکیزہ ۱۲ ـ ۱۶ه یعنی بہت بزرگ ۱۲

ہوا نہیں کبھی گنہ کچھ اُن سے صادر[۱۵]
وے سب اہلِ ولا[۱۶] اور اہلِ طاعت
شفاعت سے شہِ خیر الورا کی
امان[۱۷] دے آتشِ دوزخ سے اُن کو
کرے جنت میں حق اُن سب کو داخل
شفاعت ہے جو حضرت کی وہ ثالث[۱۸]
کہ جو تھوڑے گنہ سے اپنے بارے
شفاعت کر شہِ مختار اُن کو
دخولِ نار سے سب کو بچاویں
لجاویں اُن کو پھر جنت میں یکسر
شفاعت کے چہارم ہیں جو اقسام
کہ جو اپنے گناہوں کے سبب سے
رہیں جو آتشِ دوزخ میں جا کر
شفاعت اُن کو کر سلطانِ کونین
نکالیں آتشِ دوزخ سے باہر
رکھ اپنے سایۂ رافت[۱۹] میں اُن کو
شفاعت کے جو ہیں اقسام پنجم[۲۰]
سبھی اہلِ نبوت اور ولایت
کہ جن کا مرتبہ اعلیٰ ہے سب سے
کرے حق جنتوں میں اُن کو داخل
شفاعت سے وے حضرت مصطفےٰ کی
کریں بس درجۂ اعلیٰ کو حاصل
شفاعت جو ہے ششم بس گرامی[۲۱]

ہیں طاعت سے منوّر جن کی خاطر
مجاہد[۲۲] اور مکمّل با عنایت
محمد مصطفےٰ مشکل کشا کی
حساب اور پرسشِ برزخ[۲۳] سے اُنکو
کرے دیدار سے اُن سب کو خوشدل
کئی لوٹے بلقیں ہیں اُن سے وارث
ہوئے ہیں مستحق دوزخ کے سارے
مکرّم دلبرِ جبّار اُن کو
درِ دوزخ سے باز اُس دم پھرا دیں
سبھی مسرور ہو جاویں مقرر
محقق اس کے کئی ہیں صنف[۲۴] ناکام
مقرر اُس گھڑی جو قہرِ رب سے
بڑے گرزوں کی بیشک مار جن پر
امام الانبیا شاہِ فریقین
کریں آزادیت سے شاد خاطر
لجاویں ساتھ پھر جنت میں اُن کو
ہیں حق دار اُس کے سارے نیک مردم
بھی مقتولانِ پیکارِ شہادت[۲۵]
مقامِ قربیت اولیٰ ہے سب سے
قصورِ[۲۶] خلد میں بخشے منازل
امامِ الانبیا والاولیا کی
ملیں اعلیٰ تر اُن کو سب منازل
وے مقبولانِ[۲۷] یثرب ہیں تمامی

(حاشیہ:) ۱۵ یعنی ظاہر ہوا ۱۶ یعنی صاحب محبت ۱۷ یعنی چھٹکارا ۱۸ تیسری ۱۹ یعنی مہربانی ۲۰ پانچویں ... ۱۹ یعنی صاحب جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں ۲۰ یعنی پناہ ۲۱ یعنی موت اور دنیا کے درمیان برزخ کہتے ہیں سو عالم برزخ کے بعد اور یعنی مرنے کے بعد آنے والے قیامت کے



باقی

پہلی کی پرسش جیسے عذاب قبر اور فرشتوں کے سوالات وغیرہ ۱۲ ۲۳ یعنی لائق ۲۴ یعنی تحقیق ۲۵ یعنی قسم ۲۶ یعنی مہربانی ۲۷ یعنی لڑائی ۲۸ یعنی جنت کے محلوں میں ۲۹ یعنی بزرگ ۳۰ یعنی دفن کئے ہوئے مدینہ منورہ میں۔ ۱۲ منہ

مدینے میں جو ہو دیں فوت سارے
کئے حضرت نے اس صورت مذکورے
خصوص اُن کے لئے میں باعنایت
جسے ہو استطاعت وہ کرے سیر
کہ تا میری شفاعت سے بلندی
علی کو یا الٰہی سوئے یثرب
کہ تا حضرت سے وہ بھی فیض پاوے
ہے مختتم بس شفاعت بہر کفار
مقیم درکِ اسفل در جہنم
شفاعت سے نبیؐ کی ان کو غفار
رہے تخفیف کا حکم اُن پہ جاری
غرض حضرت کی رافت پہ عجب ہے
شفاعت اُن کی ہے مقبول یکسر
ہیں محتاج اُن کے بیشک عام اور خاص
جسے چاہیں وہ شدت سے بچا دیں
قیامت میں کریں جس کی حمایت
کریں جس سے وہ نفرت اور بہانہ
شفیع ایسا کہاں سے پھر وہ پاوے
الٰہی تو کرم سے اپنے یکسر
علی کا بھی نصیب کر دے اکمل
غرض لکھتے ہیں یوں اہل کرامت
نبیؐ ہو دیں وہاں اُمت کے حامی
نہ لیویں ایک دم آسودگی وہ

وے قابل اس شفاعت کے ہیں بارے
مدینے میں مفرد جو ہیں مقبور
کروں حق سے طلب بیشک شفاعت
یہاں آ کر مرے یہ کام ہے خیر
کرے حاصل مقام بہرہ مندی
لجا اور دے سُلا در کوئے یثرب
بھی مقبور ان یثرب سے کہاوے
کہ جو ہو دیں شدائد میں گرفتار
عذابِ سخت ہو ویں اُن پہ ہر دم
کرے آساں عذابِ سخت و دشوار
رہے آسانیت سے پیش کاری
تفضل اور فیض اُن کا یہ سب ہے
ہے فیض اُن کا عجب معقول یکسر
سبھی اہلِ جفا اور اہلِ اخلاص
مصیبت اور محنت سے بچا دیں
خدا کی اُس پہ ہے بیشک عنایت
کہو اُس کا کہاں ہے پھر ٹھکانہ
جو اس کو اس عذابوں سے بچاوے
شفاعت سب کو کر ان کی میسر
کہ ہو دیں اُس کے شافع ختم مرسل
کہ ہووے جس گھڑی قائم قیامت
تفضل اپنا کہ اُن پر گرامی
طلب سب کی کریں بیہودگی وہ

۱ یعنی بیان ۲ یعنی طاقت ۳ یعنی نوش ۴ یعنی مقصود ۵ یعنی طرف ۶ یعنی مرتبہ بلندی ۷ یعنی گلی ۸ یعنی سختیاں ۹ یعنی جہنم میں ۱۰ یعنی ظالم ۱۱ یعنی خالص محبت رکھنے والے ۱۲ یعنی سختی ۱۲



۱۳ یعنی مدد ۱۴ یعنی دوری ۱۲ ۱۵ یعنی شفاعت کرنے والا ۱۲ ۱۶ یعنی کامل ۱۷ یعنی مہربانی ۱۸ یعنی پیغمبر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ۱۹ یعنی مددگار ۲۰ یعنی بزرگی والے ۱۲ ۲۱ یعنی بہشت ۱۲

ہیں عالی ان کی سب شانِ جلالت
کرامت کے دکھاویں سب مقامات
گرامی تر سبھی اعزاز اُن کے
روایت ایک سند ہے اس مکاں میں
کہ ہووے جس گھڑی قائم قیامت
سو اُس دم کھول دروازے قہر کے
نکل کر آگ تب دوزخ سے باہر
غضب میں دیکھ اس آتش کو بارے
مقرب ہووے گا گم ہوش سب کا
تپش سے اُس کی بے آرام ہو کُل
اُسی ساعت وہ محبوبِ الٰہی
محمد مصطفٰے شاہِ کرامت
بلا میں اپنی اُمت سربسر دیکھ
نہایت ہو کے مضطر بس کریں آہ
مصیبت اور شدت بس یہ کیا ہے
کہیں جبریل اے سالار ابرار
جہاں موجود یہ حضرت کی ہو ذات
تمھاری پشتبانی بس عجب ہے
یہ اک تدبیر کافی ہے تو اب در
اسی ساعت مبارک بال اپنے
کرو بس کھول کر عنبر فشانی
نکل آوے سحاب نور اُس سے
وہ ہووے آتش دوزخ کے حائل

معزز اور مکرم ہیں کمالت
کریں جاری وہاں بھی خرق عادات
نشر ہوویں وہاں اعجاز اُن کے
نبی کے جاہ و عزت کے بیاں میں
کرے عرصات میں خلق استغاثت
کریں مفتوح ساتوں در سقر کے
یکایک گھیر لیوے سب کو ظاہر
کریں فریاد اہل حشر سارے
یہ عالم دیکھ سب قہر و غضب کا
کریں گے عرصۂ محشر میں سب غل
شفاعت کی ہے جن کو بادشاہی
حبیب کبریا ماہِ امامت
یہ شدت اور مقام پر خطر دیکھ
کہیں جبریل سے العظمۃ للہ
میری اُمت گرفتار بلا ہے
حبیب کبریا محبوب مختار
کہو اُمت کو کیا ہے خوف آفات
نہ اُمت کو خطر واللہ اب ہے
کہ اے محبوب حق سلطان فاخر
تمامی زلف پُر اجلال اپنے
ہلاؤ اُس کو باصد شادمانی
غبارِ عنبریں مجمور اُس سے
حجاب بے بہا اور ستر کامل

باقی

یعنی بزرگی اللہ کو ہے
یعنی بادشاہ
یعنی مددگاری
یعنی بزرگ
یعنی امیر
یعنی پوشیدہ

تپش آتش کی ہووے اُس سے مستور[1] — یقیں اُمت تمہاری ہووے منصور
محاسن[2] کو بھی کر گوہر فشاں اب — کرشمہ اپنا دکھلاؤ یہاں اب
یہ سن حضرت کریں زلفِ معنبر — پریشاں اپنے رخساروں پہ یکسر
محاسن کو بھی ہاتھوں سے ہلا دیں — گہر افشاں مقرر کر دکھا دیں
محاسن اور اُن زلفوں سے یکبار — سحابِ نور ہو دیں دو نمودار[3]
سبھی اُمت پہ کر ظل[4] کرامت — حجاب نار ہو دیں با جلالت
تپش آتش کی ہووے اُس سے مفقود[5] — عذاب حشر ہو دیں سارے مسدود[6]
چھڑا دیں اپنی اُمت کو تمامی — کریں دل شاد با فیض گرامی
کہ اب جس کے ایسے پشتناہ[7] ہو — قوی حامی امام دو جہاں ہوں
اس اُمت کو کہو پھر کیا خطر[8] ہے — عذابِ نار سے کیا خوف و ڈر ہے
ہمارے بخت کیا عالی ہیں ظاہر — ملے جو ایسے حامی ہم کو نادر
علی کچھ غم نہ کھا دوزخ کا تو اب — نہ کر شدت[9] کی اس کے گفتگو اب
وسیلہ حق نے یہ تجھ کو دیا ہے — نبی کی ذات سے فائز[10] کیا ہے
ہے بہبودی[11] تیری دونوں جہاں میں — فراخی[12] ہے تجھے ہر اک مکاں میں
فضیلت کا دگر نادر بیاں ہے — جلالِ سرمدی[13] کا یہ نشاں ہے
کہ حق اُس سرورِ عالی گہر کو — حبیبِ خود شفیع نامور کو
قیامت میں کرے سلطان سب کا — مقرر باعثِ غفران[14] سب کا
لوائے[15] حمد بخشے اُن کو نامی — نشاں ہے یہ شفاعت کا گرامی
رہیں بس انبیا اور مرسلیں سب — ز آدم تا بہ عیسیٰ حق گزیں[16] سب
یقیں ظل حمایت میں اُنھیں کے — چراگاہِ عنایت میں اُنھیں کے
لوائے حمد کے سائے میں سارے — رہیں زیرِ علم حضرت کے بارے
لواء الحمد کی تعریف کس سے — ادا ہووے کہو توصیف کس سے
نشاں ہے وہ جلالِ احمدی کا — علم ہے بادشاہِ سرمدی کا

۱؎ یعنی پوشیدہ ۲؎ یعنی داڑھی مبارک ۱۲ ۳؎ یعنی ظاہر ۴؎ یعنی سایہ ۵؎ یعنی گم ۶؎ یعنی بند ۷؎ یعنی مددگار ۸؎ یعنی دہشت ۹؎ یعنی سختی ۱۰؎ یعنی سرفراز ۱۱؎ یعنی بہتری ۱۲



۱۲؎ یعنی کشادگی ۱۲ ۱۳؎ یعنی ہمیشگی ۱۴؎ یعنی بخشش ۱۵؎ یعنی حمد کا جھنڈا [illegible] جو قیامت کے روز [illegible] ۱۶؎ یعنی مقبول ۱۲

بلندی میں ہے دس سو سال کی راہ
علم وہ نور کا پُر نور تر ہے
سناں اُس کے ہیں سب یاقوتِ احمر
فراہے اُس میں ہیں سب تین روشن
رہے گا ایک وہ مشرق کی جانب
رہے ثالث وہ بس کعبے پہ پُر نور
سطر ہیں اُس علم میں تین مرسوم
خدا کی حمد ہے دویم سطر میں
سطر ثالث میں ہے مرقوم نامی
فرشتے اس علم کو تب اٹھا کر
ندا تب غیب سے ہووے یہ صادر
کہاں محبوب ہیں وہ کبریا کے
کہاں وہ شافعِ جن و بشر ہیں
نبیِ ابطحی اُمّی رگر امی
محمد ختمِ مرسل شافعِ عام
یہ سُن بہجت بھری نادر ندا تب
نہایت عظمت و جاہ و حشم سے
وہاں اُس عرصۂ محشر میں آ کر
نظر کردہ لوائے پُر کرامت
مبارک آپ کے سائے میں اُس دم
یقیں حاضر وہاں ہووینگے یکبار
بھی صدیقوں کا ایک ٹولا جمع ہو
بھی شہداؤں کا اک مجمع پُر اوصاف

مقابل اُس کے بس رفعت میں کوتاہ
کہ ذرہ اُس کا یہ شمس و قمر ہے
زمرد کے ہیں زنجے اس کے انور
کہ ہووے حشر جس سے رشکِ گلشن
دگر مغرب کی جانب بس عجائب
کہ ہووے دشتِ محشر جس سے معمور
سطر پہلی پہ بسم اللہ ہے مرقوم
مقرر اُس لوائے پُر قدر میں
شہادت کا یہ کلمہ بس گرامی
رکھیں عرصات کے میداں میں لاکر
نہایت شان اور عزت سے ظاہر
حبیبِ خاص تر نامی خدا کے
رسولِ حق امامِ بحر و بر ہیں
قریشی یثربی مکی تہامی
امام الانبیا محبوبِ علام
رسولِ خاص محبوبِ خدا تب
بزرگی اور عزت کے قدم سے
جمالِ دلربا سب کو دکھا کر
کریں سائے میں اسکے استقامت
سبھی مرسل زعیسیٰ تا بہ آدم
کریں گے نعت سب کو ہر بار
رہیگا آپ کے سائے میں آ وو
کھڑا ہو جائے گا حضرت کے اطراف

۲

باقی

جھنڈے والا ۱۲ یعنی لا الٰه الا الله محمد رسول الله یعنی بزرگ ۱۲ یعنی ظاہر ہونے والا غیب کا یعنی الله تعالیٰ یعنی خوشی یعنی قیام یعنی تمام پیغمبر ۱۲ یعنی شہیدوں کا ۱۲

بھی قومِ عارفین اور صالحین سب ہر اک حاضر وہاں ہو دیں لقیں سب
بھی اُمّت آپ کی سب عام میسر رہے سائے میں حضرت کے مقرر
ملے گا تاج اور بُرّاق سب کو عوام الناس اور عالی نسب کو
خصوصاً اک نوا در افسر نور ہو لامع جس سے ظاہر پیکر نور
بہت تعظیم اور عزت سے لاکر رکھیں گے سرورِ عالی کے سر پر
حریری لالباسِ نور سارا سو پہناویں نبیؐ کو آشکارا
بٹھا براق پر تکریم سے تب کھڑے رہویں ملک تعظیم سے تب
علمِ چالیس ہزار اور لاکھ سارے کہ جس میں نور کے ہوویں فرارے
لوائے الحمد کے سائے میں آ تب ملک ہوویں کھڑے ہاتھوں میں لا تب
اُسی دم بادشاہِ جن و آدم سو انور شفیعِ ہر دو عالم
کہیں بیشک علیِ مرتضیٰ رضؓ کو امیر المومنیں شیرِ خدا کو
کہ لو کاندھے پہ یہ اعظم لواب چلو بس سوئے جنّات العلا اب
میں اپنے اُمتوں کو کر شفاعت چلا ہوں لے کے بیشک سوئے جنّت
علیؓ ہو اُس گھڑی حضرت سے مامور اُٹھاویں گے لوائے الحمد پُر نور
کرے گی کوچ حضرت کی سواری رہے گی ہمقدم یہ فوج ساری
کریں جبریلؑ آگے ہو ادب سے ندائے طرِّقوا بیکار سب سے
کہ یعنے اہل محشر دور ہو اب کرو رستہ تہی ہو ایک سو سب
کہ آتی ہے سواری شاہِ دیں کی حبیبِ حق شفیعِ المذنبیں کی
شفاعت کر کے سب اُمت کو بیکار چلے ہیں ساتھ لے سلطانِ ابرار
اسی عظمت سے وہ سالار کامل کریں اُمت کو سب جنت میں داخل
بھی ہو گا ایک ذرّہ جس میں ایماں سو جاوے ساتھ حضرت کے لقیں جاں
نہ لیویں جب تلک اُمت کو زنہار نہ جاویں آپ جنت میں وہ مختار
عجب اُمت پہ حضرت کا کرم ہے نہایت لطف و احساں دمبدم ہے

۱ یعنی اولیاء اللہ ۱۲ ۲ یعنی نیک بخت لوگ ۳ یعنی عام ۴ یعنی عام مسلمان لوگ کم درجہ والے ۵ یعنی بلند مرتبہ والے ۶ یعنی تاج ۷ روشن ۸ یعنی ریشمی لباس ۹ یعنی عزت و بزرگی ۱۰

۱۵

یعنی نشان ۱۱ یعنی ... ۱۲ یعنی ... ساتھ ۱۳ یعنی ... ۱۴ یعنی خالی ۱۵ یعنی ایک طرف ۱۶ یعنی بادشاہ نیکوکاروں ۱۷ یعنی بزرگی ساتھ شوکت ۱۸ یعنی ہرگز

نہ جاوے جب تلک اُمّت نبیؐ کی
نہ جنت پاوے گی اُمّت کسی کی

عجب حضرت کا شان مکرمت ہے
عجب عالی یہ سب سے منزلت ہے

چلیں جن کے جلو میں انبیا سب
مقرب سب ملک اور اولیا سب

کہاں یہ شان ہے عالی کسی کی
یہ رُتبہ ہے مکرّم کس نبیؐ کا

یہ رفعت کس کی اور حشمت ہے کس کی
جلیل القدر یہ عظمت ہے کس کی

تعالی اللہ عجب یہ جاہ ہے سب
یہ فضلِ رحمتِ اللہ ہے سب

خدا نے کر عنایت اور افضال
محض حضرت کو یہ بخشا ہے اجلال

غرض سلطانِ دیں سالارِ کونین
عروس بزم گاہِ قابَ قوسین

لیجا جنت میں سب اُمت کو اپنے
تمامی بندۂ اُلفت کو اپنے

لیجا کر چشمۂ کوثر پہ پہلے
پلا دیں جام کوثر ہاتھ میں لے

عجب شربت گوارا مایۂ ہوش
نبیؐ کے ہاتھ سے اُمت کرے نوش

پھر آخر شربتِ دیدار مولے
کہ جو ہے نعمتِ عظمیٰ و اعلےٰ

میسر ہووے سب کو باکرامت
رہیں جنت میں دائم سب سلامت

قلم رکھ ہاتھ سے اور لب داب سات
جنابِ حق میں کرتا ہوں مناجات

اُٹھا کر ہاتھ بھی تم اپنے یکبار
کہو آمین اے مجلس کے حضّار

الٰہی خاص تو اپنے کرم سے
عنایت اور عطائے محترم سے

ہمارے دل کو ایماں سے قوی کر
میسر مصطفٰے کی پیروی کر

لیجا دنیا سے یا ایمان سب کو
یقیں کر لائق غفران ان سب کو

قیامت میں بھی اپنے تو کرم سے
عطا کر بعث حضرت کے قدم سے

شفاعت کی نہ کر روزی سے محروم
نہ کر اس فتح و فیروزی سے محروم

لقائے مصطفٰے سے کر مشرف
بھی کر تحت لوا بس داخلِ صف

نبیؐ کے کر وہاں ٹولے میں شامل
نبیؐ کے ساتھ کر جنت میں داخل

اُنھیں کے ہاتھ سے باشادمانی
پلا اس چشمۂ کوثر کا پانی



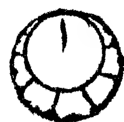
ہمارے کھول اس دم دیدۂ نور — نہ کر دیدار سے تو اپنے مہجور
طفیل سرورِ عالم دعا یہ — کرم سے کر اجابت التجا یہ
علیٰ کر ختم مجلس کو یہاں اب — زباں کھول اپنی کر گوہر فشاں اب
بروحِ پُر فتوحِ شاہِ عالم — درودیں اور تحیت پڑھ دمادم

پڑھو مجلس کے اے حضار صلوات
بروحِ سید الابرار صلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلسِ بارہویں

قلم کے نفخ صور اب دے زباں میں — کروں اک حشر برپا اب جہاں میں
اٹھی ہے اب گھٹا سوز و الم کی — یہ بارش ہی عجب اس چشم نم کی
یہ بیتابی کی دیکھ اس دم علامت — کہا ہے عقل نے آئی قیامت
غمِ سلطانِ دیں ہر غم سے ہی سخت — کیا جس نے جگر کو چیر صد لخت
لکھے یہ غم کہاں ہے کس میں یہ ہوش — ملک بیتاب ہیں اور چرخ مدہوش
کریں جبریل جن کے غم میں صد آہ — یہ کیا غم ہے عجب اللہ اللہ
نہیں غم ہے یہ بس خونِ جگر ہے — یہاں عقل و خرد مایوس تر ہے
گذرنا اس سے بھی ہے ناروائی — قیامت میں ہو اس غم سے رہائی
لکھوں اب بارہویں مجلس یہ غم کی — قیامت کی مصیبت کی الم کی
کروں تحریر یہ سوزِ دلِ عام — سیاہی اپنے خونِ دل سے لے دام
کیا راوی نے اس صورت سے مسطور — تھا سینہ جس کا اس ماتم سے معمور
کہ جب عمر اس شہِ فریادرس کی — ہوئی ہے جس گھڑی تر سٹھ برس کی
تب آئے لے کے یہ جبریل پیغام — جنابِ حق سے با اعزاز و اکرام



لکھے یعنی صدا کیا گیا ۱۲
لکھے یعنی فصول ۱۲ سے
یعنی نوکری کہ معنی کٹا پتی
کی ۱۲ سے یعنی پھونکنا
یعنی قائم ۱۲ سے
یعنی بیقراری سے
یعنی سو ٹکڑے ۱۲ سے

یعنی فرشتے ۱۲ سے یعنی
آسمان ۱۲ سے یعنی سمجھ
یعنی ہزار ۱۲ سے
یعنی جگر کا ۱۲ سے
یعنی رنج ۱۲ سے ترسٹھ
یعنی آزاد ۱۲ سے
یعنی فریاد کو پہنچنے والے

کہ اے مقبولِ خلوت گاہِ معراج — تمامی مرسلوں کے دُرۃ التاج
ترے باعث کیا پیدا جہاں کو — بنایا ہوں سبھی کون و مکاں کو
ہدایت کے لئے تجھ کو جہاں میں — دیا ہوں بھیج سارے انس و جاں میں
ترے باعث زمیں نے نور پایا — مقرر سب جہاں نے فیض اٹھایا
کیا ہے تو نے سب کی رہنمائی — ملی ہے سب کو بوئے آشنائی
جہاں سے رُخ تو اپنا اب ادھر کر — میری درگاہ کی جانب سفر کر
میں ہوں مشتاق تیرے اس لقا کا — جمالِ پاک حسن دلربا کا
تری ہے اب یہاں آنے کی باری — مقامِ قدس میں ہے انتظاری
مری درگاہ کے سارے مقرب — ترے دیدار کے طالب ہیں سب اب
میرا دیدار گر مطلوب تر ہے — محبت اس طرف غالب اگر ہے
ادھر آنے میں پھر وقفہ نہ کر تو — رضامندی سے کر اپنے سفر تو
دگر دُنیا میں رہنے کی ہوس ہے — اُدھر کا شوق غالب دل میں بس ہے
تو دے تجھ کو حیاتِ جاودانی — یقیں بخشوں ابد تک زندگانی
جہاں کا سر بسر سارا خزانہ — تمامی سلطنت کا کارخانہ
قیامت تک حوالے کر ترے سب — یقیں کرتا ہوں تجھ کو کامراں اب
حشر میں بھی کروں جنت میں داخل — نعیمِ خلد میں بخشوں منازل
مگر محروم کر اپنے لقا سے — کروں غافل جمالِ کبریا سے
مرا ہے دیکھنا محبوب تجھ کو — دیا دُنیا ہے بس مطلوب تجھکو
تری اب کیا ہے خواہش کر تو اظہار — کیا اس امر میں بس تجھ کو مختار
تری خواہش میں بس میری رضا ہے — بیاں کر اس گھڑی مطلوب کیا ہے
یہ سُن اُس محرمِ اسرارِ حق نے — مکرم طالبِ دیدارِ حق نے
لقائے کبریا کے ہو کے مشتاق — مقامِ قدس کا رکھ دل میں اشواق
کئے ہیں میل اور خواہش ادھر کی — سو ٹھیری بات عقبیٰ کے سفر کی

۱؎ یعنی موتی تاج کے ۱۲ ۲؎ یعنی پیدا اب ۱۲ ۳؎ یعنی معرفت ۱۲ ۴؎ یعنی دیدار توجہ ۱۲ ۵؎ یعنی ... ۱۲ ۶؎ یعنی پاک ۱۲ ۷؎ یعنی نزدیک دوست ۱۲ ۸؎ یعنی خواہش ۱۲ ۹؎ یعنی ہمیشہ کی زندگی

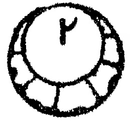
باقی ۱۳

۱۰؎ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۱؎ یعنی مقصود در ۱۲ ۱۲؎ یعنی جنت کی نعمتیں ۱۲ ۱۳؎ یعنی اترنے ۱۲ ۱۴؎ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور میں جانے والے ۱۲ ۱۵؎ یعنی دیدار الٰہی ۱۲ ۱۶؎ یعنی پاک ۱۲ ۱۷؎ یعنی شوق ۱۲

یہ سُنکر عالمِ بالا میں سارے
گیا افلاک کا شادی سے دل پھول
ملائک اُس گھڑی پھر حکم رب سے
تھا نادر ساتھ اُن کے ایک تابوت
کہے دُنیا کو جب دکھلا قیامت
تو حضرت کا مبارک پیکر نور
کہاں رکھنے کی خواہش اسکو بس ہے
کہا حق نے جو خواہش ہو کہیں کی
تو اس تابوت میں رکھ عنصرِ پاک
لیجاویں ہم جہاں ہووے اجازت
دیا ہو آرزوئے عالمِ پاک
کیا ہے حق نے حضرت کو مخیر
یہ ہے تابوت حاضر کیا رضا ہے
یہ سُن حضرت نے تب اُمت کے غم سے
کہے اُمت کے غم سے دل ہے بیتاب
نہ خواہش مجھ کو ہے عرشِ علا کی
میری بہبود پر اُن کی نظر ہے
مجھے اُن کے سبب سے عالمِ خاک
رہے گر جسم میرا اس زمیں میں
تو حق میرے سبب سے اُن کو ہر بار
نہ اُترے گی بلا اُن پر فلک سے
نہ آوے کچھ مصیبت انکے درپیش
میرے باعث میری اُمت جہاں میں

خوشی کا بس اُٹھا ہے شور بالے
ہوئے ہیں سب ملک احسنت سے مشغول
زمیں پر آئے ہیں سارے ادب سے
لگے تھے اس کو سب الماس و یاقوت
رہے بے جان ہو یہ سرو قامت
کہ رحمت کا خزانہ ہے یہ معمور
کہاں کے سیر کی دل میں ہوس ہے
فلک یا عرش یا خلدِ بریں کی
مبارک پیکر سلطانِ لولاک
ملک سارے کریں اس کی زیارت
رہے گا خاک میں یہ عنصرِ پاک
ہیں مختار آپ اسمیں جو ہے بہتر
کہاں رکھنا کہو کیا مدعا ہے
کئے گوہر فشانی چشم نم سے
ہوئی ہیں چشم میری چشمۂ آب
نہیں ہے آرزو دار البقا کی
بھلائی اُن کی بس منظور تر ہے
ہے بس منظور تر از عرش و افلاک
مثالِ نقشِ خاتم اس نگیں میں
کرے گا اپنی بس رحمت سے سرشار
بچیں سب قہرِ خلاقِ الملک سے
نہ ہوویں محنت و سختی سے دلریش
رہے گی ہر گھڑی امن و اماں میں

له یعنی آسمان ۱۲ له یعنی ہیرے و جواہر ۱۲ له سرو قد یعنی وجود مبارک ۱۲ له یعنی نور کا پتلا ۱۲ له یعنی آباد ۱۲ له یعنی جسم کے عنصر یعنی بدن



یعنی قبلہ مبارک ۱۲ له یعنی دنیا ۱۲ له یعنی مقصد ۱۲ له یعنی جنت ۱۲ له بہتر ۱۲ له یعنی انگوٹھی ۱۲ له یعنی خدا ۱۲ له یعنی پیدا کرنے والا تعالیٰ ۱۲ له یعنی زخمی ۱۲ له یعنی سب ۱۲

رہے گی شادمانی امت ہمیشہ
نہ یہ خواہش ہے امت ہووے مغموم
زیارت کا مرے ہے فیض معمور
کروں محروم کیوں مرقد سے ان کو
نہیں تابوت کی مجھ کو ہوس ہے
ملک یہ سن سخن حضرت سے سارے
محبو کھول اس دم دیدۂ غور
کہو حضرت کا اس امت پہ اپنے
شفقت کی یہ دیکھو کیا نظر تھی
تھا دل حضرت کا کیا رحمت سے معمور
ہوئے ہیں انبیا دنیا میں سارے
کوئی امت پہ اپنی مہرباں تھا
سوائے آپ کے ایسا گرامی
عجب امت کے حضرت پشتیباں تھے
کرے گر امت اپنی جاں نثاری
غرض اس روز سے شاہ جہاں نے
کئے ہیں سب کو اس رحلت سے واقف
یہاں راوی نے اپنی چشم تر سے
کہ حضرت سرور آفاق اک روز
کئی اصحاب آئے ہیں وہاں تب
نبی نے دیدۂ لطف و عطا سے
نظر کر ان کی جانب سربسر تب
سنو دیکھ حضرت کی یہ گوہر فشانی

کرے نازل خدا رحمت ہمیشہ
زیارت کے شرف سے ہووے محروم
مقرر ہیں مرے زوار مغفور
عجب اس دولت سرمد سے انکو
رفاقت ان کی یہ منظور بس ہے
گئے پھر لے کے وہ تابوت بارے
محبت کا کرو معلوم یہ طور
سراپا بندۂ الفت پہ اپنے
نگاہِ فضل و رحمت کس قدر تھی
یہ کیا تھی خیر خواہی سب کی منظور
ولے ہرگز نہ اس صورت سے بارے
رحیم و خیر خواہ دو جہاں تھا
ہوا کوئی نہیں امت کا حامی
نہایت سب سے بیشک مہرباں تھے
تو لازم ان کی فدویت ہے ساری
تمامی عاصیوں کے پشتیباں نے
حصول دولت و نعمت سے واقف
روایت یہ لکھی خون جگر سے
تھے گھر میں عائشہ کے جلوہ افروز
قدمبوسی کا دل میں شوق رکھ سب
نگاہِ الفت و چشم وفا سے
لگے رونے کو با خون جگر تب
ذرا الطاف و لطف مہربانی

ا یعنی ہوس ۱۲ ۲ یعنی آسودگی ۱۲ ۳ یعنی نصیب ۱۲ ۴ یعنی زیارت کرنے والے ۱۲ ۵ یعنی بخشے ہوئے ۱۲ ۶ یعنی ہمیشگی ۱۲ ۷ یعنی دوستی ۱۲ ۸ یعنی ...

۱۲

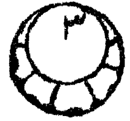
باقی

۹ یعنی آباد ۱۲ ۱۰ یعنی مہربان اور بھری بزرگی ۱۲ ۱۱ یعنی چاہنے والے ۱۲ ۱۲ یعنی مددگار ۱۳ یعنی مدد کرنے والے ۱۴ یعنی غلامی ۱۲ ۱۵ یعنی ... دولت کے ۱۲ ۱۶ یعنی ... ۱۲ ۱۷ یعنی مہربانی اور بخشش ۱۸ یعنی محبت ۱۲ ۱۹ یعنی موتی ... کلام سے یعنی لعل اور موتی جیسے مہربانی کے کلام ۱۲

کئے ہیں عرض ہو بیتاب سب نے
کہ صد افسوس دل ہلنے لگا ہے
دیا ہے آپ کے رونے نے دل چیر
یہ سنکر اس سحابِ مکرمت نے
کہے رونا یہ ہے سوزِ جگر کا
یہ رونا دیکھ روے گا جہاں سب
یہ رونا فرقتِ اصحاب کا ہے
اسی رونے سے روویں خاص و عام
سنو احوال اس رونے کا ظاہر
محبت اور وفاداری تمھاری
یہ رونا ہے جدائی کا تمھاری
رہو گے ہوکے بے غمخوار سارے
میری صحبت سے حق تم کو کرے دور
جدائی کے یہ دن آئے ہیں ہیہات
خدا دیوے جزائے خیر تم کو
رہو راضی خدا کی اب رضا پر
یہ سن کر اس گھڑی اصحاب سارے
اٹھے ہیں سب کے دل میں غم کے شعلے
نہ وہ غم تھا وہ عالم تھا حشر کا
پھر حضرت نے طرف انکے نظر کر
کئے ہیں لاجا بجا رسمِ نصیحت
روایت دوسری ہے اس الم کی
کہ جس ساعت معاذِ پاک تن کو

بآشکِ دیدۂ خوں ناب سب نے
سبب اس گوہر افشانی کا کیا ہے
نوادر تر ہے اس رونے کی تاثیر
مکرم سلسبیلِ مغفرت نے
قیامت کا مصیبت کا خطر کا
کرے گا چشم تر کون و مکاں سب
یہ رونا الفتِ احباب کا ہے
ملائک مرغ و ماہی اور انعام
مجھے ہونا ہے دنیا سے مسافر
یہی ہے باعثِ فریاد و زاری
فراقِ آشنائی کا تمھاری
گرفتارِ غمِ خونخوار سارے
میرے دیدار سے محروم مہجور
قیامت پر ہے موقوف اب ملاقات
کرے آساں تمھارے اس الم کو
کیا تفویض تم کو اب خدا پر
لگے رونے کو کر ہیہات بارے
جگر پر آئے ماتم کے پھپھولے
تھا رونا سیل دریا ہر بشر کا
شفقت سے توجہ سر بسر کر
کئی اقسام سے ان کو وصیت
یقیں اس ماجرائے درد و غم کی
لگے ہیں بھیجنے حضرت یمن کو

۱ یعنی بہت عجیب ۱۲ ۲ یعنی ابر رحمت ۱۲ ۳ یعنی نہر بہشت کی ۱۲ ۴ یعنی جلن ۱۲ ۵ یعنی جدائی ۶ یعنی دوستوں کی محبت کا ۱۲ ۷ یعنی فرشتے اور پرندے اور مچھلی ۱۲ ۸ یعنی چارپائے ۱۲ ۹ یعنی ...



۱۰ یعنی غم خوں پینے والا ۱۱ یعنی سونپنا یعنی خدا کے حوالہ کیا ۱۲ ۱۳ یعنی افسوس ۱۲ ۱۴ یعنی ... جاری یعنی آنکھوں سے آنسو جاری دریا کے ... ۱۲ ۱۵ یعنی مہربانی ۱۲ ۱۶ ایک صحابی کا نام

اسی دم اس رسول کبریا نے
عمامہ اپنا منگوا کر مقرر
وصیت کر کے ہیں اُن کو اُس دم
وصیت یہ میری بس آخری ہے
یہی ہے واپسیں دیدار میرا
نہ اب دنیا میں پھر ہوگی ملاقات
معاذ اس بات کو پھر سُن کے یکبار
کہے دل میں سخن یہ بس یقیں ہے
پھر حضرت کے جمالِ دلربا پر
لگے حسرت سے کرنے کو نظر تب
اُٹھایا دل نے مایوسی کا پھر داغ
گریباں بس کیا ہے دل نے صد چاک
پھر آخر چھوڑ اس دل کے چمن کو
وے غم سے نہ فارغ ایک دم تھا
یہی کہتے تھے با حسرت و افسوس
رہا محروم نورِ سرمدی سے
غنیمت وہ لقائے واپسیں ہے
وے اس دیکھنے سے دل بھرا کب
نہ یہ دیدار کانی حشر تک ہے
غرض وہ بس سخن حضرت کا رکھ یاد
نہیں تھا ایک ساعت چین ان کو
غرض ایک شب وہ فدوی مصطفےٰ کے
نہ واقف ہو قیامت سے جہاں کے

محمد مصطفےٰ و المجتبےٰ نے
مبارک ہاتھ سے رکھا انکے سر پر
کہ اُس کو بس رکھو تم یاد محکم
یہی ملنا تمھارا اس گھڑی ہے
یہ آخر ہے یقیں دیدار میرا
قیامت پر رہی موقوف یہ بات
لگے رونے کو ہو غمناک بس زار
یہ حضرت کا جمال واپسیں ہے
منوّر اُس لقائے پُرضیا پر
نگاہِ واپسیں با چشم تر تب
ہوا سینہ مثالِ لالۂ باغ
کیا ہے گم وہاں حیرت نے ادراک
گئے ہیں داغ دلبر بن کو
جدائی کا نہایت دل یہ غم تھا
ہوا دیدار سے حضرت کے مایوس
جمالِ با کمالِ احمدی سے
نہ یہ دولت میسر پھر یقیں ہے
جگر سیراب و سینہ خوش ہوا کب
گویا یہ زخم ہے اور وہ نمک ہے
سدا رہتے تھے غمگیں اور ناشاد
ہوئی تھی زندگی وہ شین اُنکو
پتنگے چہرۂ بدر الدجےٰ کے
مصیبت سے تمامی انس و جاں کے

ا لقائے یعنی دیدار ۱۲ منہ
ا مصرع ۱۲ منہ
آخری دیدار ۱۲ منہ
نا امیدی ۱۲ منہ ایک بسم
کا پھول ہے یعنی عقل
داغ ہوتا ہے ۱۲ منہ

باقی ۱۱

یعنی نا امید ۱۲ منہ
یعنی ہمیشگی ۱۲ منہ یعنی دیدار
یعنی تازہ ۱۲ منہ یعنی
قیامت ۱۲ منہ یعنی زخجیرہ
یعنی برائی اچھائی یعنی
یعنی جان و دل
کے سوائے ۱۲ منہ ایک جانور
کا نام ہے جو شمع کا عاشق
ہے مجازاً یعنی عاشق ۱۲

ہو خوابِ استراحت[۱] سے ہم آغوش
یکایک غیب سے آواز جاں سوز
کہ اے پروانہ روئے محمدؐ
قیامت سے جہاں کی بے خبر ہے
نہ واقف ہے مگر اس درد و غم سے
کہ اس شب وہ نبیٔ آخر زماں کے
یقیں سکرات کی حالت میں ہیں اب
تجھے بس خوابِ غفلت کب روا ہے
معاذ اس دم یہ سن آواز یکبار
اُسی دم گھر سے تب نکلے ہیں باہر
عجب عالم تھا اُن پر بیدلی کا
کہے دل میں یہ کیا سوزِ جگر ہے
یہ بیتابی کہاں سے دل نے پائی
غرض دیکھا اُنھوں نے جب نظر کر
وے باقی وہ شبِ درد و الم میں
دگر شب غیب سے آئی ندا تب
نہ واقف ہے کہ وہ خورشید[۱۰] ہستی
ہوا ہے اس گھڑی دنیا سے غائب
پڑا غم میں ہر اک جن و بشر ہے
معاذ اُس دم یہ سُن آوازِ ہاتف[۱۱]
بہ آہِ سینۂ ناشاد اس دم
کہ یا رب وہ شہِ عالم کہاں ہیں
ہوئی ہے کس طرح ویراں جہاں اب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑے راحت سے تھے بستر پہ مدہوش
پڑی ہے کان میں اُن کے جگر دوز
دل و جاں[۲] دیدۂ کوئے محمدؐ
پڑا راحت میں بس مخمور[۳] تو ہے
قیامت سے مصیبت سے الم سے
محمدؐ رہنما سب انس و جاں کے
مصیبت[۴] کش تن گلفام ہے سب
یہی ہنگامۂ[۵] شور و عزا[۶] ہے
ہوئے ہیں خواب سے غفلت کے بیدار
نہیں تھا ہوش قائم عقل حاضر
تھا وارد درد سارا بیکلی کا
گویا قائم قیامت یہ مگر ہے
خبر یہ کان میں کس نے سنائی
نہ کوئی آیا نظر اُن کے مُقرّر
ہوئی آخر اسی حسرت و غم میں
کہ اے غافل پڑا ہے خواب میں اب
مہِ[۱۲] اوجِ جلال و حق پرستی
مدینے میں قیامت ہے عجائب
ہر اک ذرّات عالم میں حشر ہے
نہایت ہو کے مضطر[۱۳] اور خائف[۱۴]
لگے رونے کو کر فریاد اُس دم
چراغ روضۂ آدم کہاں ہیں
ہوا خورشید عالم کیوں نہاں اب

۱؎ یعنے آرام ۱۲ ۲؎ یعنے دل اور جان سدا کے ہو رہے کوچۂ محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں ۱۲ ۳؎ یعنے مست ۱۲ ۴؎ یعنے مصیبت کھینچنے والا ۵؎ یعنے وقت ۱۲ ۶؎ یعنے ماتم و غم ۷؎ یعنے دعا ۸؎ یعنے خبردار ۱۲ ۹؎ یعنے



۱۰؎ آفتاب دنیا کے ۱۲ ۱۱؎ یعنے بابِ آسمان پر کی ۱۲ ۱۲؎ یعنے رونق پہنچنے کے ۱۲ والا اور ایک فرشتہ ہے غیب سے آواز دینے والا ۱۲ ۱۳؎ یعنے بیقرار دنیا کا ۱۲ ۱۴؎ یعنے خوفناک ۱۲ ۱۵؎ یعنے پوشیدہ ۱۲

زمیں اور آسماں بے نور ہے آج
کہاں سے آئی اس شب یہ سیاہی
شبِ دیجور شاید ہے یہ غم کی
فلک سے کیوں یہ گرتے ہیں ستارے
بیاباں میں بھی ہے ہر جانور کی
مدینے میں ہوئی اس دم قیامت
دلِ نالاں ہے مخبر اس خبر کا
یہ فرمایا معاذؓ اکبار رو کر
ہوئی ہے سب کے دل پر بیقراری
صبح ہوتے معاذِؓ پاک سینہ
سو ویراں دیکھا اس کو سر بستر
رہا ہے شوق پابوسی کا دل میں
وہ غم اُن کے رہا ہمراہ دم کے
یہاں سے پھر قلم یا دیدۂ نم
عجب ہے حادثہ دل سوز سارا
دیے خون جگر کھا اور دل چیر
کیا راوی نے اس صورت سے مرقوم
کہ تھے ماہِ صفر کے روز آخر
سو اس شب پیشوا سب انبیا کے
تھا دل بیدار جن کا اور حاضر
تھے لیٹے خواب گہ میں ایک ساعت
ہوا تب حکم حق حضرت کو اسطور
کریں اہلِ بقیعہ کی زیارت

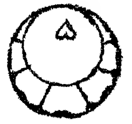
یہ شب کیوں اسطرح دیجور ہے آج
شبِ محشر مگر ہے یا الٰہی
سیاہی ہے نمایاں سب الم کی
مگر آنسو ملائکہ کے ہیں بارے
یہ آواز حزیں کیوں اس قدر کی
ہے بیشک اُس کی یہ ساری علامت
یہ سامان سب سوز جگر کا
ہوئے اہلِ یمن بیدار یکسر
لگے کرنے کو سارے آہ و زاری
چلے بیتاب ہو سوئے مدینہ
لگے کھانے وہاں خون جگر تب
عجب تھا داغ مایوسی کا دل میں
مرے آخر اسی حسرت و غم سے
ہوا ہے شہ سوار عرصۂ غم
کہاں لکھنے کو ہے طاقت دیا را
کروں اس نامۂ ماتم کو تحریر
بیانِ رحلتِ سلطانِ معصوم
تھی شنبے کی وہ شب دلسوز ظاہر
شفیعِ دو جہاں دلبر خدا کے
عجب تھا خواب کا یہ طور نادر
حضور دل سے تھے مشغول راحت
کہ اُٹھ کر خوابگہ سے اپنی فی الفور
دعائے خیر سے بخشیں سعادت

۱۰ باقی

سو حضرت شاہِ دیں سلطان ابرار
پھر آ حجرے میں اپنے ایک ساعت
زیارت کا ہوا ظاہر حکم صادر
وہاں سے آئے ہیں پھر گھر میں حضرت
اسی صورت سے اُٹھ کر تین نوبت
کہا پھر حق نے اے محبوب اقدس
نہ یہ وقت آپ کے آرام کا ہے
ہے شہدائے اُحد کو انتظاری
زیارت سے شرف ان کو عطا کر
بہ سُن فرمانِ رب العالمین تب
وہاں سے گھر میں جب آئے ہیں مختار
اُسی ساعت سے پھر ساعت بساعت
تپ محرق سے وہ پیکرِ نور
تنِ گلفام کی حالت عجب تھی
ہوا ہے سرو قد حضرت کا سارا
نہایت تپ تھی وہ محرق و جانسوز
رہے اس تپ سے ہر دم مضطرب ہو
اسی حالت میں بس پھرتے تھے ہر بار
ہر اک ساعت منگا پانی خنک تر
ولے پانی خنک وہ بے اثر تھا
تھی حکمت اس میں اس صورت سے مکتوم
تمامی انبیا کے تاج سر تھے
سو اس باعث خدائے جل شاں نے

زیارت کر وہاں سے آئے یکبار
کئے ہیں خواب گہ میں استراحت
زیارت کو گئے ہیں اُٹھ کے باہر
کئے ہیں خواب جا بستر میں حضرت
کئے ہیں جا بقیعہ کی زیارت
چراغ خانۂ آفاق و انفس
یہ وقت آخر سبھوں کے کام کا ہے
دعائے خیر کی اُمّید واری
کرو ماجود ان سب کو دُعا کر
گئے ہیں اس طرف سلطانِ دیں تب
ہوئے آثار تپ کے تب نمودار
لگا ہونے مرض افزوں نہایت
ہوا ہے سخت کاہل اور رنجور
بخار گرم کی شدت عجب تھی
مثالِ قرص خورشید آشکارا
نہ تپ تھی بلکہ تھی برق جہاں سوز
ہر اک پہلو بہ پہلو منقلب ہو
محمد مصطفےٰ سلطان مختار
لگیں مشکوں سے تن کرتے تھے سب تر
حرارت پر نہ اُس کے کارگر تھا
کہ حضرت سرور دیں شاہِ معصوم
گرامی سب سے اور اعلیٰ بشر تھے
خداوند زمین و آسماں نے

۱؎ یعنی آرام ۱۲ ۲؎ یعنی ظاہر ۱۲ ۳؎ یعنی ساکن ۱۲ ۴؎ ایک پہاڑ کا نام ہے مکہ معظمہ کے پاس جہاں کی لڑائی مشہور ہے جس میں عظیم واقع ہوئی تھی اور اکثر صحابہ شہید ہوئے تھے ۵؎ یعنی ثواب دیا ۶؎ یعنی شان ۷؎ یعنی زیادہ ۸؎ یعنی بخار رہا تب گرم ۱۲ ۹؎ یعنی چہرہ نور کا ۱۲ ۱۰؎ یعنی گلاب کے پھول جیسا بدن ۱۲



۱۱؎ یعنی سختی ۱۲ ۱۲؎ یعنی بجلی جہان کو جلانے والی ۱۲ ۱۳؎ یعنی کروٹ بدلنے والے یعنی بیقرار سے بخار کے ۱۲ ۱۴؎ یعنی پہلو بدلتے تھے ۱۲ ۱۵؎ یعنی پوشیدہ ۱۲ ۱۶؎ یعنی گرمی ۱۲ ۱۷؎ یعنی بزرگ مرتبہ ۱۲ ۱۸؎ یعنی بزرگ ہے شان والا ۱۲

موافق آپ کے رتبے کے یکسر — دیا ہے بھیج شدت بس قوی تر
کہ تا بس رتبۂ عالی موافق — رہیں محنت کشی میں سب سے فائق
شکیبائی سے اُس کے فیض پاویں — بزرگی اپنی اعلیٰ کر دکھاویں
مراتب جن کے عالی قدر ہیں ہیں — زیادہ وے سبھوں سے کرب میں ہیں
ہوئے جو انبیا و مرسلیں سب — موافق اپنے رتبے کے یقیں سب
ہوئے ہیں محنت و سختی سے رنجور — یہی ہے رتبۂ عالی کا دستور
مراتب جن کے ہیں سب سے زیادہ — مصائب اُن کے ہیں سب سے زیادہ
مصیبت جس پہ وارد و مدام ہے — جناب حق کا عین اُس پر کرم ہے
غرض ظاہر وہ سب محنت کشی ہے — وے عین اس میں حاصل بس خوشی ہے
سو اس باعث سے اس محنت میں حضرت — تپ محرق کی شدت میں حضرت
تھے راضی حق تعالیٰ کی رضا پر — تھے صابر اس مصیبت اور بلا پر
وہ محنت اور بیماری عجب تھی — مصیبت اور خونخواری عجب تھی
تھی پیدا تپ سے سب تن میں حرارت — مرض تھا سخت مہلک بے نہایت
تھے اُس دم گھر میں میمونہ کے مختار — امامِ دو جہاں سلطانِ ابرار
وہاں سے آئے گھر میں عائشہؓ کے — تھا درد اُس وقت سر میں عائشہؓ کے
وہ درد اپنا گئیں یکبار سب بھول — ہوئی ہیں اسقدر خدمت میں مشغول
بھی حضرت کے دگر ازواجِ طاہر — سبھی خدمت گزاری میں تھے حاضر
بھی حضرت فاطمہؓ خاتونِ جنت — بجا لاتی تھیں ہر دم رسمِ خدمت
سو اس ایام میں اس شاہِ دیں کا — حبیبِ حق امام المرسلیں کا
مرض تھا ہر گھڑی افسردگی پر — تھا صحت کا نشاں فرسودگی پر
تب آئے ہیں وہاں صدیقِ اکبرؓ — نظر حضرت کا کر احوالِ مضطر
سو رو رو کر کئے ہیں عرض اسطور — کہ اے سردارِ عالم صاحبِ غیور
نظر یہ آپ کی آتی ہے حالت — ہے اس حالت سے جاں غرقِ ملامت



اگر فدوی کو ہوئے حکم صادر
رہیگا آپ کی خدمت میں حاضر

بجا خدمت کے لاؤں آداب سارے
کرے حاصل سعادت اپنی بارے

کہے حضرت نے تب اے یار جانی
تمہاری صدق ہے سب جانفشانی

یہ ہے کافی تمہاری صاف نیت
ہے اس نیت سے حاصل اجر خدمت

ولے ازواج طاہر سب ہیں مغموم
اگر ہو جاویں اس خدمت سے محروم

رہیگا داغ حسرت اُن پہ مادام
سو اس باعث یہ خدمت کا سبھی کام

کیا سب کے حوالے میں نے یکسر
نہ مخصوص اب کیا کس کو مقرر

یہ سُن صدیق آئے گھر سے باہر
تھا غم حضرت کا اُنکے دل میں وافر

پھر اُس ساعت سے افزوں ہر گھڑی اور
مرض دکھلانے اپنا سب لگا طور

تپ حارق تن گلفام میں تب
ہوئی ہے سخت ہفت اندام میں تب

تھی بیتابی جگر سوزی سے اسکے
نہایت شعلہ افروزی سے اسکے

جناب حق سے تب جبریل آئے
خدا کا اس طرح پیغام لائے

کہ اے میرے مقرب خاص محبوب
شفا گر آپ کو اس دم ہے مطلوب

تو حضرت کی ملازم اک دعا سے
کروں مسرور حضرت کو شفا سے

دفع تب تن سے ہو جاویگی اکبار
نظر صحت کے سب آجاویں آثار

حرارت کی نہ رہوے گی نشانی
سلامت خوش رہو باشادمانی

دگر خواہش تماشا ہے وہاں کا
تفرج سب مکاں و لامکاں کا

تو حضرت کے ہیں سارے منتظر اب
ملائک اور روح انبیا سب

کہے حضرت نے جو حکم خدا ہے
مری اس بات میں کامل رضا ہے

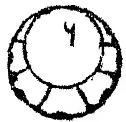
نہ خواہش ہے جہاں کی زندگی اب
ہے مطلب عالم پائندگی اب

غرض اُس روز پھر شاہ جہاں کی
حبیب حق امام انس و جاں کی

تغیر ہوگئی حالت زیادہ
ہوئی ہے مرض کی شدت زیادہ

وہ حالت دیکھ سب حضرت کی اکبار
لگے رونے مہاجر اور انصار

۱ صادر یعنی ظاہر ۱۲ ۲ سعادت یعنی
نیکبختی ۳ صدق یعنی سچی ۴ اجر
یعنی ثواب ۱۲ ۵ محروم یعنی
بےنصیب ۱۲ ۶ وافر یعنی
بہت ۱۲ ۷ ہفت اندام یعنی
سات عضو ۸ افزوں یعنی زیادہ ۱۲
۹ حارق یعنی گرم ۱۲ گلفام یعنی
تمام بدن ۱۲ ۱۰ پائندگی یعنی
زندگی ۱۲ ۱۱ یعنی رنگ ۱۲ ۱۳



۱۲ مقرب یعنی
خوش ۱۲ ملازم یعنی
نشان ۱۲ ۱۵ حرارت یعنی گرمی
۱۶ ... یعنی
۱۷ تفرج یعنی ۱۲
۱۸ منتظر یعنی ۱۲
۱۹ ... یعنی ۱۲
۲۰ ... یعنی ۱۲
۲۱ شدت یعنی سختی ۱۲

ہوئے یکبارگی ساروں کے گم ہوش
گئے ہیں بھول سب کھانا و پانی
رہے حجرے کے باہر آکے سارے
تھے غافل اس گھڑی حضرت جہاں سے
یہ زاری[۳] سن کے آئے ہوش میں تب
کہے تب فاطمہ نے دل کو کر آب
یہ حالت دیکھ حضرت کی جگر سوز
ہے وارد سب پہ اس دم بیقراری
یہ سن پانی منگا حضرت نے یکسر
علیؓ اور فضلؓ کے کاندھوں پہ رکھ ہات
سو چڑھ منبر پہ تب حمد و ثنا کا
کہے ہیں اس گھڑی یا معشر الناس[۸]
میرے آگے ہوئے جو مرسلیں سب
مجھے بھی موت کا پہنچا ہے پیغام
ہے فانی[۱۰] اس جہاں کی زندگانی
رہو راضی خدا کی سب رضا پر
میری ہے تم کو اس دم یہ وصیت
مہاجر[۱۲] سے رہیں انصار[۱۳] سب مل
محبت کا طریقہ کبھ نہ چھوڑو
کرو ہر کام میں مت اضطرابی[۱۴]
خدا کے حکم پر قائم رہو سب
کرو کوشش ہمیشہ راہِ دیں پر
مرے اس دیں کا رتبہ بس علا[۱۷] ہے

کئے ہیں سب نے راحت کو فراموش
ہوئی ہے تلخ سب کی زندگانی
لگے فریاد سے رونے کو بارے
وے مشغول تھے حق جل وشاں سے
کہے روتے یہ در[۴] پر کون ہیں سب
یہ سب روتے ہیں بس حضرت کے اصحاب
ہے غم ساروں کے دل پر شعلہ افروز[۵]
سبھی کرتے ہیں فریاد و زاری
کئے ہیں ہفت مشکوں سے بدن تر
گئے مسجد میں سلطانِ کرامات
پڑھے خطبہ وہاں شکر خدا کا
دکھو حق کی رضا کا اس گھڑی پاس
گئے دنیا سے رحلت[۹] کر لقیں سب
میں رحلت تم سے کرتا ہوں سرانجام
سرائے آخرت ہے جاودانی[۱۱]
میں سونپا تم کو اس دم بس خدا پر
رہو سب متفق رکھ صاف نیت
رہیں انصار بھی ان سب سے یکدل
سبھی یک دل ہو باہم دل کو جوڑو
شتابی میں ہے ظاہر بس خرابی
میرے بھی امر میں دائم[۱۵] رہو سب
میری اس ملت[۱۶] و شرع مبیں پر
معتبر یہ یقیں راہِ خدا ہے

۲؎ یعنی اس ۱۲ ۳؎ یعنی گریہ و زاری ۱۲ ۴؎ یعنی دروازہ ۱۲ ۵؎ یعنی جلانے والا ۱۲ ۶؎ یعنی سات مشکوں ۱۲ ۷؎ یعنی بادشاہ کرامات ۱۲ ۸؎ یعنی اے گروہ لوگو ۱۲ ۹؎ یعنی کوچ ۱۲ ۱۰؎ یعنی فنا ہونے والی ۱۲

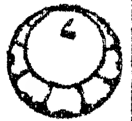


۱۱؎ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۲؎ یعنی ہجرت کرنے والے اصحاب ۱۲ ۱۳؎ یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والے اصحاب ۱۲ ۱۴؎ یعنی بیقراری ۱۵؎ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۱۶؎ یعنی دین و مذہب ۱۲ ۱۷؎ یعنی بلند ۱۲

رہے ثابت جو اس دین قوی پر
یقیں مقبول ہووے وہ خدا کا
مبرے جو بعد آویں دین میں سب
نہ دیکھو دیدہ خفت سے اُن کو
مہاجر کو ہے لازم بس یہ ہر بار
کہ ہیں انصار سب مشفق بھائی ے
کرو تم بھی نکوکاری اُنھوں سے
رضامندی ہو اُن کی سب کو مطلوب
بھی کر انصاف کو اس دم وصیت
بہت اقسام سے ہیں یہ روایات
غرض حضرت وہاں سے گھر میں آئے
بلا پھر پاس اہل البیت کو سب
چلا ہوں اس گھڑی ہو کر فراقی
یہ سُن کس میں رہی نہیں استقامت
بھی حضرت نے سبھوں کی خستگی دیکھ
محبت اور اُلفت سے اکبار
بھا حضرت فاطمہ پر سخت ترحم
بشارت دولتِ عقبیٰ کی دیکر
بلا پھر اپنے دو لخت جگر کو
لگا چھاتی سے باجوش محبت
ہو فارغ سب سے پھر ذکر خدا میں
لگے کرنے جناب حق میں زاری
سو دیکھ حضرت کو اس دم غم سی شاغل

رہے اُس کی ہمیشہ سرخروی پر
حشر میں مستحق دار البقا کا
سکھاؤ اُن کو سب ارکان مذہب
رکھو بس عزت و حرمت سے اُن کو
رکھیں ثابت رضاجوئی انصار
کئے پیچھے سبھوں نے تم سے بارے
رضامندی طلب کرنا سبھوں سے
وے ہیں محبوب میں ہوں انکا محبوب
کئے اتمام خطبہ پڑھ تحیت
کیا بس طول میں نے بس حکایات
مرض سے خستگی افزود پائے
کہے ہوتا ہوں تم سے الوداع اب
قیامت پر رہا ملنا یہ باقی
ہوئی رونے سے تب برپا قیامت
نہایت سربسر آشفتگی دیکھ
گئے ہیں چشم کو اپنے گہربار
سکھے دیدے سیل دریا اُن کے اسدم
کئے حضرت نے دلشاد اُن کا یکسر
دونوں حسنین ان لنور البصر کو
کئے ہیں صبر پر ان کو وصیت
رہے مشغول اُمت کی دُعا میں
بدل اُمت کے حق سے خاکساری
ہوئے ہیں اسگھڑی جبرئیل نازل

سلہ یعنی پائداری ۱۲
سلہ یعنی ... ۱۲
سلہ یعنی اتمام ... ۱۲
... کی نظر سے ۱۲ سلہ یعنی ...
... ۱۲ سلہ یعنی
... ۱۲ سلہ یعنی دنگی

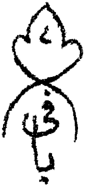


سلہ یعنی زیادہ ۱۲ سلہ
یعنی ... ۱۲
سلہ ... ۱۲ سلہ
یعنی ... ۱۲ سلہ یعنی
... ۱۲ سلہ یعنی
... ۱۲ سلہ
... ۱۲
... مشغول ۱۲

کہے حق نے کہا حضرت کو پیغام | کہ اے محبوب میرے رحمت عام
کہو امت کا غم کیوں اسقدر ہے | سبھوں پر فضل[1] میرا سر بسر ہے
تمہارے جو ہیں امت کے جفا کیش[2] | اگر مرنے سے ایک سال پہلے وہ بیش[3]
کریں توبہ گناہوں سے وہ یکسر | تو بخشوں سب گنہ ان کے مقرر
کروں گا ان کو داخل جنتوں میں | کروں معمور[4] ساری نعمتوں میں
یہ سن اس حامی جن و بشر نے | مکرم شافع[5] روز حشر نے
کہے جبریل سے اک سال گر ہیں | کریں توبہ گنہگاران دل ریش[6]
تو پھر شیطان سے ان کو خطر[7] ہے | تمامی امر میں ہر دم ضرر[8] ہے
نہ جانوں ہووے احوال ان کا کیسا | مجھے ہے کام میں ان کے بہت غور
یہ سن جبریل پھر پیغام لائے | سخن ایک ماہ کا آکر سنائے
کہے حضرت نے ہے اک ماہ بھی طول[9] | ہے ان کی عاقبت میں خوف معقول[10]
پھر آئے لے کے اک ہفتہ کا پیغام | کہے حضرت نے دل ہے اس سے ناکام
اگر ہفتے میں وے ہوویں گنہ گار | مجھے ان کا خطر ہے سخت ہر بار
یہ سن جبریل پھر پیغام لائے | یہ مژدہ[11] آکے حضرت کو سنائے
اگر مرنے سے بس یکروز وے پیش | کریں توبہ اجل[12] سے کر کے اندیش
تو توبہ ان کی وہ مقبول تر ہے | نہ ان کو اس گنہ سے کچھ خطر ہے
کہے حضرت نے گر اک روز آگے | نہ فرصت پاویں وے اپنے گنہ سے
کریں توبہ کے بس کرنے میں تاخیر[13] | تو ہوں اس بات میں غرق تشویر[14]
کہا پھر حق نے اک ساعت اجل سے | کریں توبہ وے آگے بد عمل[15] سے
تو میں ان کے سب عصیاں[16] کر کے زائل[17] | کروں جنت میں ان ساروں کو داخل
کہے حضرت نے اک ساعت اگر وہ | کریں آگے نہ توبہ حق سے ڈر وہ
تو ہوگی کس طرح ان کی رہائی[18] | مجھے ہے خوف اس میں یا الٰہی
سوا اس باعث نہیں ہے مجھ کو کچھ چین | مرے اس غم سے انکے تر ہیں عینین[19]

---

[1] یعنی بخشش ۱۲
[2] یعنی ظالم ۱۲
[3] یعنی آگے ۱۲
[4] یعنی آباد ۱۲
[5] یعنی مددگار ۱۲
[6] یعنی زخمی ۱۲
[7] یعنی خوف ۱۲
[8] یعنی نقصان ۱۲
[9] یعنی دراز ۱۲
[10] یعنی بہت ٹھیک برابر
[11] یعنی خوشخبری

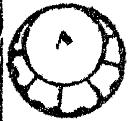


[12] یعنی موت ۱۲
[13] یعنی دیر ۱۲
[14] یعنی پریشانی
[15] یعنی بد کام ۱۲
[16] یعنی گناہ
[17] یعنی دور ۱۲
[18] یعنی چھٹکارا
[19] یعنی آنکھیں ۱۲

ہوئے ہیں اُس گھڑی جبریلؑ حاضر
کہا ہے حق نے اس صورت سے اسدم
اگر اُمت تمہاری ہو وے عاصی
نہ توبہ کی اگر پاویں وہ توفیق
ہو ہیں تیری اس اُلفت کے باعث
عفو کر ان کے سب یکبار عصیاں
نہ رکھ تشویش تو اب دل میں یک دم
ہوئے حضرت اُسی دم شاد خاطر
روایت اس طرح سے یہ دگر ہے
کہ حضرت نے کہے جبریل سے تب
میری ہیں حق سے اس دم تین حاجت
ہے پہلی اس طرح حاجت نوادر
کرے شافع میری اُمت کا بس عام
شفاعت سے میں اپنی سب گنہگار
دگر یہ حق تعالےٰ سے یہ پیغام
رکھے محفوظ سارے شور و شر سے
گنہ کی شامتوں سے کر کے مغضوب
نہ دیکھیں کچھ عذابِ آسمانی
سوم ہیں اس طرح سے یہ مطالب
عمل نامے دکھادیں سب کے یکسر
عمل گر نیک ہووے اُن کا سارا
و یا دیکھوں کسی کا بد عمل سب
کہ تا میری دُعا حق کر کے منظور

کہے حضرت سے تب اے شاہ فاخر
رکھو مت اپنے دل میں اک ذرہ غم
کرے گر عمر مصروفِ معاصی
مُربی گر حالتِ عصیاں میں تحقیق
یقین اس میں اور رغبت کے باعث
دکھاؤں سب کو جنت کا گلستاں
تیرے دل کا یہ دھویا میں نے سب غم
ہوا ہے غم سے بس آزاد خاطر
حدیث راویانِ معتبر ہے
کہ اے دربار اعلیٰ کے مقرب
کرو خوشنود لا کر اب اجازت
کہ حق مجھ کو کرم سے اپنے ظاہر
کہ تا اُن کو نہ ہوئے کس سے پھر کام
پھرا جنت میں جاؤں لیکے اکبار
کہ میرے بعد حق اُمت کو انعام
اماں بخشے سدا اپنے قہر سے
نہ دُنیا میں کرے کب اُنکو منکوب
گرفتاری نہ پاویں ناگہانی
کہ ہر ہفتے میں مجھ کو دو مراتب
دکھاویں سب جو ہووے خیر یا شر
کروں شکر الٰہی آشکارا
دعا سے بس کروں اسکو مدد تب
کرے نامے سے اُس کے وہ عمل دور

۱ یعنی بزرگ
۲ یعنی گنہگار
۳ یعنی فرح
۴ یعنی گناہ
۵ یعنی معاف
۶ یعنی پریشانی
۷ یعنی خوشی



۸ یعنی روایت
۹ یعنی تمام
۱۰ یعنی فتنہ و فساد
۱۱ یعنی غضب کیا گیا
۱۲ یعنی خراب
۱۳ یعنی دو درجے
۱۴ یعنی نیک و بد

رہیں خالی گنہ سے سب کے اعمال
قیامت میں نہ پاویں کچھ اذیت
لیجا جبریل نے پیغام اکبار
یہ سُن حق نے نبی کے تین مسئول
خوشی کی یہ خبر جبریل لائے
ہووے حضرت نہایت شاد و مسرور
تب عزرائیل حکم حق سے ناگاہ
یقین اسپان ابلق پر ہوا سوار
فلک سے آئے ہیں اس دم زمیں پر
درِ دولت پہ آ تعظیم سے تب
ملی پروانگی تب ہو کے داخل
ہوا حکم الٰہی مجھکو اس طور
رضا گر آپ دیویں تجھ کو اس دم
نہ دیویں گر اجازت تجھکو مختار
نہ کر اس باب میں ہرگز شتابی
سوائے آپ کے کس سے رضا کا
مگر ہیں خاص حضرت رب کے محبوب
یہ سُن تقریر عزرائیل کی تب
ہیں راضی حق کی ہوں اسدم رضا پر
ولیکن اب کرو اس دم صبوری
جناب حق سے تا جبریل آویں
اُسے دیکھا ہے تم نے کس مکاں پر
سُن عزرائیل نے حضرت سے یہ بات

بچیں قہر الٰہی سے وہ ہر حال
نہ واقع اُن پہ ہووے کچھ مصیبت
کئے ہیں جا جناب حق میں اظہار
کیا ہے اپنی بس رحمت سے مقبول
قبولیت کا لا مژدہ سنائے
ہوئی تشویش اُن کے دل سے سب دور
ملک اسی ہزار اپنے لے ہمراہ
جواہر سے مکلل ہو کے یکبار
اُترا اسپانِ ابلق سے مقرر
کئے رخصت طلب تکریم سے تب
کہے تسلیم کرائے شاہِ کامل
کہ جا خدمت میں حضرت کی تو فی الفور
ادب سے قبض کر روح مکرّم
خلافِ حکم مت کر کام زنہار
تجھے حاصل ہے اسمیں بہرہ یابی
ہوا ہیں حکم کب مجھ کو خدا کا
سو اس باعث رضا مندی ہے مطلوب
کہے حضرت نے اے حق کے مقرب
یہ حاضر روح ہے حکم خدا پر
ذرا تاخیر ہے مجھکو ضروری
بشارت کی خبر مجھ کو سناویں
کہاں چھوڑا ہے تم نے آسماں پر
کئے تب عرض اے شاہِ کمالات

۱ لیے تکلیف ۱۲
۲ لیے سوال کیے ۱۲
۳ لیے بہت خوش
۴ لیے پریشانی ۱۲
۵ لیے ملک الموت [illegible]
۶ لیے جڑاؤ [illegible]
اور ابلق [illegible]



باقی

پاؤں سفید ہوں ۱۲
۸ لیے آرام سے
۹ لیے رخصت ۱۲
۱۰ لیے ہرگز ۱۲
۱۱ لیے جلدی ۱۲
۱۲ لیے مقصود ۱۲
۱۳ لیے دیری ۱۲
۱۴ لیے خوش خبری
۱۵ لیے اے بادشاہ [illegible] ۱۲

کہ دیکھا ہیں نے اب چرخِ بریں پر ۔۔۔ کھڑے تھے آسمانِ اولیں پر
فرشتے اُن سے تھے سب گفتگو میں ۔۔۔ تھے حضرت کی خبر کی جستجو میں
سخن یہ کر کے عزرائیل یکبار ۔۔۔ رہے خاموش ہو کر تب ادب وار
پھر اسماعیل نامی ایک فلک پر ۔۔۔ ملک سردار تھا سارے ملک پر
ملائک لاکھ تابع اس کے تھے سب ۔۔۔ تھے سارے وے ملک بیشک مقرب
تھے اسمٰعیل کے تابع وے سارے ۔۔۔ کیا تھا حق نے بھی ہر اک کو بارے
ملائک لاکھ کا حاکم مقرر ۔۔۔ اسی صورت سے سب حاکم تھے یکسر
اُسی دم اُن سبھوں کو بس خدا نے ۔۔۔ کیا ہے حکم یوں ربّ العلا نے
کہ اُترو ایک گھڑی سارے زمیں پر ۔۔۔ سو جا کر بابِ ختم المرسلیں پر
رہو قائم اسی ساعت ادب سے ۔۔۔ ملو اُس سرورِ عالی نسب سے
عبادت کے بجا لا سب مراسم ۔۔۔ پھر اُس روحِ نبیؐ کو با مکارم
کھوائے ہیں استقبال کو ہم ۔۔۔ چلو اب انتظاری بس ہے ہر دم
یہ سُن سارے ملائک ہو کے تیار ۔۔۔ اُسی دم ابلقوں پر ہو کے اسوار
طبق لے ہاتھ میں بھر نور کے سب ۔۔۔ درِ دولت پہ آ حاضر ہوئے تب
یہ سب سامان رحلت کا عجب تھا ۔۔۔ ملائک کا ہجوم اس طور سب تھا
وے جبریل کی تھی انتظاری ۔۔۔ تھی باقی اُن کی بس آنے کی باری
اُسی دم بارگاہِ حق سے جبریل ۔۔۔ ہوئے خدمت میں آ حاضر بہ تعجیل
کہے حضرت نے اُن سے کیا خبر ہے ۔۔۔ بشارت اب سناؤ کیا نشر ہے
کہے جبریل نے یہ ہے بشارہ ۔۔۔ کہ حکمِ حق سے اس دم آشکارہ
جہنم کے کئے ہیں بند در سب ۔۔۔ کھلے ہیں بابِ جنت سر بسر سب
ہوئے ہیں حُلّہ پوش اب حور و غلماں ۔۔۔ ہے سب آراستہ جنت کا ساماں
رسولوں کے بھی سب ارواح یکچند ۔۔۔ قدم بوسی کے ہیں سب آرزومند
کہے جبریل سے تب شاہ دیں نے ۔۔۔ حبیبِ خالقِ جاں آفریں نے

۱ یعنی آسمان بلند پر
۲ یعنی پہلے آسمان پر
۳ یعنی فرشتے
۴ یعنی ملائکے بلند و برتر
۵ یعنی دربار
۶ یعنی بجا لائے رسمیں
۷ یعنی طریقے ۱۲
۸ یعنی عزت و بزرگی سے
۹ یعنی طشت
۱۰ یعنی کوچ



۱۱ یعنی آرزومند
۱۲ یعنی جلدی
۱۳ یعنی خوشخبری
۱۴ یعنی مشہور ۱۲
۱۵ یعنی ظاہر ۱۲
۱۶ یعنی دروازے
۱۷ یعنی لباس
یعنی ہوئے ۱۲

کہ مجھ کو اس خبر سے کچھ نہیں کام
کہے جبریل نے حق کی طرف سے
کہا ہے حق نے اے عالی فضائل
تمامی انبیا پر نیں ہے جائز
کہ جب تک آپ لے اُمت کو سارے
نے اُمت آپ آگے سب جا دیں
کہے حضرت نے اس سے خوش خبر اور
کہے جبریل نے دیگر بشارہ
کہ حق نے آپ کو اے شاہِ کونین
عطا رحمت سے کر اب مُلکِ محمود
شفاعت کی اجازت دیکے اکبار
نہیں کس بات کا اب خوف و ڈر ہے
یہ سُن اُمت کی تب بہبود حضرت
پھر عزرائیل کی جانب نظر کر
تب آئی روبرو حالت نزع کی
پھر حضرت نے مبارک کھول کر لب
اُٹھا مسواک کر اپنا دہن صاف
تبسم کر اُٹھا دست شہادت
گئے ہیں چھوڑ تب دنیائے فانی
کیا جب روح نے تن سے جدائی
معطر دیکھ گھر خوشبو سے ناگاہ
لگے رونے کو اہل البیت یکسر
عجب عالم تھا فریاد و فغاں کا

خوشی کا اب کہو کیا لائے پیغام
یہ ہے پیغام بس عزّ و شرف سے
دخول جنت و سیر منازل
کہ ہووے کوئی اس دولت فائز
نہ ہووے داخل فردوس بارے
پھر اُس کے بعد سب جنت کو پاویں
زیادہ کچھ سنا و سر بسر اور
طرب انگیز ہے یہ آشکارہ
شفیع انس و جاں سلطانِ دارین
کہ تا محشر ہیں حضرت ہووین خوشنود
کیا سب کام میں حضرت کو مختار
خوشی حضرت کی منظور نظر ہے
ہوئے ہیں اُس گھڑی خوشنود حضرت
دیئے ہیں قبض کا تب حکم یکسر
ہوئی موجود سب صورت نزع کی
کہے ہیں الوداع اے اہل بیت اب
گئے ہیں دانت مثلِ برق شفاف
کئے ہیں پاؤں لنبے با عنایت
کئے ہیں سیر مُلکِ جاودانی
مہک خوشبو کی اُس دم تن سے آئی
ہوئے رحلت سے سب حضرت کی آگاہ
ہوا برپا تمامی شور محشر
عجب عالم تھا حسرت کے نشاں کا

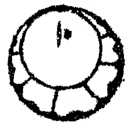
لہ یعنی عزت و مرتبہ والے ۱۲
ے یعنی بہشت [illegible] ۱۲
سے یعنی داخل ہو ۱۲
ھے یعنی مصاحب ۱۲
لے یعنی خوب ۱۲
خوشی [illegible] ۱۲
محمود [illegible]
مقام [illegible]
[illegible]

۵ باقی

شفاعت کریں گے ۱۲
ے یعنی سری سلہ یعنی سامنے ۱۲
لہ یعنی سکرات کی حالت ۱۲
سلہ یعنی منہ ۱۲ سلہ یعنی خوشنود راضی ۱۲
ھلہ یعنی یکایک ۱۲
لہ یعنی کوچ کرنے ۱۲
لہ یعنی فریاد ۱۲ لہ یعنی [illegible]
ہوئی ۱۲ قائم [illegible]
شور ۱۲

سب اہل البیت پر تھی بے قراری ۔ سبھی کرتے تھے بس فریاد وزاری
بتولؓ اُس دم لگیں حسرت سے رونے ۔ نہایت سخت تر شدّت سے رونے
کہ اے بابا مجھے دنیا میں اب چھوڑ ۔ گئے کیوں رشتۂ اُمید کو توڑ
نہ یاد آیا ہے اس دم فاطمہؓ کا ۔ گئے کیوں بھول سب غم فاطمہؓ کا
کہو جبریل کس کے پاس آویں ۔ فلک کی آخبر کس کو سناویں
ہوئے غائب نظر سے مہر انور ۔ نبوّت کا ہوا تاریک اب گھر
الٰہی فاطمہؓ کی روح یکسر ۔ ملا در حشر با روح پیمبرؐ
شفاعت سے نہ کر حضرت کی محروم ۔ عنایت کر لقائے شاہِ معصوم
کہے ہیں عائشہؓ نے آہ صد آہ ۔ ہوا برباد تخت لِی مَعَ اللّٰہ
ہوئے غائب جہاں سے سرورِ دیں ۔ امامِ ہر دو عالم رہبرِ دیں
فقیروں کو دیا ہے جس نے شاہی ۔ کیا اوروں کی ہر دم خیر خواہی
سدا رکھا اپنا درویشی سے خوش دل ۔ قناعت سے رہے ہیں آپ بس رل
دریغا وہ کہاں ہیں صاحب تاج ۔ فلک پر حق نے بخشا جن کو معراج
دریغا وہ سرو سالار اُمّت ۔ کہاں ہیں حامی و غمخوار اُمّت
سدا اُمّت کے غم سے چھوڑ راحت ۔ کئے نیں ایک شب خوش استراحت
دریغا وہ کہاں ختم رُسل ہیں ۔ چراغ بحر و بر ہادی کُل ہیں
جو راہِ حق میں بس ثابت قدم تھے ۔ رضا جوئی میں حق کی دمبدم تھے
دریغا وہ کہاں ہیں گوہر جود ۔ ہوا جن سے ظلامِ کفر مفقود
کھُلے جن کے سبب رحمت کے ابواب ۔ ہوئے تاباں مساجد اور محراب
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ غازی ۔ نبوّت جن سے پائی سرفرازی
ہوا معمور جن سے کشورِ دیں ۔ ہوا منصور جن سے لشکرِ دیں
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ اعجاز ۔ رسولِ ہاشمی سلطانِ حجاز
اشارہ جن کی دیکھ اُنگلی کا یکسر ۔ ہوا ہے شق فلک پر بدرِ انور

لہ یعنی بابا ۲ گلہ ۳ قائد دیں یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۳ یعنی دیدار ۴ اشارہ طرف حدیث شریف کے مراد قرب الٰہی سے ۵ یعنی افسوس ۶ یعنی سردار ۷ یعنی مددگار ۸ یعنی آرام ۱۲



۹ یعنی ہدایت کرنیوالے ۱۰ یعنی تمام جہان کے ۱۱ یعنی سوئی شمشیر کے ۱۲ یعنی اندھیرا ۱۳ یعنی [illegible] ۱۴ یعنی دروازے ۱۵ یعنی روشن ۱۶ یعنی ملک ۱۷ یعنی معجزہ ۱۸ یعنی بادشاہ عرب کے ۱۲

تھے اصحاب نبیؐ مسجد میں حاضر — پریشاں حال اور مغموم خاطر
سُن اہل البیت کی اس دم فغاں سب — یہ وا ویلاہ کا سُنکر بیاں سب
کئے معلوم رحلت شاہِ دیں کی — امام الانبیا والمرسلیں کی
سراسیمہ[1] ہوئے یکبار سارے — سبھی حجرے کے پاس آئے ہیں بارے
گرے بعضے زمیں پر ہوکے بیہوش — تکلّم[2] سے رہے ساکت[3] وخاموش
ہوا تھا حضرتِ عثمانؓ کا یہ حال — کہ تھے جوں نقش قالین سربسر لال[4]
ہوئے سودائی بعضے یاوہ[5] گو سخت — جنوں غالب ہوا تھا اُنپہ اک لخت
عمرؓ پر خوف نے اُس دم کیا زور — سو ننگی سیف[6] لے کرتے تھے یہ شور
کہ جو مجھ سے کہے حضرت ہوئے فوت — دکھاؤں اُس کو اس تلوار سے موت
نہیں حضرت کا ہے قالب[7] یہ بے روح — ہوا ہے باب بیہوشی یہ مفتوح[8]
نبیؐ ہیں وہ نہ ہوویں فوت ہرگز — نبیؐ کا فوت ہونا کب ہے جائز
عمرؓ کی سُن یہ بات اصحاب سارے — کئی آئے شبہ میں سخت بارے
ہوا تھا ایک عجب عالم وہاں کا — تھا ہر ذی[9] روح گویا ہر نشاں کا
نبیؐ کے پاس تب آئے ہیں صدیقؓ — کریں تا حالت رحلت کو تحقیق
ردا[10] حضرت کے کر چہرے سے تب دور — نظر سے دیکھ اُس دم حُسن پُر نور
لئے بوسے ادب سے تب جبیں[11] پر — گلِ رخسار رشک یاسمیں پر
معطر تھا بدن حضرت کا اُس دم — نہیں خوشبو میں تھا دل سے کچھ کم
کئے مُہر[12] نبوّت پر نظر تب — تھی گم مُہر نبوّت سربسر تب
ہوا تحقیق اُن کے دل میں اُس دم — کہ رحلت کر چکے سلطان عالم
سو روتے آئے اُس دم گھر سے باہر — ہوئے اصحاب سب گرد[13] اُن کے حاضر
کہے سب سے ہوئے ہیں فوت حضرت — نہیں شک اس میں پائے موت حضرت
عمرؓ سے پھر لگے کہنے کو اس طور — کہو تم آیت قرآں میں اب غور
لکھی ہے میتؐ کی جو یہ آیت — یہ آیت رہنما[14] ہے با ہدایت

[1] یعنی پریشان ۱۲ [2] یعنی کلام سے [3] یعنی چپ [4] یعنی [illegible] [5] یعنی بیہودہ [6] یعنی تلوار [7] یعنی [illegible] وجود سارا [illegible] [8] یعنی کھلا [illegible] [9] یعنی جاندار [10] یعنی چادر [11] یعنی پیشانی ۱۲

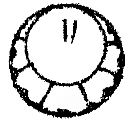
[12] آپ کی پشت مبارک پر نبوت کی مہر تھی اور اس میں خط قدرت سے کلمۂ شہادت لکھا ہوا تھا بعد وفات کے گم ہو گئی [13] یعنی گرداگرد [14] یعنی راہ بتلانے والی ۱۲

باقی

ہوئے جو انبیا اور مرسلیں سب　　ہوئے ہیں فوت دنیا سے یقیں سب
مگر ذاتِ الٰہی کو بقا ہے　　سوا یہ اُس کے سب عالم فنا ہے
محمد مصطفٰے بھی اک بشر ہیں　　اسی عالم میں داخل سر بسر ہیں
سو حضرت اس گھڑی دار الفنا سے　　ہوئے واصل یقیں ملکِ بقا سے
ہے حکمِ کُلُّ نفسٍ اُن پہ جاری　　رضائے حق میں ہے بے اختیاری
یہ سُن فاروق کا قائم ہوا ہوش　　ہوئی تھی اُن سے یہ آیت فراموش

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ

یہ سُن اُس دم صحابوں نے یقیں سب　　کہے اِنَّا لِلّٰہِ رَاجِعُوْن تب
غرض حضرت کا یہ ماتم عجب ہے　　یہ بیتابی کا سب عالم عجب ہے
کرے عقل و خرد کو گم مکرر یہ　　کرے مجنون سب کو سر بسر یہ
عجب کیا ہے یہ ماتم ہے خرد سوز　　ہے بیشک در جہاں سودائی آموز
سو اس باعث تھے سب اصحاب بیتاب　　مہیا تھا یہ بیتابی کا اسباب
پھر اس دم غیب سے آواز نادر　　پڑا ہے گوش میں آ سب کے ظاہر
کہ اے غمناک اہل البیت سارے　　کرے رحمت الٰہی سب پہ بارے
سبھوں پر حکم جاری ہے فنا کا　　نہیں چارہ ہے کچھ دفعِ قضا کا
رہو راضی خدا کے سب رضا پہ　　رہو صابر و شاکر سب قضا پہ
نہ یہ ہنگام فریاد و فغاں ہے　　یہ وقت چارہ سازی خوش عیاں ہے
صبوری سے دلوں کو دیجے تسکیں　　کرو سب فکر تجہیز اور تکفیں
پڑا جب سب کے یہ آواز در گوش　　رہے فریاد سے سب ہو کے خاموش
نہ ہوا اس دولت سرمدی معزول　　ہوئے حضرت کی تنہائی میں مشغول
علی نے کر کمر خدمت کی محکم　　مہیا غسل کا کر ساز اُس دم
اُسی دم پیکرِ سلطانِ دیں کو　　مُبارک عنصرِ ماءِ یقیں کو



اُٹھا آداب سے مغسل[۱] میں لائے
ادب سے تخت پر لا کر سُلائے

تھے ساتھ اُن کے اُسامہؓ اور عباسؓ
بھی فضلؓ و قثمؓ تھے مغسل میں دو پاس

سوا اُن کے نہیں تھا کوئی حاضر
کئے ہیں بند در[۲] کر سب کو باہر

لگے پھر غسل دینے شاہِ دیں کو
امام الانبیا ماہِ یقیں کو

ہر اک دم غیب سے آتی تھی آواز
کرائے ممتاز[۳] غسالانِ[۴] جانباز

یہ بس ہے جسم حضرت کا گرامی[۵]
وجودِ پاک ہے حضرت کا نامی

اُسے تعظیم اور توقیر[۶] کے ساتھ
کرو طاہر[۷] ادب سے سب لگا ہاتھ

مدارے کی یہ ساعت سر بسر ہے
سعادت کا نمود[۸] اس میں اثر ہے

یہ سُن ہر بار آوازِ حزیں[۹] سب
یقیں ہوتے تھے رو رو کر غمیں سب

بھی جس دم قصد سب کرتے تھے ظاہر
کہ حضرت کا مبارک جسم طاہر

پھرا پہلو سے ہر نوبت بہ پہلو
کریں پانی سے سب طاہر ہر اک سُو[۱۰]

اُسی دم غیب سے ہوتے تھے ہر بار
مددگاری کے ظاہر تر سب آثار

اشنانے پر یقیں پھرتے تھے حضرت
یہ ظاہر غیب کی بس تھی اعانت[۱۱]

مددگاری ہر اک ساعت یہ نادر
عجب تھا معجزہ اُس تن کا ظاہر

بھی حضرت کا مبارک جسمِ پُرنور
تھا عطر و مشک کی خوشبو سے معمور[۱۲]

نکلتی تھی عجب خوشبو بدن سے
مہک ہوتی تھی ظاہر پاک تن سے

غرض دے تین نوبت غسل یکسر
بجا رسمِ ادب لائے مقرر

پھر حضرت کے مبارک جسم کو تب
اُٹھا اُس دم کفن میں لائے ہیں سب

عبیر[۱۳] و مشک اور کافور دے کر
کئے ہیں پاک تن معمور یکسر

سبھی آئے ہیں تب حجرے سے باہر
ملائک[۱۴] سب ہوئے ہیں آ کے حاضر

ملائک پڑھ نماز اول سدھارے
گئے ہیں بعد ازاں اصحاب سارے

کہے ہیں تب علیؑ نے سب سے اس طور
وصیت[۱۵] ہے نبیؐ کی بس یہ فی الفور

جنازے پر نبیؐ کے باکرامت[۱۶]
نہ جائز ہے کرے کوئی امامت

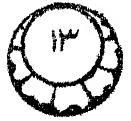
۱ یعنی غسل کی جگہ ۱۲ ۲ یعنی دروازہ ۱۲ ۳ یعنی ۴ یعنی غسل دینے والے ۵ یعنی ۶ یعنی عزت ۷ یعنی پاک ۸ یعنی اظہار ۹ یعنی دردناک ۱۲



۱۰ بمعنی طرف ۱۱ یعنی مدد ۱۲ یعنی آباد ۱۳ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۴ فرشتے ۱۵ وفات کے وقت یا سفر کے وقت جو کوئی کہہ کے کہ میرے بعد ایسا کرنا اس کو وصیت کہتے ہیں ۱۶ یعنی سامنے نزدیکی کے ۱۲

مقرر ہے جماعت ہر زن و مرد — پڑھیں تنہا نماز اس دم ہر اک فرد
یقیں حضرت امام دو جہاں ہیں — مقرر پیشوائے انس و جاں ہیں
حیات اور موت میں ہیں رتبت برابر — سبھوں کے پیشوا ہیں وہ مقرر
نہ کوئی اس پیشوا کا پیشوا ہے — یہاں حکم امامت ناروا ہے
یہ سن ہر فرد نے تب با سعادت — پڑھی اس دم نماز بے جماعت
اسی صورت سے پڑھ ہر ایک نے تب — ادا تکبیر کر فارغ ہوئے سب
نہ چرچا پھر وہاں کس بات کا تھا — پڑا غل سر بسر صلوات کا تھا
پھر آکر عورتوں نے بھی اسی طور — بجا رسم جنازہ لائیں فی الفور
پھر آ لڑکوں نے اس بعد از پڑھے ہیں — اسی صورت سے سب فارغ ہوئے ہیں
یہاں رحلت کیے محبوب رب نے — حبیب کبریا عالی نسب نے
وہ کر مخصوص جائے دفن یکبار — کیے ہیں لحد پُر نور اس میں تیار
ردا تھی ایک مخمل کی نوادر — بچھائے قبر میں تب لا کے ظاہر
عجب پُر نور تھا مخمل کا وہ فرش — سلائے جس پہ لا کر گوہر عرش
ردا حضرت کی تھی وہ بس گرامی — ہوا ہے لحد میں فرش اس کا نامی
وصیت تھی پیمبر کی یہ سب کو — سلاویں فرش پر محبوب رب کو
لکھا بعضوں نے قبل از دفن ظاہر — نکالے ہیں لحد سے فرش باہر
وے سابق روایت ہے وہ محکم — اصح مشہور ہے واللہ اعلم
کیے ہیں خشت سے پھر لحد کو بند — ہوئے ہیں لحد کے نہ خشت پیوند
نبیؐ کی قبر میں اترے تھے اقرب — علیؓ فضلؓ و قثمؓ عباسؓ یہ سب
علیؓ اترے لحد میں سب سے اول — بھی نکلے بعد سب کے قثمؓ اکمل
قثمؓ عباسؓ کے لڑکے ہیں مشہور — روایت ہے یہ نامی ان سے مذکور
کہ میں نے جب کیا یہ قصد ظاہر — کہ نکلوں تربت عالی سے باہر
سو دیکھا چہرۂ انور کو یکبار — تو جنبش لب کی ہوتی تھی نمودار

سلہ یعنی عورت ۱۲ سلہ یعنی اکیلا سلہ یعنی زندگی سلہ یعنی ناجائز سلہ یعنی منورہ سلہ یعنی درود سلہ یعنی وفات سلہ یعنی مزار سلہ یعنی چادر سلہ موتی



عرش کا لفظ وجود مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلہ یعنی بہت بزرگ سلہ یعنی پہلی روایت سلہ یعنی بہت صحیح سلہ یعنی اینٹ ۱۲ سلہ یعنی بیان کی گئی سلہ یعنی حرکت ۱۲ سلہ یعنی ظاہر ۱۲

یقیں جنبش میں اس دم دیکھ کر لب
مبارک لب سے یہ آتی تھی آواز
محبت تھی عجب اُمّت کی کامل
نہ بھولے اپنی اُمّت کو وہ زنہار
طفولیت میں تھے جب مہد میں تب
لحد میں بھی یہی تھا ذکر نامی
غرض جب شاہِ دیں کو کرکے مدفوں
کیا ہے غم نے اُس دم استقامت
ہوئی ہے سب کے دل کو بیقراری
ہوا تھا عائشہ کا سینہ صد چاک
کہ یارب وہ کہاں ہیں سرورِ دیں
کہاں مجھ کو گئے ہیں چھوڑ اس دم
تھے جس در کے سدا جبریل درباں
زیادہ غم تھا سب سے فاطمہ کو
یتیمی دیکھکر حسنین کی وہ
سدا روتی تھیں ہوکر غم سے بیتاب
جُدائی سے پدر کی ہوکے مضطر
نہ غافل ہو رہے اس غم سے وہ کب
بھی ازواج مطہر سر بسر سب
صحابوں میں بھی قائم اک حشر تھا
وے خالی دیکھ سب مسجد و محراب
کئی اس غم سے حضرت کے ہونا کام
رہے بیمار بعضے ہوکے دائم

کیا ہوں گوش میں نزدیک تر تب
کہ یارب اُمّتی با حشمت و ناز
کہ حضرت شاہِ دیں مہر منازل
عجب تھے خیر خواہی کے یہ آثار
ہمیشہ اُمّتی کہتے تھے یارب
تھی اُمّت آپ کو سب سے گرامی
پھرے ہیں جس گھڑی اصحابِ محزوں
مدینہ ہو گیا رشک قیامت
نوادر تھی ہر اک کی آہ و زاری
یہی کہتی تھیں ہوکر سخت غمناک
معلّے آفتابِ اوجِ تمکیں
یہ رشتہ وصل کا سب توڑ اس دم
ہوا ہے آج وہ گھر سخت ویران
بتولِ پاک زہرا رشک مہ کو
غریبی دیکھ نور العین کی وہ
ہوئے تھے اُن کے دیدے چشمۂ آب
رہے دنیا میں پھر شش ماہ اکثر
تبسم سے نہ کھولے غنچۂ لب
سدا پیتی تھیں بس خونِ جگر سب
ہر اک دل میں مصیبت کا گذر تھا
ہر اک کی آنکھ سے جاری تھا خونناب
گئے دُنیا سے پی کر موت کا جام
ہمیشہ غم یہ تھا اُن کا ملازم

۱ یعنی کان ۱۲
۲ یعنی دبدبہ ۱۲
۳ یعنی نشان
۴ یعنی بچپن ۱۲
۵ یعنی جھولی ۱۲
۶ یعنی ٹھہراؤ ۱۲
۷ یعنی سب ۱۲
۸ یعنی عجیب ۱۲
۹ یعنی دروازہ
۱۰ یعنی

۲ باقی

۱۱ یعنی چوکیدار ۱۲
۱۲ یعنی ہمیشہ ۱۲
۱۳ یعنی بیقرار ۱۲
۱۴ یعنی نہر پانی کی
۱۵ یعنی باپ ۱۲
۱۶ یعنی بیبیاں ۱۲
۱۷ یعنی آپکی یار کی بیبیاں
۱۸ یعنی خالص خون
۱۹ یعنی ہمیشہ ۱۲
۲۰ یعنی ساتھی

کیا بعضوں کا گم اُس غم نے بس ہوش
بھی بعضوں نے اُٹھا داغ جدائی
مدینے سے گئے ہیں خانماں چھوڑ
بھی عبداللہ بن زید نکوکار
انھوں نے اس فراق مصطفےٰ کا
دعا حق سے کئے ہیں یا الٰہی
بقائے مصطفےٰ سے دل تھا معمور
ہوا وہ نور بس آنکھوں سی غائب
مجھے آنکھوں سے اپنی اب نہیں کام
رلجا آنکھیں وہ مجھ کو بے بصر کر
دعا اُن کی کیا تب حق نے منظور
رہے غمناک وہ بس اس قدر ہو
بھی حضرت کے وہ خادم پاک جوہر
وہ حضرت کی ہوا اس فرقت سی بیتاب
مثالِ حلقۂ خاتم مدینہ
وہاں رہنے سے ہو بیتاب اُس دم
سو آخر جا کے پہنچے جانب شام
وہاں اک شب نہایت کر کے زاری
تب آئے خواب میں سلطان عالم
سو حضرت نے طرف اُن کے نظر کر
میرے تو قرب کو کیا دی گی بھول
زیارت سے مری مہجور مت ہو
مرے روضے میں آ بس کر شتابی

رہے دیوانگی سے ہو ہم آغوش
کئے ہیں ترک سب سے آشنائی
مہاجر بس ہوئے اپنا مکاں چھوڑ
دعا تھی جن کی بس مقبولِ جبار
نہ لائے تاب اس درد و بلا کا
نبی سے تھی جہاں میں روشنائی
میرے اس دیدۂ بینا کو تھا نور
مدینے میں اندھیرا ہے عجائب
میں چہرہ کس کا دیکھوں اس سے مادام
مجھے اس فکر سے آزاد تر کر
ہوئی آنکھیں اُسی دم ان کی بے نور
فراق مصطفےٰ میں بے بصر ہو
بلالؓ با وفا منظور داور
نظر بے نور کر مسجد و محراب
یہ بے رونق نظر کر بے نگینہ
گئے با دیدۂ پُر آب اُس دم
رہے اس غم سے ہو کر سخت ناکام
زمیں پر سو رہے با خاکساری
رسولِ حق امام جن و آدم
کہے ہیں اے بلالؓ پاک جوہر
زیارت سے ہوا کیوں سخت معزول
جوار قرب سے اب دور مت ہو
نہ کر ماتم سرا اب دل کی خرابی

۱ یعنی دوستی ۱۲ ۲ یعنی خاندان گھر بار ۳ یعنی ہجرت کرنے والے ۴ یعنی دیدار ۵ یعنی آباد ۶ یعنی مستغرق ۷ یعنی اندھا ۱۲ ۸ یعنی صرف کر ہوئے

۱۳

۹ یعنی اللہ تعالیٰ کے مقبول ۱۰ آنکھ بھری ہوئی پانی کی یعنی روتے ہوئے ۱۱ یعنی عاجزی ۱۲ طرف ۱۳ یعنی بیکار ۱۴ یعنی جدا کیا گیا ۱۵ یعنی نزدیکی

یہ سن اس دم بلالؓ نیک کردار ہوئے ہیں کھول دیدے اپنے بیدار
مدینے کی طرف تب ہو کے مائل کئے ہیں اُس گھڑی قطع منازل
سو آ روضے میں حضرت کے شتابی کئے حاصل مقام بہرہ یابی
غبار غم کو دھو خون جگر سے کئے سیلاب جاری چشم تر سے
نماز ظہر کی جب آئی ساعت تب اصحاب نبیؐ سب اہل طاعت
ہوئے ہیں ملتجی از صدق جاں سب کہ تا اُن کے سنیں لب سے اذاں سب
اُسی ساعت بلال نیک کردار مکرم فدوی سلطان مختار
لگے کہنے کو اے اصحاب مغموم ندیم فرقت سالار معصوم
میں ہوں حضرت کے غم سے سخت بیتاب اذاں کہنے کی اب طاقت ہے نایاب
وے عشاق سب مشتاق تر تھے اذاں سننے کے عاشق سر بسر تھے
غرض شوق اُن کا دیکھ اسطور غالب بلالؓ پاک باطن با مطالب
اذاں کا قصد کر با دیدۂ تر یکایک بول اُٹھے اللہ اکبر
محمدؐ کا جب آیا نام اکرم اشارت کر طرف روضے کے اُس دم
گرے ہیں خاک پر تب ہو کے بیہوش کئے ہیں عقل کو اُس دم فراموش
سن آواز بلالؓ اصحاب یکبار ہوئے گریاں حضرت کا دل افگار
نکل کر اُس گھڑی سب اپنے گھر سے لگے رونے کو تب سوز جگر سے
زن و فرزند اور بھی باکرہ سب لگے رستے میں رونے آہ ہاں تب
سن آواز بلالؓ ازواج طاہر بھی بیتابی سے نکلے گھر سے باہر
گویا دن تھا وہ فوت مصطفےٰ کا قیامت یا مصیبت یا عزا کا
رہی نیں تب کسو میں تاب و طاقت ہوئی ہے تازہ تر زخم فراقت
لگے رونے کو اُس دم آہ کر کر نہایت سخت واویلاہ کر کر
کہ ہیہات اب کہاں ہیں ختم مرسل امام دو جہاں سلطان اکمل
دریغ بس مدینہ ہے یہ خالی مدینے سے کہاں غائب ہیں والی

۱ یعنی اچھے عمل والے ۲ یعنی خواہش مند ۳ یعنی لوگوں کا کہنا ۴ یعنی سب ۵ یعنی جلتے جلنے ۶ یعنی مقصد ۷ یعنی دری ۸ یعنی عاشق ۹ یعنی اکرم ۱۰ یعنی حاضر ۱۱ یعنی مردگی ۱۲ یعنی دکھی ۱۳ یعنی پاک بیویاں ۱۴ یعنی ماتم ۱۵ یعنی افسوس ۱۶ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷ افسوس ۱۸ یعنی مالک ۱۲

باقی

دریغا وہ کہاں ہیں ماہِ پُر نور[۱]
دریغا وہ کہاں ہیں سرورِ دیں
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ اعجاز
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ لولاک
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ شاہاں
دریغا مثلِ خاتم یہ مدینہ
دریغا ماہِ عالم نورِ انجم[۸]
دریغا وہ کہاں بدرِ علا ہے
دریغا دیدۂ اصحاب کا نور
غرض عالم میں اُس دن بس حشر[۱۰] تھا
بلالؓ آخر ہوا اس مستی سے ہشیار
لگے کہنے کو اے اصحاب مغموم
نبیؐ کے غم میں جو آنکھوں سے یکسر
نہ اُس کو حشر میں دوزخ سے ڈر ہے
جہاں تک ہو سکے اب اشکباری[۱۳]
یہ کہہ فرقت سے حضرت کی ہو ناکام
غرض ہر سال وہ آتے تھے یکبار
رواں[۱۵] کر سیل با خونِ جگر تب
وہ رونا دیکھ اُنکا سارے اصحاب
اسی غم میں بلالِؓ پاک آخر
غرض حضرت کا یہ غم بس عجیب ہے
عزیزو بس یہ رونا ہے غنیمت
کرو اس غم میں رو رو چشم کو تر

تھی جن سے مسجد و محرابِ معمور[۲]
پڑا ہے کیوں یہ بے سر لشکرِ دیں
نبوّت کی بھی تھے مسندِ ناز
پکڑتا جن کی تھا جبریل[۳] فتراک[۴]
ملائک[۵] تھے فلک کے جن کے دربان[۶]
تہی[۷] حلقہ پڑا ہے بے نگینہ
ہوا ہے حلقۂ اصحاب سے گم
جمالِ با کمالِ مصطفٰے سے
رہا ہے کس ٹھکانے ہو کے مستور[۹]
کھڑا ماتم میں روتا ہر بشر[۱۱] تھا
سبھوں کے دیکھ دیدے تب گہربار[۱۲]
گرفتارِ فراقِ شاہِ معصوم
کرے گا چہرۂ اقبال کو تر
حرام آگ اُس پہ مطلق سربسر ہے
غنیمت ہے کرو اس غم میں زاری
گئے ہیں کرکے رحلت[۱۴] جانبِ شام
سو روضہ دیکھ حضرت کا پُر انوار
زمیں روضہ کی بس کرتے تھے تر سب
نہایت سخت تر ہوتے تھے بیتاب
گئے دنیا سے رحلت کرکے ظاہر
یہ رونا تو نزولِ[۱۶] فضلِ رب ہے
گنہ ہر بار دھونا ہے غنیمت
خلاصی[۱۷] تا ملے در روزِ[۱۸] محشر

۱ یعنی چاند روشن ۲ یعنی آباد ۳ نام ہے حضرت جبرئیل کا ۴ تسمہ جو زین کے آگے پیچھے لگاتے ہیں ۵ یعنی فرشتے ۶ یعنی چوکیدار ۷ یعنی انگوٹھی ۸ یعنی نور بخشنے والے ستاروں کے

۱۴

۹ یعنی پوشیدہ ۱۰ یعنی قیامت ۱۱ یعنی شخص ۱۲ یعنی موتی برسانے والے ۱۳ یعنی آنسو ۱۴ یعنی کوچ کرنا ۱۵ یعنی جاری ۱۶ یعنی اترنا رحمت الٰہی کا ۱۷ یعنی چھٹکارا ۱۸ یعنی قیامت کے دن ۱۲

کہاں کس میں ہے تاب اے اہل توقیر
کرے نوک قلم سے غم یہ تحریر

علی اس بات میں معذور تر ہے
یہ ماتم دیکھ خوں اس کا جگر ہے

سو رکھ اب خامۂ دلسوز سے ہات
خدا سے مانگتا ہوں بس یہ حاجات

الٰہی کر میری عالی یہ قسمت
نبی کی جا کروں اس دم زیارت

غبار غم سبھی اس غم سے دھو کر
رہوں قربان اس روضہ پہ ہو کر

علی کے دل میں بس یہ ہی ہے امید
تو بر لا اس کی یہ امید جاوید

سوا اس کے نہیں کچھ آرزو ہے
محبت کی بھری سب دل میں بو ہے

محبت پر کروں نامے کو آخر
پڑھوں صلوات نامی اور طاہر

بروح آفتاب ارض و افلاک
محمد مصطفےٰ سلطان لولاک

پڑھو اے حاضرو صلوات آخر
بروح سرور باطن و ظاہر

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم

خاتمۂ کتاب

کروں شکر الٰہی کس زباں سے
ادا ہووے سپاس اسکا کہاں سے

کہ جس نے دے مجھے توفیق یکبار
عطا کر قوت ترتیب اشعار

کیا ہے ناظم اس سلک گہر کا
ثنا خواں بادشاہ بحر و بر کا

کرم سے اس کے یہ ذکر گرامی
عجب خوبی سے پایا انصرامی

محض اس کی عنایت تھی یہ نادر
یقیں تھا کام یہ دشوار ظاہر

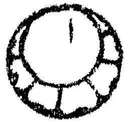
لیاقت تھی سخن کی صرف معدوم
نہ شیوہ تھا سخن کا مجھ کو معلوم

غرض اس کے کرم سے سربسر یہ
ہوا تیار نامہ پرقدر یہ

نہ نامہ بلکہ یہ گلزار دیں ہے
گرامی ذکر ختم المرسلیں ہے

باقی ۲

عجب گلشن ہے یہ مدح و ثنا کا — گلستاں ہے یہ مدح مصطفیٰ کا
نئی ہے طرز اور ساماں نیا ہے — نوادر حال وقال اس میں بھرا ہے
عجب عالم ہے اس کی کیفیت کا — بیاں حضرت کی ہے محبوبیت کا
ہر اک جا ہے نوادر جلوۂ نور — لطیفہ ہے ہر اک خوبی سے معمور
جمع کر معجزات باہرہ سب — نبوت کے دلائل قاہرہ سب
بیاں مولود کا بھی لا گرامی — بھی لکھ رحلت کا سب احوال نامی
شمائل اور فضائل کر کے منظوم — کیا بارہ مجالس سب یہ مرقوم
دیے مصباح المجالس نام اس کو — کیا با شوقِ دل اتمام اس کو
غرض جس دم ہوا گلشن یہ تیار — عجب گلزارِ مدح شاہِ ابرار
یہ چاہا میں نے تب تاریخ کر غور — لکھوں اس خاتمہ میں لا کے فی الفور



سو یہ تاریخ خوش دل نے کہی ہے
کہ احسن روضۂ مدح نبیؐ ہے

سنہ ۱۲۶۰

نوادر دیکھ یہ تاریخ ظاہر — ہوا ہوں بس نہایت شاد خاطر
عجب مدح نبیؐ ہے یہ گرامی — لکھا اخلاص دل سے یہ تمامی
نہیں رکھا ہوں کس سے چشم انعام — نہیں ہے نامداری سے بھی کچھ کام
نہ خواہش ہے مجھے کس سے زر و مال — نہ مطلب مجھ کو ہے جاگیر اور شال
لکھا اخلاصِ دل سے میں نے یہ سب — ہے خوشنودی نبیؐ کی خاص مطلب
خدا واقف میرے اخلاص سے ہے — محبت اور خلوص خاص سے ہے
عوض میں اس کے یہ چاہتا ہوں ہر دم — کہ حضرت مصطفیٰ سلطان عالم
کریں دنیا میں عاصی کی حمایت — قیامت میں شفاعت باعنایت
محض یہ آرزو رکھ دل میں مادام — کیا ہوں شوق دل سے اسکو اتمام

عجب مدح نبیؐ یہ مثال ہی بس
یہ ہے جاگیر میرے آخرت کی
نہ کر ضائع اسے تو یا الٰہی
اسے مقبول کر دارین میں تو
ہے داناؤں کی خدمت میں یہ درخواست
کہ دُنیا میں بنی آدم جو ہیں سب
سوا اس باعث کہیں اُنکے نظر کچھ
ویا مضمون پاویں ناخجستہ
بسیر کے علم سے گر ہوویں عارف
تو قدوی پر اُسی دم مہرباں ہو
کریں ابیات کو تب اُسکے برجست
وگرنہ پاس رکھ ذکر نبیؐ کا
جہالت کو نہ فرما کام اکبار
وگرنہ ہوویں خذلاں سر بسر وے
نبیؐ کی اس مدح سے ہوویں جو شاد
سعادت اُن کو دے دونوں جہاں میں
نبیؐ کی روح کو کر اُن سے خوشنود
بھی لازم ہے جو مدح مصطفٰے دیکھ
مقرر جس گھڑی ہوویں وہ دلشاد
دعا گو اُن کا میں بیشک ہوں اُم
یہ اس باعث لکھا ہوں میں نے یکبار
دعا ہے اُن کی ہے اُمید کامل
یہ گستاخی میری ہے گرچہ ظاہر

اداے تارکِ اقبال ہے بس
یہ ہے تنخواہ میرے عاقبت کی
مطالب تو میرے بر لا کما ہی
جنابِ سیدِ کونین میں تو
نہایت عاجزی سے بے کم و کاست
سبھی سہو و خطا سے ہیں مرکب
قصور آجاوے میرا سربسر کچھ
ویا ابیات وے دکھیں شکستہ
تلازم سے سخن کے ہوویں واقف
صلاح خیر سے گوہر فشاں ہو
گذرنا ناصواب اس سے ہو پیوست
معلےٰ مدح شاہِ یثربی کا
رہیں مدح نبیؐ سے ہو ادب وار
سزا پاویں مقرر بے حصر وے
الٰہی اُن کو رکھ دائم تو آباد
ہدایت خیر دے کون و مکاں میں
مطالب اُن کے بر لا ہر گھڑی زود
بیاں حضرت کا سارا دلربا دیکھ
دعائے خیر سے میری کریں یاد
دعا گوئی بھی ہے اُن سب کو لازم
کہ میں ہوں سخت عاصی اور گنہگار
کہ ہوویں سب مطالب میرے حاصل
وے مقبول فرماویں یہ آخر

۱ باقی

NOT TO BE ISSUED

الٰہی کر مرے ہر دم یہ اشغا
طفیل اُس شاہِ دیں کے سب مطا
دکھا فیض اُن کا بس دونوں جہاں میں
ہے فیض اُس مصطفےٰ کا بس نوادر
پڑھوں صلوات ہر دم پُر کرامت
بروح شب چراغ بزم کونین
پڑھوائے حاضر و صلوات ہر بار
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

قبولِ بارگاہِ شاہِ ابرار
میرے برلا ہمیشہ با مناسب
مجھے دل شاد رکھ ہر اِک مکاں میں
نحن فیض نبیؐ پر کر یہ آخر
... درود ... تا قیامت
... شفاعت نور عینین
بروح مصطفےٰ سلطانِ مختار
عَلٰی نَبِیِّکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

تاریخ وفات مصنف از فرست
غلام علی مداح نبیؐ
۱۲۹۶ھ

خاتمة الطبع

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد یہ کتاب مستطاب سرمایۂ حسنات و ثواب مضمن مضامین نفائس مسمّٰی بہ مصباح المجالس مصنفہ یکتائے زماں وحید دوراں عالم عامل فاضل کامل حامی دین نبیؐ واقف رموز خفی و جلی جناب قاضی غلام علی صاحب مرحوم الملقب بھری نور اللہ مرقدہٗ مشتمل بر احوال برکت اشتمال سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس میں فاضل مصنف نے اپنی ذکاوت و فطانت کے فیض سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شمائل و فضائل و معجزات باہرہ با دلائل قاہرہ و ذکر ... رحلت ... مجالس پر تقسیم کرکے سلیس اردو نظم عام فہم تحریر فرمایا ہے اور سہولت کیلئے ادق الفاظ کے ترجمے حاشیہ پر درج ہیں ... سود اگران نامدار فخر التجار روزگار جناب علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی ... تاجران کتب نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے مطبع محمدی واقع بمبئی مجگام گنپا ڈوڈ روڈ میں حلیۂ طبع سے مزین فرما کر ابراہیم رحمت اللہ روڈ دکان نمبر ۳۷۳ سے شائع کیا۔

پرنٹر و پبلشر:- یوسف بھائی ایم بھاٹی مطبوعہ مطبع محمدی مالکان علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی ... روڈ مجگاؤں بمبئی نمبر ۱۰